

الصَّلَاةُ وَالسَّيِّدُ يَا سَيِّدُ الرَّسُولِ يَا إِلَهَ الْكَوْنِ يَا إِلَهَ الدِّينِ

درس نظامی کے نصاب میں داخل فن ادب کی مشہور کتاب
دیوان حماسہ کی جامع اور مفصل اردو شرح

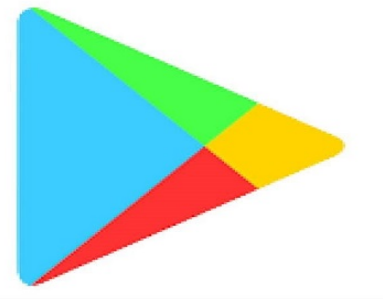
اِتِّقَانُ الْفِرَاسَةِ فِي شَرْحِ دِيْوَانِ الْحَمَاسَةِ

شارح

مولانا رسول بخش قادری
فاضل جامعہ نظامیہ لاہور

نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر 40- اردو بازار لاہور



تمام فنون کے کتب ہمارے ویب سائٹ اور پلے سٹور سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔ ہم روزانہ کی بنیاد پر اس میں مزید نئے کتب شامل کر رہے ہیں نئے شامل شدہ کتب لیے روزانہ ہمارے پلے سٹور اور ویب سائٹ کو باقاعدگی سے چیک کیا کریں۔

اپنی کتاب کو ہمارے ویب سائٹ پر شائع کرنے کے لیے رابطہ کریں

منطق	خطبات	تفاسیر
معانی	سیرت	احاث
تصوف	تاریخ	فقہ
تقابل ادیان	صرف	سوانح حیات
تجوید	نحو	درس نظامی
نعت	فلسفہ	لغت
تراجم	حکمت	فتاوی
تبلیغ و دعوت	بلاغت	اصلاحی
تمام فنون	مناظرے	آڈیو درس

درس نظامی کے نصاب میں داخل فن ادب کی مشہور کتاب دیوان حماسہ کی جامع اور مفصل اردو شرح

ایقان الفیر

فی شریک

حیوان الجبر

ناشر

نظامیہ کتاب گھر لاہور

زہیندہ سنٹر ۳۰، اردو بازار، لاہور 0301-4377868

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	 اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسة
شارح	 علامہ ابوالحسن رسول بخش قادری
پیش کش	 علامہ ابوالخیر غلام حیدر قادری
صفحات	 209
با اہتمام	 سلیم یوسف چترالی
ناشر	 نظامیہ کتاب گھر لاہور

ملنے کے پتے

مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور • زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور • شبیر برادرزادہ بازار لاہور
مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور • مکتبہ اہل سنت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
مکتبہ ابوحنیفہ جامعہ نعیمیہ لاہور • مکتبہ قادریہ آزاد کشمیر • مکتبہ غوثیہ کراچی
مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 آمَنَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کے ۱۹ حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ”نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ. یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للبخاري)

(المحدث: ۵۹۴۲، ج ۱، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُپر دی ہوئی دو عزبی عبارات

پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿۵﴾ رضائے الہی عزوجل کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حقی

الوضع اس کا بلا شو اور ﴿۷﴾ قبلہ رو مطالعہ کروں گا ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ و کلام رسول اللہ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحیح معنوں

میں سمجھ کر ادا امر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا

﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کو لکھ کر ”اَسْتَعِيْنُ بِحِفْظِكَ“ پر عمل کروں گا ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی

تکرار کروں گا ﴿۱۲﴾ اگر کسی طالب علم نے کوئی نامناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا

﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا ﴿۱۴﴾ اگر کسی

طالب علم کو عہارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت

میں حمد الہی عزوجل بجا لاؤں گا ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا ﴿۱۷﴾ سبق

سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو نا

شرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم

کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

☆.....☆.....☆.....☆

فہرست

صفحہ نمبر	موضوعات	نمبر شمار
05	انتساب.....	1
06	تعارف المدینۃ العلمیہ.....	2
07	پیش لفظ.....	3
08	مقدمہ.....	4
23	رموز.....	5
25	باب الحماسہ	6
25	لفظ بلعبر کی تحقیق.....	7
26	اسم جمع کی تعریف.....	8
27	فائدہ: عند اور لدی میں فرق.....	9
27	ذو کی اصل.....	10
28	اسم جنس کی تعریف.....	11
28	جنس اور اسم جنس میں فرق.....	12
31	لکن کی تحقیق.....	13
37	فائدہ: لما اور لم میں فرق.....	14
49	موت کی تعریف.....	15
53	دون کے مختلف معانی.....	16
56	اللہ (اسم جلالت) کی تحقیق.....	17
250	حمد کی تعریف.....	18
250	باب المراثی	19
293	باب الادب	20
308	باب النسیب	21
325	تعارف کتب المدینۃ العلمیہ.....	23



انتساب

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب، سرکار والا تبار، ہم بے
کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار،
غیوں پر خبردار باذن پروردگار

محمد المصطفیٰ أحمد المجتبیٰ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

کے حضور

تنظیم

شیخ الحدیث علامہ محمد صدیق لہزاروی سعیدی از لہری

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

عربی ادب کو درس نظامی کے نصاب میں ایک اہم مقام حاصل ہے اگرچہ اب دیگر مضامین کی طرح بلکہ ان سے بھی بڑھ کر اس کی حیثیت محض ایک رسمی مضمون کی رہ گئی ہے اور عربی عبارات اور اشعار کے اردو ترجمہ کو ہی سب کچھ سمجھ لیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اسے لازمی مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے کاش تنظیم المدارس کی نصابی کمیٹی میں بزرگوں اور درس نظامی کے اساتذہ کے علاوہ نصاب سازی کے کچھ ماہرین بھی شامل ہوتے جو تشکیل نصاب کے تمام تقاضوں اور عصری ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے لازمی اور اختیاری مضامین کا تعین کرتے اس وقت عربی ادب کے حوالے سے طلباء کا سب سے بڑا اور منفرد مسئلہ تنظیم المدارس کے امتحان میں کامیابی ہی رہ گیا ہے اسی طرح فاضل عربی کا امتحان پاس کرنے والے ساتھی بھی اسی نقطہ نظر سے اہم کتابوں دیوان متنبتی اور دیوان حماسہ کے تراجم بلکہ خلاصہ جات کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس سلسلے میں مارکیٹ ان کو مایوس نہیں کرتی۔

اسی سلسلے کی ایک اہم کاوش فاضل نو جوان حضرت علامہ ابوالحسن رسول بخش قادری زیدہ مجددہ کی محنت شاقہ کی صورت میں منظر عام پر آئی ہے جو ”اتقان الفراسة فی شرح دیوان الحماسة“ کے نام سے موسوم ہے۔

علامہ رسول بخش قادری سلمہ اللہ وطن عزیز کی عظیم علمی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ایک ہونہار فاضل ہیں، یہ خاموش طبع نو جوان طالب علمی دور میں تمام غیر ضروری سرگرمیوں سے کنارہ کش رہتے ہوئے حصول علم کی منزل کی طرف رواں دواں رہا جس کے نتیجے میں آج وہ اس اہم علمی تالیف کا سہرا سجائے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں عربی ادب پر مبسوط مقدمہ کے ساتھ ساتھ قصائد کا پس منظر، شاعر کا تعارف، الفاظ کی لغوی تحقیق، اشعار کا مفہوم، اس کے پس منظر میں موجود واقعہ اور پھر الفاظ کی قرآنی آیات سے مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

یقیناً ان خوبیوں کی جامع کتاب اس میدان میں گوئے سبقت لے جانے والی کتاب ہے بالخصوص قرآنی آیات کا ذکر نہایت اہم ہے عالم اسلام کی عظیم علمی یونیورسٹی الجامعۃ الازہر الشریف کی نصابی کتب چاہے وہ کسی فن سے متعلق ہوں ان میں امثال قرآن مجید سے دی گئی ہیں اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ طالب علم کو قرآن مجید کا ایک معتد بہ حصہ مفہوم کے ساتھ یاد ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ رسول بخش قادری مدظلہ کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور علوم عربیہ کے طلباء کو اس سے استفادہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

تقریظ

شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

درس نظامی و نصاب تنظیم المدارس میں شامل ادب عربی کی معروف درسی کتاب دیوان الحماسہ کی انتہائی خوبصورت اردو شرح اتقان الفراسۃ فی شرح دیوان الحماسۃ نظر نواز ہوئی جو کہ برادر عزیز القدر حضرت علامہ مفتی ابوالحسن رسول بخش قادری زیدہ مجددہ کے رشحاتِ قلم گوہر بار کا ثمرِ جمیل ہے۔ شرح مذکور متعدد خوبیوں کے حسن کا مظہر ہے۔ لغاتِ مشککہ کا حل، ابوابِ صرفیہ کی نشاندہی، ماخذ و مادہ کا تعین، اعراب و تراکیب نحویہ کا بیان، قرآن و حدیث اور محاوراتِ عرب سے استشہاد نیز اشعار کا سلیس اور فصیح و بلیغ اردو میں ترجمہ اس شرحِ جلیل کے جمال میں زیادتی کا باعث ہیں۔

شروع میں انتہائی مفید و نافع فوائد و نکات پر مشتمل مقدمہ نے اس کی افادیت کو مزید بڑھا دیا ہے۔ پیش نظر شرح زیور طباعت سے مزین ہونے والی درسی کتب کے سلسلۃ الذہب کی انتہائی خوبصورت کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ نافعہ کو تاقیامت جاری رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

ﷺ و علی آلہ وصحبہ اجمعین۔

مُقَدِّمَةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الَّذِي عَلَّمَنَا طُرُقَ الْبَيَانِ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى مَنْ أَفْحَمَ مَنْ تَصَدَّى لِمُعَارَضَتِهِ
مِنْ فَضَحَاءِ قُحْطَانٍ وَبُلْغَاءِ غَدَنَانٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ اضْمَحَلَّ بِهِمْ دُجَى الْبَاطِلِ وَلَمَعَ نُورُ الْإِيقَانِ
أَمَّا بَعْدُ.

عربی زبان کی اہمیت و فضیلت:

حضور اکرم نور مجسم رسول مکرم شاہ بنی آدم شافع امم شاہ جو دو کرم ماحی کفر و ظلم (ہذاہ زوجنی و جسدی) صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَعَلٰی آلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّم نے فرمایا: ((أَجِبُوا الْعَرَبَ لِفَلَاحٍ: فَإِنِّي عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اللَّهِ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُ
أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ)) ”عرب سے محبت کرو تین وجوہات کی بناء پر: (۱) میں عربی ہوں (۲) کلام اللہ عربی ہے (۳) جنت والوں
کی زبان عربی ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۰/۵۲)

عربی زبان اپنی جامعیت اور کثرت الفاظ کی بنیاد پر پوری دنیا کی زبانوں پر فائق ہے اور اس میں ایسی خوبیاں اور خصوصیات
پائی جاتی ہیں جو اسے دیگر رائج زبانوں سے ممتاز کر دیتی ہیں۔ دنیا میں کوئی زبان ایسی نہیں جو اتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی اپنی
اصل حالت پر قائم رہی ہو یہ صرف ”عربی زبان“ کا اعجاز ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی یہ من و عنن اپنی حالت پر قائم ہے
۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم، نور مجسم، رسول مکرم، شاہ بنی آدم، شافع امم، شاہ جو دو کرم، ماحی کفر و ظلم (ہذاہ زوجنی و جسدی) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
وَآلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات و فرمودات سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ عالم کی دوسری زبانیں اس خصوصیت سے عاری ہیں۔

عربی زبان کی خصوصیات میں سے اس کے الفاظ کی کثرت، معانی کی جامعیت، فصاحت و بلاغت کا کمال، الفاظ کی خوبصورتی
و جمال، دلکش اور متنوع ضرب الامثال، شعروادب کے دلربا اور دل نواز نمونے اور خطابت و تقریر کے عظیم شہ پارے اور محاورات
و اصطلاحات کی بہتات ہے۔ اس میں دلکشی بھی ہے، چاشنی بھی، حسن بھی ہے جمال بھی، نور بھی ہے سرور بھی، مسکراہٹ کے نغمے
بھی ہیں اور آنسوؤں کے سمندر بھی، نیز خداوند قدس کی طرف سے اس لغت عربی کی حفاظت کا خاص اہتمام ہے۔

عربی زبان کے انہی خصائص و شمائل اور فضائل و کمالات کی وجہ سے آخری آسمانی کتاب کے لئے بھی اس زبان کا انتخاب
کیا گیا اور اسے ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (۲/۱۲) کی سند عظیم عطا کی گئی؛ کیونکہ اس بے مثل کتاب کے لئے
ایسی زبان ہی مناسب تھی جو نہایت شاندار اور بے مثال ہو اور جس طرح اس کتاب کے مضامین کا مقابلہ کوئی کلام نہیں کر سکتا اسی
طرح اس کی زبان بھی ناقابل مقابلہ ہو۔ حق تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جزیرہ عرب میں پیدا فرمایا اور اصحاح
العرب کا اعزاز بخشا اور انہیں ایسے زمانے میں مبعوث فرمایا جس میں زبان دانی کا زور و شور اور چہ چا تھا، بڑے بڑے فصحاء

وہلغاء خطباء و شعراء اور ماہر ادیب اپنے اپنے فن کے جوہر دکھاتے اور لوگوں سے دادِ تحسین وصول کرتے لیکن جب قرآن کا نزول شروع ہوا تو ان شاعروں کے کلام کا سحر ٹوٹ گیا اور دشمنوں کی زبانیں بھی بے ساختہ گویا ہوئیں ”مَا هَذَا بِلِغَامِ الْبَشَرِ“ اور قرآن کریم عربی زبان کا ماہتابِ ہدایت بن کر روشن ہوا اور آفاقِ عالم کو اپنے انوار و برکات کی روشنی سے روشن اور علوم و معارف کے نور سے منور کر دیا۔

عربی زبان چونکہ قرآن کی زبان ہے اور قرآن کی حفاظت حق تعالیٰ نے ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (۱۲/۱۵) کا اعلان فرما کر خود اپنے ذمہ لی ہے تو اس نسبت سے لغتِ قرآن کی حفاظت کا بھی اہتمام کیا گیا، قرآن کی حفاظت کے لئے ہر زمانے میں حفاظ، قراء اور علماء پیدا ہوئے جنہوں نے قرآن کی بقدر استطاعت خدمت کی اور زندہ و جاوید ہوئے اسی طرح لغتِ قرآن کی حفاظت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں قابلِ قدر اہل لغت پیدا کئے اور تا صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم سے بھی اس کی حفاظت کا کام لے کر ﴿إِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرُّجُلِ الْفَاجِرِ﴾ کا مصداق ٹھہرایا۔

عربی زبان کے فروغ و اشاعت اور حفاظت و ترقی کے لئے انتہائی جانفشانی کے ساتھ عرق ریزی کی گئی۔ اس کی اشاعت و ترقی کی خاطر لوگوں نے زندگیاں وقف کر دیں۔ علماء اسلاف نے عربی اسلوب اور طرزِ تکلم کی معرفت کے لئے دور دراز کے سفر کئے اور دیہاتی عرب بدوؤں کی صحبت میں رہ کر اس کو سیکھا۔

ادب کی لغوی تحقیق:

أَدَبٌ (ض) أَذْبًا: دعوت کا کھانا تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، دعوت کرنا۔ فَلَانًا: اچھے اخلاق و عادات سکھانا۔ خویوں کی طرف بلانا۔ الْقَوْمَ عَلَى الْأَمْرِ: کسی کام پر جمع کرنا، کسی کام کی دعوت دینا۔ أَذْبٌ فَلَانٌ (ک) أَذْبًا: اچھی تربیت والا یا شائستہ ہونا، ادب حاصل کرنا۔ الْأَذِيبُ: علم ادب کا ماہر۔ اعلیٰ اخلاق کا ماہر۔ سدھایا ہوا جانور۔ ج: أَذْبَاءُ. ”هُوَ أَذْبٌ نَظَرَ آيَهُ“: وہ اپنے ہمسروں میں سب سے زیادہ ادیب یا ماہر ادب ہے۔ أَذَبَ (افعال) اَيْدَابًا: دعوت کا انتظام کرنا، دعوت کرنا، کھانے پر مدعو کرنا۔ أَذْبَهُ (تفعیل) تَأْدِيبًا: ادب و اخلاق کی تعلیم دینا، اخلاق کی تربیت کرنا، مہذب بنانا۔ علوم ادب سکھانا۔ برے کام پر سزا دینا، فہمائش کرنا۔ الدَّائِمَةُ: جانور کو سدھانا۔ الْأَذْبُ: سلیقہ، تہذیب، شائستگی، اچھا طریقہ۔ کسی علم و فن یا صنعت و حرفت کے آداب، قواعد و ضوابط۔ ادبی کلام۔ عمدہ نظم یا نثر۔ ہر وہ علم و معرفت جو عقل انسانی کی تخلیق ہو۔ ج: آداب۔

ادب کی اصطلاحی تعریف:

عِلْمٌ يُخْتَرُ بِهِ مِنْ جَمِيعِ أَنْوَاعِ الْخَطَا فِي كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً يَعْنِي ”ادب وہ علم ہے جس کے ذریعے کلام عرب میں ہر قسم کی لفظی و تحریری خطا سے بچا جاسکے۔“

فائدہ:

ادب کی دو قسمیں: (۱)..... ادبِ طبعی (۲)..... ادبِ کسبی۔

ادب طبعی کی تعریف:

اس سے مراد وہ اخلاق حسنہ اور اخلاق محمودہ ہیں جن پر انسان کو پیدا کیا گیا ہو جیسے سخاوت، حلم، بردباری وغیرہ۔ اور یہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کی توفیق سے ہوتا ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اسے ”ادب نفسی“ بھی کہتے ہیں۔

ادب کسبی کی تعریف:

وہ ادب جسے انسان درس، حفظ اور غور و فکر سے حاصل کرتا ہے۔

ادب کا موضوع:

الْكَلَامُ الْمَنْظُومُ وَالْمَنْشُورُ مِنْ حَيْثُ فَصَاحَتِهِ وَبَلَاغَتِهِ يَعْنِي ”اس کا موضوع فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے نظم (شعر) و نثر ہے۔“

ادب کی غرض و غایت:

الْإِجَادَةُ فِي فَنِّي الْمَنْظُومِ وَالْمَنْشُورِ عَلَى أَسَالِيبِ الْعَرَبِ وَتَهْدِيبُ الْعَقْلِ وَتَزَكِيَةُ الْجَنَانِ ”فن نظم و نثر میں اسالیب عرب کے مطابق مہارت پیدا کرنا اور عقل کو شائستہ بنانا اور دل کو صاف ستھرا کرنا۔“

ادب کا فائدہ:

إِنَّهُ يَعْصِمُ صَاحِبَهُ مِنْ زَلَّةِ الْجَهْلِ وَإِنَّهُ يَرْوِضُ الْأَخْلَاقَ وَيُلَيِّنُ الطَّبَائِعَ وَإِنَّهُ يُعِينُ عَلَى الْمُرُوءَةِ وَيَنْهَضُ بِالْهَمِّ إِلَى طَلَبِ الْمَعَالِي وَالْأُمُورِ الشَّرِيفَةِ يَعْنِي ”ادب کا فائدہ یہ ہے کہ یہ صاحب ادب کو جہالت کی خطا سے بچاتا، اخلاق کو سنوارتا، طبیعتوں کو نرم بناتا، مروت پر مددگار ثابت ہوتا اور اعلیٰ امور اور بلند مقام کی چاہت کی ہمتوں کو مستعد کرتا ہے۔“

اقسام علوم ادبیہ:

علامہ محمد عبداللہ قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے علوم ادبیہ کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں:

- ① علم لغت ② علم صرف ③ علم اشتقاق ④ علم نحو ⑤ علم معانی ⑥ علم بیان ⑦ علم بدیع
- ⑧ علم عروض ⑨ علم قوافی ⑩ علم الخط ⑪ علم قرض الشعر ⑫ علم الانشاء ⑬ علم المحاضرات اور اس کی ایک قسم علم التاریخ بھی ہے۔ (التعريفات للعلوم المدرسيات)

شعر کا لغوی معنی:

الشعر في اللغة: العلم يعني ”شعر کا لغوی معنی ”علم“ ہے۔“

شعر کا اصطلاحی معنی:

كَلَامٌ مُقْفًى مُوزُونٌ عَلَى سَبِيلِ الْقَصْدِ یعنی ”وہ کلام جسے قصداً موزون و مقفی بنایا گیا ہو۔“

فائدہ:

قصداً کی قید سے اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فرمان عالی: ﴿الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (۹۳/۹۳) تعریف شعر سے خارج ہو گیا؛ کیونکہ اگرچہ یہ کلام موزون و مقفی ہے مگر اس کا موزون لانا علی سبیل القصد نہیں ہے۔

(التعريفات للجرجاني، ص ۹۱، ۹۲، دار المنار)

طبقات شعراء:

شعراء عرب کے چار طبقات بیان کئے جاتے ہیں:

- ①..... جاہلین: وہ شعراء جنہوں نے زمانہ اسلام پایا ہی نہیں یا پایا مگر اسلام کے بارے میں کوئی قابل ذکر بات نہیں کی۔ جیسے امرؤ القیس، زہیر اور امیہ بن ابی الصلت۔
- ②..... مخضرمین: وہ شعراء جو اپنے اشعار کی وجہ سے زمانہ اسلام اور زمانہ جاہلیت دونوں میں مشہور ہوئے۔ جیسے حسان بن ثابت اور خنساء۔
- ③..... اسلامیین: وہ شعراء جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے۔ جیسے اموی دور کے شعراء۔
- ④..... مولدین: وہ شعراء جن کی زبان میں فطری طور پر شاعری کا ملکہ نہیں تھا لیکن محنت اور جستجو کے ذریعے حصول کی کوشش کی۔ (تاریخ الادب العربی)

ادب عربی کی شرعی حیثیت:

علامہ شامی علیہ الرحمۃ شعراء کے چھ طبقات: (۱) جاہلین (۲) مخضرمین (۳) اسلامیین (۴) مولدین (۵) محدثین (۶) متاخرین شمار کر کے فرماتے ہیں: والثلاثة الأول هم ما هم في البلاغة والجزالة، ومعرفة شعرهم رواية ودراية عند فقهاء الاسلام فرض كفاية الخ یعنی ”پہلے تین طبقے بلاغت و خوش بیانی میں اعلیٰ درجے پر فائز ہیں اور فقہاء اسلام کے نزدیک ان کے اشعار کا روایت اور درایت جاننا فرض کفایہ ہے؛ کیونکہ ان سے وہ عربی قواعد ثابت ہوتے ہیں جن سے اُس کتاب اور سنت کو جانا جاتا ہے جن پر ان احکام کی معرفت موقوف ہے جن سے حلال کو حرام سے ممتاز کیا جاتا ہے، ان شعراء کے کلام کے معانی میں اگرچہ خطا ممکن ہے لیکن الفاظ اور حروف کی ترکیب میں خطا ممکن نہیں ہے۔ (رد المحتار، المقدمة، ج ۱، ص ۱۳۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

عربی شاعری کے ادوار:

- ①..... زمانہ جاہلیت: ۵۰۰ء سے ۶۲۲ء تک کا زمانہ ”دور جاہلیت“ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء یہ

ہیں: امرؤ القیس، ذبیانی، زہیر بن ابی سلمیٰ، اعشیٰ، عسترۃ العبسی، طرفہ بن العبد، عمرو بن کلثوم، حارث بن جلوڑہ، امیہ بن ابی الصلت، تأبط شرا۔ اور شاعرات: عاتکہ بنت عبد المطلب، ام الصریح الکندیہ، زینب بنت الطغرئیہ، عمرہ الخشمہ اور ربیعہ بنت عامر۔

②..... عہد رسالت و خلافت راشدہ: یہ دور ایک ہجری سے ۴۱ھ اور ۶۲۲ سے ۶۶۱ء تک ہے۔ اس دور کے مشہور شعراء یہ ہیں: حضرت علی، حضرت حسان بن ثابت اور کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

③..... عہد بنی امیہ: یہ دور ۴۱ ہجری سے شروع ہو کر ۱۳۲ھ ۶۶۱ء تا ۷۵۰ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بے شمار شعراء گذرے ہیں جن میں سے چند کے اسماء یہ ہیں: عمر بن ابی ربیعہ، عبد اللہ قیس الرقیات، جمیل بن عبد اللہ اظہل، فرزدق، جریر، نیر، غیلان بن عقبہ، اعشلیٰ ہمدان، لیلیٰ الانحلیہ، عبد اللہ بن الحارث، طرماح بن حکیم اور الکحیم بن زید۔

④..... عہد بنی عباس: یہ دور ۱۳۲ ہجری سے شروع ہو کر ۶۵۶ھ، ۷۵۰ء تا ۱۲۵۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بھی بڑے بڑے شعراء پیدا ہوئے چند کے اسماء درج ذیل ہیں: یشار، عبد اللہ بن طاہر، سعید بن حمید، حسین بن ضحاک، یحضر، ابن المعتز، ابن خفاجہ، ابوالعتاہیہ اور الطغرائی۔

⑤..... عہد ترکی: یہ دور ۶۵۶ ہجری سے شروع ہو کر ۱۲۲۰ھ، ۱۲۵۸ء تا ۱۷۹۸ء پر ختم ہوتا ہے۔ اس دور میں بہت سے شعراء ظاہر ہوئے۔ چند مشہور شعراء یہ ہیں: امام بوصری (صاحب قصیدہ بردہ شریف)، جمال الدین ابن نباتہ، شہاب الدین، الشاب الظریف، ابوبکر بن جتہ، صفی الدین الحلی، فخر الدین بن مکافس اور ابن معنوق الموسوی۔

⑥..... عہد جدید: یہ دور ۱۲۲۰ ہجری اور ۱۷۹۸ء سے اب تک جاری ہے۔ اس دور کے چند شعراء یہ ہیں: اسماعیل پاشا، محمود سامی پاشا البارودی، اسماعیل صبری، احمد شوقی شاعر نبل حافظ محمد ابراہیم، عباس محمود العقاد مازنی، محمد الاسمر، ناصیف الیازتی، الیاء ابوماضی، جبران خلیل جبران، میخائیل نعیم، الیاس ابوشبکہ۔

چونکہ فصحاء بلغاء کے کلام اور خاص طور پر عرب کے اشعار میں استعارات کا بہت زیادہ استعمال ہوتا ہے اس لیے استعارہ کی تعریف اور اس کی اقسام کا مختصر بیان پیش کیا جا رہا ہے جو نہ صرف عربی اشعار کی فصاحت و بلاغت سمجھنے میں مدد و معاون ہوگا بلکہ تمام علوم میں کارآمد ہوگا اور طلبہ کو استعارات و کنایات سمجھنے میں آسانی ہوگی اور وہ عربی کتب سے کما حقہ مستفیض ہو کر علم کے موتی بکھیر سکیں گے۔

تحقیق الاستعارۃ

استعارہ کی تحقیق:

جاننا چاہئے کہ لفظ مستعمل کی دو قسمیں ہیں:

- ①..... حقیقت: وہ لفظ جو اصطلاحِ مخاطب کے اعتبار سے اپنے معنی موضوع لہ میں مستعمل ہو۔ مثلاً اگر بحث لغت میں ہے تو لفظ اپنے معنی موضوع لہ میں مستعمل ہو۔ علیٰ هذا القیاس۔ جیسے: لفظ ”صَلَاة“ کا استعمال عرف لغت میں دعا کے لیے۔
- ②..... مجاز: وہ لفظ جو اصطلاحِ مخاطب کے اعتبار سے ایسے معنی میں مستعمل ہو جس کے لیے اسے وضع نہیں کیا گیا۔ جیسے عرف لغت میں دُعَاء کا استعمال ارکانِ مخصوصہ کے لیے؛ کہ لغت میں اسے اس معنی کے لیے وضع نہیں کیا گیا۔ مگر اس کے لیے دو شرطیں ہیں:

- ①..... لفظ کے معنی حقیقی (موضوع لہ) اور اس کے معنی مجازی (جس میں اسے استعمال کیا گیا) کے درمیان کوئی علاقہ پایا جاتا ہو۔ جیسے: عرف لغت میں لفظ صَلَاة کا استعمال ارکانِ مخصوصہ کے لیے مجاز ہے اور اس کے معنی حقیقی (دعا) اور معنی مجازی میں علاقہ ”جزئیت“ ہے؛ کہ دعا ارکانِ مخصوصہ کا جزء ہے لہذا یہ ذِکْرُ الْجُزْءِ وَإِرَادَةُ الْكُلِّ کے قبیل سے ہوگا۔
 - ②..... ایسا قرینہ پایا جاتا ہو جو لفظ سے اس کے معنی حقیقی کے مراد ہونے سے مانع ہو۔ جیسے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾ (۱۰۳/۴) اس میں لفظ ”موقوتاً“ قرینہ ہے جو صَلَاة کے حقیقی معنی (دعا) کے مراد ہونے سے مانع ہے؛ کیونکہ دعا وقت باندھا ہوا فرض نہیں بلکہ ارکانِ مخصوصہ کی ادائیگی وقت باندھا ہوا فرض ہے۔
- پھر مجازی کی دو قسمیں ہیں:

- ①..... مجاز مرسل: وہ مجاز جس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) اور معنی مجازی (جس میں اسے استعمال کیا جا رہا ہے) کے درمیان علاقہ مشابہت کے علاوہ کوئی اور ہو۔ جیسے: کلیت، جزئیت، سببیت اور مسببیت وغیرہا۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ (۱۹/۲) یہاں ”أصابع“ سے مراد ”انامل“ ہیں از قبیل ذِکْرُ الْكُلِّ وَإِرَادَةُ الْجُزْءِ؛ اس لیے کہ پوری انگلیوں کے کانوں میں داخل کرنے کا تعذر معنی حقیقی کے ارادے سے مانع ہے۔

- ②..... استعارہ: وہ مجاز جس کے معنی حقیقی و معنی مجازی کے مابین علاقہ ”مشابہت“ ہو۔ جیسے: فَلَانٌ يَتَكَلَّمُ بِالذَّرِّ اس میں لفظ ”ذَرَّ“ استعارہ ہے جس کا حقیقی معنی ”لَا لَیْسَ“ یعنی موتی ہے اور مجازی معنی جس میں یہاں اسے استعمال کیا گیا ہے ”کلماتِ فصیحہ“ ہے اور ان دونوں معانی کے مابین علاقہ مشابہت کا ہے کہ کلماتِ فصیحہ ”حسن“ میں موتیوں کی طرح ہیں۔

فائدہ ۱۵:

اگر سے ظاہر ہوا کہ استعارے کی اصل ”تشبیہ“ ہوتی ہے کہ معنی مجازی کو معنی حقیقی سے تشبیہ دیکر مشبہ بہ کے لفظ کو مشبہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

فائدہ ۲:

استعارے کے طور پر استعمال ہونے والے لفظ کو ”مستعار“ اور اس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) کو ”مستعار منہ“ اور معنی مجازی (جس میں وہ استعارۃ استعمال کیا جا رہا ہے) کو ”مستعار لہ“ اور وجہ شبہ کو ”جامع“ کہتے ہیں۔ نیز مستعار منہ اور مستعار لہ کو ”طرفین استعارہ“ کہتے ہیں۔

اقسام استعارہ:

مختلف اعتبارات سے استعارے کی مختلف تقسیمات ہیں۔ چنانچہ:

(۱)..... تقسیم استعارہ باعتبار اجتماع و عدم اجتماع طرفین:

اس اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

①..... استعارہ وفاقہ: وہ استعارہ جس کے طرفین کسی ایک شے میں جمع ہو سکتے ہوں۔ جیسے اللہ عزوجل کے فرمان عالی شان: ﴿أَوْ مَنْ كَانَ مُتِرًا فَآخِيَاءُ﴾ (۱۳۲/۶) میں ”احیاء“ کا استعارہ ”ہدایہ“ کے لیے؛ کہ ہدایت (الدَّلَالَةُ عَلَى طَرِيقِ يَوْصِلُ إِلَى الْمَطْلُوبِ) کو احیاء کے حقیقی معنی (جَعَلَ الشَّيْءَ حَيًّا) سے تشبیہ دیکر لفظ احیاء کو ہدایت کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس کے طرفین (احیاء اور ہدایہ) شے واحد میں جمع ہو سکتے ہیں اس لیے یہ ”استعارہ وفاقہ“ ہے۔ اسے ”وفاقہ“ اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں طرفین کے درمیان اتفاق ہوتا ہے۔

②..... استعارہ عنادیہ: وہ استعارہ جس کے طرفین شے واحد میں مجتمع نہ ہو سکتے ہوں۔ جیسے مذکورہ آیت کریمہ میں ”میت“ کا استعارہ ”ضال“ کے لیے؛ کہ ”حی جاہل“ کو معنی ”میت“ سے تشبیہ دیکر لفظ ”میت“ کو ”حی جاہل“ کے لیے استعمال کیا گیا۔

چونکہ اس کے طرفین شے واحد میں جمع نہیں ہو سکتے اس لیے یہ ”استعارہ عنادیہ“ ہے۔ اسے ”عنادیہ“ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے طرفین میں ”عناد اور منافات“ ہوتا ہے۔

فائدہ:

استعارہ تہکیمیہ اور استعارہ تعلیمیہ اسی استعارہ عنادیہ ہی کے قبیل سے ہیں، اگر کسی لفظ کو اس کے حقیقی معنی کی ضد اور لقیض کے لیے بطور تہکم و استہزاء استعمال کیا جائے تو اسے ”استعارہ تہکیمیہ“ کہتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم میں فرمایا: ﴿فَبَشِّرْهُمْ

بِعَنَابِ الْيَمِّ ﴿n/۳﴾ یعنی اندر ہم الخ۔ اس میں انداز (ایسی خبر دینا جو غم و اندوہ کا باعث ہو) کو تبشیر کے معنی حقیقی (ایسی خبر دینا جو باعث سرور و فرحت ہو) سے تشبیہ دیکر بطور استعارہ لفظ تبشیر کو انداز کے لیے استعمال کیا گیا جو اس کی ضد ہے۔ اور چونکہ یہ استعمال بطور تھکم ہے اس لیے یہ ”استعارہ تھکمیہ“ کہلائے گا۔

اور اگر یہاں تبشیر کا استعمال انداز کے لیے بطور تملیح (ظرافت و خوش طبعی) ہو تو یہ ”استعارہ تملیحیہ“ کہلائے گا۔ اسی طرح یوں کہا جائے ”رَأَيْتُ أَسَدًا“ اور اس سے مراد بزدل شخص ہو۔ اب اگر بطور تھکم و استہزاء بزدل کو اسد کہا ہے تو یہ استعارہ تھکمیہ ہے اور اگر بطور تملیح و ظرافت کہا ہے تو یہ استعارہ تملیحیہ ہے۔

(۲).....تقسیم استعارہ باعتبار ذکر لفظ طرفین:

اس اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

①.....إِسْتِعَارَةٌ مُصَرَّحَةٌ: وہ استعارہ جس میں مستعار منہ (مشبہ بہ) کے لفظ کی تصریح ہو۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

فَأَمْطَرْتُ لَوْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَسَقَتْ وَرْدًا وَعَظْتُ عَلَى الْعُنَابِ بِالْبَرْدِ

یعنی محبوبہ نے اپنی نرگسی خوبصورت آنکھوں سے موتی جیسے چمکدار آنسو بہا کر اپنے گلابی گالوں کو سیراب کر دیا اور ازلے کی طرح سفید دانتوں تلے اپنی انگلیوں کے عناب سے سرخ پوروں کو دبا لیا۔

اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کے آنسو، آنکھوں، گالوں، انگلیوں کے پوروں اور دانتوں کو بالترتیب موتی، نرگس کے پھول، گلاب کے پھول، عناب اور ازلے سے تشبیہ دیکر مشبہ بہا کو بطور استعارہ ”مشبہات“ کے لیے استعمال کیا ہے۔ چونکہ اس میں مستعار منہ کے الفاظ کی تصریح ہے اس لیے یہ سارے استعارے ”استعارہ مصرحہ“ کے قبیل سے ہیں۔

②.....إِسْتِعَارَةٌ مُكْنِيَّةٌ: وہ استعارہ جس میں مستعار لہ کے لفظ کی تصریح ہو اور مستعار منہ کے لفظ کو حذف کر دیا گیا ہو اور اس کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو۔ جیسے اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان عظمت نشان ہے: ﴿وَإِخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ (۲۳/۱۷) اس میں ”طائر“ مستعار منہ ہے ذل کے لیے مگر مستعار منہ کے لفظ کی تصریح نہیں کی گئی صرف مستعار لہ کو ذکر کیا گیا ہے اور مستعار منہ کی طرف اس کے لوازم میں سے ایک لازم ”جنح“ یعنی بازو کو ذکر فرما کر اشارہ کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح شاعر کے قول: ”وَإِذَا الْمَنِئَةُ نَشَبَتْ أَظْفَارَهَا“ میں منیہ کو تشبیہ دی گئی درندے کے معنی (حیوان مفترس) سے لیکن ذکر صرف مشبہ اور مستعار لہ یعنی منیہ کا کیا گیا اور مشبہ بہ اور مستعار لہ کے لفظ (سبع) کو حذف کر دیا گیا اور اس کے لوازم میں سے ایک لازم ”اظفار“ کو ذکر کر کے اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا۔

اس استعارے کو ”إِسْتِعَارَةٌ بِالْكِنَايَةِ“ بھی کہتے ہیں۔ اور مستعار منہ کے لوازم میں سے کسی لازم کو ذکر کرنا ”إِسْتِعَارَةٌ تَخْيِيلِيَّةٌ“ کہلاتا ہے۔ جسے ”إِسْتِعَارَةٌ مُخَيَّلَةٌ“ اور ”تَخْيِيلٌ“ بھی کہتے ہیں چنانچہ آیت کریمہ میں لفظ ”جنح“ اور شاعر

کے قول مذکور میں لفظ ”اظفار“ کا ذکر استعارہ تخیلیہ کے طور پر ہے۔

نکتہ:

یہ لطائفِ بلاغت سے ہے کہ شئی مستعار کا صراحتہ ذکر تک نہ کیا جائے اور محض اس کے لازم سے اس کی طرف اشارہ کر دیا جائے۔

(۳)..... تقسیم استعارہ باعتبار دخول جامع در مفهوم طرفین:

جامع جسے تشبیہ کے باب میں ”وجہ شبہ“ اور استعارے کے باب میں ”وجہ جامع“ کہتے ہیں یعنی وہ امر جس میں طرفین کے اشتراک کا قصد کیا گیا ہو اس کے مفہوم طرفین میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

①..... وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل ہو۔ جیسے اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: ﴿وَقَطَّعْنَاهُمْ

فِي الْأَرْضِ أُمَمًا﴾ (۱۶۸/۷)

اس فرمانِ عالیشان میں تقطیع کو تفریق کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع ”إِزَالَةُ الْإِجْتِمَاعِ“ ہے جو طرفین (تقطیع و تفریق) دونوں کے مفہوم میں داخل ہے؛ اس لیے کہ تقطیع کا معنی ہے: إِزَالَةُ الْإِجْتِمَاعِ بَيْنَ الْأَجْسَامِ الْمُتَّصِلَةِ اور تفریق کا معنی ہے: إِزَالَةُ اتِّصَالِ الْأَجْسَامِ الْمُتَفَرِّقَةِ اس سے ظاہر ہوا کہ ”إِزَالَةُ الْإِجْتِمَاعِ“ دونوں کے مفہوم میں داخل ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں فرمایا: ((خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ يُمِصُّكَ بِعَنَانٍ فَرَسِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً طَارَ إِلَيْهَا أَوْ رَجُلٌ فِي شُعْفَةٍ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ يَعْْبُدُ اللَّهَ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ)) یعنی ”لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اس طرح چوکس رہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کی پکار سنتے ہی اس کی طرف دوڑ پڑے یا وہ شخص ہے جو کسی پہاڑی پر اپنی چند بکریوں کو لے کر اقامت اختیار کر لے (ان ہی سے اپنے معاش کی تدبیر کرے) اور اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ وہ واصل بحق ہو جائے۔“

اس حدیث پاک میں دوڑنے کو طَیْرَان سے تشبیہ دیکر لفظ ”طَارَ“ کو دوڑنے کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں وجہ جامع ”قَطْعُ الْمَسَافَةِ بِسُرْعَةٍ“ ہے جو طرفین کے مفہوم میں داخل ہے؛ الا یہ کہ یہ مستعار منہ میں بنسبت مستعار لہ کے اقویٰ ہے اور ہونا بھی یہی چاہیے کہ وصف جامع جانب مشبہہ میں اشد اور اقویٰ ہو۔

②..... وہ استعارہ جس کے طرفین کے مفہوم میں وجہ جامع داخل نہ ہو۔ جیسے: ”رَأَيْتُ أَسَدًا يَتَكَلَّمُ“ کہ اس میں لفظ اسد کو بطور استعارہ رجل شجاع کے لیے استعمال کیا گیا ہے اور ان میں وجہ جامع ”شجاعت“ ہے جو مستعار لہ کے مفہوم میں تو داخل ہے مگر مستعار منہ کے مفہوم میں داخل نہیں؛ اس لیے کہ اس کا مفہوم ”حیوان مفترس“ ہے۔

(۴)..... تقسیم استعارہ باعتبار ظهور و عدم ظهور وجہ جامع:

وجہ جامع کے ظہور اور عدم ظہور کے اعتبار سے بھی استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

①..... استعارہ عامیہ: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر ہو۔ جیسے: ”رَأَيْتُ أَسَدًا يَوْمِي“ (میں نے شیر کو تیر اندازی

کرتے ہوئے دیکھا) اس میں لفظ اسد بطور استعارہ رجل شجاع کے لیے مستعمل ہے اور ان میں جامع ”شجاعت“ ہے جو بالکل ظاہر ہے جسے ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔

اس استعارہ کو استعارہ عامیہ اسی لیے کہتے ہیں کہ عام لوگ بھی اس کا ادراک کر لیتے ہیں۔ نیز اسے ”استعارہ مُتَنَدِّلَہ“ بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ اسے عوام و خواص بھی استعمال کرتے ہیں۔

②..... استعارہ خاصۃ: وہ استعارہ جس میں وجہ جامع ظاہر نہیں ہوتی۔ جیسے:-

وَإِذَا اخْتَبَىٰ قُرْبُوسُهُ بِعَيْنَانِهِ عَلَكَ الشَّكِيمَ إِلَىٰ انْصِرَافِ الزَّائِرِ

شاعر اپنے گھوڑے کی تعریف کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ وہ اتنا مودب ہے کہ جب سوار (شاعر خود) اس سے اتر کر اس کی لگام کو زین پر ڈال کر چلا جاتا ہے تو اس کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ کی کیل کو چباتا ہوا اپنی جگہ پر ٹھہرا رہتا ہے۔ شعر کا ترجمہ یہ ہے کہ جب وہ گھوڑا اپنی زین کے اگلے حصہ کا اپنی لگام سے احتباء کر لیتا ہے تو زائر (شاعر) کے لوٹنے تک وہ اپنے منہ میں پڑی کیل کو چباتا رہتا ہے۔

اس میں شاعر نے لگام کی اس ہیئت کو جو لگام کے زین کے اگلے حصہ سے گھوڑے کے منہ تک پڑی ہونے سے حاصل ہے کپڑے کی اس ہیئت سے تشبیہ دی ہے جو مُخْتَبِی کے گھٹنوں سے اس کی پیٹھ تک پڑا ہوتا ہے پھر ہیئت مشبہ کے لیے لفظ احتباء کو بطور استعارہ استعمال کیا ہے۔

اسے ”استعارہ خاصہ“ اس لیے کہتے ہیں کہ اسے صرف خواص جانتے ہیں۔ نیز اسے ”استعارہ غریبہ“ بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ یہ عوام سے بعید ہے۔

(۵)..... تقسیم استعارہ باعتبار طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے:

طرفین اور جامع کے حسی اور عقلی ہونے کے اعتبار سے استعارے کی چھ قسمیں ہیں:

①..... وہ استعارہ جس میں یہ تینوں حسی ہوں۔ جیسے فرمان رب العزت ہے: ﴿فَأُخْرِجْ لَهُمْ عِجْلًا﴾ (۸۸/۲۰) اس میں اس حیوان کو جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرعونوں کے زیورات سے پیدا فرمایا تھا گائے کے پھڑے سے تشبیہ دی گئی اور بطور استعارہ لفظ ”عجل“ کو اس کے لیے استعمال کیا گیا۔

ان میں وجہ جامع ”شکل و خوار“ ہے۔ اور یہ تینوں چیزیں (مستعار لہ یعنی حیوان مخلوق، مستعار منہ یعنی پھڑا، اور وجہ جامع یعنی شکل و خوار) حسی ہیں جن کا ادراک سمع و بصر سے ہو سکتا ہے۔

②..... وہ استعارہ جس میں طرفین حسی ہوں اور جامع عقلی ہو۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ

النَّهَارَ﴾ (۲۷/۲۶)

اس میں ”مکان لیل سے ازالہ ضوء“ کو ”بکری وغیرہ کے گوشت سے کھال کو زائل کرنے“ سے تشبیہ دے کر لفظ ”نَسْلَخُ“

کومشہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا اور ان میں جامع ”ایک امر پر دوسرے امر کا ترتب“ ہے۔

اس کا بیان یہ ہے کہ ہر حادث میں اصل ظلمت ہے اور اس پر نور کی روشنی طاری ہو کر اس کی ظلمت کو چھپا لیتی ہے تو جب سورج غروب ہوتا ہے تو نہار کو ظلمت لیل کے مکان سے دور کر دیا گیا جیسا کہ بکری وغیرہ سے اس کے چمڑے کو جس نے اس کے گوشت کو چھپا رکھا ہوتا ہے دور کر دیا جائے اور جب وجود نہار کو زائل کر دیا جاتا ہے تو اس ظلمت لیل کا ظہور ہوتا ہے جسے اس نے چھپا رکھا ہوتا ہے جس طرح کھال کے دور کرنے سے گوشت کا ظہور ہوتا ہے۔ پس زوال ضوء نہار کے بعد جو ظلمت کا ظہور ہوا وہ ایسا ہے جیسے مسلخ جلد کے بعد مسلوخ (گوشت) کا ظہور ہوتا ہے لہذا اس کے بعد اللہ عزوجل کا ارشاد: ﴿فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ﴾ (پس اچانک وہ اندھیرے میں داخل ہو جاتے ہیں) بالکل بجا طور پر مترتب ہے۔

تو اس میں طرفین (مستعار لہ یعنی ازالہ ضوء نہار اور مستعار منہ یعنی ازالہ جلد) حسی ہیں اور وجہ جامع یعنی ترتب امر علی آخر عقلی ہے۔

③..... وہ استعارہ جس کے طرفین تو حسی ہوں لیکن جامع بعض حسی اور بعض عقلی ہوں۔ جیسے تو کہے: ”رَأَيْتُ شَمْسًا عَلَى الْأَرْضِ“ (میں نے زمین پر سورج دیکھا) اس میں خوبصورت اور مشہور شخص کو شمس سے تشبیہ دے کر لفظ شمس کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا۔

ان میں جامع ”حسن طلعت“ یعنی خوبصورتی اور نہایت شان یعنی شہرت و رفعت ہے۔ اس میں طرفین تو حسی ہیں مگر جامع بعض حسی ہے جیسے حسن طلعت اور بعض عقلی ہے جیسے نہایت شان۔

④..... وہ استعارہ جس میں تینوں عقلی ہوں۔ جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿مَنْ بَعَثْنَا مِنْ مُرْقِدِنَا﴾ (۵۲/۳۶) اس میں موت کو مرقد (نوم) سے تشبیہ دیکر لفظ مرقد کو موت کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع ”بعث“ یعنی دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔ اور یہاں یہ تینوں چیزیں عقلی ہیں۔

⑤..... وہ استعارہ جس میں مستعار منہ حسی اور مستعار لہ اور جامع دونوں عقلی ہوں۔ جیسے: ﴿فَاصْذَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ (۹۳/۱۵) اس میں تبلیغ کو تشبیہ دی گئی کسی سختی کو توڑنے کے ساتھ پھر لفظ (اصدع) کو بطور استعارہ مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع (تأثیر) ہے۔ یعنی جس طرح شی کسور میں کسر کے سبب یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ پہلے کی طرح سالم نہیں رہتی اسی طرح امور تبلیغیہ میں تبلیغ سے یہ تاثیر ہوتی ہے کہ وہ تبلیغ کے بعد مخفی نہیں رہتے جیسے تبلیغ سے پہلے ہوتے ہیں۔ تو یہاں مستعار منہ (صدع بمعنی کسر) حسی ہے اور مستعار لہ اور وجہ جامع دونوں عقلی ہیں۔

⑥..... وہ استعارہ جس میں مستعار لہ حسی اور مستعار منہ اور جامع عقلی ہوں۔ جیسے اللہ رب العالمین کا فرمان عالی ہے: ﴿إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ﴾ (۱۱/۶۹) اس میں کثرت آب کو (تکبر) سے تشبیہ دیکر لفظ (طغى) کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا۔ ان میں جامع ”إِسْتِعْلَاءٌ مُّغْرَبٌ“ یعنی حد سے زیادہ بلند ہونا ہے۔ لہذا یہاں مستعار لہ حسی اور مستعار منہ اور وجہ جامع عقلی ہیں۔

(۶).....تقسیم استعارہ باعتبار لفظ مستعار:

لفظ مستعار کے اعتبار سے استعارہ کی دو قسمیں ہیں:

①.....إِسْتِعَارَةٌ أَصْلِيَّةٌ: وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسم جنس ہو۔ یعنی نہ فعل ہونہ حرف ہو اور نہ ہی اسم مشتق ہو۔ خواہ اسم عین ہو۔ جیسے: ”رَأَيْتُ أَسَدًا يَزُمِي“ میں کہ رجل شجاع کو اسد سے تشبیہ دیکر لفظ اسد کو اس کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے، اس میں لفظ مستعار (اسد) ہے جو اسم جنس اور اسم عین ہے۔ یا اسم معنی (مصدر) ہو۔ جیسے: ”لَقِيتُ مَنْ قَرَّبَ بَعُوْتَهُ قَتْلَكَ إِثْمًا“ (میں اس سے ملا جسے تیری ضرب شدید نے ادھ موا بنا دیا) اس میں ضرب شدید کو قتل سے تشبیہ دیکر لفظ ”قتل“ کو ضرب شدید کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں بھی لفظ مستعار اسم جنس ہے اور مصدر ہے۔

②.....إِسْتِعَارَةٌ تَبَعِيَّةٌ: وہ استعارہ جس میں لفظ مستعار اسم جنس نہ ہو بلکہ اسم مشتق یا فعل یا حرف ہو۔ فعل اور اسم مشتق میں استعارہ تبعیہ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اولاً کسی معنی کو کسی مصدر سے تشبیہ دیکر مصدر مشبہ سے فعل یا اسم مشتق کر کے مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ”نَطَقْتُ الْحَالَ بِكَذَا“ (حال نے یہ بیان کر دیا) اس میں اولاً دلالت حال کو مصدر ”نطق“ سے تشبیہ دی گئی وجہ شبہ ”ایضاح و ایصال معنی“ ہے کہ جس طرح نطق سے معنی کی توضیح ہو جاتی ہے اور معنی مخاطب کے ذہن تک پہنچ جاتا ہے اسی طرح دلالت حال سے بھی ایضاح معنی ہو جاتا ہے، پھر لفظ ”نطق“ سے فعل مشتق کر کے دلالت حال کے لیے استعمال کیا گیا۔ اسی طرح ”أَلْحَالَ نَاطِقَةً بِكَذَا“ میں۔

اور حرف میں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی معنی کو معنی حرف کے متعلق سے تشبیہ دیکر جس حرف کے متعلق معنی سے تشبیہ دی گئی ہے اسے مشبہ کے لیے بطور استعارہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: ﴿فَالنَّظْمَةُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عُلُوًّا وَخِزَانًا﴾ (۸/۳۸) اس فرمان میں ”لیکون“ کا لام تعلیل استعارہ تبعیہ کے طور پر معنی لام عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس طرح کہ عداوت اور حزن کو جو اتقاط کے بعد حاصل ہونے والا تھا اور لام عاقبت کا معنی ہے اسے اتقاط کی علت غائیہ یعنی محبت اور مبنی جو آل فرعون کے ذہنوں میں قبل از اتقاط ملحوظ تھی اور لام تعلیل کا معنی ہے، کیسا تھ تشبیہ دی گئی اور وجہ شبہ ”ترتب علی الالتقاط“ ہے کہ دونوں ہی اتقاط پر مرتب ہیں، پھر لام تعلیل کو جو ترتب علی المعلول کے لیے موضوع ہے اور اس کا حق یہ تھا کہ علت غائیہ میں مستعمل ہو، استعارہ تبعیہ کے طور پر عاقبت کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿وَلَا ضَلْبَنُكُمْ فِي جُدُوعِ النَّخْلِ﴾ (۷۱/۲۰) میں استعلاء مؤنن کو ظرفیت شئ سے تشبیہ دیکر لفظ فی کو جو ظرفیت کے لیے موضوع تھا استعارہ تبعیہ کے طور پر مشبہ (إِسْتِعْلَاءُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى جُدُوعِ النَّخْلِ) کے لیے استعمال کیا گیا۔

اسی طرح ﴿وَأُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ﴾ (۵/۲) میں متقین کے تَمَكُّنٌ مِّنَ الْهِدَايَةِ کو إِسْتِعْلَاءُ رَاكِبٍ کے ساتھ تشبیہ دیکر لفظ ”علی“ کو مشبہ کے لیے بطور استعارہ تبعیہ استعمال کیا گیا۔

(۷)..... تقسیم استعارہ باعتبار ذکر مناسب احد الطرفين:

احد الطرفين کے مناسب کو ذکر کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار استعارہ کی تین قسمیں ہیں:

①..... اِسْتِعَارَةٌ مُطْلَقَةٌ: وہ استعارہ جس میں طرفین میں سے کسی کا بھی ملائم اور مناسب مذکور نہ ہو۔ جیسے: ”عِنْدِي اَسَدٌ“ اس میں رجل شجاع کو اسد سے تشبیہ دیکر لفظ اسد کو استعارہ کے طور پر مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے مگر ان میں سے کسی کے مناسب کو ذکر نہیں کیا گیا۔

②..... اِسْتِعَارَةٌ مُجَرَّدَةٌ: وہ استعارہ جس میں مستعار لہ کے مناسب کو بھی ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے: شاعر کا قول ہے:

غَمْرُ الرِّدَاءِ إِذَا تَبَسَّمَ ضَاحِكًا غَلِقَتْ بِضُحْكَيْهِ رِقَابُ الْمَالِ

یعنی وہ کثیر العطاء ہے کہ جب وہ مسکراتے ہوئے ہنس پڑتا ہے تو سائلوں کے ہاتھ کا مال ناقابل انفکاک ہو جاتا ہے۔ یعنی بغیر اجازت کے ممدوح کا مال لے جانے والے بہت سے سائلین کو جب پکڑ کر دربار شاہی میں پیش کیا جاتا ہے تو ممدوح انہیں دیکھ کر بجائے افروختہ ہونے کے مسکرا کر ہنس پڑتا ہے اور مال واپس نہیں لیتا گویا اس کا تبسم سائل کے ہاتھ میں مالی ماخوذ کے متمکن ہونے کا ذریعہ ہوا کہ اب یہ مال ان سے جدا نہیں کیا جائے گا۔

اس شعر میں شاعر نے عطاء کو رداء سے تشبیہ دیکر لفظ رداء کو استعارہ کے طور پر عطاء کے لیے استعمال کیا ہے۔ وجہ شبہ یہ ہے کہ جس طرح چادر دھوپ، گرد و غبار وغیرہ سے بچاتی ہے اسی طرح عطاء بھی عزت معطی کو بچاتی ہے۔ اور مستعار لہ (عطاء) کے مناسب (غمیر یعنی کثرت والا) کو بطور استعارہ مجردہ استعمال کیا ہے۔ اسے ”تجوید“ بھی کہتے ہیں۔

③..... اِسْتِعَارَةٌ مُرَشَّحَةٌ: وہ استعارہ جس میں مستعار منہ کے مناسب کو ذکر کیا گیا ہو۔ جیسے قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبَحَتِ تِجَارَتُهُمْ﴾ (۱۶/۲)

اس فرمان عالی میں ”اِسْتَبْدَالُ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ“ کو ”اِشْتِرَاءُ“ سے تشبیہ دی گئی جو ”اِسْتَبْدَالُ الْمَالِ بِالْمَالِ“ سے عبارت ہے۔ پھر لفظ اشتراء کو بطور استعارہ استبدال کے لیے استعمال کیا گیا، اور مستعار منہ کے مناسب (نَفْسِي رِبْحٌ فِي التِّجَارَةِ) کو بطور استعارہ مرشحہ ذکر کیا گیا۔ اسے ”تَرْشِيحٌ“ بھی کہتے ہیں۔

یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اِسْتِعَارَةٌ فِي الْمَفْرُودِ کی بحث تھی اور استعارہ کی دوسری قسم اِسْتِعَارَةٌ فِي الْمُرَكَّبِ ہے یعنی وہ مرکب جو غیر معنی موضوع لہ میں مستعمل ہو اور اس کے معنی حقیقی (جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے) اور معنی مجازی (جس میں وہ استعمال کیا جا رہا ہے) کے مابین علاقہ ”مشابہت“ ہو۔ اسے ”تَمَثِيلٌ عَلَى سَبِيلِ اِلِسْتِعَارَةٍ“ یا ”اِسْتِعَارَةٌ تَمَثِيلِيَّةٌ“ یا صرف ”تَمَثِيلٌ“ بھی کہتے ہیں۔

اگر اس کا استعمال بحیثیت استعارہ شائع و ذائع ہو جائے تو اسی کو ”مَثَلٌ“ اور ”مِثَالٌ“ کہتے ہیں۔ جیسے: کسی متردنی اا امر سے کہا جائے: ”أَرَاكَ تَقْدِمُ رَجُلًا وَتُؤَخِّرُ أُخْرَى“ (میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ تو پس و پیش سے کام لے رہا ہے)

یہ پورا جملہ استعارہ تمثیلیہ کے طور پر مستعمل ہے اس طرح کے مخاطب کے تردد فی الامر کی صورت کو اس شخص کی صورت تردد کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو کہیں جانے کے ارادے سے کھڑا ہو، اب وہ جانے ارادے سے ایک قدم بڑھاتا ہے پھر ارادہ ترک کر کے دوسرا قدم پیچھے ہٹا لیتا ہے، پھر اس تشبیہ کی وجہ سے وہ کلام جو صورت مشبہ بہ پر دلالت کرتا ہے صورت مشبہ کے لیے تمثیل کے طور پر استعمال کیا گیا۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب تمثیل بوجہ شائع الاستعمال ہونے کے ”ضَرْبُ الْمِثْلِ“ بن جائے تو تذکیر و تانیث اور افراد و تشبیہ و جمع وغیرہا سے اس میں تغیر و تبدل نہیں کیا جائے گا؛ فَإِنَّ الْأَمْثَالَ لَا تَتَغَيَّرُ۔ مختصر یہ کہ ”امثال میں مضارب کا نہیں بلکہ موارد کا اعتبار کیا جاتا ہے“۔ جیسے اگر کوئی شخص ایسی چیز طلب کرے جسے وہ خود ضائع کر چکا ہو تو اس سے کہتے ہیں: ”بِالصَّيْفِ قَدْ ضَيَّعْتَ اللَّبَنَ“۔

یہ علامت تانیث ہی استعمال کیا جائے گا اگرچہ مرد سے خطاب ہو؛ کیونکہ اصل میں یہ ایک عورت کے لیے کہا گیا تھا جس کا نکاح ایک امیر سے ہوا مگر وہ اس کے لیے باعث اطمینان نہ ہو سکا اس سے طلاق لیکر ایک نوجوان سے نکاح کر لیا یہاں اطمینان تو تھا مگر وہ نوجوان نادر تھا جس کی وجہ سے اسے کافی تکالیف کا سامنا رہا، سردی کا موسم تھا، سخت قحط سالی تھی تنگ آ کر اپنے پہلے خاوند سے دودھ طلب کر لیا اس نے جواب دیا: ”بِالصَّيْفِ قَدْ ضَيَّعْتَ اللَّبَنَ“ یہ اتنا مشہور ہوا کہ ضرب المثل بن گیا۔

پھر مشبہ بہ کی تحقیق اور تقدیر کے اعتبار سے استعارہ تمثیلیہ کی دو قسمیں ہیں:

①..... تَمْثِيلٌ تَحْقِيقِيٌّ: وہ استعارہ تمثیلیہ جس میں مشبہ بہ امر متحقق کثیر الوقوع ہو۔ جیسے: ”نَسَالَ بِهِ الْوَادِي“

(اے وادی بہا لے گئی یعنی وہ ہلاک ہو گیا)

اس میں ہلاک ہونے والے شخص کی حالت اور صورت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی جسے وادی کا پانی بہا لے گیا ہو اور وہ مر گیا ہو۔ پھر صورت مشبہ بہ پر مطابقت دلالت کرنے والے کلام کو استعارہ تمثیلیہ کے طور پر صورت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی ”وادی کے بہا لے جانے کی وجہ سے ہلاکت“ ایک امر متحقق ہے اس لیے یہ ”تمثیل تحقیقی“ کہلائے گی۔

②..... تَمْثِيلٌ تَقْدِيرِيٌّ: وہ استعارہ تمثیلیہ جس میں مشبہ بہ ایک امر مقدّر اور مفروض الوقوع ہو۔ جیسے: ”طَارَتْ بِهِ

الْعَنْقَاءُ“ (اے عنقاء اڑا لے گئی یعنی اس کی غیبت بہت طویل ہو گئی)

اس میں کسی غائب ہونے والے شخص کے طول غیبت کی حالت کو ایسے شخص کی حالت سے تشبیہ دی گئی ہے جسے عنقاء اڑا لے گئی ہو اور وہ واپس نہ آیا ہو، پھر حالت مشبہ بہ پر مطابقت دلالت کرنے والے جملے کو استعارہ تمثیلیہ کے طور پر حالت مشبہ کے لیے استعمال کیا گیا۔ چونکہ اس میں مشبہ بہ یعنی ”عنقاء کا کسی کو اڑا لے جانا اور پھر اس کا واپس نہ لوٹنا“ ایک امر مفروض الوقوع ہے اس لیے یہ استعارہ ”تمثیل تقدیری“ ہے۔

سوال:

عنقاء کا کسی کو اڑا کر لے جانا امر مفروض الوقوع کس طرح ہے؟ ہو سکتا ہے کبھی خارج میں ایسا ہوا بھی ہو!

جواب:

عنقاء خود ایک فرضی پرندہ ہے۔ جیسے بعض حضرات فرماتے ہیں: هُوَ طَائِرٌ فَرُضِيٌّ لَا وُجُودَ لَهُ فِي الْخَارِجِ. نیز قافیہ بندی کرتے ہوئے کہا جاتا ہے: الْعَنْقَاءُ اِسْمٌ لَا جِسْمٌ: یعنی عنقاء برائے نام اور کہنے کی شے ہے خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں۔

تنبیہ:

خیال رہے کہ جب کسی شے کی تقسیم مختلف اعتبارات سے مختلف ہو تو تقسیمات مختلفہ کی اقسام ایک مادے میں مجتمع ہو سکتی ہیں۔ جیسے اسم کی تقسیم تعریف و تنکیر، تذکیر و تانیث، اعراب و بناء، وحدت و ثنیہ و جمع، اور رفع و نصب و جر و غیرہ مختلف اعتبارات سے ہے ان مختلف تقسیمات کی اقسام ایک مادے میں متحقق ہو سکتی ہیں۔ مثلاً: ”جَاءَ زَيْدٌ“ اس میں لفظ ”زَيْدٌ“ معرفہ بھی ہے مذکر بھی ہے، معرب بھی ہے واحد بھی ہے اور مرفوع بھی۔ البتہ ایک تقسیم کی اقسام باہم اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

بالکل اسی طرح استعارے کی ان مختلف تقسیمات کا حال ہے کہ تقسیمات مختلفہ کی اقسام مختلفہ مادہ واحدہ میں جمع ہو سکتی ہیں۔ جیسے: ﴿فَاُخْرِجْ لَهُمْ عَجَلًا جَسَدًا لَّهُ﴾ (۸۸/۲۰) کہ اس میں لفظ ”عجلاً“ استعارہ عنادیہ بھی ہے، استعارہ مصرحہ بھی ہے، استعارہ عامیہ بھی ہے اور استعارہ اصلیہ بھی۔ وَعَلَيْكَ بِالْقِيَاسِ فِي كُلِّ مَقَامٍ.

هَذَا مَا تيسَّرَ لِي وَالْعِلْمُ بِالْحَقِّ عِنْدَ رَبِّي وَهُوَ تَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ جَلُّ مَجْدِهِ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ. وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُورِ عَرْشِهِ وَقَاسِمِ رِزْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَبَارَكَ وَتَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ بِهِمْ.

اس شرح کی خصوصیات

- ① شعراء کا تعارف۔
- ② اشعار کا پس منظر۔
- ③ اشعار کا سلیس اور مفہوم خیز ترجمہ۔
- ④ ضرورت کے مطابق اشعار کا مطلب۔
- ⑤ عل لغات مع معانی مختلفہ باعتبار صلات مختلفہ۔
- ⑥ مستند و معتبر اور کتب متداولہ سے الفاظ کی تحقیق۔
- ⑦ موقع بموقع آیات قرآنیہ سے استشہاد۔
- ⑧ چیدہ چیدہ مقامات پر احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے استشہاد۔
- ⑨ جگہ بجگہ حکمت بھرے عربی مقولہ جات۔
- ⑩ اردو اشعار۔
- ⑪ اشعار اور عربی عبارات پر اعراب۔

رموز و اشارات

اسم فاعل	//	فا
اسم مفعول	//	مفع
جمع	//	ج
جمع الجمع	//	جج
مصدر	//	مص
باب ضَرَبَ، يَضْرِبُ	//	ض
باب نَصَرَ، يَنْصُرُ	//	ن
باب فَتَحَ، يَفْتَحُ	//	ف
باب سَمِعَ، يَسْمَعُ	//	س
باب كَرَّمَ، يَكْرُمُ	//	ك
باب حَسِبَ، يَحْسِبُ	//	ح



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ الْحَمَاسَةِ

قَالَ بَعْضُ شُعَرَاءٍ بَلَعْنَبَرَ وَاسْمُهُ قُرَيْطُ بْنُ أُنَيْفٍ

شاعر کا نام:

قریط بن أنیف ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور شرح مرزوقی کے حاشیہ میں ہے ”وہو شاعر جاہلی“۔ (شرح دیوان الحماسة ج ۱ ص ۲۰ بیروت)

اشعار کا پس منظر:

بنو شیبان کے کچھ لوگوں نے شاعر پر حملہ کیا اور اس کے تیس اونٹ لوٹ کر چلے گئے، تو شاعر نے اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن انہوں نے اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ اب وہ مجبوراً بنو مازن کے پاس گیا اور انہیں لٹیروں کے ظلم و ستم کی شکایت کرتے ہوئے اپنا حق واپس لینے کے لئے مدد کی اپیل کی، اس کی درخواست پر بنو مازن کے چند سوار اس کے ساتھ چل پڑے اور بنو شیبان پر حملہ کر کے سواونٹ ہانک کر لے آئے اور اس کے حوالے کر دیئے اور بحفاظت اسے گھر پہنچا دیا۔ اس پر شاعر نے بنو مازن کی جرأت و بہادری کو بیان کرتے ہوئے اور تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے: کیونکہ ”أَلَا نَسَانُ عَبْدُ الْإِحْسَانِ“ (انسان احسان کا غلام ہے)۔

لفظ ”بَلَعْنَبَرَ“ کی تحقیق:

یہ اصل میں بَنَى الْعَنْبَرَ تھا، پھر اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا، پھر نون کو لام کے مشابہ ہونے اور کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کیا گیا تو یہ ”بَلَعْنَبَرَ“ ہو گیا۔ اور حذف نون پر دلیل یہ ہے: کہ ”بَلَعْنَبَرَ“ کی راء پر تنوین (دوزیر) نہیں آتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ”بَلَعْنَبَرَ“ میں با حرف جر نہیں بلکہ لفظ بنی کی ہے۔

① لَوْ كُنْتُ مِنْ مَازِنٍ لَمْ تَسْتَبِحْ إِبِلِي | بَنُو اللَّقَيْطَةِ مِنْ ذُهْلٍ ابْنُ شَيْبَانَ

ترجمہ:

اگر میں قبیلہ مازن سے ہوتا تو مجھ کو مجھول النسب یعنی ذہل بن شیبان میرے اونٹوں کو مباح نہ سمجھتے۔

مطلب:

قبیلہ مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم، یہ العنمر بن عمرو بن تمیم کے بھائی کی اولاد ہیں۔ خود شاعر کا اپنا تعلق بھی قبیلہ بنو العنمر سے ہے اور شاعر کا نسب عمرو بن تمیم میں جا کر قبیلہ مازن سے مل جاتا ہے اور قبیلہ مازن میں شدید عصبیت پائی جاتی تھی جس کی بناء پر وہ لوگوں میں مشہور و معروف تھے اور لوگ ان کی تعریف کیا کرتے تھے، شاعر ان پر فخر کرتے ہوئے ان کی تعریف کر رہا ہے اور شاعر کا ان کی تعریف کرنا اپنے ہی قبیلے کی تعریف کرنا ہے؛ کیونکہ یہ آپس میں رشتہ دار ہیں اور ساتھ ہی وہ اپنے قبیلے کو انتقام پر بھی ابھار رہا ہے، ان کی ہجو نہیں کر رہا؛ کیونکہ اس طرح تو اس کی اپنی مذمت بھی ہوگی۔

حل لغات:

مَازِنٌ: چیونٹی کے انڈے، یہاں قبیلے کا نام ہے۔ لَمْ تَسْتَبِیحْ: (استفعال) اِسْتَبَاحَ الشَّيْءُ: کسی چیز کو مبارک بنانا، کسی پر اقدام کرنا، قوم کی تیغ کئی کرنا۔ اور مجرد سے باخ (ن) بَوْحًا: کسی چیز کا ظاہر ہونا۔ اِبْلٌ: اونٹ۔ یہ اسم جمع ہے۔

اسم جمع کی تعریف:

وہ لفظ جو جمع کے معنی دے اور اسی مادہ سے اس کے لئے کوئی مفرد نہ ہو، اسے اسم جمع کہتے ہیں۔ ج: آبال، فی القرآن المجید: ﴿أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ﴾ [الغاشیة: ۱۷] ترجمہ کنز الایمان: ”تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا“۔ عربی مقولہ ہے: اِبِلِیْ لَمْ اَبْعْ وَلَمْ اَهْبُ: میں نے اپنا اونٹ بیچا ہے نہ ہی بخشا ہے۔ بَنُو: مف: ابن: بیٹا۔ ج: اَبْنَاءُ وَبَنُونَ۔ شعر میں اضافت کی وجہ سے نون جمع حذف ہو گیا۔ ﴿قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ [یونس: ۹۰] ترجمہ کنز الایمان: ”بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں“۔ اَللَّقِیْطَةُ: رذیل مرد یا عورت۔ ج: لَقَائِطٌ۔ گویا کہ شاعر ذہل بن شیبان کو عار دلار رہا ہے کہ وہ مجھول النسب اور رذیل خاتون کی اولاد ہیں۔ اور ایک روایت میں بنو ”الشقیقہ“ ہے۔

..... ② اِذَا لَقَامَ بَنَصْرِيْ مَعْشَرٌ خُشْنٌ عِنْدَ الْحَفِيْظَةِ اِنْ ذُوْ لُوْثَةٍ لَّانَا

ترجمہ:

تب تو میری مدد کے لئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر کمزور لوگ نرمی کا مظاہرہ کرتے۔

حل لغات:

قَامَ: (ن) قَوْمًا: کھڑا ہونا، سیدھا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ﴾ [الجن:

۱۹] ترجمہ کنز الایمان: ”اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی کرنے کھڑا ہوا“۔ چلتے ہوئے رک جانا۔ اَلَا مَرُ: اعتدال پر آنا، متوازن ہونا، سدھرنا، درست ہونا۔ اَلْحَقُّ: حق واضح اور ثابت ہونا۔ اَلْمَتَاعُ بِكَذَا: سامان کی کوئی قیمت متعین ہو جانا۔ هَذَا الشَّيْءُ قَامَ بِشَمَنِ كَذَا: یہ اتنی قیمت میں پڑا۔ اَلَا مَرُ: کوئی سلسلہ قائم ہونا، وجود میں آنا، ہونا۔ قَامَتِ الصَّلَاةُ: نماز شروع ہونا، نماز کا وقت ہو جانا، نماز کے لئے جماعت کا کھڑا ہو جانا۔ اَلْحَرَكَةُ: تحریک چلنا، شروع ہونا۔ اَلْمُبَارَاةُ فِي كَذَا: میچ ہونا، کھیل وغیرہ کا مقابلہ ہونا۔ اَلْسَّاعَةُ: قیامت آنا۔

نَصْرٌ: مص: نَصْرَهُ عَلَى عَدُوِّهِ (ن) نَصْرًا: دشمن کے مقابلہ میں کسی کی حمایت و مدد کرنا۔ ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرُ اللَّهَ إِلَّا إِنْ نَصَرَ اللَّهُ قَرِيبٌ﴾ [البقرة: ۲۱۴] ترجمہ کنز الایمان: ”اور اس کے ساتھ ایمان والے کب آئے گی اللہ کی مدد تو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے۔“ وَمِنْهُ: کسی سے نجات دلانا۔ عربی مقولہ ہے: إِذَا نَصِرَ الرَّأْيُ بَطَلَ الْهُوَى: جب عقل کی امداد ہوتی ہے تو خواہش نفس ختم ہو جاتی ہے۔ نَصْرَةُ الْحَقِّ شَرَفٌ: حق کی مدد کرنا شرافت و بزرگی ہے۔ مَعَشَرٌ: (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں) جماعت۔ خلیل نے کہا: ایک طرز کے لوگ، جماعت جس کے مشاغل و احوال ایک جیسے ہوں جیسے: مَعَشَرُ الطُّلَابِ. ج: مَعَاشِرُ. ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ﴾ [الرحمن: ۳۳] ترجمہ کنز الایمان: ”اے جن و انسان کے گروہ۔“ خُشْنٌ: مف: خَشْنٌ وَخُشْنٌ: کھردرا اور ٹھوس ہونا۔ یہاں مراد ہے طاقتور بہادر۔ عِنْدَ: اسم ظرف: موجود، نزدیک۔ ﴿مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التَّجَارَةِ﴾ [الجمعة: ۱۱] ترجمہ کنز الایمان: ”وہ جو اللہ کے پاس ہے کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے۔“

فائدہ:

لَدَى، لَدُنْ، لَدْنِ، لَدَنْ، لَدْ، لُدْ، لُذْ۔ یہ سب عند کے معنی میں ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ جو چیز اپنی ملک میں ہو چاہے پاس ہو یا غائب اس کے لئے ”عِنْد“ بولا جاتا ہے۔ جیسے: اَلْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ۔ چاہے مال زید کے پاس ہو یا کہیں دور مثلاً بینک وغیرہ میں، اور اَلْمَالُ لَدَى زَيْدٍ۔ اس وقت بولا جائے گا جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔

(شرح ملا جامی ص ۳۶، ۲۳۷ مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور)

الْحَفِیْظَةُ: غصہ، ناراضگی، غیرت، تحفظ، احتیاط، تعویذ۔ ج: حَفَیْظٌ. اَهْلُ الْحَفَیْظِ: عزت و آبرو کے محافظ۔ ﴿قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلَیْمٌ﴾ [یوسف: ۵۵] ترجمہ کنز الایمان: ”یوسف نے کہا مجھے زمین کے خزانوں پر کردے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں“۔ عربی مقولہ ہے: حَافِظٌ عَلٰی الصَّدِیْقِ وَ لَوْ فِی الْحَرِیْقِ: دوست کی حفاظت کر خواہ آگ میں کود کر ہی ہو۔

ذُو: یہ لفیف مقرون ہے یہ اصل میں ”ذَوَّ“ تھا پھر تخفیفاً ایک واو کو حذف کر دیا اور یہ فقط اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتا ہے؛ کیونکہ اس کا خاصہ یہ ہے کہ یہ ہمیشہ اسماء اجناس کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اسماء اجناس اسماء ظاہرہ ہی ہوتے

ہیں۔ جیسے: ﴿وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ [البقرة: ۱۰۵] ترجمہ کنزالایمان: ”اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔“ (حاشیہ شرح ملا جامی ص ۳۱ مکتبہ علوم اسلامیہ اردو بازار لاہور)

اسم جنس کی تعریف :

وہ اسم جو شئی اور اس کے مشابہ اشیاء پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو جیسے: رَجُلٌ کیونکہ اس کا اطلاق بغیر تعین کے ہر فرد خارج پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔

جنس اور اسم جنس میں فرق :

جنس کا اطلاق قلیل و کثیر پر ہوتا ہے۔ جیسے: أَلْمَاءُ کیونکہ اس کا اطلاق پانی کے ایک قطرہ پر بھی ہوتا ہے اور سمندر پر بھی جبکہ اسم جنس کا اطلاق فقط واحد پر علی سبیل البدلیت ہوتا ہے۔ جیسے: رَجُلٌ تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کے مابین نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

﴿الف﴾ لَوْثَةٌ: بضم اللام: ڈھیلا پن، تاخیر، سستی، بے وقوفی۔ رَجُلٌ ذُو لَوْثَةٍ: سست، ضعیف اور ڈھیلا آدمی۔ ہم نے شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا ہے۔ شارح دیوان حماسہ ابوعلی احمد مرزوقی لکھتے ہیں: وَالرَّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ مِمَّنْ ضَمَّ اللّامُ مِنَ اللَّوْثَةِ: لوٹہ میں صحیح روایت ”لام مضموم“ ہے۔ (شرح دیوان الحماسة ج ۱ ص ۲۳) تالیف ابو علی احمد بن محمد بن الحسن المرزوقی متوفی ۴۲۱ھ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

﴿ب﴾ لَوْثَةٌ: بفتح اللام: بے وقوفی، دیوانگی، اللُّوْثُ: طاقت، برائی۔ اس صورت میں شعر کا ترجمہ ہوگا۔ تب تو میری مدد کیلئے بہادروں کی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوتی جو واجب الحفاظت چیز کی حفاظت کے وقت سخت ہے اگر طاقتور لوگ نرم پڑ جائیں۔ یہ ترجمہ زیادہ بلیغ ہے؛ کیونکہ اس صورت میں شاعر کے ممدوح قبیلہ یعنی بنو مازن کی زیادہ تعریف ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسے سخت حالات میں کہ جہاں طاقتور لوگ بھی نرم پڑ جاتے ہیں وہاں بھی وہ اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کی خاطر ڈٹ جاتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے

جس حل میں جینا مشکل ہو اس حل میں جینا لازم ہے

لَا نَ: الشَّيْءُ (ض) لَيْنًا: نرم ہونا، نرم خو ہونا، تابع ہونا، چکدار ہونا۔ لِقَوْمِهِ: اپنے لوگوں سے نرم برتاؤ کرنا، نرمی سے پیش آنا۔ ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ [آل عمران: ۱۵۹] ترجمہ کنزالایمان: ”تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب! تم ان کے لئے نرم دل ہوئے۔“ عربی مقولہ ہے: لَيْنُ الْكَلَامِ قَيْدُ الْقُلُوبِ: یعنی میٹھے بول دلوں کو لوٹ لیتے ہیں۔

③ قَوْمٌ إِذَا الشَّرُّ أَبْدَى نَاجِدِيهِ لَهُمْ طَارُوا إِلَيْهِ زَرَافَاتٍ وَوَحْدَانًا

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہے کہ جب جنگ اس کے سامنے اپنی داڑھیں ظاہر کرے تو وہ اس کی طرف (مقابلے کے لئے) جماعت درجماعت اور فرداً فرداً لپکتے ہیں۔

حل لغات:

قَوْمٌ: لوگوں کی جماعت جن میں باہمی کوئی تعلق، رشتہ ہو۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ﴾ [الرعد: ۱۱] ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں“۔ قَوْمُ الرَّجُلِ: رشتہ دار، نیم رشتہ دار، خاندانی لوگ۔ الشَّرُّ: برائی، خرابی، فساد، فتنہ، بداخلاقی، گناہ، غنڈہ گردی، شرارت۔ ج: شُرُورٌ۔ ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ [الناس: ۴] ترجمہ کنز الایمان: ”اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبا رکھے“۔ یہاں مراد جنگ ہے۔ عربی مقولہ ہے: شَرُّ أَيَّامِ الدِّينِ يَوْمٌ تُغْسَلُ رِجْلَاهُ: مرغ کے لئے بدترین دن وہ ہے جس دن اس کے پاؤں دھوئے جائیں۔ مرغ ذبح کرنے سے پہلے اس کے پاؤں دھوئے جاتے تھے۔ أَبْدَى: (أَفْعَال) أَبْدَى الشَّيْءَ وَبَه: ظاہر کرنا۔ مجرد سے بَدَا (ن) بَدَّوْا: ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ ﴿بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ﴾ [الانعام: ۲۸] ترجمہ کنز الایمان: ”بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے چھپاتے تھے“۔ نَاجِدِيهِ: یہ ”ناجِدٌ“ کا تشبیہ ہے اضافت کی وجہ سے نون تشبیہ حذف ہو گیا۔

النَّاجِدُ: داڑھ۔ ج: نَوَاجِدُ. فی الحدیث: ((عَضُوا عَلَيْهِ بِالنَّوَاجِدِ)). طَارُوا: طَارَ الطَّائِرُ وَنَحْوُهُ (ض) طَيَّرًا: حرکت سے بازوؤں کا ہوا میں اٹھنا، اڑنا، پرواز کرنا۔ نَفْسُهُ شُعَاعًا: طبیعت کا بے چین و پریشان ہونا۔ فُلَانٌ إِلَى كَذَا: کسی چیز کی طرف لپکنا، اڑ کر یا دوڑ کر جانا۔ زَرَافَاتٍ: مف: زَرَافَةٌ: دس یا بیس افراد کی جماعت۔ وَحْدَانٌ وَأَحْدَانٌ: مف: وَاحِدٌ: اللہ تعالیٰ کی صفت۔ ایک (حساب کا پہلا عدد) علم یا طاقت وغیرہ میں فائق و بے مثل، کسی چیز کا جز۔ ﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ۱۶۳] ترجمہ کنز الایمان: ”اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان“۔

④ لَا يَسْأَلُونَ أَخَاهُمْ حِينَ يَنْدُبُهُمْ فِي النَّائِبَاتِ عَلَى مَا قَالَ بُرْهَانًا

ترجمہ:

وہ اپنے بھائی سے اس کے کہے پر دلیل نہیں پوچھتے جب وہ انہیں مصیبتوں میں پکارتا ہے۔

حل لغات:

يَسْأَلُونَ: سَأَلَهُ عَنْ كَذَا وَبِكَذَا (ف) سُؤَالًا: پوچھنا، معلوم کرنا۔ فلانا الشيء: کوئی چیز مانگنا۔ فی القرآن المجید: «لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ» [البقرة: ۲۷۳] ترجمہ کنز الایمان: "لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے"۔ عربی مقولہ ہے: سَأَلُ اللَّهِ لَا يَخِيبُ: اللہ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

تَسْأَلُنِي أُمُّ الْخِيَارِ جَمَلًا يَمْشِي رُؤْيَا وَيَكُونُ أَوَّلًا

ترجمہ:

ام خیار مجھ سے ایسا اونٹ مانگتی ہے جو چلے آہستہ اور آئے پہلے نہر پر۔ یعنی دشوار چیز مانگتی ہے۔
 أَخ: بھائی، دوست، ساتھی، قوم کا ایک فرد۔ ﴿وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾ [هود: ۸۴] ترجمہ کنز الایمان: "اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو"۔ عربی مقولہ ہے: رَبُّ أَخٍ لَمْ تَلِدْهُ وَالِدَةٌ: یعنی بہت سے بھائی ایسے ہوتے ہیں جو ماں جائے نہیں ہوتے۔ حین: موقع، وقت (زمانہ کا ایک حصہ) کم ہو یا زیادہ۔ کہتے ہیں: حِينَئِذٍ: جس وقت زمانہ ج: أَخِيَانٌ. ﴿وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ﴾ [البقرة: ۳۶] ترجمہ کنز الایمان: "ایک وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور برتنا ہے"۔ الْحَيْنُ: موت، ہلاکت، آزمائش و مصیبت۔ عربی مقولہ ہے: إِذَا حَانَ الْحَيْنُ حَسَرَاتِ السَّعِينِ. جب ہلاکت قریب ہو جاتی ہے تو آنکھ دیکھنا بند کر دیتی ہے۔ يَنْدُبُ: نَدَبَ فُلَانٌ إِلَيَّ أَمْرًا (ن) نَدَبًا: کسی کام کی دعوت دینا، اس پر آمادہ کرنا، اس پر مامور کرنا، کسی کام کے لیے نمائندہ بنانا۔ الْحَبِثُ: مردے کے محاسن بیان کر کے رونا۔ النَّائِبَاتُ: مف: نَائِبَةٌ: آفت، مصیبت، حوادث خواہ خیر ہوں یا شر۔ نَوَائِبُ الرُّعِيَّةِ: پلوں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے شاہی ٹیکس۔

قَالَ: (ن) قَوْلًا: کہنا، بولنا۔ مجازاً قول کو اظہار حال کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اس صورت میں فاعل غیر متکلم شئی ہوتی ہے جیسے: قَالَتْ لَهُ الْعَيْنَانُ: آنکھوں سے معلوم ہوا، آنکھوں کا حال ایسا بتا رہا تھا۔ بِرَأْيِهِ: سر سے اشارہ کرنا۔ لَهُ: کسی سے کچھ کہنا، بات کرنا۔ عَلَيْهِ: کسی کے خلاف بولنا، کسی پر بہتان باندھنا، الزام لگانا۔ عَنْهُ: کسی کے متعلق خبر دینا، کسی کی طرف سے کچھ کہنا۔ فِيهِ: کسی چیز میں کوشش کرنا۔ کسی کے بارے میں کوئی بات کہنا۔ بِہ: کسی بات کا قائل ہونا، اس کا نظریہ اور عقیدہ رکھنا، رائے رکھنا۔ قول کے بعد قائل کا جملہ بطور حکایہ بلفظہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے: قَالَ أَنَسُ عَبْدُ اللَّهِ اور معنی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے: قَالَ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ. دونوں صورتوں میں جملہ پر "قال" کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ قول کبھی "ظن" کے معنی میں بھی آتا ہے اس وقت اپنے بعد مبتدا اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: أَتَقُولُ الْمُسَافِرُ قَدَامًا الْيَوْمَ (کیا تمہارا خیال ہے مسافر آج آئے گا؟) ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ

خَلِيفَةً ﴿البقرة: ۳۰﴾ ترجمہ کنزالایمان: ”اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا، میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔“ عربی مقولہ ہے: الْقَوْلُ يَنْفُذُ مَا لَا تَنْفُذُ الْاَيْرُ: بات اس چیز میں بھی سوراخ کر دیتی ہے جس کو سوئی نہیں چیر سکتی۔ بُرْهَانٌ: ج: بَرَاهِين: قاطع اور واضح دلیل۔

⑤ لَكِنَّ قَوْمِي وَإِنْ كَانُوا ذَوِي عَدَدٍ لَّيْسُوا مِنَ الشَّرِّ فِي شَيْءٍ وَإِنْ هَانَا

ترجمہ:

میری قوم اگرچہ بڑی تعداد والی ہے لیکن جنگ میں کچھ بھی نہیں اگرچہ آسان ہو۔

مطلب:

اس شعر سے آخری شعر تک اپنے قبیلے کے اوصاف بیان کر رہا ہے، یعنی میرا قبیلہ جنگ پر امن و صلح کو ترجیح دے دیتا ہے اور ہر کسی کو معاف کر دیتا ہے۔

حل لغات:

لَكِنَّ: حرف مشبہ بالفعل ہے اور استدراک کے معنی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، یعنی یہ اپنے ماقبل کے حکم کے خلاف ثابت کرتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے ایسا کلام ہو جو مابعد کے مخالف ہو یا اس کی ضد ہو، ایک قول کے مطابق یہ ”إِنْ“ کی طرح تاکید کے لئے آتا ہے۔ اس لفظ کے بارے میں بعض نے کہا: کہ یہ بسیط ہے جب کہ امام فراء کے نزدیک یہ لَكِنَّ اور ”إِنْ“ سے مرکب ہے اور ”إِنْ“ کا ہمزہ تخفیفاً حذف کر دیا گیا ہے اور بسا اوقات یہ ”مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثْقَلَةِ“ ہوتا ہے۔ اَلْعَدَدُ: شمار کئے ہوئے کی مقدار، جماعت۔ ج: اَعْدَادٌ ﴿فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقْلُ عَدَدًا﴾ [النساء: ۲۴] ترجمہ کنزالایمان: ”کس کے مددگار کمزور اور کس کی گنتی کم“۔ لَّيْسُوا: مف: لَيْسَ: یہ فعل غیر متصرف ہے۔ اس کا وزن فَعِلَ تھا پھر عین کلمہ کو تخفیفاً لزوماً ساکن کر دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق اس کی اصل ”لَا أَيْسَ“ ہے، ہمزہ کو ساقط کر دیا گیا۔ ﴿لَّيْسُوا سِوَاءَ مَنْ أَهْلَ الْكِتَابِ﴾ [آل عمران: ۱۱۳] ترجمہ کنزالایمان: ”سب ایک سے نہیں کتابیوں میں“۔ شَيْءٌ: شَاءَ (ف) شَيْئًا: ارادہ کرنا، چاہنا۔ عَلَى الْأَمْرِ: کسی بات پر آمادہ کرنا، اکسانا۔

شَيْءٌ کی تعریف کرتے ہوئے سید شریف جرجانی لکھتے ہیں: الشَّيْءُ فِي اللُّغَةِ: هُوَ مَا يَصِحُّ أَنْ يُعْلَمَ وَيُخْبَرَ عَنْهُ عِنْدَ سَيِّوِيهِ، وَقِيلَ: الشَّيْءُ عِبَارَةٌ عَنِ الْوُجُودِ، وَهُوَ اسْمٌ لِجَمِيعِ الْمَكُونَاتِ، عَرْضًا كَانَ أَوْ جَوْهَرًا وَيَصِحُّ أَنْ يُعْلَمَ وَيُخْبَرَ عَنْهُ. وَفِي الْأَصْطِلَاحِ: هُوَ الْمَوْجُودُ الثَّابِتُ الْمُتَحَقِّقُ فِي الْخَارِجِ. سیبویہ کے نزدیک لغوی اعتبار سے ”شَيْءٌ“ اسے کہتے ہیں جس کے بارے میں جانا جاسکے اور اس کے بارے

میں خبر دی جاسکے اور ایک قول کے مطابق ہر موجود کو "شیء" کہا جاسکتا ہے خواہ وہ عرض ہو یا جوہر اور اصطلاح میں ہر موجود ثابت اور متحقق فی الخارج کو شیء کہا جاتا ہے۔ (التعريفات ص ۹۳. تالیف السيد الشريف علي بن محمد بن علي السيد الزين ابي الحسن الحسيني الجرجاني الحنفی، دار المنار) ج: أَشْيَاءُ. جج: أَشَاوِي، أَشَاوَاةٌ، أَشَايَا. هان: الْأَمْرُ عَلَى فَلَانٍ (ن) هَوْنًا: نَزَمَ وَأَسَانَ هَوْنًا. وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا [الفرقان: ۶۳] ترجمہ کنز الایمان: "اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام"۔ هان الرجل (ن) هَوْنًا وَهَوَانًا: ذِلِيلٌ وَحَقِيرٌ هَوْنًا، مُسَكِّنٌ هَوْنًا۔ عربی مقولہ ہے: مَا أَهْوَنَ الْحَرْبُ عَلَى النَّظَارَةِ (تماشہ دیکھنے والوں کیلئے لڑائی کتنی آسان ہے)

⑥ يَجْزُونَ مِنْ ظُلْمِ أَهْلِ الظُّلْمِ مَغْفِرَةً وَمِنْ إِسَاءَةِ أَهْلِ السُّوءِ إِحْسَانًا

ترجمہ:

وہ ظالموں کے ظلم کا بدلہ بخشش کی صورت میں دیتے ہیں اور بروں کی برائی کا احسان کی صورت میں۔

حل لغات:

يَجْزُونَ: جَزَى الشَّيْءُ (ض) جَزَاءً: كَافِيَ هَوْنًا، فَائِدَةٌ يَنْجِيَانَا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا﴾ [البقرة: ۱۲۳] ترجمہ کنز الایمان: "اور ڈرو اس دن سے کہ کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہوگی"۔ الرَّجُلُ يَكْذِبُ عَلَى كَذَا: بَدَلَهُ دِينًا، اِنْعَامَ دِينًا۔ فَلَانًا حَقُّهُ: كَسَى كَاحْتِقَادًا كَرْنَا۔ ﴿قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاءُكُمْ جَزَاءً مَوْفُورًا﴾ [بنی اسرائیل: ۶۳] ترجمہ کنز الایمان: "فرمایا، دور ہو تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا"۔ الظُّلْمُ: ظَلَمَ (ض) ظَلَمًا: زِيَادَتِي كَرْنَا، غَلَطَ رُؤْيَا اخْتِيَارَ كَرْنَا، نَا انصافی كَرْنَا، حَقَّ تَلْفِي كَرْنَا، بَدَسْلُوكِي كَرْنَا، حَدَّ سَ تَجَاوَزَ كَرْنَا۔ ﴿وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعِبَادِ﴾ [المؤمن: ۳۱] ترجمہ کنز الایمان: "اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا"۔

ظلم کی تعریف:

الظُّلْمُ: وَضَعَ الشَّيْءُ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ: حَيْزُ كَوْبِهِ مَوْضِعُ رَكْنًا۔ وَفِي الشَّرِيعَةِ: عِبَارَةٌ عَنِ التَّعْدِي عَنِ الْحَقِّ إِلَى الْبَاطِلِ وَهُوَ الْجَوْرُ: اَوْرَ شَرَعَ فِي ظَلَمٍ كَقَوْلِهِ: حَقٌّ سَ بَاطِلٍ يَعْنِي ظَلَمٌ وَجَوْرٌ كِي طَرَفٌ بَرُحْنَا۔ (التعريفات، ص ۱۰۲، دار المنار) اهل: عزيز، رشتہ دار، کنبہ، بیوی۔ ﴿إِذْ قَالَ مُوسَى لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا﴾ [النمل: ۷] ترجمہ کنز الایمان: "جب کہ موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا (ف) مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے"۔ مَا كَانَ۔ هُوَ اَهْلٌ كَذَا: وَهَاسُ كَالْمَلِكِ۔ اَهْلُ الدَّارِ: كَمَرُ الْوَالِدِ۔ ج: أَهَالٌ وَأَهْلَاتٌ وَأَهْلَاتٌ. مَغْفِرَةٌ: مَصْ. غَفَرَهُ الذَّنْبُ

(ض) مَغْفِرَةٌ وَغُفْرَانًا: گناہ چھپانا، مغاف کرنا۔ الشَّيْءُ: چھپانا۔ إِسَاءَةٌ: مص (إِفْعَال) أَسَاءَ الشَّيْءُ: خراب کرنا، بگاڑ دینا۔ إِلَيْهِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا، گستاخی کرنا، نازیبا حرکت کرنا۔ بِهِ الظَّنُّ: بدگمانی کرنا۔ أَلْفَهُمْ: غلط سمجھنا۔ السُّوءُ: ہرنا گوار چیز یا بات، برائی، تکلیف و اذیت۔ ﴿يَسُوءُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ﴾ [البقرة: ۴۹] ترجمہ کنز الایمان: ”وہ تم پر برا عذاب کرتے تھے۔“ ہر آفت و مرض۔ ﴿وَأَدْخَلَ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجُ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ﴾ [النمل: ۲۲۷] ترجمہ کنز الایمان: ”اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال نکلے گا سفید چمکتا بے عیب۔“ سُوءُ الْخُلُقِ: بد مزاجی۔ سُوءُ الظَّنِّ: بدگمانی۔ إِحْسَانٌ: مص: أَحْسَنَ (أَفْعَال) اچھا کرنا، اچھا کام کرنا، نیکی کرنا۔ ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ [الرحمن: ۶۰] ترجمہ کنز الایمان: ”نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔“ خَتَنَ کرنا۔ إِلَيْهِ وَبِهِ: اچھا برتاؤ کرنا، کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا، احسان کرنا۔ عربی مقولہ ہے: الْإِحْسَانُ يَقْطَعُ اللِّسَانَ: احسان زبان کو بند کر دیتا ہے۔

..... 7 كَانَ رَبُّكَ لَمْ يَخْلُقْ لِخَشِيَّتِهِ سِوَاهُمْ مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ إِنْسَانًا

ترجمہ:

گویا کہ تیرے رب نے اپنے خوف و ڈر کے لئے تمام لوگوں میں ان کے علاوہ کسی کو پیدا نہیں کیا۔

حل لغات:

رَبُّ: اللہ تعالیٰ کا نام۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لئے لفظ رب اضافت کے بغیر استعمال نہیں ہو سکتا۔ کما فی القرآن المجید: ﴿ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ﴾ [یوسف: ۵۰] ترجمہ کنز الایمان: ”اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے اور عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔“ مالک، آقا، مربی، نگران، منتظم، انعام دینے والا، اصلاح کرنے والا۔ ج: أَرْسَابٌ وَرُبُوبٌ. لَمْ يَخْلُقْ: خلق (ن) خَلَقًا: پیدا کرنا، عدم سے وجود میں لانا۔ ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ [البقرة: ۲۹] ترجمہ کنز الایمان: ”وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔“ الْقَوْلُ: بات گھرنا، جھوٹ گھرنا۔ ﴿إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا﴾ [التوبة: ۱۷] ترجمہ کنز الایمان: ”تم تو اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور زرا جھوٹ گڑھتے ہو۔“ خَلَقَ اللَّهُ لِلْحَرْبِ رِجَالًا: اللہ تعالیٰ نے لڑائی کے لئے اور ہی مرد پیدا کئے ہیں۔ خَشِيَّةٌ: مص. خَشِيٌّ (س) خَشِيَّةٌ: ڈرتے رہنا، ڈر ہونا، کھٹکا ہونا، اندیشہ ہونا۔ فَلَانًا وَمِثْلَهُ. ڈرنا، دل میں تعظیم و ہیبت رکھتے ہوئے ڈرنا۔ ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ (فاطر: ۲۸) ترجمہ کنز الایمان: ”اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔“ امید رکھنا۔ فی الحدیث: ((

لقد اُكثرت من الدعاء بالموت حتى خشيت ان يكون ذلك اسهل لك عند نزوله ((ناپسند کرتا۔ عربی مقولہ ہے: مَنْ خَشِيَ الذُّنْبَ اَعَدَّ كُتْلًا: جسے بھیڑیے کا ڈر ہو اسے کتا تیار رکھنا چاہئے۔ سِوَا: یہ مستثنیٰ مقدم ہے اصل عبارت یوں ہے: لَمْ يَخْلُقْ لِحَشِيَّتِهِ اِنْسَانًا سِوَاهُمْ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۲۶ بیروت) سِوَا الشَّيْءِ: غیر، علاوہ، بدل۔ جَاوُوا سِوَا زَيْدٍ۔ یہ حروفِ اسْتِثْنَاء میں سے ہے۔ اخفش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے لفظ ”سِوَا“ جب غیر یا عَدَل کے معنی میں استعمال ہو تو اس کے تین لہجے ہیں ”س“ مضموم یا مکسور ہونے کی صورت میں آخر میں یاء مقصور آئے گی اور اگر ”س“ مفتوح ہو تو آخر میں الف مدود ہوگا چنانچہ کہیں گے: مَكَانٌ سِوَا سِوَا و سِوَا: یعنی دونوں فریقوں کے درمیان۔ میرا کہنا ہے کہ اسی سے قول خداوندی ہے: ﴿مَكَانًا سِوَا﴾ اور تمہارا یہ کہنا کہ: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ سِوَاكَ وَسِوَاكَ وَسِوَاكَ: تمہارے علاوہ یا تمہارے بغیر۔ (مختار الصحاح) السِّوَاءُ: برابری۔ ﴿فَانِذِرْهُمْ عَلَى سِوَاءٍ﴾ [الانفال: ۵۸] ترجمہ کنز الایمان: ”تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو برابری پر“۔ سِوَاءُ الشَّيْءِ: چیز کا وسط۔ ﴿فِي سِوَاءِ الْبَحْرِ جِمْ﴾ [الصافات: ۵۵] ترجمہ کنز الایمان: ”بیچ بھڑکتی آگ“۔ جَمِيعٌ: سب، کل، لشکر۔ ﴿وَإِنَّا لَجَمِيعٌ خَائِرُونَ﴾ [یس: ۵۶] ترجمہ کنز الایمان: ”اور بیشک ہم سب چوکنے ہیں“۔ ”مِنْ جَمِيعٍ“ بیروت کے نسخہ میں ”فی جمیع“ ہے۔ النَّاسُ: اسم جمع برائے انسان۔ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ﴾ [البقرة: ۱۳] ترجمہ کنز الایمان: ”اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں“۔ اِنْسَانٌ: ج: اَنَاسِيٌّ۔ یہ مذکر و مؤنث سب کے لئے آتا ہے۔ اَلْاِنْسَانُ الْمِثَالِي: ایسا انسان جو اپنی مخصوص کبھی صلاحیتوں کی بناء پر عام انسانوں سے فائق و برتر ہو۔

..... 8 فَلَيْتَ لِي بِهِمْ قَوْمًا إِذَا رَكِبُوا شَدُّوا الْإِغَارَةَ فُرُسَانًا وَرُكْبَانًا

ترجمہ:

کاش میرے لئے ان کے بدلے ایسی قوم ہوتی جو اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر غارت گری کرتی۔
اگر جواں ہوں میری قوم کے جسور و غیور
قلندری میری کچھ کم سکندری سے نہیں

حل لغات:

رَكِبُوا: ركب (س) رَكَبًا: بڑے زاتوں والا ہونا۔ ركب الشَّيْءِ وعلیہ و فیہ (س) رُكُوبًا: سوار ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ [عنكبوت: ۶۵] عربی

مقولہ ہے: مَنْ لَمْ يَرْكَبِ الْأَهْوَالَ لَمْ يَنْلِ الْآمَالَ: جو ہولنا کیوں پر سوار نہ ہو گا وہ امیدیں حاصل نہ کر سکے گا۔ شدوا: شَدَّ عَلَى الْعَدُوِّ (ن، ض) شَدًّا، وَشَدَّةً: دشمن پر حملہ کرنا۔ فَلَانٌ شَدًّا: دوڑنا (ض) شِدَّةً: قوی ہونا۔ ﴿إِنْ بَطَشَ رَبُّكَ لَشَدِيدٌ﴾ (۱۲/۸۵) الاغارة: حملہ، یورش، یلغار۔ "شَدُّوا الْإِغَارَةَ" بیروت کے نسخے میں "شَنُّوا الْإِغَارَةَ" ہے۔ عربی مقولہ ہے: اَغْيَرَةٌ وَجُبْنَا: کیا غیرت بھی اور بزدلی بھی؟۔ فُرْسَانٌ: مف: فارس: گھوڑے سوار۔ گھوڑوں کی سواری کا ماہر۔ رُكْبَانٌ: مف: رَاكِبٌ: سوار۔

قَالَ الْفِنْدُ الزَّمَانِيُّ فِي حَرْبِ الْبُسُوسِ

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: شہل بن شیبان زمانی ہے (متوفی ۷۰ ق، ۵۵۵ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے، یہ بنو بکر کا سردار تھا۔

اشعار کا پس منظر:

بسوس ایک عورت کا نام ہے، جو جس اس بن مرہ شیبانی کی خالہ تھی اس کی سراب نامی ایک اونٹنی کلیب بن وائل کی چراگاہ میں چلی گئی اور اس نے پرندے کے انڈوں کو توڑ دیا جسے کلیب نے پناہ دی ہوئی تھی، تو کلیب نے طیش میں آ کر اونٹنی کے تھن میں تیر مار دیا، انتقامی کارروائی کرتے ہوئے جس اس نے کلیب کو قتل کر ڈالا، اس طرح بنو بکر اور بنو تغلب (جو کہ وائل کی اولاد تھے) کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ اور چالیس سال جاری رہی اس طرح یہ بسوس کا نام عرب میں نحوست کے لئے ضرب المثل بن گیا۔

① صَفَحْنَا عَنْ بَنِي ذُهْلٍ وَقُلْنَا الْقَوْمَ إِخْوَانُ

ترجمہ:

ہم نے بنو ذہل سے یہ کہتے ہوئے درگزر کیا کہ یہ لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں۔

حل لغات:

صَفَحْنَا: صَفَحَ عَنْهُ (ف) صَفَحًا: اعراض کرنا، منہ پھیرنا۔ عَنْ ذَنْبِهِ: معاف کرنا، درگزر کرنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ﴾ [الحجر: ۸۵] ترجمہ کنز الایمان: "اور بیشک قیامت آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگزر کرو"۔ فَلَانًا عَنْ حَاجَتِهِ: کسی کی ضرورت پوری کرنا۔ الْقَوْمَ: ایک ایک کر کے پیش کرنا۔ "صَفَحْنَا" بیروت کے نسخہ میں "عَفَوْنَا" ہے۔ إِخْوَانٌ، أَخْوَانٌ، أَخُونٌ، أَخَاءٌ، إِخْوَةٌ اور أَخَوَةٌ۔ یہ سب مترادف ہیں۔ مف: الْآخُ: بھائی، ساتھی، دوست۔ تثنیہ: أَخَوَانِ۔ ﴿إِنَّ الْمُبْدِرِينَ كَانُوا إِخْوَانًا﴾

الشَّيَاطِينُ ﴿[بنی اسرائیل: ۲۷] ترجمہ کنز الایمان: "بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں"۔ عربی مقولہ ہے: اخ الاكفاء وداهن الاعداء: یعنی دوستوں سے بھائی چارے سے پیش آؤ اور دشمنوں سے ظاہری اخلاق سے ملو۔

② عَسَى الْاَيَّامُ اَنْ يَرْجِعَنَّ قَوْمًا كَالَّذِي كَانُوا

ترجمہ:

یہ امید کرتے ہوئے کہ زمانہ قوم کو ان کی سابقہ حالت پر لوٹا دے گا۔

حل لغات:

عسی: افعال مقاربہ سے جامد ہے۔ محبوب چیز میں امید کے لئے اور مکروہ بات میں خوف کے لئے آتا ہے۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ عَسَى رَبُّكُمْ اَنْ يُهْلِكَ عَدُوُّكُمْ﴾ [الاعراف: ۱۲۹] ترجمہ کنز الایمان: "کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے"۔ الْاَيَّامُ: مف: یوم: دن، موجودہ وقت۔ ﴿وَبَلَكَ الْاَيَّامُ نَدَاوْلَهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ [آل عمران: ۱۴۰] ترجمہ کنز الایمان: "اور یہ دن ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لیے باریاں رکھی ہیں"۔ يَرْجِعَنَّ: رَجَعَ فَلَانًا عَنِ الشَّيْءِ (ض) رَجُوعًا وَرَجْعًا: لوٹنا، واپس لانا۔ ﴿فَاِنْ رَجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ﴾ [التوبة: ۸۳] ترجمہ کنز الایمان: "پھر اے محبوب اگر اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے"۔ رَجَعَ الشَّيْءُ رَجُوعًا: فائدہ پہنچا۔ فَلَانٌ مِّنْ سَفَرِهِ: لوٹنا، سفر سے واپس آنا۔ ﴿فَرَجَعَ مُوسٰى اِلٰى قَوْمِهِ غَضْبَانَ اَسْفًا﴾ [طہ: ۸۶] ترجمہ کنز الایمان: "تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصہ میں بھرا افسوس کرتا"۔ اِلَيْهِ فِى اَمْرٍ: کسی معاملہ میں کسی سے مشورہ کرنا۔ اِلٰى الْاَمْرِ: کسی معاملہ پر توجہ دینا۔ دوبارہ شروع کرنا، دوبارہ اختیار کرنا۔ شعر میں متعدی استعمال ہوا ہے۔

③ فَلَمَّا صَرَخَ الشَّرُّ وَاَمْسٰى وَهُوَ غَرِيْبَانِ

ترجمہ:

جب برائی ظاہر ہو گئی اور کھل کر سامنے آ گئی۔

حل لغات:

لَمَّا: بمعنی "جب"۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔ (۱) یہ مضارع کے ساتھ خاص ہوا سے جزم دے اور لم کی طرح ماضی کے معنی میں کر دے۔ (۲) یہ ماضی کے ساتھ خاص ہوا اس صورت میں یہ دو جملوں پر داخل ہوگا جن میں سے دوسرے کا وجود پہلے کے وجود کی وجہ سے ہوگا۔ جیسے: لَمَّا جَاءَ نِیْ اَكْرَمْتَهُ۔ (۳) یہ حرف استثناء بمعنی "إِلَّا" ہوا اس صورت میں

جملہ اسمیہ پر داخل ہوگا۔ جیسے: ﴿إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ﴾ [الطارق: ٤] ترجمہ کنز الایمان: ”کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو“۔

ہاندہ:

”لَمَّا“ پانچ امور میں ”لَمْ“ سے مختلف ہے۔

①..... لَمَّا حرف شرط کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا بخلاف لَمْ کے۔

②..... لَمَّا کی نفی حال کے قریب ہوتی ہے جب کہ لَمْ کی نفی میں یہ قید نہیں۔

③..... لَمَّا کے متنی کا ثبوت متوقع ہوتا ہے بخلاف لَمْ کے متنی کے۔

④..... لَمَّا کے متنی کو حذف کرنا جائز ہے بخلاف لَمْ کے متنی کے۔

⑤..... لَمَّا کے ذریعے کی جانے والی نفی زمانہ حال تک لگا تار ہوتی ہے جبکہ لَمْ کے ذریعے کی گئی نفی متصل بھی ہوتی

ہے اور منقطع بھی۔ (المعجم الوسيط، ص ۱۰۵، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور) صَرْخٌ: صَرْخُ الشَّيْءِ: واضح

ہونا، کھلنا۔ الْمُتَكَلَّمُ: متكلم کا صاف صاف کہنا۔ بِمَا فِي نَفْسِهِ: ظاہر کرنا۔ الْأَمْرُ: واضح کرنا۔ الْأَمْرُ: واضح ہونا، ظاہر

ہونا۔ (لازم ومتعدی) ”صَرْخُ الشَّرِّ“ بیروت کے نسخہ میں ”اصبح الشر“ ہے۔ اَمْسَى وَمُؤَمْسَى: یہ

الْإِصْبَاحُ کی ضد ہیں۔ اَمْسَى الْقَوْمُ: شام کے وقت میں داخل ہونا۔ ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ﴾ [الروم:

۱۷] فَلَئْنَا: کسی کی کچھ مدد کرنا۔ بمعنى صار. شعر میں ”صار“ کے معنی میں ہے۔ غُرْيَانٌ: برہنہ، ننگا۔ غُرْيَانُ النَّجِيِّ

: جو اپنے بھید کو نہ چھپائے۔ عورت کیلئے ”غُرْيَانَةٌ“ جو اسم فاعل ”فُعْلَانٌ“ کے وزن پر ہوتا ہے اس کی مؤنث ”تاء“ کے

اضافہ کے ساتھ بنتی ہے۔ (مختار الصحاح)

④..... وَلَمْ يَتَّقِ سِوَى الْعَدُوِّ | ن دَنَا هُمْ كَمَا دَانُوا

ترجمہ:

اور ظلم و زیادتی کے سوا کچھ باقی نہ رہا تو ہم نے انہیں ان کے کئے کا بدلہ دیا۔

مطلب:

دَنَا هُمْ كَمَا دَانُوا“ مخالفین نے پہلے جو کچھ کیا وہ بدلہ نہیں، پھر بھی دونوں کیلئے ایک جیسے الفاظ لائے گئے، صرف

مطابقت و موافقت کرتے ہوئے اور مخاطب کو یہ بتانے کیلئے کہ یہ تمہارے عمل کا بدلہ ہے۔ جیسے قرآن میں ہے: ﴿إِنْ

الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ [النساء: ۱۴۲] ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک منافق لوگ اپنے گمان

میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں (ف) اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا“۔ اور ﴿اللَّهُ يَسْتَهْزِءُ بِهِمْ﴾ [البقرة:

۱۵ [ترجمہ کنزالایمان: ”اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اسکی شان کے لائق ہے)۔“]

حل لغات:

لم یبق: بقی (س) بقاء: دیر پا ہونا، باقی رہنا۔ مِنْ: بچ جانا۔ علی: محفوظ رکھنا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔ بقی (س) بقاء، بقی (ض) بقیا: ہمیشہ رہنا۔ ثابت رہنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (۲۷/۵۵) عربی مقولہ ہے: بَقِيَ نَعْلَيْكَ وَأَبْذُلُ قَدَمَيْكَ: اپنے جوتے باقی رکھو اور پاؤں کام میں لاؤ۔ یعنی اپنے نفس پر تکلیف برداشت کرو اور مال بچاؤ تاکہ معاملات خراب نہ ہوں۔ اَلْعُدْوَانُ: خالص ظلم، دشمنی، زیادتی، جارحیت، حملہ، چڑھائی، گرفت، قابو۔ ﴿فَبِإِنْ أَنْتَهُوْا فَلَا عُذْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ (۱۹۳/۲) عَدَا (ن) عُدُوْا: دوڑنا۔ عُدُوْنَا فَلَانَا عَنْ الْأَمْرِ: کسی کام سے ہٹانا، باز رکھنا۔ دِنًا: دان (ض) دینًا: تابع و ذلیل ہونا، جھکنا۔ اطاعت کرنا۔ لَهُ وَ لَهُ مِنْهُ: انتقام لینا، قصاص لینا۔ بَكْذَا: مذہب بنانا۔ فَلَانِ دَيْنًا: قرضہ لینا، قرضہ زیادہ ہونا، کسی خیر و شر کا عادی ہونا، ناپسندیدہ بات پر کسی کو مجبور کرنا، حساب کرنا، حساب لینا، قیادت و رہنمائی کرنا، انعام دینا، خدمت کرنا، اچھا سلوک کرنا، قرض دینا۔ الشَّيْءُ: کسی چیز کا مالک بننا۔

۵..... مَشِينًا مِثْلَةَ اللَّيْلِ غَدَا وَاللَّيْلُ غَضَبَانُ

ترجمہ:

ہم (ان پر حملے کے لئے) غضب ناک شیر کے صبح کے وقت چلنے کی طرح چلے۔
نل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے
پاؤں شیروں کے بھی میدان سے اکھڑ جاتے تھے

حل لغات:

مَشِينًا: مَشَى (ض) مَشِيًا: چلنا، ارادے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ بِالنَّمِيمَةِ: چغلی کھانا۔ مَشَاءً: بہت مویشی والا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا﴾ (۳۷/۱۷) مِثْلَةَ: مفعول مطلق یہاں بیان نوع کے لئے ہے۔ اللَّيْلُ: شیر، مکاری، طاقت، سختی، خوش بیان، بلیغ، جھگڑالو، بہادر اور باتونی آدمی۔ ج: لُيُوْثٌ. عَدَا: (ن) عُدُوْا: صبح کو جانا، مطلقا جانا۔ ﴿وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّءُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۱۲۱/۳) عربی مقولہ ہے: عَسَى غَدًا لِيْغِيْرَكَ: ممکن ہے آئندہ کل کسی اور کیلئے ہو۔ غَضَبَانُ: صیغہ صفت و مص۔ بغض رکھنا، غضب ناک ہونا، ناراض ہونا اور انتقام کی ٹھاننا۔ ﴿وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا﴾ (۱۵۰/۷) عربی مقولہ ہے: غَضِبَ الْخَيْلُ عَلَى اللَّجِيمِ: گھوڑوں کا غصہ لگاموں پر ہوتا ہے۔ بے فائدہ غصہ کے لئے بولا جاتا ہے۔

⑥ بِضَرْبٍ فِيهِ تَوْهِينٌ وَتَخْضِيعٌ وَإِقْرَانٌ

ترجمہ:

ہم ایسی شمشیر زنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کو) کمزور اور ذلیل کرنا اور تابع بنانا ہے۔

حل لغات:

ضَرْبٌ: مص: ضرب بالسيف (ض) ضَرْبًا: تلوار کا وار کرنا۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔ الشیء: حرکت کرنا۔ الْقَلْبُ: دل دھڑکنا۔ مثال بیان کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ﴾ (۳۲/۱۸) سفر کرنا۔ ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ﴾ (۱۰۱/۴) مارنا۔ ﴿فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ﴾ (۶۰/۲) کسی پر کوئی چیز لازم کرنا۔ ﴿وَضَرَبْتُ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ﴾ (۷۱/۲) خیمہ گاڑنا۔ ﴿فَضْرِبْ بَيْنَهُم بِسُورَةٍ﴾ (۱۳/۵۷) لغت میں اس کے اور بھی کئی معنی لکھے ہیں۔ عربی مقولہ ہے: ضَرْبُ الْحَبِيبِ أَوْجَعُ: محبوب کی مار کا زیادہ دکھ ہوتا ہے۔ إِنَّكَ تَضْرِبُ فِي خَدِيدٍ بَارِدٍ: تو ٹھنڈا لوہا پیٹتا ہے۔ یعنی بے فائدہ کوشش کر رہا ہے۔ تَوْهِينٌ: مص (تفعیل) کمزور کرنا۔ مجرد سے کمزور ہونا۔ ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَغْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (۱۳۹/۳) ”تَوْهِينٌ“ بیروت کے نسخہ میں ”تَفْجِيعٌ“ ہے۔ تَخْضِيعٌ: مص (تفعیل) عاجز و مطیع کرنا۔ اقران: اس لفظ کے اعتبار سے شعر کا معنی تین طرح سے ہو سکتا ہے: (الف) قابو پانا، تابع بنانا۔ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾ (۱۳/۴۳) شعر کا ترجمہ اس معنی کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔ اور باب تفعیل سے معنی ہے: قیدیوں کو رسیوں میں باندھنا۔ ﴿وَآخِرِينَ مُقْرِنِينَ فِي الْأَصْفَادِ﴾ (۲۸/۳۸) (ب) دو چیزوں کو جمع کرنا۔ اس معنی کے لحاظ سے شعر کا ترجمہ: ہم ایسی شمشیر زنی کے ارادے سے چلے جس میں (دشمن کی) توہین و تذلیل کو جمع کرنا ہے۔ (ج) سینک والے مینڈھے کی قربانی کرنا۔ اور یہ کنایہ ہے سردار کو قتل کرنے سے۔ اس معنی کے لحاظ سے شعر کا ترجمہ یہ ہوگا: ہم ایسی شمشیر زنی کے ارادے سے چلے جس میں کمزور و ذلیل کرنا اور ان کے مسلح سردار کو قتل کرنا ہے۔

⑦ وَطَعْنٍ كَفَمِ الزَّقِّ غَذَا وَالزَّقُّ مَلَانٌ

ترجمہ:

اور ہم ایسی نیزہ زنی کے ارادہ سے چلے (جس کے نتیجے میں خون ایسے بہے) جیسے کہ بھرے ہوئے مشکیزے سے پانی بہتا ہے۔

حل لغات:

طعن: مص، طَعْنَةُ (ن، ف) طَعْنَا: نیزہ مارنا، نیزہ چھوٹنا۔ فی الرجل وعلیہ: کسی میں عیب نکالنا، کسی بات پر

ضعہ مارنا۔ طَعَنَ فِی عَرَضِهِ: اس کی عزت پر حملہ کیا۔ فِی الشَّيْءِ: داخل ہونا، شروع ہونا۔ فَمَ: اصل میں ”قُوَّة“ تھا پھر ”ہا“ کو خلاف قیاس حذف کر دیا گیا پھر واؤ کو میم سے تبدیل کر دیا گیا تو فم ہو گیا اور واؤ کو میم سے اس لئے بدلا کہ اگر نہ بدلتے ر عین کلمہ یعنی واؤ پر اعراب آ جاتا ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے واؤ الف سے بدل جاتا پھر اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے الف گر جاتا اور ایک حرف یعنی ”ف“ کلمہ رہ جاتا۔ جہاں یہ علت نہیں ہوتی وہاں واؤ کو میم سے نہیں بدلا جاتا۔ جیسے: فُؤَكَ (حاشیہ شرح ملا جامی، ص ۳۱) فِی الْقُرْآنِ الْمَجِید: ﴿يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ﴾ (۱۶۷/۳) عربی مقولہ ہے: فَمَ تَسْبِيحٌ وَيَذْ تَذْبِيحٌ: زبان تعریف کر رہی ہے اور ہاتھ قل کر رہا ہے۔ فِی فَمِیْ مَاءٍ وَهَلْ يَنْطِقُ مَنْ فِیْ فِیْهِ مَاءٌ: میرے منہ میں پانی ہے اور کیا وہ شخص بولتا ہے جس کے منہ میں پانی ہو۔ یعنی مجھے تو کھلا پلا دیا گیا ہے۔ أَفْوَاهُهَا مَجَاسُهَا: ان کے منہ ان کے امتحان کی جگہ ہے۔ یعنی گفتگو باطن کا پتہ دیتی ہے۔ الزَّقُّ: مشک، ج: أَزْ قَاقٍ وَزِ قَاقٍ. غَذَا (ن) الْمَاءُ غَذَوَا: بہنا۔ الرَّجُلُ غَذَوَانَا: دوڑنا، تیز چلنا، نشاط سے تیز چلنے والا گھوڑا۔ مَلَانٌ: بھرا ہوا پر، کام والا، زکام میں مبتلا۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلٌّ أَرْضٍ ذَهَبًا وَلَوْ افْتَدَى بِهِ﴾ (۹۱/۳)

⑧ وَبَعْضُ الْجِلْمِ عِنْدَ الْجَهْلِ لِلذِّلَّةِ إِذْعَانٌ

ترجمہ:

اور بسا اوقات جہالت کے وقت بردباری کا مظاہرہ کرنا ذلت کے لئے جھکنا ہے۔

حل لغات:

بعض الشَّيْءِ: کچھ حصہ خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِید: ﴿يَلِكُ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ (۲۵۳/۲) الْجِلْمُ: بردباری، دوراندیشی، ضبط و تحمل، عقل و خرد۔ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِید: ﴿إِنَّمَا تَمْرُهُمْ أَحْلَامُهُمْ بِهَذَا إِمَّا هُمْ قَوْمٌ طَآغُوتٌ﴾ (۳۲/۱) حَلَمَ (ک) جَلَمًا: درگزر کرنا، بردبار ہونا یعنی ناگواری اور غصہ کے اظہار پر قدرت کے باوجود نرمی سے کام لینا، دوراندیش ہونا۔ دَلَّشْ مَنْدُ هَوْنَا: ﴿وَاللَّهُ غَفُورٌ خَلِيمٌ﴾ (۲۲۵/۲) عربی مقولہ ہے: جَلَمِيْ أَصَمٌ وَأَذْنِيْ غَيْرُ صَمَاءَ: میرا علم بہرا ہے کان بہرے نہیں۔ الْجَهْلُ: نادانی، ناواقفیت، بے خبری، بے وقوفی۔ الْجَهْلُ الْبَسِيطُ: ایسی شے سے ناواقف رہنا جس کا علم ہونا چاہئے۔ الْجَهْلُ الْمُرَكَّبُ: خلاف واقع کسی شے کا پختہ اعتقاد رکھنا۔ جَهْلَ فُلَانٍ عَلَى غَيْرِهِ (س) جَهْلًا: بے وقوفی دکھانا۔ ﴿قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ﴾ (۶۷/۲) الرَّجُلُ: نہ جاننا، ان پڑھ ہونا۔ الشَّيْءُ وَبِه: ناواقف ہونا، لاعلم ہونا، ظلم کرنا، سخت کلامی کرنا۔ ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾ (۶۳/۲۵) عربی مقولہ ہے: الْجَهْلُ مَطِيَّةٌ مَنْ

رَكِبَهَا ذَلٌّ وَمَنْ صَحِبَهَا ضَلٌّ: جہالت وہ سواری ہے کہ جو اس پر سوار ہوگا ذلیل ہوگا اور جو اسے ساتھی بنائے گا گمراہ ہو جائے گا۔ الذَّلَّةُ: مص: ذَلٌّ (ض) ذِلَّةٌ: مذلیل ہونا، حقیر ہونا، بے وقعت ہونا، کمزور ہونا۔ ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَنِي إِسْرَءِيلَ إِذْ عَاثَرُوا مُوسَى إِذْ عَاثَرُوا مُوسَى إِذْ عَاثَرُوا مُوسَى﴾ (۱۲۳/۳) اِذْعَانُ: اذعن له: تابع و مطیع ہونا۔ بالحق: حق کا اقرار کرنا۔

⑨ وَفِي الشَّرِّ نَجَاةٌ حِينَ لَا يُنْجِيكَ إِحْسَانُ

ترجمہ:

اور لڑائی ہی میں نجات ہے جب حسن سلوک تجھے نجات نہ دے۔

حل لغات:

فِي الشَّرِّ نَجَاةٌ: یہاں مضاف محذوف ہے اصل عبارت ہے ”فِي دَفْعِ الشَّرِّ نَجَاةٌ“ اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے ”فِي عَمَلِ الشَّرِّ نَجَاةٌ“ (برائی میں ہی نجات ہے) ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ ”وَفِي الشَّرِّ“ بیروت کے نسخہ میں ”فَلِلشَّرِّ“ ہے۔ نَجَاةٌ: مص، نَجَاةٌ (ن) کسی کی اذیت سے چھٹکارا پانا، خلاصی پانا، نجات پانا۔ يُنْجِي: (افعال) انجا فلان: بلند جگہ پر آنا، پاخانہ کرنا۔ فلانا: رہائی دلانا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿لَئِنْ أُنْجِيتَنَا مِنْ هَلِكِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ﴾ (۱۲۲/۱۰)

قَالَ أَبُو الْغُولِ الطُّهَوِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

ابو الغول طہوی ہے۔ طہیہ (بروزن نسبیہ) ایک عورت کا نام ہے جس کی طرف یہ منسوب ہیں، یہ دور بنو امیہ کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ایک چراگاہ تھی، بنو بکر بن وائل اور بنو یربوع نے اس پر قبضہ کرنا چاہا، بنو مازن نے اس کا دفاع کیا تو شاعر نے بنو مازن کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

① فَذُتْ نَفْسِي وَمَا مَلَكَتْ يَمِينِي فَوَارِسَ صَدَقَتْ فِيهِمْ ظُنُونِي

ترجمہ:

میری جان اور میرا سب کچھ قربان ان شہسواروں پر! جن کے بارے میں میرے خیالات سچے ہو گئے۔

”وَمَا مَلَكَتْ يَمِينِي“ اس میں ”یمین“ کی تخصیص اس کی فضیلت اور قوت تصرف کی وجہ سے ہے، اس سے مراد سب کچھ ہے؛ کیونکہ اہل عرب جزء بول کر کل مراد لیتے ہیں اور اس کی طرف واقعات وغیرہ منسوب کرتے ہیں، اسی مناسبت سے قرآن میں ہے: ﴿فَظَلْتُ أَعْنَأُ قُلُوبَهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ﴾ (۴/۲۶) ﴿أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ (۶/۲۳)

حل لغات:

فَدَتْ: فَدَاهُ (ض) فَدَى: فدیہ دینا، کسی کو مال کے بدلے قید وغیرہ سے چھڑانا، جان بچانا۔ بِمَالِهِ: اس پر اپنا مال قربان کرنا، قربان ہونا۔ کہتے ہیں: فداک ابی: تم پر میرا باپ قربان۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَا تَقْدُوا﴾ (۴۷/۳۹) نَفْسٌ: روح، جان۔ ﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا﴾ (۱۹/۸۲) دل، ظرف، خون، بدن، نظربد، شخص، کسی چیز کی ذات، عین۔ نفس الشيء، عین الشيء، نفس الامر: حقیقۃ الامر۔ النَّفْسُ: عظمت، ہمت، عزت، ارادہ، رائے، خودداری، عادت، طبیعت، صبر و ہمت، عقل، عیب، سزا، پانی۔ نفس سے مراد اگر روح لیں تو مؤنث ہوتا ہے۔ جیسے: خرجت نفسه۔ اگر شخص مراد ہو تو مذکر ہوتا ہے۔ جیسے: خمسة عشر نفسا۔ مَلَكَتْ: ملک الشيء (ض) مُلْكًا: مالک ہونا۔ علی القوم: غالب ہونا۔ نفسه: اپنے اوپر قابو رکھنا۔ المراءة: عورت سے نکاح کرنا۔ ﴿إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾ (۶/۲۳) الملك: بضم المیم وسكون اللام: بادشاہی۔ ﴿لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ (۱۶/۴۰) بفتح المیم واللام: فرشتہ۔ ﴿قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ﴾ (۱۱/۳۲) یمین: (ضد اليسار) داہنا ہاتھ، داہنی جانب۔ ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ﴾ (۲۷/۵۶) برکت، طاقت، قوت، قسم۔ آتُونَا عَنِ الْيَمِينِ: انہوں نے ہمیں اعتماد میں لیکر دھوکا دیا۔ فُلَانٌ عِنْدَنَا بِالْيَمِينِ: فلاں کا ہمارے ہاں بڑا احترام ہے۔ ج: أَيْمَانٌ وَأَيْمُنٌ وَأَيَّامُنٌ۔ فوارس: مف: الفارس: گھوڑوں کی سواری کا ماہر، شہسوار، مرد میدان۔ ”فوارس“ سیبویہ کے نزدیک جموع میں شاذ ہے؛ کیونکہ ذوالعقول کی صفات میں ”فاعلة“ کی جمع ”فواعل“ آتی ہے نہ کہ ”فاعل“ کی، ابوالعباس مُرَّرٌ نے کہا: یہ جمع سب میں اصل ہے اور شعر میں بھی جائز ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۲، ۳۳ بیروت) صدقت: صَدَقَهُ وَبِهِ تصدیقا: سچا ماننا، سچا ٹھہرانا، تصدیق کرنا، سچا کر دکھانا۔ ﴿لَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۲۰/۳۴) بروئے کار لانا۔ علی الامر: اقرار کرنا، مان لینا، منظور کرنا۔ ”صَدَقْتُ“ مرزوقی کے نسخہ میں ”صَدَّقُوا“ ہے۔ ظُنُونٌ: مف: الظَّنُّ: گمان، خیال، شک، اٹکل، اندازہ، ذہن کا کسی چیز کو ترجیح کے ساتھ قبول کرنا، یقین۔ الظُّنُونُ: ناقابل اعتبار۔ رجلٌ ظنونٌ: کمزور ذہن، سادہ طبیعت، جس کی عقل پر اطمینان نہ ہو، بدگمان آدمی۔ عربی مقولہ ہے: ظَنُّ الْعَاقِلِ خَيْرٌ مِّنْ يَقِينِ الْجَاهِلِ: عاقل کا گمان، جاہل کے یقین سے بہتر ہے۔

②..... فَوَارِسَ لَا يَمْلُونَ الْمَنَابِيَا إِذَا دَارَتْ رَحَى الْحَرْبِ الزُّبُونُ

ترجمہ:

ایسے شہسوار جو موت سے نہیں گھبراتے جب دور کرنیوالی (شدید) جنگ کی چکی گھومے۔

حل لغات:

يَمْلُونَ: مَلَّ فلان الشيء وعَنِ الشيء (س) مَلَّأ: کسی چیز سے اکتا جانا، تنگ آ جانا، دل اچاٹ ہو جانا۔
 - المنابيا: مف: الْمَنِيَّةُ: موت، فیصلہ۔ عربی مقولہ ہے: رَبُّ أُمْنِيَّةٍ جَلَبَتْ مَنِيَّةً: بہت سی تمنائیں موت کھینچ لاتی ہیں۔
 - دارت: دَارَ (ن) دَوَّرَا: چکر لگانا، کسی چیز کے ارد گرد گھومنا، گھومنا، جہاں سے آیا وہاں واپس جانا۔ فی القرآن
 المجید: ﴿وَيَتَرَبَّصُّ بَكُمْ الدَّوَائِرُ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ﴾ (۹۸/۹) رحى: چکی (آٹا پیسنے کی) دارت رَحَى
 الحرب: لڑائی چھڑ گئی۔ ج: أَرْحَ وَأَرْحَاءُ. الحرب: لڑائی، جنگ، مَوْنُث سماعی کبھی بمعنی قتال مذکر بھی استعمال
 ہوتا ہے۔ ﴿كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ﴾ (۶۴/۵) الزُّبُونُ: صفت. زَبْنُهُ وَبَهُ (ض)
 زَبْنَا: دھکیلنا، پھینکنا، ہٹانا۔ حَرْبُ زُبُونٍ: سنگین جنگ۔ الحربُ تَزُبُّ النَّاسَ: جنگ لوگوں کو ٹکراتی ہے۔

③..... وَلَا يَجْزُونَ مِنْ حَسَنِ بَسِيءٍ وَلَا يَجْزُونَ مِنْ غِلْظِ بَلِيْنٍ

ترجمہ:

اور وہ اچھائی کا بدلہ نہ تو برائی سے دیتے ہیں نہ سختی کا بدلہ نرمی سے۔

فائدہ:

اس شعر اور آئندہ اشعار میں ”فوارس“ کی صفات کا ذکر ہے۔

حل لغات:

حَسَنٌ: صفت، ج: حَسَانٌ (مذکر و مؤنث کے لئے) حَسُنَ (ن) حُسْنًا: حسین و خوب صورت ہونا۔ عربی مقولہ
 ہے: لَا تَعْدُمُ الْحَسَنَاءُ دَامًا: کوئی حسینہ عیب سے خالی نہیں۔ بَسِيءٌ: یہ ”سَيِّئٌ“ کا مخفف ہے: برا، قبیح۔ فی القرآن
 المجید: ﴿أَسْتَكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ﴾ (۴۳/۳۵) عربی
 مقولہ ہے: سُوءُ الظَّنِّ مِنْ شِدَّةِ الضَّنِّ: بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ غِلْظٌ: مصص: غِلْظُ الشَّيْءِ (ض)
 موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، سخت ہونا۔ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ﴾ (۷۳/۹) علیہ
 ولہ: کسی پر سخت ہونا، کسی کے ساتھ سختی برتنا۔ ج: غِلَظٌ. ﴿عَلَيْهَا مَلَانِكَةٌ غِلَظٌ شِدَادٌ﴾ (۶/۶۶)

④ وَلَا تَبْلَى بِسَالَتِهِمْ وَإِنْ هُمْ صَلُّوا بِالْحَرْبِ حِينًا بَعْدَ حِينٍ

ترجمہ:

اور اس کی بہادری میں کوئی فرق نہیں پڑتا اگرچہ وہ بار بار جنگ میں شریک ہوں۔

حل لغات:

تَبْلَى: بِلَى الثوبُ (س) بِلَى، وَبَلَاءٌ: کپڑے کا پرانا و بوسیدہ ہونا، فنا ہو جانا۔ فی القرآن المجید: ﴿يَوْمَ تَبْلَى الشَّرَائِرُ﴾ (۹/۸۶) بَلَاةٌ (ن) بِلَى وَبَلَاءٌ: کسی کو آزمانا، تجربہ کرنا، امتحان لینا، گرفتار مصیبت کرنا، برتنا، سفر کا کسی کو چکنا چور کرنا، پرانا کرنا۔ بَسَالَةٌ: مص، بَسَلَ (ک) بہادر ہونا، لڑائی میں تہوری چڑھانا۔ صَلُّوا: صَلَّى الشَّيْءُ (ص) ضَلًا: آگ میں ڈالنا۔ صَلَاةُ النَّارِ وَفِيهَا: عیسٰی آگ میں ریزا آگ میں جھنڈنا۔ صَلَاةُ الْعَذَابِ أَوْ الْهَوَانِ أَوْ الذَّلَّةِ: آتش عذاب یا آتش ذلت میں جلانا۔ ﴿لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى﴾ (۵۲/۹۲)

⑤ هُمْ مَنَعُوا حِمَى الْوَقْبَى بِصَرْبٍ يُؤَلِّفُ بَنَاشَاتِ الْمَسُونِ

ترجمہ:

انہوں نے ہی وقبی چرگاہ کی حفاظت کی ایسی شمشیر زنی تہ جس نے مختلف بلاکتیں اکٹھی کر دیں۔

حل لغات:

مَنَعُوا: مَنَعَهُ الشَّيْءُ وَمَنْعَهُ (ف) مَنَعًا: کسی کو کسی چیز سے محروم رکھنا۔ الْجَارُ: پڑوسی کو پناہ دینا، حفاظت کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ مَا مَنَّكَ إِلَّا تَسْجُدُ إِذْ أَمَرْتُكَ﴾ (۱۲/۷) حِمَى: محفوظ جگہ، ممنوعہ علاقہ، وہ چرگاہ جس میں دوسرے لوگوں کو چرانے کی اجازت نہ ہو۔ فی الحدیث: ((أَلَا حِمَى اللَّهِ مَحَارِمَهُ))۔ الْوَقْبَى: جگہ کا نام ہے۔ یؤلف: أَلَفَ الشَّيْءُ: جوڑنا، یکجا کرنا۔ الْحَيَوَانُ: سدھانا۔ ﴿وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلَفَ بَيْنَهُمْ﴾ (۶۳/۸) أَشْنَاتٌ: مف: الشُّتُّ وَالشَّتِيتُ: متفرق ومنتشر۔ ﴿يَوْمَئِذٍ يَصُدُّ السُّمُومُ أَشْنَاتًا لِّبُرِّوَا أَعْمَالَهُمْ﴾ (۶/۹۹) الْمَسُونُ: موت (مذکر و مؤنث) زمانہ۔ ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّرْسٌ مِّنْ رَّبِّ الْمُنُونِ﴾ (۳۰/۵۲) بَرَا: محسن، اپنے خاوند پر اپنے مال کا احسان جتانے والے بیوی، قسمت۔

⑥ فَكَفَّ عَنْهُمْ دَرَاءَ الْأَعَادِي وَذَاوُ أَبَالِ الْجُنُونِ مِنَ الْجُنُونِ

ترجمہ:

شمشیر زنی سے ان سے دشمنوں کا حملہ دور کیا اور انہوں نے جنون کا علاج جنون سے کیا۔

حل لغات:

نَكَّبَ عَنْهُ (تفعیل) الگ ہونا، ہٹنا، ایک طرف ہونا۔ الشیء: ہٹانا، ایک طرف کرنا۔ عنہم: الگ ہونا۔ ذَرَّ: مص، ذَرَّ الشیءَ وَبِهِ (ف) ذَرَّ: دھکا دینا، رفع کرنا، زائل کرنا، چھوڑنا۔ فی الحدیث: ((اِذْرَوْا الْخُدُودَ بِالشَّبَهَاتِ)) الْأَعَادِي: جج، أَعْدَاءٌ وَعِدَى: مف: عَدُوٌّ: دشمن۔ مذکر مؤنث واحد و جمع سب کے لئے۔ فی القرآن المجید ﴿إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ﴾ (۶/۳۵) داووا: (مفاعله) علاج کرنا، دوا دینا۔ الْجُنُونُ: دماغی خلل، دیوانگی، بیوقوفی۔ ﴿مَا أَنْتَ بِمُجْنُونٍ﴾ (۲/۶۸) جوش، لگن۔

7..... وَلَا يَرْعُونَ أَكْنَافَ الْهَوَيْنَا إِذَا خَلُّوا وَلَا أَرْضَ الْهُدُونِ

ترجمہ:

جب وہ پڑاؤ کرتے ہیں تو اپنے اونٹ نرم زمین کے اطراف اور صلح والی زمین میں نہیں چراتے۔

مطلب:

وہ اپنے اونٹوں کو سادہ زمین کا چارہ نہیں کھلاتے نیز معاہدہ کی پاسداری کرتے ہوئے صلح والی زمین میں جانور نہیں چھوڑتے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دانستہ طور پر دشمن کی زمین میں اپنے جانور چراتے ہیں، یعنی جنگ و جدال ان کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے اور ان کی شجاعت و بہادری بے مثال ہے۔

حل لغات:

يرعون: رَعَى الْمَاشِيَةَ (ف) رَعِيًا: جانور کو چرانا۔ الحيوان: جانور کا چرنا۔ الشیء: خیال رکھنا، حفاظت کرنا۔ ﴿فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (۲۷/۵۷) نگرانی کرنا، ذمہ داری لینا، پرورش کرنا، انتظام کرنا۔ لہ: پاسداری کرنا، خیال رکھنا۔ ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ (۸/۲۳) أَكْنَاف: مف: الْكَنْفُ: کسی چیز کا کنارہ، سایہ، پہلو، حفاظت، گود۔ الْهَوَيْنَا: یہ تصغیر ہے هُونِي کی اور هُونِي اَهْوَن کی مؤنث ہے: نرمی، آہستگی، ذلت، ورسوائی، وقار، تواضع۔ حلوا: حَلَّ الْعَقْدَةِ (ن) حَلًّا: گرہ کھولنا۔ (ض، ن) خُلُّوا: کسی جگہ اترنا۔ ﴿أَوْ تَحُلْ قَرِيبًا مِّنْ دَارِهِمْ﴾ (۳۱/۱۳) (ض) حِلًّا: کسی چیز کا حلال ہونا۔ الدین: ادائیگی قرض کا وقت پہنچنا۔ (س) حَلَلًا: پاؤں یا ٹخنے میں ڈھیلا پن ہونا۔ عربی مقولہ ہے: إِذَا حَلَّتِ الْمَقَادِيرُ بَطَلَتِ التَّدْبِيرُ: جب تقدیر اتر آتی ہے تو تدبیریں باطل ہو جاتی ہیں۔ ارض: زمین، زمین کا ایک حصہ۔ ﴿قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْكُمْ﴾ (۵۵/۱۲) خشکی، فرش، ہر چیز کا نچلا حصہ۔ اَرْضُ النَّعْلِ: جوتے کا تلاء۔ ج: اَرْضُونَ وَاَرَاضٍ وَاَرُوضٌ۔ الْهُدُونُ: هَدَنَ فَلَانٌ (ض) ساکن ہونا، پرسکون ہونا، بے وقوف ہونا۔

وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ عُلبَةَ الْحَارِثِيُّ (الطویل)

شاعر کا نام:

جعفر بن علبہ حارثی، یہ بنو عباس کے ایک اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر اور بنو عقیل بن کعب کا ایک شخص دونوں ایک لونڈی کے پاس جاتے تھے پھر ان دونوں کی آپس میں رقابت شروع ہو گئی جس کی بناء پر جعفر نے اسے قتل کر دیا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جعفر، بنو عقیل کی عورتوں کو چھیڑا کرتا تھا انہوں نے اسے منع کیا لیکن یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو انہوں نے اس سے لڑائی کی جس کے نتیجے میں اس نے ان کے ایک آدمی کو قتل کر دیا وہ بادشاہ کے پاس قصاص کے لئے گئے، بادشاہ نے اسے مکہ مکرمہ میں قید کر دیا تو اس پر جعفر بن علبہ نے یہ اشعار کہے:

①..... أَلْهَفِي بِقُرَى سَحْبَلٍ حِينَ أَجَلَبْتُ عَلَيْنَا الْوَلَايَا وَالْعَدُوَّ الْمُبَاسِلُ

ترجمہ:

ہائے میری حسرت! وادی سحبل کے مقام قری پر جس وقت ہمارے خلاف بچوں اور عورتوں نے مدد کی اور دشمن بہادر تھے۔

حل لغات:

أَلْهَفِي: یہ اصل میں "أَلْهَفِي" تھا، ہمزہ ندا کیلئے ہے اور "لَهْفٌ" مصدر "يَأْهِتُكُمْ" کی طرف مضاف ہے "يَاءُ مُتَكَلِّمٌ" کو تخفیفاً الف سے تبدیل کیا تو أَلْهَفِي ہو گیا۔ لَهْفٌ عَلَى الْفَانِتِ (س) لَهْفًا: فوت شدہ چیز پر رنجیدہ ہونا، کف افسوس ملنا۔ لَهْفًا: کرب و کلفت میں مبتلا ہونا۔ قُرَى: جگہ کا نام ہے۔ أَجَلَبْتُ: (افعال) أَجَلَبَ الْقَوْمُ: لوگوں کا جمع ہونا، ہجوم لڑنا۔ الرِّجْلُ: دھمکی دینا اور لوگوں کو اس کے خلاف اکٹھا کرنا، مدد دینا، لوگوں کو مدد کے لئے اکٹھا کرنا۔ بیروت کے نسخے میں "أَجَلَبْتُ" اور مرزوقی و تبریزی کی روایت میں "أَحَلَبْتُ" ہے أَحَلَبَ فَلَانًا: دوہنے میں مدد کرنا، مدد لڑنا۔ الْقَوْمُ: ہر طرف سے آکر لڑائی وغیرہ کے لئے جمع ہونا۔ الْوَلَايَا: مف: الْوَلِيَّةُ یہ مؤنث ہے ولی کی زائد و بزرگ عورت، اونٹ کی کمر پر رکھا جانے والا گدا، وہ کھانا جو عورت آنے والے مہمان کے لئے محفوظ کرے۔ "وَالْعَدُوَّ" سے جنس مدد کی طرف اشارہ ہے اور لفظِ عدو کا اعتبار کرتے ہوئے الْمُبَاسِلُ مفرد لایا گیا ہے، معنی کا اعتبار نہیں لیا گیا، جس طرح قرآن کریم میں ہے: ﴿فَبِأَنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ (۷۷/۲۶) یہاں بھی معنی کا اعتبار

کیا گیا ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۷ بیروت، لبنان) الْمُبَاسِلُ: فا: دیکھئے: بسالة.

②..... فَقَالُوا لَنَا ثِنْتَانِ لَا بُدَّ مِنْهُمَا صُدُورُ رِمَاحٍ أُشْرِعَتْ أَوْ سَلَابِلُ

ترجمہ:

تو دشمنوں نے ہم سے کہا: ”دو باتیں ہیں، جن میں سے ایک ضروری ہے تیز دھار نیزوں کی نوکیں یا زنجیریں۔“

مطلب:

”او“ یہاں تخییر کیلئے ہے جس طرح کہتے ہیں: خُذِ الدِّينَارَ أَوْ الثُّوبَ وَكُلِ السَّمَكِ أَوْ اشْرَبِ اللَّبَنَ: یعنی دشمن نے لکار کر کہا: خبردار! آج دو باتوں میں سے ایک تو ضرور ہوگی، سخت قتل و غارت گری ہوگی، اگر تم اس سے بچ گئے تو پھر تمہیں رسیوں میں جکڑ کر قید کر کے ذلیل و رسوا کیا جائے گا۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۷ بیروت)

حل لغات:

لا بعد: البد: چارہ کار، حفاظت کی جگہ، بھاگنے کی جگہ۔ لا بد من هذا: یہ لازمی ہے، بدلہ، عوض۔ ج: أَبْدَاد. صدور: مف: الصدر: ہر چیز کا اگلا حصہ، حصہ، ٹکڑہ، سردار، انسان کا سینہ۔ عربی مقولہ ہے: صُدُورُ الْأَخْرَارِ قُبُورُ الْأَسْرَارِ: شریفوں کے سینے رازوں کی قبر ہوتے ہیں۔ رِمَاحٌ وَأَزْمَاح: مف: الرُّمَحُ: نیزہ (وہ ڈنڈا جس کے سرے پر نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے۔) الرُّمَحُ: فقر وفاقہ۔ اشرعت: اشرع الطريق: راستہ ظاہر کرنا، واضح کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا﴾ (۱۳/۴۲) علیہ الرمح: اس نے اس کی طرف نیزہ سیدھا کیا۔ سلاسل: مف: السِّلْسِلَةُ: زنجیر، سلسلہ، رابٹہ، کورس۔ ﴿إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَابِلُ يُسْحَبُونَ﴾ (۷۱/۴۰)

③..... فَقُلْنَا لَهُمْ تِلْكَمُ إِذَا بَعْدَ كَرَّةٍ تُغَادِرُ صَرْعَى نَوْءٍ هَا مُتَخَاذِلُ

ترجمہ:

ہم نے ان سے کہا تمہاری یہ باتیں ایک ایسے حملے کے بعد ہوں گی جو ایسے پچھاڑے کہ اس کے بعد اٹھنا کمزور ہو۔

مطلب:

جب تک ہمارے بہادر زندہ ہیں اس وقت ایسا ممکن نہیں، ہاں سخت حملے میں جب دونوں فریق کے لوگ ایسے پچھاڑے جائیں کہ نہ وہ اٹھنے کے لائق ہوں نہ دفاع کے اہل، تو پھر تمہاری یہ بات ممکن ہے۔

(شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۸ بیروت)

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے
ہے بھروسہ اپنی ملت کے مقدر پر مجھے

حل لغات :

کُرَّةٌ: لڑائی میں حملہ، ایک بار پلٹنا۔ فی القرآن المجید: ﴿أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنِّي كُرَّةٌ فَأُكُونُ مِنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (۵۸/۳۹) مولدین یا حساب دانوں کے نزدیک ایک لاکھ۔ ج: کُرَاتٌ. الكرة: صبح و شام، ایک دفعہ یا باری۔ ﴿ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَابِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ﴾ (۴/۶۷) واپسی، فنا کے بعد دوبارہ پیدائش۔ تَغَادَرُ: چھوڑنا، باقی رکھنا، بچانا۔ صَرَغِي: مف: الصریع: پچھاڑا ہوا، بختون، نیم مردہ۔ نَوَاءٌ: مص (ن) مشقت و تکلیف سے اٹھنا۔ النَّوَاءُ: فلان نَوَاءٌ هُ متخاذل: فلان کا اٹھنا کمزور ہے، ڈوبنے کے قریب ستارہ، سخت بارش، عطیہ، بخشش۔ ج: اَنْوَاءٌ وَنَوَاءٌ. مُتَخَاذِلٌ: فاعل (تخاذل) بعض کا بعض کی مدد کو چھوڑ دینا، باہم امداد ترک کر دینا، پیچھے ہٹنا۔ ﴿وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا﴾ (۲۹/۲۵)

④..... وَلَمْ نَلِرْ إِنْ جِئْنَا مِنَ الْمَوْتِ جَيْضَةً كَمِ الْعُمُرِ بَاقٍ وَالْمَدَى مُتَطَاوِلٌ

ترجمہ:

اگر ہم موت سے بچ گئے تو معلوم نہیں کتنی عمر باقی ہے اور کتنی زندگی طویل ہے۔

مطلب:

اگر ہم بزدلی کا مظاہر کرتے ہوئے میدان جنگ سے فرار ہو جائیں تو زندگی کا کوئی پتا نہیں، ایسا نہیں کہ ہم زندہ رہنا چاہیں تو زندگی ہم سے وفا کرے یعنی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں، اس لئے عقلمندی یہ ہے کہ مردانگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دشمن کا مقابلہ کیا جائے؛ کیونکہ جو ہوتا ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔

کٹ مرے اپنے قبیلے کی حفاظت کیلئے
مقتل شہر میں ٹھہرے رہے جنبش نہیں کی

حل لغات:

لَمْ نَلِرْ: دَرَى الشَّيْءَ وَبِهِ (ض) ذَرِيًّا: جاننا، کسی تدبیر و حیلہ سے واقفیت حاصل کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَمْ نَلِرْ مَا جَسَابِيئُهُ﴾ (۲۶/۶۹) فلانا: دھوکہ دینا، چال چلنا۔ الراس بالجدري: سر میں کٹھا کرنا۔ جِئْنَا: جاض (ض) جَيْضًا: اکثر کر چلنا، اتر کر چلنا۔ عن الشيء: بچنا، الگ رہنا۔ فی القتال: لڑائی سے بھاگنا۔

فوت:

ہمارے ہاں دیوان حماسہ کے جو نسخے پائے جاتے ہیں ان تمام میں "حضنا" حاء مہملہ کے ساتھ لکھا ہوا ہے، یہ کتابت کی غلطی ہے صحیح لفظ جہم معجمہ کے ساتھ یعنی "جضنا" ہے؛ کیونکہ "حیض" یا "حیضة" کے جو معانی کتب لغت میں لکھے ہوئے ہیں وہ اس شعر میں مراد نہیں ہو سکتے اور اس کی تائید بیروت سے شائع شدہ دیوان حماسہ کے نسخے سے بھی ہوتی ہے یعنی ان میں یہ لفظ جہم معجمہ کے ساتھ ہے۔ (دیوان الحماسہ، ص ۱۳، شرح مرزوقی، ص ۳۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) الموت: مرنا، فنا، ہلاکت، زوال، خاتمہ، بے عقلی، بے حسی، عدم ایمان۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِنْ كَانِ مِيتًا فَاحْيِنَا﴾۔ طبیعت کمزور کرنے والی چیزیں جیسے خوف، رنج، غم۔ ﴿يَا أَيُّهَا الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمِيتٍ﴾ ماث الحی (ن) مَوْتًا: مرنا۔ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (۵۷/۲۹)

موت کی تعریف:

الموت: صفة وجودية خلقت ضد الحياة. موت وہ صفت وجودی ہے جو حیات کی ضد ہے۔ وباصطلاح اهل الحق: قمع هوى النفس فمن مات عن هواه فقد حيا بهداه. اور اصطلاح اہل تصوف میں خواہشات نفسانی کا قلع قمع کر دینے کو موت کہتے ہیں تو جس نے اپنی خواہشات کو مار دیا تحقیق وہ اللہ تبارک تعالیٰ کی ہدایت سے بہرہ مند ہو گیا۔ والموت الأبيض: الجوع؛ لأنه ينور الباطن ويبيض وجه القلب فمن مات بطنته حيت فطنته: موت ابيض: بھوک کو کہتے ہیں؛ کیونکہ بھوک باطن کو نورانی اور روئے قلب کو روشن کر دیتی ہے اور جس کی حرص بطن ختم ہو گئی اس کی ذہانت زندہ ہو گئی۔ (التعريفات، ص ۱۶۳، دار المنار) العُمر، العُمر، العُمر: زندگی۔ لیکن یحییٰ (قسم) میں صرف العُمر (بفتح العين) ہی استعمال ہوتا ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۳۸ بیروت) ج: اخصاؤ. فی القرآن المجید: ﴿يَوْمَذُ أَحْلَهُمْ لَوْ يُعْمَرُ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ (۹۶/۲) المَدَى والمَدَى: غایت، حد، اصل، مسافت، دوری، عرصہ، میعاد۔ مُتَطَاوِلٌ: فاعل (تفاعل) تَطَاوَلٌ: دراز ہونا۔ ﴿فَتَطَاوَلْ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ﴾ (۴۵/۳۸) دور کی چیز کی طرف گردن بلند کر کے دیکھنا، تکبر کرنا، فخر کرنا، ظلم کرنا، لمبائی ظاہر کرنا۔

..... ⑤ اِذَا مَا بَشَرْنَا مَنَازِقًا فَرَجَتْ لَنَا بِأَيْمَانِنَا بَيْضٌ جَلَّتْهَا الصِّيَاقِلُ

ترجمہ:

جب ہم تک میدان جنگ میں جلدی کرتے ہیں تو (اے) کشادہ کرتی ہیں ایسی تلواریں جو ہمارے دائیں ہاتھوں میں ہوتی ہیں جنہیں پالش کرنے والوں نے چمکایا ہوتا ہے۔

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قوی نشان ہمارا

حل لغات:

ابتدرنا: ابتدر القوم أمراً: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔
مازقاً: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مازق. أزق (ض) أزقاً: تنگ ہونا۔ الشیء: تنگ کرنا۔ فرجت: (ض) فرجاً: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا، ﴿وَإِذَا لِسْمَاءَ فَرَجَتْ﴾ ایمان: مف: یمین. بیض: مف: ابیض: سفید، تلوار، چاندی۔ جلت: مص: جَلُوا، امر: کسی امر کو واضح کرنا، ظاہر و آشکار کرنا۔ السیف: صیقل کرنا، زنگ دور کرنا، پالش کرنا، چکانا۔ الصیقل: مف: الصیقل: پالش کا کام کرنے والا، تلواریں صاف کرنے والا۔

⑥ لَهُمْ صَلْرُ سَفَى يَوْمَ بَطْحَاءٍ سَجَلٍ وَلِي مِنْهُ مَا ضُمْتُ عَلَيْهِ الْأَنَامِلُ

ترجمہ:

وادی حبل میں بطحاء کی جنگ میں میری تلوار کی دھار دشمنوں کے لئے اور اس کا قبضہ میرے لئے تھا۔

حل لغات:

سیف: تلوار، تلوار کی شکل کی ایک مچھلی، سمندر کا کنارہ۔ ج: سُوْف و أَسِيف. عربی مقولہ ہے: الْوَقْتُ كَالسَّيْفِ اقْطَعُهُ وَلَا يَفْطَعُكَ: وقت تلوار کی طرح ہے اسے کاٹو ورنہ وہ تجھے کاٹ دیگا۔ بطحاء: کشادہ وادی، موٹ ہے الأبطح کی۔ کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو۔ يوم بطحاء: بطحاء کی جنگ۔ ضمت: ضَمَّ الشیء الی الشیء (ن) ضَمًّا: جمع کرنا، ایک شے کو دوسری کے ساتھ جوڑنا۔ الیہ: اپنی طرف کھینچنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَى جَنَاحِكَ﴾ (۲۲/۲۰) علی: قبضہ کرنا۔ الْأَنَامِلُ: مف: الْأَنْمَلَةُ: انگلی کی گرہ، انگلی کا پورا، انگلی کی ہڈیاں، ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ، انگلی۔ ﴿وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ﴾ (۱۱۹/۳)

وَقَالَ أَيُّضًا (الطویل)

① لَا يَكْشِفُ الْغَمَاءَ إِلَّا ابْنُ حُرَّةٍ يَرَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ثُمَّ يَزُورُهَا

ترجمہ:

نخت مصیبت کو آزاد ماں کا بیٹا ہی دور کر سکتا ہے جو دور سے موت کی نختیوں کو دیکھے پھر بھی ان میں گھس جائے۔

حل لغات:

لايكشف: كَشَفَ الشَّيْءَ وَعِنْدَهُ (ض) كَشَفًا: ظاہر کرنا، کھولنا، پردہ ہٹانا۔ فی القرآن المجید: ﴿بَلْ إِیَّاهُ تَدْعُونَ فِیْکُشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَیْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِکُونَ﴾ (۴۱/۶) الغماء: نہ مانہ کی آفت، مصبت، پریشانی۔ حُرَّةٌ: حُرٌّ کی مؤنث: آزاد عورت، شریف عورت، بیوہ۔ یہاں مراد صابرہ عورت ہے؛ کیونکہ عرب کا گمان تھا کہ آزاد عورت جو مصیبتیں اور تکالیف برداشت کر سکتی ہے وہ لونڈی نہیں کر سکتی۔ ج: حَرَائِرُ. حُرَّات. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ﴾ (۱۷۸/۲) یری: رَآی (ف) رَأَى: آنکھ سے دیکھنا۔ ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا﴾ (۴۶/۷۹) ادراک کرنا، رائے رکھنا، اعتقاد و گمان کرنا، مناسب سمجھنا، تدبیر کرنا۔ غمرات: غَمْرَةُ الشَّيْءِ: سختی۔ یزور: زَارَةٌ (ن) زِيَارَةٌ: کسی سے ملنے کے لئے آنا یا جانا، ملاقات کرنا۔

ہاندہ:

زیارت اور رویت میں فرق یہ ہے کہ رویت عام ہے یعنی مطلقاً دیکھنے کے لئے آتا ہے چاہے قریب سے دیکھا جائے یا دور سے، جبکہ زیارت قریب سے دیکھنے کو کہتے ہیں۔

② نَقَّاسُهُمْ أَسْيَافَنَا شَرًّا قِسْمَةٍ فَفِينَا غَوَاشِيَهَا وَفِيهِمْ صُدُورُهَا

ترجمہ:

ہم دشمنوں میں اپنی تلواریں بری طرح تقسیم کرتے ہیں، اس طرح کہ ہمارے پاس ان کے دستے اور دشمنوں میں ان کی دھاریں ہوتی ہیں۔

حل لغات:

نَقَّاسٍ: قَاسَمَ فَلَانٌ فَلَانًا: کسی سے اپنا حصہ لینا، دونوں میں سے ہر ایک کا اپنا اپنا حصہ لینا۔ فی الحدیث: ((والله يعطى وانا قاسم)). غَوَاشِيَهَا: مف: الغاشي: ڈھانکنے والا۔ الغاشية: پردہ ڈھکنا، دل کا پردہ، قیامت۔ فی القرآن المجید: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ (۱/۸۸) اچھی یا بری پیش آمدہات، تلوار کی میان (شعر میں یہی معنی مراد ہے)، بھکاری جو بھیک مانگنے کے لیے آئے، باری باری آنے والے دوست و احباب، پیٹ کی اندرونی بیماری، سخت ترین سزا۔

وَقَالَ أَيُّضًا مَحْبُوسًا بِمَكَّةَ (الطويل)

① هَوَايَ مَعَ الرُّكْبِ الْيَمَانِيِّنِ مُصْعِدٌ جَنِيْبٌ وَجُثْمَانِي بِمَكَّةَ مُوثِقٌ

ترجمہ:

میری محبوبہ یعنی سواروں کے ساتھ بخوشی سفر پر جا رہی ہے اور میرا جسم مکہ میں قید ہے۔
گرم نفاں ہے جس اٹھ کے گیا قافلہ
وائے وہ رہ روکے ہے منتظر راحلہ

حل لغات:

هوا: الهوى: ميلان، محبت، عشق، (خیر و شر دونوں میں) خواہش نفس، خواہش مند طبیعت۔ فی القرآن
المجید: ﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ﴾ (۲۳/۲۵) هَوَى الشَّيْءُ (ض) هَوِيًا: اوپر سے نیچے کی جانب
گرتا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ (۱/۵۳) بلند ہونا، چڑھنا۔ هَوَى فُلَانٌ فُلَانًا (س) هَوَى:
چاہنا محبت کرنا۔ المركب: دس یا زیادہ سواروں کا قافلہ، کارواں۔ ج: أَرْكَبْتُ وَرُكْبَتٌ. مُضْعِفَةٌ:
فا. (افعال) أَضْعَفْتُ: اوپر چڑھنا۔ فی الارض: اونچی زمین کی طرف سفر کرنا۔ فی القلْبِ: تیز دوڑنا۔ ﴿إِذَا تُضْعِفُونَ
وَلَا تَلْوُونَ عَلَى أَحَدٍ﴾ (۱۵۳/۳) جنیب: وہ گھوڑا وغیرہ جو برابر لے جایا جائے، الگ رکھا جانے والا، مخلص
دوست، فرمانبردار۔

نوٹ:

ہم نے آخری دو معانی کا اعتبار کرتے ہوئے ”بخوشی“ سے ترجمہ کیا ہے اور مصعد کا معنی ”مسافر“ کیا ہے۔
جُفْمَانٌ: جسم، بدن، ذات، شخص۔ مُوَلِّقٌ: مفع. أَوَّلِقَ فُلَانًا: کسی کو پر اعتماد دیا قابل اعتماد بنانا۔ الایسر: قیدی کو
رک سے مضبوط باندھنا۔ ﴿فَشُدُّوا الرِّبَاطَ﴾ (۴/۴۷) الْعَهْدُ: عہد و پیمان کو پختہ کرنا۔

② عَجِبْتُ لِمَسْرَاهَا وَآتَى تَخَلَّصْتُ إِلَى وَبَابِ السَّجْنِ ذُوْلِي مُغْلَقٌ

ترجمہ:

محبوبہ کے رات کے وقت آنے پر مجھے تعجب ہوا کہ وہ مجھ تک کیسے پہنچ گئی حالانکہ جیل کا دروازہ تو میرے سامنے بند ہے۔
نفس میں روزن دیوار و زخم در نہیں لیکن
نوائے طائرانہ اشیاں گم کردہ آتی ہے

حل لغات:

عجبت: عَجِبَ مِنْهُ وَلَهُ (س) عَجَبًا: تعجب کرنا، حیرت کرنا۔ فی السَّجْنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَإِنْ تَغْنَبْ
لَتَغْنَبْ قَوْلَهُمْ﴾ (۵/۱۳) الہ: پسند کرنا۔ مَسْرَى: مص، مَسْرَى (ض) مَسْرَى: رات میں چلنا۔ اُنّی: کیف

کے معنی میں ہے۔ تخلصت: (تفعل) تخلص منه: نجات پانا، جدا ہونا۔ من کذا الی کذا: منتقل ہونا۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔ باب: دروازہ۔ من الكتاب: کتاب کا باب۔ ج: أَبْوَابٌ وَبَيَانٌ. ﴿وَوَعَلَقْتَ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ﴾ (۲۳/۱۲) السجن: قید خانہ۔ ج: سُجُونٌ. ﴿رَبِّ السَّجْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي﴾ (۲۳/۱۲)

دون: طرف مکان منصوب۔ مضاف الیہ کے مطابق اس کے معنی مختلف ہیں۔

①..... نیچے: دُونَ قَدِ مِکَ بِسَاطٍ: تمہارے پیر کے نیچے فرش ہے۔

②..... اوپر: السَّمَاءُ دُونَكَ: آسمان تمہارے اوپر ہے۔

③..... پیچھے: جلس الوزير دُونَ الامير: وزیر امیر کے پیچھے بیٹھا۔

④..... سامنے: سار الرائد دُونَ الجماعة: رہبر جماعت کے آگے چلا۔

⑤..... غیر، سوا: ﴿مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ اس کے سوا وہ معاف کر دیگا۔

⑥..... پہلے: دُونَ قَتْلِ الاسدِ اَهْوَالٌ: شیر مارنے سے پہلے خطرات ہیں۔

⑦..... کم، درجہ: هذا الشيء دُونَ كَذَا: یہ چیز اس سے کم درجہ ہے۔

⑧..... اسم فعل بمعنى خذ: (اس صورت میں اس کی اضافت کاف ذائدہ کی طرف ہوتی ہے) كَوْنَكَ التَّوَهُّمَ: تم مرہم لے لو۔

⑨..... ڈرانے کے لئے: خبردار جیسے آقا اپنے خادم سے کہے: دُونَكَ عَصِيْبِي: خبردار میرے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا۔

⑩..... بغیر: مَرَّ دُونَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ: وہ اس کی طرف دیکھے بغیر گزر گیا۔

الدون: گھٹیا، بے وقعت۔ مغلق: اغلق و غلق الباب: دروازہ بند کرنا۔ ﴿وَوَعَلَقْتَ الْأَبْوَابَ﴾ (۲۳/۱۲)

③..... أَلَمْتُ فَحَيْثُ ثُمَّ قَامْتُ فَوَدَّعْتُ فَلَمَّا تَوَلَّيْتُ كَاذَبَتِ النَّفْسُ تَزْهَقُ

ترجمہ:

محبوبہ آئی سلام کیا پھر کھڑی ہوئی الوداع کہا جب پیٹھ پھیر کر جانے لگی تو قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔

جب جدا ہو کے کوئی جان سے پیارا جائے

یوں لگے زندہ ہی جیسے کوئی مارا جائے

حل لغات:

أَلَمْتُ: چھوئے گناہوں کا ارتکاب کرنا۔ بالقوم و علی القوم: آکر اتر پڑنا۔ حَيْثُ: حَيًّا فَلَانٌ فَلَانًا: زندہ رہنے کی دعا دینا، سلام کرنا۔ فی القرآن المجید. ﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ﴾ (۸۶/۴)۔ وَدَّعْتُ: (تفعیل) وَدَّعَ

حل لغات:

ذکرت: ذکر الشیء (ن) ذُکِّرَا. یاد کرنا، ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آ جانا، زبان پر لانا۔ علامہ مرزوقی کی تحقیق کے مطابق ”ذکر“ اور ”ذکر“ میں فرق ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ذکرت: کا مصدر ”ذکر“ بضم الذال ہے؛ کیونکہ ذکر کا معنی ہے دل سے یاد کرنا اور ”ذکر“ بکسر الذال کا معنی ہے زبان سے یاد کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ﴾ (۱۵۲/۲) (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۴۵ بیروت) یخاطر: خَطَرَ (ض) خَطَرَانَا: ہلنا، جھومنا، ڈانوا ڈول ہونا۔ خَطَرًا: ہاتھوں کو ہلا کر چلنا۔ نہلت: نَهَلَ (س) نَهَلًا: پہلی بار ہونا، پہلی بار پانی پینا۔ الشاربُ: سیر ہو کر پینا۔ ”مِنَّا“ بیروت کے نسخہ میں ”مِنِّي“ ہے۔ المثقفة: مفع، (تفعیل) ثَقَّفَ الشیء: نیزہ یا کسی چیز کے ٹیڑھے پن کو دور کرنا۔ السُّمَرُ: مف: الْأَسْمَرُ: گندی رنگ کا، سانولے رنگ کا، نیزہ، ہرنی کا دودھ۔

② فَوَاللَّهِ مَا أَذْرِي وَإِنِّي لَصَادِقٌ | أَدَاءَ عَرَانِي مِنْ جَبَابِكِ أَمْ سِحْرُ

ترجمہ:

اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں اور بے شک میں سچ بول رہا ہوں کہ تیری سخت محبت کی بیماری مجھے لاحق ہوئی ہے یا جادو ہے۔

حل لغات:

اللہ: (اسم جلال) کی تحقیق:

لفظ جلال کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے: کہ آیا یہ اسم مشتق ہے یا نہیں۔ امام رازی نے فرمایا: کثیر علماء یہ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ ”الِله“ بمعنی عبادت سے مشتق ہے تو یہ اس بات پر دلالت کریگا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کمال عظمت اور جلالت سے متصف ہونے کی وجہ سے عبادت کا مستحق ہے۔

اور قرطبی نے نقل کیا کہ یہ ”ولہ“ بمعنی تحیر سے مشتق ہے۔ ولہ کی واؤ کو ہمزہ سے بدلا پھر یہ چونکہ ایسا اسم ہے جو اس ذات کی عظمت بیان کرتا ہے کہ جس کی مثل کوئی شے نہیں کما قال اللہ عزوجل: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ (۱۱/۴۲) اس لئے ”الف لام“ داخل کر کے اس کی قدر و منزلت کو ظاہر کیا گیا، تو لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی عظمت کے حقائق کے بارے میں غور و فکر کرنے میں حیران ہیں۔

رازی نے فرمایا: کہا گیا ہے کہ یہ الہت الی فلان بمعنی سکنت الیہ سے مشتق ہے؛ کیونکہ عقول اسی کے ذکر ہی سے راحت محسوس کرتی ہیں اور ارواح اسی کی معرفت ہی سے خوش ہوتی ہیں؛ کیونکہ وہی علی الاطلاق کامل ہے، حق ہے، الوہیت کی صفات کا جامع ہے، ربوبیت کی صفت سے متصف ہے اور واجب الوجود ہونے میں مفرد ہے۔ اسی طرح

ابن کثیر نے امام رازی سے ان کا قول نقل کیا: کہ جان لو کہ مخلوق دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ جو معرفت کے ساحل سے ملے ہوئے ہیں دوسرے وہ جو پریشانی و تردد کے اندھیروں اور جہالت کی وادی میں پڑے ہوئے ہیں، گویا انہوں نے اپنی عقلوں اور روحوں کو گم کر دیا ہے۔ اور وہ جو پانے والے ہیں انہوں نے نور کے میدان اور جلال و کبریا کی وسعتوں سے اپنا تعلق قائم کر لیا ہے تو صمدیت کے میدانوں میں پریشان پھرتے ہیں اور یککائی میں فنا ہو گئے، تو ثابت ہوا کہ تمام مخلوق اس کی معرفت میں حیران و ششدر ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ ”لاہ یلوہ“ بمعنی احتجب، یا ”الہ“ بمعنی اولع یا ”الولہ“ یعنی محبت شدیدہ سے مشتق ہے، تو بندے اس سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کے ذکر میں مگن اور مست ہو جاتے ہیں۔ یا یہ ”تالہت“ بمعنی تضرعت سے مشتق ہے تو ”الولہ“ وہ ہے جس کے سامنے بندہ انکساری کرتا ہے۔ اور کہا گیا ہے: یہ ”الہ الی فلان“ بمعنی فزع الیہ من امر نزل بہ فالہد ای اجارہ“ سے مشتق ہے تو مخلوق مصیبتوں کے وقت اس کی پناہ لیتی ہے اور وہ انہیں ہر نقصان دہ چیز سے پناہ دیتا ہے، ﴿وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ﴾ (۸۸/۲۳) اور وہ ان پر کثیر نعمتوں کے ساتھ انعام فرمانے والا ہے اور ان نعمتوں میں سب سے زیادہ نمایاں وجود کی نعمت ہے ﴿وَمَا بِكُمْ مِّنْ نُّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّيْلِ﴾ (۵۳/۱۶) اور ان نعمتوں میں کھانے کی نعمت بھی ہے ﴿وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ﴾ (۱۳/۶)

جمہور کا نظریہ:

امام رازی، خلیل سیبویہ، اور اکثر اصولیین اور فقہاء کا عقار نیز مجدد اعظم الشاہ الامام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا پسندیدہ قول یہ ہے کہ اسم جلالت مشتق نہیں ہے بلکہ وہ ذات باری تعالیٰ کا ابتداء بغیر کسی صفت کا اعتبار کئے علم ہے اور اس میں مذکورہ معانی میں سے کسی معنی کا اعتبار نہیں ہے۔

اور جمہور کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ اگر یہ مشتق ہوتا تو اس کے معنی میں اشتراک ہوتا۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ یہ علی الاطلاق ذات الہی عزوجل (اس حیثیت سے کہ وہ ذات الہی ہے) کا اسم ہے نہ کہ ذات الہی عزوجل کے صفات کے ساتھ متصف ہونے کے اعتبار سے (اسم ہے)۔ اور ”الف لام“ اس میں لازمی ہے اگر یہ اصل کلمہ سے نہ ہوتا تو ”الف لام“ پر حرف ندادخل کرنا جائز نہ ہوتا جیسے آپ کہتے ہیں: ”یا اللہ“ لیکن یا الرحمن نہیں کہتے اور ”الف لام“ کا اصل میں تعریف کے لئے ہونا اور اس اسم سے ”الف لام“ کا ساقط نہ ہونا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ ہمیشہ ”معرفہ“ ہی رہے گا اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے کرم کے ثمرات کسی وقت بھی بندے سے جدا نہیں ہوتے۔ اور سیبویہ نے اس کے اشتقاق کا قول کیا ہے اس طرح کہ کلمہ جلالت کی اصل لاہ ہے پھر ”الف لام“ تعظیم کے لئے داخل کیا گیا اہل عرب میں سے گنساب نے کہا: جب بسم اللہ کہا جائے تو پھر ”الف“ کے ساتھ اس کا لکھنا متعین ہوگا اور ”الف“ اسی وقت حذف ہوگا جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پورا لکھا جائے۔ (عَوْنُ السُّرِيدِ لشرح جوہرۃ

التوحيد في عقيدة أهل السنة والجماعة الجزء الأول الآلهيات، ص: ۵۸، ۵۹، ۶۰۔
 تالیف: عبدالکریم تنان، محمد اربب کیلانی، دارالبشائر، وغیرہ۔
 صَادِق: فا: مخلص، وفادار، دیانت دار، سچا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٍ﴾ (۵/۵۱)۔
 صَدَقَ فی الحدیث (ن) صَدَقًا: سچ بولنا۔ فی القتال و نحوه: بے جگری سے لڑنا۔ فی الحدیث: ((الَصَّدُوقُ
 يُنْجِي وَالْكَذِبُ يُهْلِكُ: سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ ذاء: ظاہری یا باطنی بیماری، ظاہری یا باطنی
 خرابی، عیب۔ ج: اذواء و ذوؤ۔ حَبَاب: مص (مفاعلة) حابۃ: باتم و محبت و الفت رکھنا، دوستی رکھنا۔ مرزوقی کی تحقیق
 کے مطابق حَبَاب ”حُب“ کی جمع بھی ہو سکتی ہے، جمع لانے میں حکمت یہ ہے کہ محبت کے احوال مختلف ہوتے ہیں۔ عربی
 مقولہ ہے: ”لَيْسَ فِي الْحُبِّ مَشُورَةٌ“: محبت میں مشورہ کی ضرورت نہیں۔ سَحَرٌ: جادو، ہر وہ چیز جس کا کوئی مخفی
 سبب ہو اور وہ اپنی حقیقت کے خلاف ظاہر ہو، ہر وہ چیز جس کے حصول میں شیطانی ذرائع سے مدد لی جائے۔ السَّحَرُ
 كُلُّ مَا لَطَفَ وَدَقَّ: ہر وہ چیز جس کی گرفت لطیف اور باریک ہو یعنی جو چیز اپنی طرف پکڑ کرے اور متاثر کرے وہ سحر
 ہے۔ (مختار الصحاح ص ۴۰۹ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)۔ حاشیہ تفسیر جلالین ص ۱۶۔ ج: اسْحَارٌ، سُحُورٌ۔
 ﴿يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السَّحَرَ﴾ (۱۰۲/۲)

③ فَإِنْ كَانَ سِحْرًا فَلَعَنِي عَلَى الْهَوَىٰ وَإِنْ كَانَ دَاءً غَيْرَهُ فَلَكَ الْعُذْرُ

ترجمہ:

اگر جادو ہے تو تو مجھے محبت پر مجبور سمجھ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بیماری ہے تو تیرے لئے عذر ہے۔

مطلب:

شاعر قسم کھا کر اپنی محبوبہ کو سابقہ بات کا یقین دلارہا ہے اور اس کی دو جہیں بیان کر رہا ہے۔ یا تو آپ نے جادو کر
 کے مجھے اپنی محبت میں قید کر لیا ہے اس صورت میں تو میں بے قصور و مجبور ہوں لیکن اگر تو نے کوئی جادو وغیرہ نہیں کیا بلکہ
 میں تیرے عشق کا مریض ہو چکا ہوں تو پھر تیرا کوئی قصور نہیں لیکن میں پھر بھی مجبور ہوں۔

حل لغات:

إِعْذِرِي: عَذَرَ (ض) عَذَرًا فَلَنَا فِي مَا صَنَعَ عَذْرًا: کسی کو اس کے فعل پر ملامت نہ کرنا اور اسے معذور
 سمجھنا، بری الذمہ قرار دینا، عذر قبول کرنا، معاف کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
 إِيمَانِكُمْ﴾ (۶۶/۹)

وَقَالَ بَلْعَاءُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنَانِيُّ (البسيط)

شاعر کا نام:

بلعاء بن قیس کنانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

① وَقَارِسٌ فِي غَمَارِ الْمَوْتِ مُنْغَمِسٌ إِذَا تَأَلَّى عَلَى مَكْرُوهَةٍ صَدَقًا

ترجمہ:

موت کی سختیوں میں گھسنے والے کتنے ہی ایسے شہسوار ہیں کہ جب وہ کسی ناگوار بات پر قسم کھاتے ہیں تو پوری کرتے ہیں۔

حل لغات:

مُنْغَمِسٌ: اِنْغَمَسَ فِي الْمَاءِ: پانی میں غوطہ لگانا۔ فِي الشَّيْءِ: داخل ہونا۔ تَأَلَّى: قسم کھانا۔ مَكْرُوهَةٌ: کرہ (س) الشَّيْءُ كُرْهًا: نفرت کرنا، ناپسند کرنا، برا سمجھنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (۲۱۶/۲)

② غَشِيْتُهُ وَهُوَ فِي جَاوَاءٍ بِاسِلَةٍ عَضًا أَصَابَ سَوَاءَ الرَّأْسِ فَأَنْفَلَقَا

ترجمہ:

میں نے انہیں ڈھانپا اس حال میں کہ وہ بہادروں کے سرخ لباس میں ملبوس تھے ایسی کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جو سر کے درمیان پہنچی تو وہ پھٹ گیا۔

حل لغات:

غَشِيْتُ: (تفعیل) غَشَى الشَّيْءَ وَعَلَيْهِ: پردہ ڈالنا، ڈھانپنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿فَغَشَّاهَا مَا غَشَّى﴾ (۵۳/۵۴) احاطہ میں لینا، کور کرنا۔ فَلَانًا بِالسَّوْطِ أَوْ السَّيْفِ: زور شور سے کوڑا یا تلوار مارنا، اچھی طرح خبر لینا۔ جَاوَاءٌ: صفت، مؤنث ہے أَجْوَاءُ کی۔ جَيْئِ الْفَرَسِ (س) جَائٍ: گھوڑے کا سیاہی مائل سرخ ہونا، کتھی رنگ کا ہونا۔ بِاسِلَةٍ: الْبَاسِلُ: جری، بہادر۔ ج: بُسِلَ وَبَوَاسِلَ. بَسِلَ (ک) بِسَالَةٍ: بہادر ہونا، لڑائی میں تیوری چڑھائے ہوئے ہونا۔ عَضًا: دانتوں سے پکڑنا، مضبوطی سے تھامنا۔ ﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ﴾ (۲۵/۲۷) عربی مقولہ ہے: ”مَاعَسَى أَنْ يَبْلُغَ غَضَ النَّمْلِ“: امید ہے کہ چیونٹی کی کاٹ کے برابر بھی نہیں پہنچے گا۔ یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہ ہو۔ ”عَضًا“ بیروت کے نسخہ میں ”عَضْبًا“ ہے۔ أَصَابَ (افعال): تیر

کاٹھیک نشانے پر پہنچنا، درست کرنا، کسی پر مصیبت نازل ہونا۔ ﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ﴾ (۲۲/۵۷) عربی مقولہ ہے: "مصائب قوم عند قوم فوائد" کسی قوم کی مصیبت میں کسی کے لئے فوائد ہوتے ہیں۔ الرَّأْسُ: سردار قوم، ہر چیز کا بالائی حصہ۔ رَأْسُ السَّنَةِ أَوِ الشَّهْرِ: سال یا مہینہ کا پہلا دن۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ رَأْسٍ خَصِيذُ اللِّسَانِ": بہت سے سر زبان کے کائے ہوئے ہیں۔ ج: رُؤُوسٌ۔ ﴿وَأَمْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ﴾ (۶/۵) انْفَلَقَ (انفعال): پھٹنا۔ فَلَقَ الشَّيْءَ (ض) فَلَقًا: پھاڑنا، دو ٹکڑے کرنا۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى﴾ (۹۵/۶)۔

③ بِضْرَبَةٍ لَمْ تَكُنْ مِنْ مِئِي مُخَالَسَةً وَلَا تَعَجَّلْتُهَا جُبْنَا وَلَا فَرْقًا

ترجمہ:

ایسی ضرب سے جو مجھ سے جلد بازی میں سرزد نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی میں نے ضرب لگانے میں بزدلی اور ڈر کی وجہ سے جلد بازی کی۔

حل لغات:

مُخَالَسَةُ: مص (مفاعلة) مار کر چھین لینا، اچک لینا، دھوکے سے چھینا مار کر چھین لینا۔ تَعَجَّلْتُ: (تفعّل) فی الامر: جلدی کرنا، تیزی دکھانا۔ فَسَلْنَا: جلدی کرنے پر ابھارنا۔ الشَّيْءَ: جلدی سے لے لینا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (۲۰۳/۲) جُهَنَ: مص، جُهَنَ (ك) جُهْنَا: بزدل ہونا، کمزور دل والا ہونا۔ عربی کا مقولہ ہے: "إِنَّ الْجَبَانَ خُفَّةٌ مِنْ فَوْقِهِ": بزدل کی موت اوپر سے نازل ہوتی ہے۔ نامرد کے لئے بولا جاتا ہے۔

وَقَالَ رَبِيعَةُ بْنُ مَقْرُومٍ الضَّبِيُّ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ربیعہ بن مقروم ضبی ہے (متوفی ۱۶ھ/۶۳۷ء) یہ حضری شاعر ہیں یعنی انہوں نے زمانہ اسلام اور زمانہ جاہلیت دونوں پائے ہیں۔ اور جنگ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

① وَلَقَدْ شَهِدْتُ الْخَيْلَ يَوْمَ طَرَادِهَا بِسَلِيمٍ أَوْ ظِفَةِ الْقَوَائِمِ هَيَّكَلِ

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں موجود تھا ان کے حملہ کے دن طاقتور گھوڑے کے ساتھ جس کے پاؤں کی پٹریاں گچ سالم تھیں۔

حل لغات:

شهدت: شَهِدَ الْمَجْلِسَ (س) شَهِودًا: حاضر ہونا، مجلس میں شریک ہونا۔ الشیء: دیکھنا، معائنہ کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ﴾ (۱۸۵/۲) علی کذا: کسی بات کی یقینی خبر دینا۔ الْحَادِثُ: جائے واردات پر موجود ہونا۔ عربی مقولہ ہے: ”شَهَادَةُ الْفِعَالِ خَيْرٌ مِنْ شَهَادَةِ الرِّجَالِ“: اعمال کی گواہی لوگوں کی گواہی سے بہتر ہے۔ الخیل: بڑائی، خود پسندی، گھوڑے، (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں آتا) گھوڑے سواروں کی جماعت۔ ج: أَخِيَالٌ وَخِيُولٌ۔ عربی مقولہ ہے: ”الْخَيْلُ أَعْلَمُ بِفُرْسَانِهَا“: گھوڑے اپنے سواروں کو خوب جانتے ہیں یعنی معاملہ شناس آدمی کو تلاش کرو۔ طَرَادٌ: مص (مفاعلة) حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، تعقب کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ فُرْسَانُ الطَّرَادِ: ایک دوسرے پر حملہ آور گھڑسوار۔ سَلِيمٌ: سانپ گزیدہ، قریب الموت، زخمی، بے عیب، صحیح و سالم، تندرست، صاف ستھرا، آفتوں سے محفوظ۔ ج: سَلْمِيوُ سَلْمَاءُ۔ ﴿إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ (۸۹/۲۶) عربی مقولہ ہے: ”مَنْ سَلِمَتْ سَرِيرَتُهُ سَلِمَتْ عَلاَنِتُهُ“: جس کی باطنی خصلت درست ہوگی اس کا ظاہر بھی سالم ہوگا۔ أَوْظِيفَةٌ: مف: وَظِيفَةٌ۔ اونٹ یا گھوڑے وغیرہ کی پنڈلی، ہاتھ کا پتلا حصہ، سنگلاخ زمین، چلنے والا طاقتور آدمی۔ ج: وَظُوفٌ۔ قوائم: مف: قائمة: تلوار کا دستہ، چوپائے کی ٹانگ، تخت یا میز کا پایا، عمارت کا ستون، بطور استعارہ انسان کی ٹانگ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ﴿مَنْ أَهْلَ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ﴾ (۱۱۳/۳) فہرست، فرد، لسٹ، انڈیکس، کیٹلاک، جدول۔ ”إِذَا قَامَ بَكَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ“: جب شر تجھے کھڑا کرے تو تو بیٹھا رہ۔ یعنی ہر حال میں بردبار رہ۔ هَيْكَلٌ: ہر موٹی اور ضخیم چیز۔ جیسے: فَرَسٌ هَيْكَلٌ: لمبا چوڑا درخت یا پودا، بلند عمارت، بت خانہ، یہودیوں کا مقدس بڑا عبادت خانہ، گرجا کے سامنے بنی ہوئی قربان گاہ، قدیم مصریوں کا بڑا بھاری اور آراستہ عبادت خانہ، مجسمہ، انجن کا ڈھانچہ، موٹر وغیرہ کی باڈی، انسان یا حیوان کی ہڈیوں کا ڈھانچہ۔

② فَدَعَوْا نَزَالَ فَكُنْتُ أَوَّلَ نَازِلٍ وَعَلَامَ أَرْكَبُهُ إِذَا لَمْ أَنْزِلْ

ترجمہ:

انہوں نے مقابلہ کے لئے پکارا کہ اترو! تو میں سب سے پہلے اترنے والا تھا جب نہ اترتا تو گھوڑے پر سوار کیوں ہوا تھا۔

مطلب:

شاعریہ بتا رہا ہے کہ لڑائی میں جب شہسوار اپنے جوہر دکھانے کے لیے جمع ہوئے تو میں بھی اپنا طاقتور گھوڑا لے کر پہنچ گیا، جب لڑائی میں دشمنوں نے للکار کر مقابل طلب کیا تو میں ہی مقابلہ کے لئے سب سے پہلے چلا گیا اگر میں ایسا نہ کرتا تو پھر میدان جنگ میں جانے کی کیا ضرورت تھی۔

حل لغات:

دعوا: دَعَا بِالْشَيْءِ (ن) دَعُوْا: مَنَّا، طَلَبْ كَرْنَا۔ الشَّيْءُ الی كَذَا: بِحُتَاجِ هُونَا۔ فَلَانَا: پَكَارَنَا، آواز دینا، بلانا، مدد چاہنا، مدد کے لئے بلانا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾ (۱۸/۷۲) لَفْلَان: کسی کے حق میں خیر کی دعا کرنا، کسی کی طرف منسوب کرنا۔ علی فلان: کسی کے لئے بد دعا کرنا۔ نَزَالِ: اسم فعل بمعنی اَنْزَلَ (برائے واحد و جمع مذکر مؤنث) اتر آؤ، میدان جنگ میں لڑنے کی دعوت دینے کا ایک مخصوص لفظ۔ اَوَّل: پہلا، سبقت، لیجانے والا۔ رُأِیْتُ، آغَاڑ۔ ج: اَوَّلٌ وَاَوَّلُونَ ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ﴾ (۳/۵۷) عربی مقولہ ہے: ”أَوَّلُ الْغَضَبِ جُنُونٌ وَآخِرُهُ نَدَمٌ“: غضب کی ابتداء جنون اور انتہاء ندامت ہے۔ علام: یہ ”علی“ حرف جر اور ”ما“ استفہامیہ سے مرکب ہے۔ (فائدہ): جب حرف جر ”ما“ استفہامیہ پر داخل ہوتا ہے تو اس کا الف تخفیفاً حذف کر دیا جاتا ہے جیسے: فِیْمَ، بِیْمَ، لِمَ۔ مگر جب ”ما“ ”ذا“ کے ساتھ ملا ہوا ہو تو اس وقت اس کا الف حذف نہیں کیا جائے گا۔ جیسے: لِمَاذَا۔

3 وَالَّذِي حَنِقَ عَلَيَّ كَانَمَا تَغْلِي عَدَاوَةَ صَدْرِهِ فِي مِرْجَلٍ

ترجمہ:

اور بہت سے سخت جھگڑا جو مجھ پر سخت غصہ کرنے والے گویا کہ ان کے سینے کی عداوت ہانڈی کی طرح ابل رہی ہے۔

مطلب:

شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ جنگ میں میرے ایسے دشمن بھی آئے ہوئے تھے کہ جن کا سینہ ہمہ وقت میرے بغض و عداوت سے بھر رہا تھا اور جوش انتقام اس طرح ابل رہا تھا جیسے ہانڈی آگ پر ہو تو اس کا پانی وغیرہ جوش مار کر ابل رہا ہوتا ہے۔

حل لغات:

الَّذِي: اسم تفضیل، لَدَّ فَلَانَا (ن) لَدَّا: کسی سے سخت جھگڑنا، سخت دشمنی رکھنا، کسی سے جھگڑنے میں غالب ہو جانا۔ ج: لَدَّ وَلَدَاذ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَهُوَ الَّذِي الْخَصَامُ﴾ (۲۰۴/۲) حَنِقَ: مص، حَنِقَ علیہ (س): کسی پر انتہائی غضب ناک ہونا، دانت پینا، براہم ہونا۔ تَغْلِي: عَلٰی الرَّجُلِ (ض) غَلِيًّا: غصہ سے کھول جانا، آگ بگولہ ہو جانا۔ غَلَبَ الْقِدْرُ: ہانڈی کا جوش مارنا، کھولنا، ابلنا۔ ﴿كَفَلِي الْحَمِيمُ﴾ (۴۶/۴۴) مِرْجَلٌ: مٹی کی پختہ ہانڈی، پیتل وغیرہ کی دپچی، کٹاھا۔ ج: مِرَاجِل۔

4 أَرْجِيْتُهُ عَنِّي فَأَبْصَرَ قَصْدَهُ وَكَوَيْتُهُ فَوْقَ النَّوَظِرِ مِنْ عَلٍ

ترجمہ:

میں نے اسے اپنے سے دور کیا تو اس نے اپنا راستہ دیکھا اور میں نے اوپر سے اس کے سر کی رگوں کو داغا۔

مطلب:

یعنی ماقبل شعر میں مذکور صفات کے حامل متکبر دشمن پر جب میں نے حملہ کیا اور اس کے سر پر تلوار کا وار کیا تو اسے صحیح طور پر اپنی حیثیت معلوم ہوئی اور اس نے راہ فرار اختیار کر لی۔

حل لغات:

أَزْجَيْتُ (افعال) أَزْجَا الشَّيْءَ: چلانا، گذارنا، ہانکنا، رانچ کرنا۔ مَوْخَرُکْرَنَا۔ أَزْجَيْتُ أَيَّامِي: میں نے معمولی خوراک پر وقت گزاری کی۔ قَصْدٌ: راہ یابی، ہدایت، راہ راست۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ﴾ (۹/۱۶) معتدل، سامنے، تھوڑا، خشک، گوشت، ارادہ، توجہ، رخ، میانہ روی، مقصد۔ كَسَوَيْتُ: كَسَوَاهُ (ض) كَسَيْتُ: لوہا تپا کر کھال کو داغ دینا، آگ یا لوہے سے جلانا۔ ﴿فَتَكْشَوِي بِهَا جِبَاهَهُمْ وَجُنُوبَهُمْ﴾ (۳۵/۹)۔ الثَّوْبُ: کپڑے پر پریس کرنا، استری پھیر کر سلوٹیں دور کرنا۔ مَكْشَوَاةٌ: استری۔ عربی مقولہ ہے۔ "لَوْ كَسَوَيْتُ عَلَى ذَا لَمْ أَكْشِرْهُ": اگر مجھے بیماری کی بنا پر داغ دیا جاتا تو میں ناگوار نہ جانتا۔ بے قصور ستایا گیا۔ النَّوَاطِرُ: مف: النَّاطِرَةُ: آنکھ، آنکھوں کی رگیں جو سر تک پہنچتی ہیں۔ مقولہ: "مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ: جو انجام پر نظر رکھے گا حادثوں سے محفوظ رہے گا۔ عَلِيٌّ: اوپر بمعنی فوق۔ أَتَيْتُهُ مِنْ عَلِيٍّ: میں اس کے پاس اوپر سے آیا۔

وَقَالَ سَعْدُ بْنُ نَاشِبٍ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: سعد بن ناشب بن مازن بن عمرو ہے (۱۱۰ھ/۷۲۸ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کے پس منظر:

انہوں نے ایک شخص کو قتل کیا تو بلال بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصاصاً اسے قتل کرنا چاہا تو یہ فرار ہو گئے، جب وہ قصاص لینے میں کامیاب نہ ہوئے تو بصرہ میں جو ان کا مکان تھا اتے گرا دیا، جب شاعر کو اپنے گھر کے منہدم ہونے کا علم ہوا تو یہ اشعار کہے۔

① مَسْأَعِيلُ عَنِّي الْغَارُ بِالسَّيْفِ جَالِبًا عَلَى قَضَاءِ اللَّهِ مَا كَانَ جَالِبًا

ترجمہ:

عنقریب میں عار کو اپنی تلوار کے ذریعے دور کروں گا اس حال میں کہ تقدیر الہی جو چاہے وہ کھینچ کر لائے۔

مطلب:

یعنی جنہوں نے میرے گھر کو گرا دیا ہے حقیقت میں انہوں نے میری عزت سے کھیلایا ہے لہذا میں ان سے انتقام ضرور لوں گا پھر چاہے جو بھی ہو جائے۔

حل لغات:

أَغْسِلُ: غَسَلَ الشَّيْءَ (ض) غَسَلًا: دھونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾ (۶/۵)
الْغُسْلُ: غسل کرنا، نہانا، پورے بدن کا دھونا، صابن وغیرہ۔ ج: أَغْسَلْتُ، الْغُسْلُ، الْغُسُولُ. الْغَارُ: ہر باعث شرم، باعث عیب بات، ج: أَغْيَارًا. جَالِبٌ: فَا: جلب (ن، ض): ہا تک کر لیجانا۔ قَضَاءٌ: مص، قضی (ض): فیصلہ کرنا، طے کرنا، مقدمہ کا حکم سننا۔ لہ: کسی کے حق میں فیصلہ کرنا۔ علیہ: کسی کیخلاف فیصلہ کرنا۔ الشَّيْءُ: مضبوطی کے ساتھ بنانا، اندازہ کرنا۔ حَاجَتُهُ: ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔ ﴿وَإِذَا قُضِيَ أَمْرًا﴾ (۱۱۷/۲) ﴿قُضِيَ عَلَيْهَا الْمَوْتُ﴾ (۳۲/۳۹)

② وَأَذْهَلُ عَنْ دَارِي وَأَجْعَلُ هَذْمَهَا لِعَرْضِي مِنْ بَاقِي الْمَذْمَةِ حَاجِبًا

ترجمہ:

اور میں اپنے گھر کو بھول جاؤں گا نیز اس کے گرنے کو اپنی عزت کے لئے باقی مذمت سے ڈھال بناؤں گا۔

حل لغات:

أَذْهَلُ: ذَهَلَهُ وَعَنَهُ (ف) ذَهَلًا: بھولنا، غافل ہو جانا، ذہن سے نکل جانا۔ ذَهَلُ (س) ذَهُولًا: ہکا بکا ہو جانا، حواس باختہ ہو جانا، ہوش اڑ جانا۔ الشَّيْءُ عَنْهُ: بھول جانا اور ہٹا کر نکل جانا۔ الدَّارُ: گھر، رہائشی مکان، شہر، قبیلہ۔ ج: أَذُورٌ وَدِيَارٌ وَدِيَارَةٌ وَذُورٌ. دِيَارَةٌ: جمع دِيَارٍ ہے۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْخَيْرَانِ﴾ (۶۳/۲۹) هَذْمٌ: مص، هَذَمَ الْبِنَاءَ (ض): تباہ کرنا، توڑنا۔ الْهَذْمُ: ہرگز کر ٹوٹنے والی چیز، رائیگاں خون۔ عَرْضُ: بدن، جان، نفس، آبرو، نسب، شرافت، بڑا بادل، زبردست گھٹا، شاداب وادی، کسی قسم کی۔ ج: اغْرَاضٌ. الْمَذْمَةُ: برائی کرنا۔ غیب نکالنا۔ حق، عزت و حرمت۔ حَاجِبًا: فَا، حَجَبَ بَيْنَهُمَا (ن) حَجَبًا: حائل ہونا، رکاوٹ بننا۔ الشَّيْءُ: چھپانا۔ فَلَانًا: داخل ہونے یا میراث سے روکنا۔ ﴿حَجَابًا مُسْتَوْرًا﴾ (۳۵/۱۷)

③ وَيَصْغُرُ فِي عَيْنِي تِلَادِي إِذَا انْثَنْتُ يَمِينِي بِإِذْرَاكِ الَّذِي كُنْتُ طَالِبًا

ترجمہ:

اور میری نظر میں میرا موروثی مال حقیر ہے جب میرا دایاں ہاتھ مطلوب کو حاصل کرنے کے لئے پھرے۔

حل لغات:

يَصْغُرُ: صَغُرَ (ک) صَغُرًا: ذلیل و خوار ہونا، عمر میں کسی سے چھوٹا ہونا، (سائز میں) چھوٹا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ (۲۴/۱۷) عین: آنکھ۔ ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي﴾ (۳۹/۲۰) زمین سے جاری ہونے والا چشمہ آب۔ ﴿فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ﴾ (۵۰/۵۵) ج: اعین و عیزن۔ اہل شہر، اہل خانہ، جاسوس، مخبر، سپہ سالار، فوج کا ہر اول دستہ، بڑا اور معزز آدمی، کسی چیز کی ذات، ڈھلا ہوا سکہ، ہر موجود چیز، ہر نوع کی عمدہ چیز، بد نظری، شعاع آفتاب، گھٹنا، قسم یا نوع۔ عربی کا مقولہ ہے: "رُبَّ عَيْنٍ أَنْتُمْ مِنْ لِسَانٍ": بہت سی آنکھیں زبان سے زیادہ چغل خور ہوتی ہیں۔ تِلَادٌ: مف، التِّلْدُ: اصلی پرانا مال، موروثی جائیداد۔ انْثَنْتُ: (انفعال)، انْثَنَى الشَّيْءُ: مڑ جانا، لپٹ جانا۔ "بِإِذْرَاكِ" بیروت کے نسخہ میں یاء کے بغیر ہے، شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہے۔ طَالِبًا: فاء، طَلَبَ الشَّيْءَ (ن) طَلَبًا: ڈھونڈنا، تلاش کرنا۔ الیہ: راغب ہونا۔ ﴿ضَعَفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ﴾ (۷۳/۲۲) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ طَلَبٍ جَرَّ إِلَى خَرَابٍ" بہت سی طلب لڑائی تک پہنچا دیتی ہیں۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ طَلَبَ عَظِيمًا خَاطِرٌ بَعْظِيمٌ": جو کوئی بڑی مہم طلب کرے گا وہ بڑے خطرے کا سامنا کرے گا۔

④ فَإِنْ تَهْدِمُوا بِالْغَدْرِ دَارِي فَإِنَّهَا تُرَاثُ كَرِيمٍ لَا يُبَالِي الْعَوَاقِبَا

ترجمہ:

اگر تم نے دھوکے سے میرا گھر گرا دیا تو (کوئی بات نہیں) وہ ایک ایسے کریم کی وراثت ہے جو انجام کی پرواہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

الْغَدْرُ: دھوکا، بے وفائی، خیانت، عہد شکنی، بے ایمانی۔ تُرَاثُ: مال وراثت، ورثہ، ترکہ، موروثی سرمایہ۔ التُّرَاثُ الْعِلْمِيُّ: علمی سرمایہ۔ التُّرَاثُ الْإِسْلَامِيُّ: اسلامی علوم و فنون کا اسلاف سے ملا ہوا سرمایہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ﴾ (۱۶/۲۷)۔ کریم: اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات میں سے ایک، بڑا نخی و فیاض جس کی بخشش و عطا کا سلسلہ منقطع نہ ہو، درگزر کرنے والا، وسیع الظرف، ہر اس چیز کی صفت جو اپنی ذات میں عمدہ اور قابل قدر ہو، شریف الطبع، معزز، عزت والا۔ ﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ﴾ (۷۷/۵۶) مہمان نواز، قیمتی، بیش

قیمت، مہربان، کریم الاصل: شریف النسل، اعلیٰ ذات کا۔ ج: کِرَامٌ وَکُرَمَاءُ۔ ﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ کَرِيمٍ﴾ (۱۹/۸۱) عربی کا مقولہ ہے: ”الْکَرِيمُ إِذَا وَعَدَ وَفَا“: معزز (شریف النفس) جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔ ”الْعَدْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ“: معزز لوگ عذر قبول کرتے ہیں۔ یعنی عفو درگزر معزز لوگوں کا زیور ہے۔ لایسالی: بآلی فلانا: توجہ دینا۔ العواقب: مف: العاقبة: اولاد، جزائے خیر، ہر چیز کا خاتمہ، انجام، نتیجہ۔ عربی مقولہ ہے: ”الْعُقُوبَةُ أَلَامُ حَالَاتِ الْقُدْرَةِ“: قدرت کی حالتوں میں سب سے گھٹیا حالت سزا دینا ہے۔ یعنی معاف کرنا بہتر ہے۔

..... 5 أَخِي غَمْرَاتٍ لَا يُرِيدُ عَلَى الَّذِي يَهُمُّ بِهِ مِنْ مُفْطِعِ الْأَمْرِ صَاحِبًا

ترجمہ:

(وہ کریم) سخت مصیبتوں (کو برداشت کرنے) والا ہے جس اہم کام کا ارادہ کرتا ہے اس پر کوئی مددگار نہیں چاہتا۔

حل لغات:

لایرید: (افعال) ارَادَ الشَّيْءُ: چاہنا، خواہش کرنا، پسند کرنا۔ غیر ذی روح اگر فاعل ہو تو معنی ہوگا: تیار ہونا، قریب ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَاقَامَهُ﴾ (۷۷/۱۸) فلانا علی الأمر: کسی کو کسی بات پر آمادہ کرنا۔ ”أُرِيدُ جَبَانَهُ وَيُرِيدُ قَتْلِي“: میں اسے عطیہ دینا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔ ”مَنْ لَمْ يُرِدْكَ فَلَا تُرِدْهُ“: جو تجھے نہیں چاہتا تو بھی اسے نہ چاہ۔ يَهُمُّ: هَمَّ بِمَا الْأَمْرُ (ن) هَمًّا: کسی بات کا پختہ ارادہ کرنا۔ لنفسه: اپنے لئے حیلہ اور جستجو کرنا۔ الأمر فلانا: مغموم و فکر مند کرنا، بے چین کرنا۔ ﴿وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ﴾ (۲۳/۱۲) مُفْطِعُ: فاء، (افعال) أَفْطَعَ الْأَمْرُ: بھیا تک ہونا، ناگفتہ بہ ہونا، انتہائی برا ہونا، مشکل میں ڈالنا، امر بیچ میں مبتلا کرنا۔ صاحب: ساتھی، ہمراہی، حاکم و منتظم۔ ﴿وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً﴾ (۳۱/۷۴)، کسی مسلک کا متبع۔ جیسے: صاحب ابی حنیفہ۔ ج: أَصْحَابُ. عربی مقولہ ہے: ”صَاحِبُ الْحَاجَةِ أَعْمَى“: ضرورت مند اندھا ہوتا ہے۔ ”صَاحِبُ الدَّارِ أَذْرَى بِمَا فِي الدَّارِ“: گھر والا زیادہ جانتا ہے کہ گھر میں کیا ہے۔

..... 6 إِذَا هُمْ لَمْ تُرْدَعْ عَزِيمَةُ هِمِّهِ وَلَمْ يَأْتِ مَا يَأْتِي مِنَ الْأَمْرِ هَائِبًا

ترجمہ:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اس کے پختہ ارادہ کو ٹالا نہیں جاسکتا اور وہ جو بھی کام کرتا ہے ڈر کر نہیں کرتا۔

حل لغات:

تُرْدَع: رَدْعَةٌ (ف) رَدْعًا: دھکنا، ڈانٹنا، روکنا، رد کرنا۔ الشیء: کوئی شے۔ عَزِیمَةٌ: پختہ ارادہ، تعویذ۔ فی القرآن المجید: ﴿فَبَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ (۱۵۹/۳)۔ یأت: آتی (ض) آتیاً: آنا، قریب ہونا۔ علیہ کذا: گزرنا۔ ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ (۱/۷۶)۔ علیہ: بکمل کرنا، ختم کرنا۔ الْأَمْرُ: حکم۔ ﴿قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾ (۴۱/۱۲)، فرمان، آرڈر، وارنٹ، مطالبہ۔ ج: أوامر۔ کام۔ ﴿وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ﴾ (۲۱۰/۲) چیز، حالت اور شان۔ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ (۱۲۸/۳) واقعہ، حادثہ، مطالبہ۔ ج: أُمُور۔ هَانِبًا: فَا: هَابَةٌ (س) هَيْبَةٌ: خوف کھانا، بچنا۔ هَابَ الرَّجُلُ: فلان: تعظیم و توقیر کرنا۔ عربی کا مقولہ ہے: ”مَنْ هَابَ خَابَ“: جو ڈرانا کام ہوا۔

..... 7 فَيَا لِرَزَامٍ رَشَحُوا بِي مُقَدِّمًا إِلَى الْمَوْتِ خَوَاضًا إِلَيْهِ الْكُتَابُ

ترجمہ:

اے لوگو! بنور زام پر تعجب ہے کہ انہوں نے میری ایسی تربیت کی کہ میں موت کی طرف پیش قدمی کرنے والا اور لشکروں میں گھس جانے والا ہوں۔

مطلب:

یعنی شاعر اپنی قوم کی مذمت کر رہا ہے کہ انہوں نے مجھے تو بھرپور طریقے سے جنگی تربیت دی لیکن ان سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ میری عدم موجودگی میں میرے گھر کی حفاظت کریں۔

حل لغات:

رَشَحُوا (لَفْعِيل) رَشَحَةً: پرورش کرنا، نشوونما دینا۔ لِلشَّيْءِ: تیار کرنا، اہل و لائق بنانا۔ حدیث خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔ ((أَنَّهُ رَشَحَ وَلَدَهُ لِوَلَايَةِ الْعَهْدِ)). مُقَدِّمٌ: فَا، (لَفْعِيل) قَدَّمَ فلانًا: آگے کرنا، سامنے کرنا، پہلے بھیجنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَتَنْظُرُنَّ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ﴾ (۱۸/۵۹) خَوَاضٌ: بے دھڑک کودنے اور گھسنے والا۔ خَاضَ الْمَاءَ (ن) خَوَضًا: پانی میں گھسنا، داخل ہونا۔ الْأَمْرُ وَفِيهِ: کسی معاملہ میں گھس جانا، کود پڑنا، سرگرم ہونا۔ الْفَمَرَاتِ: سختیوں میں گھس پڑنا۔ اللَّيْلُ: رات کی تاریکی سے بے پرواہ ہو کر رات کو چلنا۔ الْكُتَابُ: مف: كِتَابَةٌ: لشکر کا ایک حصہ، گھوڑوں کا ریوڑ، فوج کا بڑا دستہ جس کے تحت کپنیاں ہوتی ہیں۔

..... 9 إِذَا هُمْ أَلْقَى بَيْنَ عَيْنَيْهِ عَزْمَةً وَنَكَبَ عَنْ ذِكْرِ الْعَوَاقِبِ جَانِبًا

ترجمہ:

جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اپنے عزم کو پیش نظر رکھتا ہے اور انجام کے ذکر سے پہلو تہی کرتا ہے۔

حل لغات:

جَانِبٌ: پہلو۔ فی القرآن المجید: ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ (۳۶/۴) ست، گوشہ، گھر کا صحن، محلہ کا چوک۔ ج: جَوَانِبٌ۔ پردیسی، مسافر، پرایا، حقیر جس سے گریز کیا جائے، سرکش، وہ گھوڑا جس کے پاؤں کے درمیان کا فاصلہ زیادہ ہو۔ ج: جُنَابٌ۔ عمارت کا حصہ، مقدار، حیثیت۔ عربی مقولہ ہے: ”إِنْ جَانِبَ أَعْيَاكَ فَالْحَقُّ بِجَانِبٍ“ یعنی اگر کام کی کسی ایک جہت سے تم ناامید ہو گئے ہو تو چستی سے کام لو دوسری جہت میں مصروف عمل ہو جاؤ۔

⑨ وَلَمْ يَسْتَشِرْ فِي رَأْيِهِ غَيْرَ نَفْسِهِ وَلَمْ يَرْضَ إِلَّا قَائِمَ السَّيْفِ صَاحِبًا

ترجمہ:

اور اپنی رائے میں کسی دوسرے سے مشورہ نہیں کرتا اور تلوار کے قبضہ کے علاوہ کسی کو ساتھی بنانے پر راضی نہیں ہوتا۔

مطلب:

یعنی انتہائی درجے کا خود اعتماد ہے کہ اپنے علاوہ کسی پر اعتماد نہیں کرتا اور عرب کے ہاں یہ خصلت قابل تعریف تھی۔

حل لغات:

لَمْ يَسْتَشِرْ (استفعال)، اِسْتَشَارَ فَلَانٌ فِي كَذَا أَوْ فِي الْأَمْرِ: مشورہ لینا، مشورہ کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (۱۵۹/۳) عربی مقولہ ہے: ”إِذَا شَاوَرْتَ الْعَاقِلَ صَارَ عَقْلُهُ لَكَ“: جب تو عقلمند سے مشورہ کرے گا تو اس کی عقل تیرے لئے ہو جائے گی۔ رَأَى: رائے، اعتقاد، نصیحت، تجویز، سوچ، مشورہ، تدبیر، عقل، غور و فکر۔ ج: آراءٌ۔ ”وَلَمْ يَسْتَشِرْ فِي رَأْيِهِ“ ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخہ میں ”وَلَمْ يَسْتَشِرْ فِي أَمْرِهِ“ ہے۔ يَرْضَ: رَضِيَهُ وَبِهِ عَنْهُ وَعَلَيْهِ (س) رَضُوْنَا: مان لینا، راضی ہونا، پسند کرنا، خوش ہونا، قبول کرنا۔ ﴿وَرَضِيْتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (۳/۵) عربی مقولہ ہے: ”رَضَا النَّاسُ غَايَةَ لَا تُذْرَكُ“: لوگوں کی رضامندی ایسا مقصد ہے جو کبھی حاصل نہیں ہو سکتا، اس لئے اصلاح کی کوشش کیے جائے اور لوگوں کی باتوں کی طرف توجہ نہ دے۔ ”مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السَّخِطُ عَلَيْهِ“: جو اپنے نفس سے راضی ہو گیا اس نے اپنے پرنا راضی ہونے والے زیادہ کر لئے۔

وَقَالَ تَابُطُ شَرًّا وَهُوَ ثَابِتُ بْنُ جَابِرِ بْنِ سُفْيَانَ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ثابت بن جابر بن سفیان ہے (متوفی ۸۰ ق۔ ۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ ”تَابُطُ شَرًّا“ کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ شخص بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا جب اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا أَذْرِي! تَابُطُ شَرًّا وَخَرَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھری چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری ماردی تو اس وقت کہا گیا: ”تَابُطُ شَرًّا“۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر قبیلہ ہذیل کے غار سے ہر سال شہد چرایا کرتا تھا جب قبیلہ ہذیل کی شاخ بنولعیان کو علم ہوا تو وہ اسکی گھات میں بیٹھ گئے جب ثابت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ غار میں داخل ہونے لگا تو بنولعیان نے ان پر حملہ کر دیا اس کے ساتھی تو بھاگنے میں کامیاب ہو گئے لیکن یہ غار میں داخل ہو گیا اور بنولعیان غار میں رسی ڈال کر ہلانے لگے اس نے باہر کی طرف جھانکا تو اسے اپنے دشمن نظر آئے، انہوں نے کہا: باہر آ جاؤ! اس نے کہا: میں کس شرط پر باہر آؤں آزادی یا فدیہ؟ انہوں نے کہا: غیر مشروط طور پر باہر آ جاؤ! اس نے سوچا میں قتل ہونے یا قید ہونے کیلئے باہر نہیں جاؤں گا، پھر اس نے غار کا جائزہ لیا تو اسے ایک خفیہ راستہ معلوم ہو گیا جو طویل چٹان کی صورت میں پہاڑ کی دوسری جانب نکل رہا تھا، اس نے اُس راستے کے پتھروں پر شہد بہایا اور مشکیزہ اپنے سینے سے باندھ کر اس چٹان پر پھسلنے لگا اور پھسلتے ہوئے پہاڑ کی دوسری جانب ہموار زمین تک پہنچ گیا اور جہاں یہ پہنچا اس مقام اور بنولعیان کے درمیان تین دن کا فاصلہ تھا۔ اس موقع پر اس نے یہ اشعار کہے:

① إِذَا لَمَرُّهُ لَمْ يَحْتَلْ وَقَدْ جَدَّ جَدُّهُ أَضَاعَ وَقَاسَى أَمْرَهُ وَهُوَ مُذَبِّرُ

ترجمہ:

جب انسان حیلہ نہ کرے حالانکہ اس کا معاملہ سخت ہو جائے تو وہ خود کو ضائع کر دیتا ہے اور اپنے معاملہ کو سخت کر لیتا ہے پھر وہ شکست ہی کھاتا ہے۔

حل لغات:

لَمْ يَحْتَلْ: (الفتعال) اِخْتَالَ فلان: کوئی چیز چال اور حیلہ سے لینا، چال چلنا، حیلہ سے کام لینا، تدبیر

کرنا۔ علیہ: دھوکہ دینا۔ عنہ: پھر جانا، کسی کی طرف سے رخ پھیر کر دوسرے کی طرف کر لینا۔ جَدَّ: (ض) جَدًّا: بلند رتبہ ہونا۔ فی القرآن المجید: وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا۔ (۳/۷۲) مرتبہ و عظمت۔ فی الحدیث: ((تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ))۔ بالنصب ہونا۔ جَدُّ فُلَانٍ جَدًّا: سنجیدہ ہونا۔ فی الأمر: محنت و کوشش کرنا، تحقیق و جستجو کرنا۔ الشیء جَدَّةً: وجود میں آنا، نیا ہونا۔ جَدُّ الشیء (ن): کاشا، کوشش کرنا۔ بہ الامر: سخت ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ جَدَّ وَجَدَّ": جس نے کوشش کی اس نے پایا۔ أَضَاعَ (افعال) أَضَاعَ الشیء: گم کرنا، ضائع کرنا، کھونا۔ ﴿وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَضِيعُ أَجْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (۱۷۱/۳) قَاسَى (مفاعلة)، قَاسَى أَلَامَ: تکلیف اٹھانا، سختی برداشت کرنا۔ مُدَبِّرٌ: فاعل (افعال)، أَذْبَرَ الشیء: گزر جانا، مڑ جانا، پشت پھیرنا۔ ﴿فَلَمَّا رَأَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدَبِّرًا وَلَمْ يَعْقِبْ﴾ (۱۰/۲۷)

② وَلَكِنْ أَخُو الْحَزْمِ الَّذِي لَيْسَ نَازِلًا بِهِ الْخَطْبُ إِلَّا وَهُوَ لِلْقَصْدِ مُبْصِرٌ

ترجمہ:

لیکن عقل مند وہ ہے کہ اس پر کوئی مصیبت نہیں اترتی مگر وہ اپنے مقصد کے لئے صحیح راستہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

حل لغات:

الْحَزْمُ: پیکنگ، عزم، احتیاط، دوراندیشی۔ الْخَطْبُ: حال، حالت۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ﴾ (۳۱/۵۱) پریشانی، تکلیف، حادثہ، مصیبت۔ ج: خُطُوبٌ.

③ فَذَاكَ قَرِيعُ الدَّهْرِ مَا عَاشَ حَوْلَ إِذَا سُدَّ مِنْهُ مَنَحَرٌ جَاشَ مَنَحَرٌ

ترجمہ:

ایسا عقل مند زمانے کا سردار ہے، جب تک زندہ رہتا ہے بہت حیلہ کرتا رہتا ہے جب اس کا ایک راستہ بند ہو جائے تو دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔

حل لغات:

قَرِيعٌ: غالب، اونٹ کا بچہ۔ ج: قَرِيعٌ: لڑائی میں مقابلہ کرنے والا، سردار۔ الدَّهْرُ: زمانہ، دراز، دنیاوی زندگی کا پورا زمانہ، ایک ہزار سال، ایک لاکھ سال، مصیبت و آفت، ہمت و ارادہ، مقصد، حادثہ، غلبہ۔ ج: أَذْهَرُ، ذُھُورٌ. عربی مقولہ ہے: "مَا الدَّهْرُ إِلَّا هَكَذَا فَاصْبِرْ لَهُ" زمانہ ایسا ہی ہے لہذا صبر کرو۔ زمانہ کی رفتار ہی ایسی ہے۔ عاش (ض) غیثا: زندہ رہنا، زندگی گزارنا، جینا۔ شینا: کسی چیز کے ساتھ ہمیشہ رہنا، زندگی کا جزء بنانا۔ سَدَّ: الْإِنَاءُ (ن) سَدًّا

: برتن بند کرنا۔ مَنُخِرٌ: نتھنا، ناک۔ ج: مَنَاجِرٌ۔ یہاں راستہ مراد ہے۔ جَاشُ الْمَاءِ: اُبل کر بہنا، زور سے نکل کر بہنا۔ نَفْسُ الْجَبَانِ: بھاگنے کا ارادہ کرنا۔

..... ④ اَقُولُ لِلْخِيَانِ وَقَدْ صَفَرْتُ لَهُمْ وَطَابِي وَيَوْمِي ضَيِّقُ الْجُحْرِ مُغَوَّرٌ

ترجمہ:

میں نے بنو لحيان سے کہا اس حال میں کہ میرے مشکیزے ان کی وجہ سے خالی ہو چکے تھے اور میرے لئے یہ دن تنگ۔ سوراخ والا عیب دار تھا۔

حل لغات:

صَفَرْتُ: صَفِرَ (س) صَفَرًا: خالی ہونا۔ جیسے: صَفِرَ الْبَيْتُ مِنَ الْمَتَاعِ، الْإِنَاءُ مِنَ الشَّرَابِ۔ بھوکا ہونا، پیٹ میں کیڑے یا صفراء جمع ہو جانا۔ وَطَابٌ: مف، الْوَطْبُ: دودھ کی مشک، بڑے پستان، سخت دل والا مرد۔ شعر میں ”صَفَرْتُ لَهُمْ وَطَابِي“ سے مراد (الف) وَطَاب سے مراد: ظُرُوفُ الْعَسَلِ: شہد کے مشکیزے۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ ہو چکا۔ (ب) قَدْ خَلَى قَلْبِي مِنْ وَدْهِمْ كَأَنَّهُ يُرِيدُ ”وَطَابٌ وَدْئِي“: میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا۔ یعنی انسان کے دل میں جو کسی کا لحاظ و پاس ہوتا ہے ان کی اس حرکت کے بعد وہ بھی نہیں رہا۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنو لحيان سے کہا اس حال میں کہ میرا دل ان کی محبت سے خالی ہو چکا تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔ (ج) أَشْرَفْتُ نَفْسِي عَلَى الْهَلَاكِ بِسَبَبِهِمْ: میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنو لحيان سے کہا اس حال میں کہ میرا نفس ان کی وجہ سے ہلاکت کے قریب تھا اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔ (د) وَطَاب سے مراد ”الْجَسْمُ“: یعنی روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی۔ اس کے مطابق شعر کا ترجمہ: میں نے بنو لحيان سے کہا اس حال میں کہ ان کی وجہ سے میری روح جسم سے نکلنے کے قریب تھی اور میرے لئے یہ دن تنگ سوراخ والا عیب دار تھا۔

ضَيِّقٌ: تنگ، چھوٹا، محصور، پریشان۔ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ﴾ (۹۷/۱۵) الْجُحْرُ: بل، کھوہ، چھوٹے جالوروں اور کیڑے مکوڑوں کے رہنے کا سوراخ، حشرات الارض کے رہنے کی جگہ۔ ج: جُحُورٌ، أَجْحَارٌ، جَحْرَةٌ: مُغَوَّرٌ: أَعْوَرَ الشَّيْءُ: ظاہر ہونا، ممکن ہونا، سامنے آنا، اعضاء مستورہ کا کھل جانا۔ مَنْزِلُ فَلَانٍ: کسی کے مکان میں ایسا رخ پڑنا جس سے دشمن کے اندر آنے کا ڈر ہو۔ الْفَارَسُ: گھوڑے سوار کی کسی جگہ کا کھل کر تلوار یا نیزے کی زد میں ہو جانا۔

..... ⑤ هُمْ خُطْنَا إِمَّا إِسَارًا وَمِئَةً وَإِمَّا دَمًا وَالْقَتْلُ بِالْحَرِّ أَجْدَرُ

ترجمہ:

یہاں در صورتیں ہیں قید اور احسان (کر کے چھوڑ دینا) یا قتل ہونا اور قتل ہونا عالی نسب کی شان کے زیادہ لائق ہے۔

حل لغات:

خُسْطًا: اصل میں ”خُسْطَان“ تھا نون ثنیۃ ضرورت شعری کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔ مف: خُسْطَةُ: خصلت، جہالت، مشکل معاملہ جس کا کوئی حل نہ ملے۔ ج: خُسْطُ: اسار: قید، بندش، تسمہ جس سے قیدی کو باندھا جائے۔ ج: اسر: اسیر: قیدی۔ فی القرآن المجید: ﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ (۸/۷۶) منة: مص، من (ن): احسان جتنا۔ علیہ بگذا: بھلائی کرنا، انعام کرنا۔ ﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا﴾ (۱۶۳/۳) تھکانا یا کمزور کرنا۔ دم: خون۔ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أَهْلُ لَغَيْرِ اللَّهِ بِهِ﴾ (۳/۵) ہر وہ چیز جو بطور طلاء کے استعمال کی جائے۔ ج: دماء، دمی۔ القتل: مص، قتلہ (ن): مار ڈالنا۔ أجذر: اسم تفضیل، جذر بگذا اولہ (ک)، جذارة: لائق اور اہل ہونا۔

⑥ وَأُخْرَىٰ أَصَادِي النَّفْسِ عَنْهَا وَإِنَّهَا لَمَوْرِدٌ حَزْمٌ إِنْ فَعَلْتُ وَمَصْدَرٌ

ترجمہ:

ایک اور صورت ہے جس سے میں پہلو تہی کر رہا ہوں (اس کے پر خطر ہونے کی وجہ سے) حالانکہ اگر میں اسے اختیار کروں تو وہ محتاط آدمی کا طریقہ ہے۔

حل لغات:

أَصَادِي (مفاعلة)، صاداۃ: مقابلہ کرنا، مدارات کرنا، آڑے آنا، دل جوئی کرنا۔ یہاں پر ”أَدَاغُ“ (پہلو تہی کرنا) کے معنی میں ہے۔ مَوْرِدٌ: وَرُودٌ: قریب آنا، پہنچنا، حاضر ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ﴾ (۲۳/۲۸) فَعَلْتُ: فَعَلَ الشَّيْءَ (ف) فَعَلًا: کرنا، بنانا۔ ﴿قَالَ فَعَلْتُهَا إِذَا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ﴾ (۲۰/۲۶) مص (ض، ن) واپس کر دینا، واپس ہونا، متوجہ ہونا، ظاہر ہونا، حاصل ہونا، واقع ہونا، نتیجہ نکلتا۔

⑦ فَرَشْتُ لَهَا صَدْرِي فَرَزْلٌ عَنِ الصَّفَا بِهِ جَوْجُوٌّ عَبْلٌ وَمَتْنٌ مُخَصَّرٌ

ترجمہ:

تو (میں نے دوسری صورت کو اختیار کرتے ہوئے) اپنے سینے کو بچھا دیا تو وہ صاف شفاف چٹان سے پھسلا اس حال میں کہ اس کے ساتھ چوڑا سینہ اور مضبوط پتلی کمر تھی۔

حل لغات:

فَرَشْتُ فِرَاشاً (ن، ض): بچھانا، کشادہ کرنا، پھیلاتا، ارادہ کرنا، تیار کرنا۔ زَلَّ: زلا لا (س)، ہلکے سرین والا ہونا۔ (ض) پھسل کر گرنا، پھر جانا، گذر جانا، جلدی گذرنا۔ عربی مقولہ ہے: إِذَا زَلَّ الْعَالِمُ زَلَّ بَزَلَّتْهُ عَالَمٌ۔ جب عالم پھسل جائے تو اس کے پھسلنے کی وجہ سے ایک جہان پھسل جاتا ہے۔ الصفا: پتھر۔ ج: صفاۃ۔ جُو جُو: سینہ کی ہڈیوں کے جمع ہونے کی جگہ، جہاز یا کشتی کا اگلا حصہ۔ ج: جَا جسی۔ عَبَلَّ: ہر بڑی اور موٹی چیز۔ ج: عِبَالٌ۔ مَتَنٌ: کمر، پیٹھ (مذکر مؤنث)، دوستوں کے درمیان کا حصہ ج: مُتَوْنٌ وَمِثَانٌ۔ مُخَصَّرٌ: باریک کر والا۔ کہا جاتا ہے: مُخَصَّرُ الْقَدَمَيْنِ۔ وہ ایسا شخص ہے جس کا تلو زمین سے نہیں لگتا۔

⑧..... فَخَالَطَ سَهْلَ الْأَرْضِ لَمْ يَكْدَحِ الصِّفَا بِهِ كَذْحَةَ وَالْمَوْتُ خَزِيَانٌ يَنْظُرُ

ترجمہ:

تو سینہ نرم و ہموار زمین سے اس حال میں ملا کہ چٹان سے معمولی خراش بھی نہ آئی اور موت ذلیل و رسوا ہو کر دیکھتی رہ گئی۔

حل لغات:

خَالَطَ (مفاعلة)، خَالَطَ: مل جل کر رہنا، میل ملاپ کرنا، ساتھ رہنا، صحبت رکھنا، راہ ورسم رکھنا، ربط و ضبط رکھنا، مخلوط ہونا، مل جانا۔ الداء: بیماری لاحق ہونا۔ سَهْلٌ: نرم، ہموار، آسان، معمولی، کشادہ اور سطح زمین۔ ج: سَهْلٌ۔ لَمْ يَكْدَحْ: كَدَحَ فِي الْعَدْلِ (ف) كَدَحًا: محنت کرنا، مشقت اٹھانا، کمائی کرنا، انتھک کوشش کرنا۔ وَجْهَ فَلَانٍ: کسی کا منہ، چہنہ، خراش لگانا، بدنمادار لگانا۔ خَزِيَانٌ: صیغہ صفت، مؤنث۔ خَزِيَاءُ۔ ج: خَزَايَا۔ خَزِي (ف) خَزِي: گرفتار مصیبت ہونا، ذلیل و خوار ہونا، ہلاک ہونا۔ فَلَانًا وَمِنْهُ: شرم کرنا۔ هُوَ خَزِيَانٌ۔ فِي الْحَدِيثِ: غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى۔ يَنْظُرُ: نَظَرَ إِلَى الشَّيْءِ (ن) نَظْرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، غور سے دیکھنا۔ فِي الْأَمْرِ: سوچنا، فکر کرنا، اندازہ کرنا۔ الشَّيْءُ: انتظار کرنا۔ بَيْنَ النَّاسِ: حکم کرنا، فیصلہ کرنا۔ لِلْقَوْمِ: رحم کرنا، ترس کھا کر مرد کرنا۔ مَدَدُونًا۔ فَلَانًا: متوجہ ہونا۔ فَلَانًا الشَّيْءُ: مہلت دینا۔

⑨..... فَأَبَتْ إِلَى فِهُمٍ وَلَمْ أَكُ آبَاً وَكَمْ مِثْلَهَا فَأَرْقُتْهَا وَهِيَ تَصْفِرُ

ترجمہ:

اور میں قبیلہ فہم کی طرف لوٹ آیا حالانکہ میں لوٹنے والا نہیں تھا اور کتنی ہی اس جیسی مصیبتیں ہیں کہ میں ان سے جدا ہوا اور وہ بیٹیاں بجا رہی تھیں۔

حل لغات :

أُبْتُ : ب اليه (ن) أَوْبًا : لوْثًا : مَنْ السَّفَرِ : سفر سے واپس ہونا۔ الماء : رات کے وقت پانی پرا ترنا۔ أُبْتُ بَنِي
فُلَانٍ : میں ان کے پاس رات کے وقت آیا۔ إِلَى اللَّهِ : توبہ کرنا، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ فَارَقْتُ : (مفاعلة)
فارقت : علیحدگی وجدائی اختیار کرنا۔ تَبْصِفُ : صَفَر (ض) صَفِيرًا : ہونٹوں سے سیٹی بجانا، ہونٹوں سے باریک آواز
نکالنا۔ صَفَرٌ بِهِ : سیٹی بجا کر بلانا۔

وَقَالَ أَبُو كَبِيرٍ الْهُذَلِيُّ (الكامل)

شاعر کا نام :

ابو کبیر عامر بن حلیس ہے، یہ مخضرمی شاعر ہیں، زمانہ اسلام پایا اور دولت اسلام سے سرفراز ہوئے۔ "شرح
مرزوقی" کے حاشیہ میں ہے "أدرک الإسلام وأسلم" اور بیروت کے نسخے میں ہے: "قیل هو مخضرم أدرک
الإسلام وأسلم" لیکن یہ مستبعد ہے کیونکہ یہ تابط شرا کے سوتیلے باپ ہیں اور تابط شرا کی تاریخ
وفات ۸۰ ق۔ ۵۴۰ھ ہے۔

اشعار کا پس منظر :

ابو کبیر ہذلی نے تابط شرا کی ماں سے شادی کی اس وقت تابط شرا چھوٹا بچہ تھا جب تابط شرا نے ابو کبیر کو
اپنی ماں کے پاس کثرت سے آتے جاتے دیکھا تو یہ اسے ناگوار گزرا اور ابو کبیر کو بھی اس کے چہرے سے ناگواری کے
آثار معلوم ہو گئے معاملہ یوں ہی رہا یہاں تک کہ بچہ جوان ہو گیا، تو ابو کبیر نے اس کی ماں سے کہا مجھے اس لڑکے سے خطرہ
محسوس ہو رہا ہے لہذا میں تیرے قریب نہیں آؤں گا، اس نے کہا کسی حیلہ بہانے سے اسے قتل کر دو، پھر ایک دن ابو کبیر
نے تابط شرا سے کہا کہ کیا تو لڑائی کے لئے چلے گا؟ اس نے کہا یہ تو میرا محبوب مشغلہ ہے، مجھے لے چلو۔ دونوں زاد راہ
لئے بغیر چل پڑے، ایک دن اور ایک رات سفر کرنے کے بعد ابو کبیر نے سوچا کہ لڑکے کو بھوک لگ گئی ہوگی، جب شام
ہوئی تو ابو کبیر اپنی دشمن قوم کی طرف بڑھا، جب دور سے آگ دکھائی دینے لگی تو ابو کبیر نے کہا: مجھے بھوک لگی ہے، تم اس
آگ کی طرف جاؤ اور ہمارے لئے کچھ لے کر آؤ۔ لڑکے نے کہا: "وَبَحْک" تیری ہلاکت ہو، یہ بھی کوئی بھوک کا وقت
ہے! اس نے کہا مجھے تو بھوک لگ رہی ہے میرے لئے کچھ لاؤ، تو "تابط شرا" آگ کی طرف گیا اور دیکھا کہ عرب
کے دو چور آگ تاپ رہے ہیں (جو رات کے وقت آگ کے پاس بیٹھا ہوتا ہے وہ دور سے آنے والے کو نہیں دیکھ سکتا
جبکہ دور والا انہیں باسانی دیکھ سکتا ہے) "تابط شرا" نے ان پر حملہ کیا اور فوراً پیچھے ہٹ گیا، اب وہ اس کی طرف لپکے،
جو "تابط شرا" کے زیادہ قریب تھا پہلے اسے قتل کیا پھر دوسرے کی طرف جا کر اسے بھی قتل کر دیا پھر آگ کے پاس آیا

اور وہاں سے روٹی اٹھا کر ابو کبیر کے پاس لے کر آیا اور کہا ”کھا! اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے“ ابو کبیر نے کھانا کھانے کے بجائے حیران ہو کر کہا: ”ویحک“ مجھے قصہ تو بتا!“ ”تابط شرا“ نے کہا: قصہ معلوم کر کے کیا کرے گا تو کھانا کھا اور اس کے بارے میں مت پوچھ، اس بات سے ابو کبیر پر دہشت طاری ہو گئی، کچھ دیر بعد تابط شرا نے جب واقعہ سنایا تو اس کی دہشت اور بڑھ گئی، پھر دونوں سفر کرتے رہے راستے میں کچھ اونٹ ان کے ہاتھ لگ گئے، اب رات کو اونٹوں کی حفاظت کے لئے سونے کی باریاں مقرر کیں کہ آدھی رات ایک سوئے گا اور دوسرا چوکیداری کرے گا۔ جب ابو کبیر سوتا تو تابط شرا پہرہ دیتا لیکن جب تابط شرا سوتا تو ابو کبیر بھی سو جاتا تین راتیں اس طرح گزر گئیں جب چوتھی رات ہوئی تو ابو کبیر سمجھا کہ آج لڑکے پر نیند کا خوب غلبہ ہے رات کا نصف اول ابو کبیر نے نیند کی جب نصف اخیر میں تابط شرا سویا اور ابو کبیر نے سمجھ لیا کہ اب اس پر خوب نیند کا نشہ طاری ہے اور قتل کا بہترین موقع ہے تو اس نے آزمانے کے لئے چھوٹی سی کنکری اٹھائی اور تابط شرا کی طرف پھینکی تو وہ بڑی جستی سے اٹھ گیا اور کہا یہ کیا ہے! ابو کبیر نے کہا مجھے نہیں معلوم اللہ کی قسم! یہ آواز اونٹوں کی طرف سے آئی ہے تو تابط شرا وہاں گیا چکر لگایا کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آ کر سو گیا پھر جب ابو کبیر نے سمجھا کہ اس پر نیند کا غلبہ ہے تو پہلی سے چھوٹی کنکری اٹھائی اور اس کی طرف پھینک دی تو وہ پہلے کی طرح فوراً اٹھ گیا اور کہا یہ میں کیا سن رہا ہوں تو ابو کبیر نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں، جس طرح تم نے سنا میں نے بھی اس طرح سنا ہے، شاید کسی اونٹ نے حرکت کی ہو تو وہ اونٹوں کی طرف گیا لیکن کوئی چیز نظر نہیں آئی تو واپس آ کر سو گیا پھر ابو کبیر نے اس سے بھی بہت چھوٹی کنکری اٹھا کر پھینکی تو وہ پہلے کی طرح فوراً اٹھ گیا اور اونٹوں کا جائزہ لیا لیکن کچھ نظر نہیں آیا تو ابو کبیر کی طرف واپس آ کر کہنے لگا، مجھے لگتا ہے کہ تیری نیت خراب ہے، اللہ کی قسم! اب اگر ایسا ہوا تو میں تجھے قتل کر دوں گا۔ راوی کا کہنا ہے کہ ابو کبیر نے کہا اللہ کی قسم! میں رات کا بقیہ حصہ چوکیداری کرتا رہا اس خوف سے کہ کہیں کوئی اونٹ حرکت کرے اور وہ مجھے قتل نہ کر دے۔ جب وہ واپس آئے تو ابو کبیر نے کہا: میں اس عورت کے قریب کبھی بھی نہیں جاؤں گا اور اس موقع پر لڑکے کی تعریف کرتے ہوئے اس نے یہ اشعار کہے:

① وَلَقَدْ سَرَيْتُ عَلَى الظَّلَامِ بِمَغْشَمٍ جَلْدٍ مِنَ الْفِتْيَانِ غَيْرِ مُثْقَلٍ

ترجمہ:

تحقیق میں نے رات کی تاریکی میں نو جوانوں میں سے ایک پختہ ارادے والے طاقتور ہلکے پھلکے نو جوان کے ساتھ سفر کیا۔

مطلب:

اس شعر میں اور آئندہ اشعار میں شاعر مدوح کی خوبیاں بیان کر رہا ہے اس شعر میں تین خوبیاں بیان کی ہیں۔

حل لغات:

الظَّلَامُ: تاریکی، اندھیرا۔ مَغْشَمٌ: دلیر اور اپنی بات پر اٹل، بڑا ظالم، خود سر۔ جَلَدٌ: صفت، ج: اَجْلَادٌ و جَلَادٌ۔ جَلَدٌ (ک) جَلَادَةٌ، مضبوط و قوی ہونا۔ ناپسند چیز کو برداشت کرنا۔ اَلْفِتْيَانُ مَف: اَلْفَتَى: نوجوان، بچی، بہادر، نادم۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيمُ﴾ (۶۰/۲۱) مُشَقَّلٌ: منع (تفعیل) زیر بار، لدا ہوا، بوجھ میں دبا ہوا، تھکا ہوا، کابل، اوٹکتا ہوا۔ ثَقْلَةٌ: بوجھل کرنا، بھاری کرنا، زیر بار کرنا، تھکا دینا، پریشان کرنا، بوجھ تلے دبا دینا۔

مِمَّنْ حَمَلْنَ بِهِ وَهْنٌ عَوَاقِدٌ حُبْكُ النِّطَاقِ فَشَبَّ غَيْرَ مُهْبِلٍ

2

ترجمہ:

وہ ان جوانوں میں سے ہے جن کے ساتھ عورتیں اس حال میں حاملہ ہوئیں کہ وہ کمر بند کی رسیوں کو گرہ لگانے والی تھیں اسی لئے وہ اس حال میں جوان ہوا کہ محض پھولا ہوا نہیں تھا۔

مطلب:

ممدوح کی ماں جماع کے لئے از خود راضی نہیں ہوئی تھی بلکہ جبراً اس سے جماع کیا گیا تھا جس سے یہ پیدا ہوا۔ عرب کا خیال تھا کہ جو عورت جماع کے لئے راضی نہ ہو اور زبردستی اس سے جماع کیا جائے تو اس کا بچہ طاقتور اور بہادر پیدا ہوتا ہے۔

حل لغات:

حَمَلْنَ: حَمَلَتِ الْمَرْأَةُ: حاملہ ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿حَمَلَتْهُ اُمُّهُ وَهْنًا﴾ (۱۳/۳۱) عَوَاقِدٌ: مَف، العَاقِدَةُ: گرہ لگانے والی، باد، کرنی۔ عَقْدَةُ الْحَبْلِ (ض) عَقْدًا: گرہ لگانا۔ حُبْكُ: مَف: الْحُبْكَةُ: کمر بند، پٹی، ازار باندھنے کی جگہ، پابائے کانیفہ جس میں ازار بند ہوتا ہے۔ النِّطَاقُ: کمر پر باندھی جانے والی پٹی یا پنکا، پنکایا پٹی جسے کام کرنے والی عورت کام کرتے وقت چستی کے لئے کمر پر باندھ لیتی ہے۔ کمر بند، حدود، حلقہ، دائرہ، پیانہ، سلاقہ، سُر۔ مَشَبَّ: الغَلَامُ (ض) سَبَابًا: لڑکے کا جوان ہونا۔ مُهْبِلٌ: مَفَع (تفعیل)، "حَبْلُ اللَّحْمِ فَلَانًا": کسی پر خوب گوشت پڑنا، کچم کچم ہونا۔

وَمُبْرَأٍ مِنْ كُلِّ غَيْرِ حَيْضَةٍ وَفَسَادٍ مُرْضِعَةٍ وَدَاءٍ مُفِيلٍ

1

ترجمہ:

اور وہ حیض کے ہر باقی ماندہ حصے اور دودھ پلانے والی کے فساد اور حالت حمل میں دودھ پلانے والی کی بیماری سے پاک ہے۔

مطلب:

اس شعر میں ممدوح کی تین خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ حیض کے بقیہ حصے سے پاک ہے یعنی اس کی ماں کے ساتھ حیض کے آخری ایام میں جماع نہیں کیا گیا بلکہ وہ طہر کی حالت میں حاملہ ہوئی ہے۔ دوسری یہ کہ وہ فسادِ مَرَضُ سے پاک ہے یعنی جس عورت نے اسے دودھ پلایا ہے اس سے دودھ پلانے کی حالت میں جماع نہیں کیا گیا؛ کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ مَرَضُ سے جماع کیا جائے تو اس کا دودھ خراب ہو جاتا ہے۔ تیسری یہ کہ حاملہ عورت نے اسے دودھ نہیں پلایا، عرب کا خیال تھا کہ حاملہ عورت اگر بچے کو دودھ پلائے گی تو وہ شہسوار نہیں ہو سکتا بلکہ گھوڑے سے گر پڑے گا۔

حل لغات:

مُبْرَأٌ: مفع (تفعیل)، بَرَاءٌ مِنْ كَذَا: بری کرنا، بے قصور و بے گناہ ٹھہرانا، سبکدوش کرنا، بیمار کو صحت یاب بنانا۔ فی القرآن المجید: ﴿كَمَا تَبَرَّؤُا مِنَّا﴾ (۱۶۷/۲) غُبْرٌ: ہر چیز کا آخری اور بقیہ، تھن میں باقی ماندہ دودھ اور بقیہ خون، حیض کے لئے اس کا زیادہ استعمال ہے، ج: غبرات. حَيْضَةٌ: الْحَيْضَةُ: حیض کا چھتھرا، حیض کا خون۔ جَيْضٌ. فَسَادٌ: بگاڑ، خرابی، تعفن، کرپشن، ابتری، قحط و خشک سالی۔ ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ (۳۱/۳۰) ”مَنْ فَسَدَتْ بَطَانَتُهُ كَانَ كَمَنْ غَصَّ بِالْمَاءِ“: جس کے اہل و عیال ہی بگڑ جائیں وہ اس کی طرح ہے جس کو پانی سے اچھولگ جائے کہ اس کی کوئی تدبیر نہیں، کھانا حلق میں پھنس جائے تو پانی سے اتار لیا جاتا ہے، لیکن جب پانی ہی سے اچھولگے تو کیا تدبیر کی جائے!؟

کشتی ہو طوفان میں تو کام آتی ہیں تدبیریں
اگر طوفان ہو کشتی میں تو کیا کام آئیں گی تدبیریں

مَرَضُوعَةٌ: فاء، أَرْضَعَتِ الْأُمُّ: دودھ پیتے بچے والی ہونا، الْوَلَدُ: دودھ پلانا۔ هِيَ مَرَضُوعَةٌ وَمَرَضُوعَةٌ: ج: مَرَضُوعٌ. ﴿وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ﴾ (۱۲/۸۲) مُغِيلٌ: صفت، بچے کو حاملہ ہونے کی حالت میں دودھ پلانا۔

④ حَمَلْتُ بِهِ فِي لَيْلَةِ مَزْوُودَةٍ كَرُّهَا وَعَقْدُ نِطَاقِهَا لَمْ يُحْلَلْ

ترجمہ:

اس کی ماں ڈراؤنی رات میں جبراً اس کے ساتھ حاملہ ہوئی اور اس کے کمر بند کی گرہ نہیں کھولی گئی تھی۔

حل لغات:

مَزْوُودَةٌ: مفع، زَادَهُ (ف)، زَادَا: ڈرانا، گھبرانا۔ لَيْلَةُ مَزْوُودَةٍ: ڈراؤنی رات، کُرَّة، وکُرَّة: مص، جبرا

مجبوراً، بادلِ ناخواستہ، انکار، جبریہ مشقت۔ بعض کے بقول بالضم وہ کام جس پر خود اپنے آپ کو مجبور کیا جائے اور بالفتح جو کام دوسروں سے زبردستی کیا جائے۔

..... ⑤ فَاتَتْ بِهِ حُوشَ الْفُؤَادِ مُبْطِنًا مُهْذًا إِذَا مَا نَامَ لَيْلُ الْهُوجَلِ

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے جنتا تیز فہم باریک پیٹ والا کم سونے والا جب کہ ست آدمی کی رات سوتی ہے۔

فائدہ:

اس میں ”نام“ کی اسناد ”لیل“ کی طرف ہے جو اس کا غیر ماضی لہ ہے؛ لہذا یہ اسناد مجاز عقلی ہے۔

حقیقت عقلیہ کی تعریف:

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ جہتی (وضع کیا گیا) ہے، جیسے: فعل معروف، اسم فاعل، اسم تفعیل اور صفت مشبہ کی اسناد ان کے فاعل کی طرف، اسی طرح فعل مجہول اور اسم مفعول کی اسناد مفعول کی طرف۔

مجاز عقلی کی تعریف:

فعل یا شبہ فعل کی اسناد اس کی طرف کرنا جس کیلئے وہ جہتی نہ ہو جیسے فعل یا شبہ فعل کی اسناد زمان کی طرف یا مکان کی طرف یا فعل معروف کی اسناد مفعول کی طرف اور فعل مجہول کی اسناد فاعل کی طرف۔

حل لغات:

حُوشُ الْفُؤَادِ: تیز فہم آدمی، مضبوط دل کا آدمی۔ الْفُؤَادُ: دل، بسا اوقات عقل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ (۳۶/۱۷) ج: أَفْبَدَةٌ، مُبْطِنٌ: پتے اور پٹیکے ہوئے پیٹ والا، وہ گھوڑا جس کی پیٹھ اور کمر سفید ہو۔ مُهْذٌ: بہت جاگنے والا، بہت لم سونے والا۔ ”فُلَانٌ مُهْذٌ“: چوکنا اور محتاط آدمی۔ الْهُوجَلُ: بے نشان دور کا بیابان، بے نشان راستہ، ایسی زمین جس میں کچھ پتہ نہ چلے، ست، بے وقوف، بدکار عورت، لمبی رات، اونگھ کا بقیہ، کشتی کا لنگر، ماہر رہبر، ست رفتاری۔

..... ⑥ فَاذَا نَبَذَتْ لَهُ الْخَصَاةَ رَأَيْتَهُ يَنْزُو لِيُوقِعَهَا طُمُورَ الْأَخْيَلِ

ترجمہ:

جب تو اس کی لطف کنکری پھینکے تو اسے دیکھے گا کنکری کے گرنے کے وقت شکرے کے کودنے کی طرح کودتا ہے۔

حل لغات:

نَبَذْتُ: نَبَذَ الشَّيْءَ (ض) نَبَذًا: ڈالنا، پھینکنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَلِكَ سَوَّلْتُ لِي نَفْسِي﴾ (۹۶/۲۰) الْخَصَاؤُ: پتھری، سنگریزہ، کنکری، پتھریاں۔ ج: خَصِيَّاتٌ، خَصِيٌّ: يَنْزُو: نَزَا (ن) نَزْوًا: کودنا، اچھلنا۔ علیہ: کسی پر گر کر اس کو روندنا، حملہ کرنا، جست لگا کر پہنچنا۔ بہ الشرُّ: کسی کا شرارت پر آمادہ ہونا۔ طُمُورٌ مَصٍّ، طمر (ض) طُمُورًا: نیچے کی طرف چھلانگ لگانا، نیچے کودنا، اچھلنا۔ الْأَخْيَلُ: ایک بدشگونی کا پرندہ، سبز رنگ کا ایک پرندہ جس کے بازوؤں پر دوسرے رنگ کا دھبہ ہوتا ہے، شاہین، اکڑ باز، متکبر۔

7..... وَإِذَا يَهَبُ مِنَ الْمَنَامِ رَأَيْتَهُ كَرُّ تَوْبٍ كَعَبِ السَّاقِ لَيْسَ بِزُمْلٍ

ترجمہ:

قاہر جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو تو اسے پنڈلی کی ہڈی کی طرح سیدھا دیکھتے گانہ کہ کمزور۔

مطلب:

انسان جب نیند سے اٹھتا ہے تو سست اور ڈھیا ہوتا ہے اور انگڑائیاں لیتا ہے لیکن مدوح نیند سے اس طرح اٹھتا ہے کہ کسی قسم کی سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔

حل لغات:

يَهَبُ: هَبَّ مِنَ النَّوْمِ (ن) هَبُّوْبًا: کسی کا نیند سے جاگنا۔ الْمَنَامُ: نیند، خواب۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى﴾ (۱۰۲/۳۷) سونے کی جگہ۔ ج: مَنَامَاتٍ. رُتُوبٌ: مَصٍّ، رَتَبَ الشَّيْءَ (ن) رُتُوبًا: چیز کا اپنی جگہ بلا حرکت قائم و ثابت رہنا، سیدھا کھڑا رہنا، دشوار جگہ پر ٹھہر جانا۔ كَعَبٌ: ٹخنہ، پنڈلی اور سر کا جوڑ، ہردو ہڈیوں کا جوڑ، بانس یا مگنے کے دوپوروں کے درمیان کی گرہ۔ السَّاقِ: پنڈلی، ٹانگ (مَوْنُث) درخت وغیرہ کا تنہ جس پر شاخیں نکلتی ہیں، ج: سُوقٌ، بَسَاقٌ، أَسُوقٌ، ﴿فَاسْتَوَى عَلَى سُوْقِهِ﴾ زُمْلٌ: کمزور، بزدل و کمینہ۔

8..... مَا إِنْ يَمَسُّ الْأَرْضَ إِلَّا مَنَكِبٌ مِنْهُ وَحَرْفُ السَّاقِ طَيِّ الْمَحْمَلِ

ترجمہ:

(:عالت نیند) زمین سے محض اس کا کندھا اور اس کی پنڈلی کا کنارہ ہی چھوتا ہے، وہ تلواریں کے پر تلنے کی طرح

زمین سے لیٹا ہوا نہیں ہوتا۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو چپٹ لیٹ کر یا پھیل کر نہیں سوتا؛ کیونکہ اس طرح غفلت کی نیند طاری ہو جاتی ہے بلکہ پہلو کے بل لیٹتا ہے۔

حل لغات:

يَمْسُ: مَسَّ الشَّيْءُ (ن، س) مَسًا: چھونا، ہاتھ لگانا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَا يَمْسُهُ إِلَّا السُّطَهْرُونَ﴾ (۵۶-۷۹) مَسِكَتْ: کندھا، گوشہ، ہر چیز کا کنارہ، پہلو، زمین کا بلند حصہ، سردار قوم۔ ج: مَسَاكِبُ. ﴿فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ﴾ (۱۵/۶۷) طَيًّا: مص، طوی الشَّيْءُ (ض) طَيًّا: موڑنا، طے کرنا، لیٹنا۔ ﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ﴾ (۱۰۴/۲۱) الْمَحْمَلُ: تلواریں کا پر تلہ۔ ج: مَحَامِلُ.

⑤ وَإِذَا رَمَيْتَ بِهِ الْفِجَاجَ رَأَيْتَهُ يَهْوِي مَخَارِمَهَا هَوِيَّ الْأَجْدَلِ

ترجمہ:

اور جب تو اسے پہاڑی کشادہ راستوں میں چھوڑ آئے تو دیکھے گا کہ وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر شکرے کے جھپٹنے کی طرح چڑھ جائے گا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے ممدوح کے نیچے سے تیزی کے ساتھ اوپر چڑھنے کو باز کے تیزی کے ساتھ اپنے شکار پر بلندی سے جھپٹنے سے تشبیہ دی ہے، یعنی ممدوح کا تیزی سے اوپر چڑھنا مشبہ اور شکرے کا شکار کی طرف تیزی سے لپکنا مشبہ بہ اور سرعت رفتار وجہ تشبیہ ہے۔

جھپٹنا پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

حل لغات:

رَمَيْتَ: رَمَى الشَّيْءُ (ض) رَمَاءً: بڑھنا، زیادہ ہونا۔ الشَّيْءُ رَمِيًّا: ہاتھ سے ڈالنا، پھینکنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَسَكِنُ اللَّهُ رَمِيَّ﴾ (۸/۱۷) عربی مقولہ ہے: "رَبُّ رَمِيَّةٍ مِنْ غَيْرِ رَامٍ": کبھی تیر اندازی کا کام وہ بھی کر لیتا ہے جو تیر اندازی نہیں جانتا۔ الْفِجَاجُ: مف، الفجج: طویل کشادہ راستہ۔

يَهْوَى: هَوَى الشَّيْءُ (ض) هَوِيََا: اوپر سے نیچے آنا۔ ﴿وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَى﴾ (۱/۵۳) اَلْهَوَى: میلان، محبت۔ ”إِنَّ الْهَوَى مِنَ النَّوَى“۔ محبت دوری سے پیدا ہوتی ہے۔ خواہش نفس، خواہشمند طبیعت۔ ﴿فَاخُكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى﴾ (۲۶/۳۸) محبوب و پسندیدہ شے۔ ج: اَهْوَاءُ۔

فائدہ:

هَوَى کا استعمال زیادہ تر غیر محمود چیزوں کے لئے ہوتا ہے، اسی لئے کہتے ہیں: ”فَلَانٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ“۔ مَخَارِمُ: مف، مَخْرِمُ: پہاڑ یا ریت میں راستہ۔ مَخْرِمُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی نکلی ہوئی نوک۔ الْأَجْدَلُ: شکرہ۔ ج: أَجَادِلُ۔

..... ⑩ وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى أَسْرَةٍ وَجْهَهُ بَرَقَتْ كَبْرُقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

ترجمہ:

اور جب تو اس کے چہرے کی خوبیوں کو دیکھے تو چمکنے والے بادل کی طرح چمک رہی ہیں۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں شاعر نے کہا تھا کہ وہ پھولا ہوا نہیں ہے تو کہیں اس سے یہ گمان نہ ہو کہ بعض دبلے حضرات کی طرح اس کا چہرہ بھی مرجھایا ہوا اور جھریوں کی وجہ سے بدنما بنا ہوا ہے بلکہ اس کا چہرہ روشن و تاباں ہے۔

حل لغات:

نَظَرْتُ: نظر الى الشيء (ن) نَظَرًا: کسی چیز پر نگاہ ڈالنا، غور سے دیکھنا۔ فیہ: غور و فکر کرنا۔ عربی مقولہ ہے: ”مَنْ نَظَرَ فِي الْعَوَاقِبِ سَلِمَ مِنَ النَّوَائِبِ“ جو انجام پر نظر رکھے گا وہ حادثوں سے محفوظ رہے گا۔ أَسْرَةٌ: مف، مِرَارٌ: تھیلی کے اندر کی لکیریں۔ پیشانی اور چہرہ کے خطوط۔ وَجْهَةٌ: سردار قوم، شریف و معزز آدمی۔ ج: وَجُوهٌ۔ چہرہ، صورت، مظہر، ہر شے کا سامنے والا حصہ، نفس شے، ذات۔ فی القرآن المجید: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ (۸۸/۲۸) دل۔ فی الحدیث: ((لَتَسُوْنُ صُفُوْفِكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ)) زمانہ کا ابتدائی حصہ، دن کا اول حصہ، صبح کی نماز، ستارے کا دکھائی دینے والا جز، کپڑے کا دکھائی دینے والا حصہ، کسی مسئلہ کا صاف دکھائی دینے والا مفہوم، گھر کا سامنے والا حصہ جس میں دروازہ ہوتا ہے، تھوڑا پانی، مرتبہ، قصد، سمت، گوشہ، پہلو، جانب، طرف، راستہ، ڈگر، صحت، کلام کا مقصود بالذات مفہوم و مطلب، صفت، سبب، بنیاد، مد، سارنگی کی نئے کا کنارہ والا جز، سطح۔ بَرَقَتْ: برق (ن) بَرَقًا: بجلی کا چمکنا، جھلانا، چمکنا۔ ﴿يَكَادُ الْبَرَقُ يَخْطِفُ أَبْصَارَهُمْ﴾ (۲۰/۲) العارض: افق میں پھیلا ہوا بادل۔ ﴿هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ (۲۲/۳۶) پہاڑ، چہرے کا ایک حصہ، رخسار، گردن کا

ط، پیش آمدہ مصیبت، درمیش معاملہ، عارضی غیر دائمی، رکاوٹ مانع، دانتوں کی کچلی، واقعہ۔ ج: عوارض۔ الْمُتَهَلِّلُ: تَهَلُّلُ الشَّحَابِ: بادل کا چمکنا۔

..... 11 صَغْبُ الْكَرِيهَةِ لَا يُرَامُ جَنَابُهُ مَاضِي الْعَزِيمَةِ كَالْحُسَامِ الْمِقْصَلِ

ترجمہ:

وہ کاٹنے والی تلوار کی طرح ارادے کو پورا کرنے والا، سخت جنگجو ہے اس کے گھر کے محن کا ارادہ نہیں کیا جاسکتا۔

مطلب:

کسی کی جرأت نہیں کہ اس کے گھر کو میلی نظر سے دیکھے اور جس طرح تیز دھار تلوار کاٹ کر رکھ دیتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنا ارادہ پورا کر کے ہی رہتا ہے۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
وہ تلاطم خیز موجوں سے گھبرایا نہیں کرتے

حل لغات:

صغب: دشوار، سخت، مشکل، خود ردار آدمی، دشوار گزار۔ الْكَرِيهَةُ: جنگ یا جنگ کی شدت، گھسان کی لڑائی، آفت، مصیبت۔ يُرَامُ: رامہ (ن) رَوْمًا: قصد کرنا، چاہنا۔ جَنَابُ: محلہ، گھر کا محن، حفاظت، گوشہ، لقب تعزلیسی۔ مَاضِي: گزشتہ زمانہ، وہ فعل جو گزشتہ زمانہ پر دلالت کرے، جاری، نافذ ہو کر رہنے والا، تیز، تیز تلوار۔ ج: مواض۔ الْعَزِيمَةُ: پختہ ارادہ، حوصلہ، وہ کہ جس کا پختہ ارادہ کیا گیا ہو۔ الْحُسَامُ: تیز تلوار۔ حُسَامُ السَّيْفِ: تلوار کی دھار۔ الْمِقْصَلُ: تیز تلوار، تیز طراز زبان۔

..... 12 يَحْمِي الصَّحَابَ إِذَا تَكُونُ عَظِيمَةً وَإِذَا هُمْ نَزَلُوا فَمَا وَى الْعَيْلَ

ترجمہ:

جب کوئی بڑا واقعہ پیش آئے تو دوستوں کی حفاظت کرتا ہے اور جب وہ اس کے ہاں مہمان بنیں تو فقراء کے لئے جائے پناہ ہے۔

مطلب:

وہ دوست و احباب کو مشکل وقت میں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور دوست یا کوئی بھی خواہ فقیر ہی کیوں نہ ہو سب کی مہمان نوازی کرتا ہے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

حل لغات:

يَحْمِي: حمى الشيء فلاناً (ض) حمياً. حفاظت کرنا، بچانا۔ عربی مقولہ ہے: "رُبَّ حَاسِمٍ لَا يُفِيهِ وَهُوَ جَادِعُهُ". بہت سے اپنی ناک بچانے والے دراصل اسے کاٹنے والے ہوتے ہیں۔ عَظِيمَةٌ: مصیبت، آفت، مشکل معاملہ۔ ج: عَظَائِمُ. نزلوا: نزل (ض) نَزُولًا: اترنا، اوپر سے نیچے آنا۔ فِى الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ﴾ (۱۰۵/۱۷) عن الامر والحق: کسی معاملہ یا حق کو چھوڑنا، دست بردار ہونا۔ بالمکان و فیہ: قیام کرنا۔ علی القوم: کسی قبیلہ یا جماعت کا مہمان بننا۔ عربی مقولہ ہے: "إِذَا نَزَلَ بِكَ الشَّرُّ فَاقْعُدْ". جب تجھ پر برائی آئے تو بیٹھ جا۔ مَأْوَى: اسم ظرف، پناہ گاہ، ٹھکانہ۔ ج: مَأْوٍ. ﴿قَالَ مَأْوِىَ إِلَى جَبَلٍ يَعْصِفُنِى مِنَ الْمَاءِ﴾ (۴۳/۱۱) الْعَيْلُ: مف. غَائِلٌ: محتاج ہونا، کثیر العیال ہونا۔

وَقَالَ تَابُّطُ شَرًّا (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

اس کے چچا کے بیٹے یعنی شمس بن مالک نے اسے عمدہ ادب تحفے میں پیش کئے، تو شاعر نے شکر یہ ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

..... ① اَنِى لِمُهْدٍ مِنْ ثَنَائِى فَقَاصِدِهِ | لِابْنِ عَمِّ الصَّدَقِ شَمْسِ بْنِ مَالِكٍ

ترجمہ:

میں اپنی تعریف کا ہدیہ پیش کر رہا ہوں اس کے ساتھ ارادہ کرتا ہوں اپنے چچا کے بچے بیٹے شمس بن مالک۔

حل لغات:

مُهْدٍ: فاء (الفعال) اهدى الهدية الى فلاناً وله: اعزاز کسی کو ہدیہ یا تحفہ دینا۔ ثَنَاءٌ: تعریف، مدح، شکر۔ ج: اَثْنٌ. الصَّدَقُ: سچ، فضیلت، سختی، مضبوطی، صلاح۔ شعر میں پہلے تینوں معانی مراد ہو سکتے ہیں۔ فِى الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاَجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا﴾ (۸۰/۱۷) عربی مقولہ ہے: "الصِّدْقُ يُنْبِئُ عَنْكَ لَا الْوَعْدُ": عمل کی سچائی تمہاری خبر دے گی نہ کہ دھمکی، یعنی دشمن کا سچا مقابلہ شجاعت ظاہر کرے گا نہ کہ خالی دھمکی۔

..... ② اَهْزُبْهُ لِّىْ نَذْوَةً الْحَى عِطْفَةً | كَمَا هُوَ عِطْفِىْ بِالْهَجَانِ الْاَوَارِكِ

ترجمہ:

میں قبیلہ کی محفل میں تعریف کر کے خوشی سے اس کی گردن جھماؤں گا جس طرح اس نے پیلو کے درخت چرنے والے سفید اونٹوں سے میری گردن جھمائی۔

مطلب:

جس طرح اس نے مجھے اونٹوں کا تحفہ دیکر خوش کیا ہے اسی طرح میں بھی اپنے خاندان کے سامنے اس کی ایسی تعریف کروں گا کہ وہ خوشی سے جھوم اٹھے گا۔

حل لغات:

أَهْزُ: هَزَّ الشَّيْءُ (ن) هَزًّا: چیز کو حرکت دینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَهَزَىٰ إِلَيْكَ بِجُدْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رُطْبًا جَنِيًّا﴾ (۲۵/۱۹) هَزَّ الرَّجُلُ (ض) هِزَّةً: نشاط و فرحت محسوس کرنا، ہشاش بشاش ہونا، موڈ میں ہونا۔ اهتز: ہلنا، جھومنا۔ ﴿فَلَمَّا رَأَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَىٰ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ﴾ (۳۱/۲۸) ندوة: اسم مرہ، ایک دفعہ کا اجتماع، جماعت، مجلس، سخاوت، مشورہ۔ دار الندوة: زمانہ جاہلیت میں "مکہ مکرمہ" میں قیریش کا دار المشورہ اسی نام سے موسوم تھا جسے قصی بن کلاب نے بنایا تھا بعد میں اس کے لڑکے سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر دارالامسارۃ (گورنر ہاؤس) بنادیا۔ السخی: زندہ، زندہ دل، باقی۔ فعال، متحرک، تازہ، محلہ، قبائل میں سے چھوٹا قبیلہ۔ ج: أخياء: عطف: بغل، کنارہ، انسان کے سر سے کوہے تک کا حصہ۔ ﴿ثَانِي عَطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (۹/۲۲) الہجان: خالص عمدہ چیزیں، اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ، مذکر، مونث اور مفرد جمع کے لئے۔ الأوارک: مف، الأراک: پیلو کا درخت۔ آرک: (ن، ض) أَرُوْنَا، الجمل: اونٹ کا پیلو کے درخت کے پتے کھانا۔

③ قَلِيلُ الشَّكَايِ لِلْمُهْمِ بِصِيَّةٍ كَثِيرُ الْهُوَى شَتَّى النُّوَى وَالْمَسَالِكِ

ترجمہ:

اپنے اوپر آنے والی بڑی بڑی مصیبتوں کی شکایت نہیں کرتا، زیادہ خواہشات، مختلف نیتوں اور راستوں والا ہے۔

مطلب:

انتہائی مستقل مزاج ہے کہ کسی مشکل کی شکایت نہیں کرتا اور ایسا باہمت ہے کہ اس کا فقط ایک مقصد نہیں، بلکہ اس کے مقاصد زیادہ ہیں اور ان کے حصول کے لئے بڑی کوشش کرتا ہے۔

حل لغات:

قَلِيلٌ: تھوڑا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّاي فَاتَّقُونَ﴾ (۴۱/۲)
کیا ب، د بے جسم کا آدمی، معمولی۔ شعر میں ”عدم“ کے معنی میں ہے۔ ج: اِقْلَاءٌ وَقُلُلٌ: التَّشْكِي: مص، (تفعل)
تَشْكِي وَاشْتَكِي: بیمار ہونا۔ الیہ: شکایت کرنا۔ ﴿وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ﴾ (۱/۵۸) اَلْمُهْمُّ: سخت و تشویش ناک
معاملہ، قابل توجہ مسئلہ، اہم و ضروری، غور و فکر کا حامل معاملہ، مشغول کرنے والا معاملہ۔ ج: مَهَامٌ: يُصِيبُ:
أَصَابَ: آدمی کا حق بجانب ہونا، قول و فعل میں صحیح و ٹھیک ہونا۔ الشیء: پالینا، الخطبُ فلانا: کسی پر مصیبت آنا،
الرجل: لائق ہونا۔ ﴿قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا﴾ (۴۱/۹) کَثِيرٌ: بہت، وافر، زیادہ۔ ﴿يُضِلْ بِهِ
كثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا﴾ (۲۶/۲) اَلْهَوَى: مصدر مبنی للمفعول، میلان، محبت، عشق، خیر و شر دونوں میں، خواہش
نفس۔ ﴿مَنْ اتَّخَذَ إِلَهًا هَوَاهُ﴾ (۲۳/۲۵) ﴿فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى﴾ (۱۳۵/۵) خواہش مند طبعیت، محبوب
و پسندیدہ چیز۔ ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ﴾ (۷۷/۵) مَشَى: مف، اَلشَّيْءُ: منتشر و متفرق، مختلف،
بکھرا ہوا۔ ﴿إِنْ سَأَلْتُمْ لَشَيْءٌ﴾ (۴/۹۲) اَلنَّوَى: مصدر مبنی للمفعول، نَوَى الامر (ض) نَوَى: ارادہ کرنا، نیت
کرنا، فی الحدیث: ((انما الاعمال بالنیات)) اَلنَّوَى: دوری، سفر، پردیس، منزل سفر، وہ جگہ جہاں کا مسافر ارادہ
کرے قریب ہو یا دور، گھر، گھٹلیاں۔ اَلْمَسَالِكُ: مف: مَسْلَكٌ: راستہ، کسی جماعت کا مخصوص طریقہ، روش، پانی
کا راستہ۔ مَسْلَكٌ (ن) المکان و بہ وفیہ: داخل ہونا اور پار ہونا، الشیء و فی الشیء و بہ: ایک چیز کو دوسری
چیز میں داخل کرنا۔ ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ﴾ (۴۲/۷۴)

④..... يَظَلُّ بِمَوْمَاةٍ وَيُمْسِي بِغَيْرِهَا جَحِيشًا وَيَعْرُورِي ظُهُورَ الْمَهَالِكِ

ترجمہ:

وہ صبح کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں ہوتا ہے تو شام کو کسی دوسرے میں، وہ پر عزم ہے اور ہلاکتوں کی ننگی پیٹھ پر
سواری کرتا ہے۔

بجلی ہوں، نظر کوہ و بیاں پہ ہے میری
میرے لئے شایاں خس و خاشاک نہیں ہے

حل لغات:

مَوْمَاةٌ: وسیع بیابان یا لُحْ و دق صحراء، جنگل۔ ج: مَوَامِسِي: امسی القوم: شام کے وقت میں داخل
ہونا۔ اصبح کی ضد ہے۔ فی القرآن المجید: ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴾

(۱۷/۳۰) جمعیشا: رجل جمعیش: مستقل رائے والا مرد۔ یعروزی: (افعیعال)، اِغْرُوزِی الْفَرَسِ: بنگی پیٹھ پر سوار ہونا: الـجُلُ: تنہا سفر کرنا۔ ظُہُورٌ: مف: الظَّہَر: پیٹھ، اوپر کا بیرونی حصہ۔ اَلْمَهَالِكُ: مف: اَلْمَهْلِكَةُ: لام پر تینوں حرکتیں درست ہیں، ہلاکت کی جگہ، ریگستان، بیابان۔

⑤ وَيَسْبِقُ وَقَدْ الرِّيحُ مِنْ خَيْثُ يَنْتَحِي بِمُنْخَرِقٍ مِنْ شِدَّةِ الْمُتَدَارِكِ

ترجمہ:

جدھر بھی رخ کرتا ہے ہوا کے اگلے حصے سے سبقت لے جاتا ہے مسلسل چلنے کی وجہ سے پھٹے ہوئے لباس میں۔

مطلب:

ممدوح کی سبک رفتاری کو بیان کرنا مقصود ہے اور جو تیز چلتا ہے اس کا لباس (خصوصاً شلوار) ہوا یا دیگر اشیاء سے ٹکرائے اور کثرت سفر کی وجہ سے پھٹ جاتا ہے۔

حل لغات:

يسبق: سبق الی کذا (ض) سَبَقًا: کسی چیز کی طرف کسی سے آگے بڑھنا۔ علی قومہ: کرم و سخاوت میں سب سے بڑھ جانا۔ علی کذا: غالب ہونا۔ سابق الی الشیء: کسی شے کی طرف دوڑنا، جلدی سے آنا۔ فی القرآن المجی: ﴿سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ﴾ (۲۱/۵۷) استبقوا الی الشیء: کسی شے کی طرف پہنچنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ ﴿وَاسْتَبَقَا الْبَابَ﴾ (۲۵/۱۲) عربی مقولہ ہے: "سَبَقَ سَيْلُهُ مَطْرَةً". اس کا سیلاب اس کی بارش سے پہلے آگیا، یعنی نفع سے پہلے نقصان ہو گیا۔ وَفَسَدَ: آدمیوں کی جماعت جو مشترکہ کام کے لئے بھیجی جائے، وفد۔ ج: وَفُود. السریح: ہوا، ج: أَرْيَاح: بُحْر، اچھی چیز، رحمت، مدد، قوت، غلبہ۔ ینتحي انتحاء الشیء: قصد و ارادہ کرنا، لہ: کسی پر اعتماد کرنا اور اس کی طرف جھکنا۔ منخرق: فسا (انفعال)، تیز رفتار۔ انخرق الشیء: پھٹنا۔ اَلْمُتَدَارِكُ: (تفاعل)، تَدَارَكَ الْقَوْمُ: ایک کا دوسرے سے آملنا۔

⑥ إِذَا حَاصَ غَيْنِيهِ تَكْرَى النُّومِ لَمْ يَزَلْ لَهُ كَالِيٍّ مِنْ قَلْبٍ شَيْخَانٍ لَا يَكِبُ

ترجمہ:

جب اونگھ اس کی آنکھیں بند کرتی ہے تو ہوشیار بہادر آدمی کا دل اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

مطلب:

جب وہ سوتا ہے تو اس کا دل نہیں سوتا بلکہ جسم کی حفاظت کر رہا ہوتا ہے اگر معمولی خطرہ محسوس ہو تو فوراً بیدار

ہو جاتا ہے۔ اس شعر میں نیند کی حالت کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

خاص: الثوب (ن) خواصا: سلائی کرنا، دور دور ٹانگے لگانا۔ کمری: نیند، اونگھ۔ ج: اکراء۔ یزل۔ ال (ن) ذوالا: جاتا رہنا، پھر جانا، الگ ہونا، ہلاک ہونا، ست پڑنا، ناپید ہونا، ختم ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلِ مَا لَكُم مِّنْ زَوَالٍ﴾ (۴۴/۱۴) کالیء: فاء، کلا اللہ فلانا (ف) کلا: حفاظت کرنا۔ ﴿قُلْ مَن يَكْلُوْهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرِّحْمٰنِ﴾ (۴۲/۲۱) الشیخان: لمبا، غیرت مند، ہوشیار، شاح علی حاجتہ (ض)، شیخا: چوکنار ہنا، چوکس ہونا، کوشش کرنا، ڈرنا۔ فاتیگ: دلیر، بہادر، بے دھڑک، مہلک۔ ج: فتاک۔

⑦ وَيَجْعَلْ عَيْنِيَّه رِبِيْنَةً قَلْبِهٖ اِلٰى سَلَةِ مِنْ حَدٍ اَخْلَقَ صَايَك

ترجمہ:

اور اپنی آنکھوں کو اپنے دل کا محافظ بناتا ہے بے نیام خون جمی ہوئی چکنی تلوار کی دھار کی طرف۔

مطلب:

اس کی آنکھوں کی بیداری کو تشبیہ دی ہے مقدمۃ الجیش سے، جس طرح مقدمۃ الجیش آنے والے خطرے سے آگاہ کرتا ہے اسی طرح اس کی آنکھیں دل کو خطرے سے آگاہ کر دیتی ہیں اور خون آلود تلوار ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتی ہے۔ اس شعر میں حالت بیداری کو بیان کیا ہے۔

حل لغات:

رِبِيْنَةً: فوج کا دید بان، ہراول دستہ۔ ج: رَبَايَا۔ سَلَةِ: اہم مرہ، ایک بار تلوار سونپنا، ایک جنبش، تلوار کی برآمدگی، حرکت، چوری، گھوڑے کی ایک دوڑ، ٹوکری، کنڈی۔ ج: سِلَالٌ۔ حَدٌ: سرحد، کسی چیز کی حدود، چار دیواری، انتہاء، آخری حصہ، کنارہ، دھار، تیزی، جوش، غنشی کیفیت، غصہ، تعریف، مجرم کیلئے شرعاً واجب ہونے والی مخصوص سزا۔ ج: حَدُوْدٌ۔ ”دو چیزوں کے درمیان کی نوک، چیز کی انتہا۔ فی القرآن المسجی: ﴿وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ﴾ (۱/۶۵) الحد من السیف: تلوار کی دھار۔ اخلاق: خَلِيقُ الشَّيْءِ (س) خَلَقًا: چکنا و ملائم ہونا، نرم ہونا۔ الثوب: پرانا ہونا۔ یہاں یہ دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں، ہموار ہونا۔ صَائِكٌ: صاک بہ المسک ونحوہ (ن) صَوْتُكَ: مشک کا چپکنا، لگنا۔ صَبِكُ الدَّمُ (ض) صَائِكًا: خون کا خشک ہونا، بہ: چپکنا۔

8 اِذَا هَزَهٗ فِي عَظْمٍ قِرْنٌ تَهَلَّلَتْ نَوَاجِذُ افْوَاهِ الْمَنَایَا الضُّوَا حُكْ

ترجمہ:

جب کسی ہمسر کی ہڈی میں تلواریں کو ہلاتا ہے تو ہنسنے والی موتوں کے مونہوں کی آخری داڑھیں چمکنے لگتی ہیں۔

مطلب:

ایسا سخت وار کرتا ہے کہ تلوار گوشت کو کاٹتی ہوئی ہڈی تک پہنچ جاتی ہے اس کا ری ضرب سے موت اپنی مراد کے حصول پر خوشی سے ایسے قمقمے لگاتی ہے کہ اس کی آخری داڑھیں نظر آتی ہیں۔

جب تیری شمشیر سے کتنے ہی سراڑ جائیں گے
رنگ سب کے باعث خوف و خطر اڑ جائیں گے

حل لغات:

عَظْمٌ: ہڈی۔ ج: عِظَامٌ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ﴾ (۷۸/۳۶) کسی چیز کا بڑا حصہ، ہل میں لگا ہوا نوکدار لوہا۔ قِرْنٌ: سینگ، انسان اور شیطان کے سر کا کنارہ (جہاں جانور کا سینگ ہوتا ہے) قوم کا سردار، تلوار یا پھلکے کی دھار، سورج کی پہلی کرن، پہاڑ یا ٹیلے کی چوٹی، ٹڈی کے سر کا بال، لوبیا وغیرہ کا غلاف، پھلی (بس میں بیج یا دانے ہوتے ہیں) صاف چمکا پتھر جس پر کوئی نشان نہ ہو، دوڑ کا ایک پھیرا، سوسال کا عرصہ، صدی، زمانہ۔ فِي الْحَدِيثِ: ((خَيْرُ الْقُرُونِ قُرْنِي)) ایک صدی کے لوگ، نسل، عورت کی زلف۔ ج: قُرُونٌ. تَهَلَّلْتُ: (تفعل)، تھلل الوجه: چہرے کا چمکنا۔ نَوَاجِذُ: مف: الناجذ: داڑھ۔ "عَضُوا عَلَيْهِ بِالنَّوَاكِذِ". الْمَنَایَا: مف: الْمَنِيَةُ: موت۔ "الْمَنِيَةُ لَا الدُّنْيَا": یعنی ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔ الضُّوَا حُكْ: مف: ضَا حُكَّةٌ: ہر وہ دانت جو ہنسنے میں ظاہر ہو۔ اِغْلَى دَانَتْ: کے قریب والی داڑھ۔ ضَا حُكَّةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ﴿(۳۹/۸)﴾

9 يَرَى الْوَحْشَةَ الْاَنْسَ الْاَنِيسَ وَيَهْتَدِي بِحَيْثُ اهْتَدَتْ اُمُّ النُّجُومِ الشَّوَابِكُ

ترجمہ:

وہ تنہائی کو مانوس دوست سمجھتا ہے اور وہاں راستہ پاتا ہے جہاں کہکشاں راستہ پاتی ہے۔

مطلب:

تنہائی سے مانوسیت کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ وہ جنگلات و بیابانات کے سفر کا عادی ہے جس کی وجہ سے

لوگوں سے کم میلاپ ہوتا ہے جس طرح کہکشاں اپنا راستہ جانتی ہے اسی طرح یہ بھی اپنے راستوں سے واقف ہے، دوسری یہ کہ وہ اکثر غارت گری اور لوٹ مار کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دشمن زیادہ ہیں لہذا وہ تنہائی میں ہی عافیت سمجھتا ہے۔

حل لغات:

الْوَحْشَةُ: خلوت، خوف، یا تنہائی کی وجہ سے طبیعت کا انقباض، عدم انسیت، لوگوں سے بیزاری، دوری، قسوت قلبی۔ الْأُنْسُ: الْأُنْسُ: انسیت۔ انس بہ والیہ (س) أَنْسَا: مانوس ہونا، سکون محسوس کرنا، محبت ہونا۔ یہتدی: ہدایت پانا، ہدایت چاہنا، ہدایت پر قائم رہنا۔ ام: ماں۔ فی القرآن المجید۔ ﴿قَالَ يَا ابْنَ أُمٍّ لَا تَأْخُذْ بِلِخْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي﴾ (۹۳/۲۰) دادی، جز، اصل۔ ج: أُمَاتٌ وَأُمَهَاتٌ. ﴿وَأُمَهَاتٌ نِسَاءُكُمْ﴾ (۲۳/۴) ام النجوم: ستاروں کی کہکشاں۔ الشوابک: مف: شابک: پیچیدہ، پر پیچ۔

وقال قطري بن الفجاءة (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: قطری بن فجاءة ہے (متوفی ۷۸ھ/۶۹۷ء) (اور بعض نے ۷۷ھ لکھا ہے) یہ سردار ان خوارج سے ہے اور یہ خطیب، شہسوار اور شاعر تھا۔ قطری: اس میں "ی" نسبت کی ہے، شہر "قطر" کی طرف منسوب ہے جو "بحرین" اور "عمان" کے درمیان واقع ہے۔ شاعر کے والد کا نام "فجاءة" اس طرح پڑا کہ وہ "یمن" گئے تھے اور اچانک آگئے تو لوگوں نے کہا "فجاءة" (اچانک) تو ان کا نام ہی "فجاءة" پڑ گیا۔

①..... أَقُولُ لَهَا وَقَدْ طَارَتْ شَعَاعًا مِنْ الْأَبْطَالِ وَيُحَكِّ لَا تُرَاعِي

ترجمہ:

میرا نفس (دل) بہادروں کے ڈر سے ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا تو میں نے اس سے کہا: تجھ پر افسوس! مت ڈر۔

حل لغات:

طَارَتْ: طار الطائر ونحوه (ض) طَيَّرًا: اپنے دل کو ہلا کر ہوا میں بلند ہونا۔ طَارَتْ نَفْسُهُ شَعَاعًا: بے چین و پریشان ہونا۔ شَعَاعًا: شَعَاعٌ: متفرق و منتشر۔ کہتے ہیں: دَمٌ شَعَاعٌ. ذَهَبَتْ نَفْسُهُ أَوْ قَلْبُهُ شَعَاعًا. اس کا دل پریشان اور ذہن منتشر ہو گیا۔ الْأَبْطَالُ: مف: الْبَطْلُ: دلیر و بہادر ہونا، سورما، ہیرو، میرا فسانہ، شہسوار، ممتاز کھلاڑی۔ وَيُسَخُّ: رحم و ترس کھانے کا کلمہ۔ کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے اور کبھی ویسے کے معنی بھی دیتا ہے۔

وَيُحْك: تجھ پر ہلاکت ہو۔ وَيُخَالُ: اس بیچارے کا کتنا برا حال ہے یا وہ کتنا بد بخت ہے، وہ بہت خوب ہے، اس کا ناس ہو، اس کا بیڑا غرق ہو۔ تُرَاعِي: راع منہ (ن) رَوَعَا: کسی سے ڈرنا۔ رَاعِيَةُ الْأَمْرِ: ڈرانا۔ گھبرا دینا، تعجب میں ڈال دینا۔

② فَإِنَّكَ لَوْ سَأَلْتَ بِقَاءَ يَوْمٍ عَلَى الْأَجَلِ الَّذِي لَكَ لَمْ تُطَاعِي

ترجمہ:

کیونکہ اگر تو اس وقت مقررہ پر جو تیرے لئے ہے ایک دن کی بقاء کا بھی سوال کرے تو تیری بات نہیں مانی جائے گی۔
موت کو سمجھے ہیں غافل اختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی

حل لغات:

بَقَاءٌ: وجود، بقاء۔ أَلَّا جَلُّ: مدت، وقت، موت۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَلَنْ يُؤَخَّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا (۱۱/۷۳) ج: آجَلٌ. تُطَاعِي: طاع فلان (ن) طَوَعَا: تابعدار ہونا، فرماں بردار ہونا، اشارے پر چلنا۔

③ فَصَبْرًا فِي مَجَالِ الْمَوْتِ صَبْرًا فَمَا نِيلَ الْخُلُودِ بِمُسْتَطَاعِ

ترجمہ:

تو موت کے میدان میں صبر ہی کر کیونکہ ہمیشہ کی زندگی کا حصول بس میں نہیں۔
کلبہء افلاس میں دولت کے کاٹانے میں موت
دشتِ ودر میں، شہر میں، گلشن میں، ویرانے میں موت

حل لغات:

صَبْرٌ: قوت برداشت، تحمل، جفاکشی، ہمت و دلیری، تکلیف سہنے کا جذبہ یا طاقت، محبوب چیز سے رکے رہنے کی پابندی، قید، کہنے ہیں: "قَتَلَهُ صَبْرًا": اسے قید کر کے مار دیا، یعنی قید میں اتنا بھوکا پیاسا رکھا کہ وہ مر گیا۔ شَهْرُ الصَّبْرِ: ماہ رمضان۔ يَمِينُ الصَّبْرِ: لازمی یا جبری قسم۔ مذکورہ معانی بفتح الصاد و سکون الباء کی حالت میں ہیں نیز اس کی حرکات و سکنات مختلف ہونے سے معانی بھی مختلف ہو جاتے ہیں۔ مَجَالٌ: چکر لگانے کی جگہ، میدانِ کار، گنجائش، دائرہ عمل، سرگرمی کا مرکز، موقعہ۔ ج: مَجَالَات. نَيْلٌ: حاصل ہونے والی چیز، حصول۔ "أَصَابَ مِنْ عَدُوِّهِ نَيْلًا": اس نے دشمن سے اپنا انتقام لے لیا۔ نَالَ الشَّيْءَ (س) نَيْلًا: پانا، حاصل کرنا۔ لَنْ نَسْأَلَ الْبِرَّ خَتَى

تَنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ﴿٩٢/٣﴾ مِنْ عَدُوِّهِ وَتُرَهُ: دشمن سے انتقام لینا۔ ﴿وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوِّ نِيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (٩٢/٩) کسی تک کوئی چیز پہنچنا۔ ﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا﴾ (٣٤/٢٢) الْخُلُودُ: دوام، ہمیشگی۔ ﴿ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ﴾ (٣٣/٥٠) مُسْتَطَاعٌ: مفع، (استفعال)، استطاع الامر: طاقت رکھنا، لائق ہونا۔

④ وَلَا ثَوْبُ الْبَقَاءِ بِثَوْبِ عِزٍّ فَيُطْوَى عَنْ أَخِي الْخَنَعِ الْيَرَاعِ

ترجمہ:

اور بقاء کا لباس عزت کا لباس نہیں کہ ذلیل بزدل انسان سے اتار لیا جائے۔

مطلب:

کیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے (شہید ٹیپو سلطان شاہ ہندوستان علیہ رحمۃ المنان)

حل لغات:

ثَوْبُ: کپڑا، زیور، کپڑوں کا تھان۔ عِزٌّ: عزت و آبرو، طاقت و غلبہ، شدت، سخت بارش۔ الْخَنَعُ: ذلت۔ الْيَرَاعُ: چرواہے کی بانسری، بے وقوف، بزدل۔ یہاں آخری دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔ جھاڑی، شتر مرغ، نرسل کا قلم۔

⑤ سَبِيلُ الْمَوْتِ غَايَةٌ كُلِّ حَيٍّ فِدَاعِيهِ لِأَهْلِ الْأَرْضِ دَاعِ

ترجمہ:

موت کا راستہ ہر زندہ کی انتہاء ہے، لہذا موت کو بلانے والا تمام اہل زمین کو پکارنے والا ہے۔

مٹے خاک میں اہل نشان کیسے کیسے مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے

ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے زمین کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بونے

کبھی غور سے بھی دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

حل لغات:

غَايَةً: انتہا، مدت، جھنڈا، مقصود و فائدہ، نتیجہ۔ ج: غایات۔

⑥ وَمَنْ لَا يُغْتَبِطُ يَسْأَمُ وَيَهْرَمُ | وَتُسَلِّمُهُ الْمَنُونُ إِلَى انْقِطَاعِ

ترجمہ:

جو جوانی میں نہیں مرتا اکتا جاتا ہے اور بوڑھا ہو جاتا ہے پھر زمانہ اسے ہلاکت کے حوالے کر دیتا ہے۔

مطلب:

انسان میدان جنگ میں جو ہر شجاعت دکھاتے ہوئے جوانی میں ہی مر جائے اس طرح نام تو زندہ رہے گا، ورنہ بوڑھا ہو جائے گا اور کوئی پوچھنے تک نہ آئے اور ذلیل و رسوا ہوتا رہے گا۔

حل لغات:

يُغْتَبِطُ: (افتعال)، اِغْتَبِطَ الموتُ: بحالت صحت و جوانی میں موت کا آنا۔ يَسْأَمُ: سِئِمَ الشَّيْءُ وَ مِنْهُ (س) سَامًا: اکتانا، دل اچاٹ ہونا، طبیعت گھبرانا۔ يَهْرَمُ: هَرَمَ الرَّجُلُ (س) هَرَمًا: بڑھاپے کی آخری منزل کو پہنچنا، لزور و بوڑھا ہونا۔ تُسَلِّمُ: (افعال)، اسلم الشيء اليه: سپرد کرنا، حوالے کرنا۔ فَلَانًا: بے یار و مددگار چھوڑنا۔ فِي الْحَدِيثِ: ((الْمُسْلِمُ اخُو الْمُسْلِمِ لَا يُسْلِمُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ)) مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے۔ الْمَنُونُ: بڑا محسن، اپنے خاوند پر اپنے مال کا احسان جتانے والی بیوی، زمانہ۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ﴾ (۳۰/۵۲) موت۔ (یہ مَوْت ہے بھی نہ ذکر بھی ہوتا ہے) قَسَمْتُ: انْقَطَاعُ: (انفعال)، انقطع الشيء: کٹنا، وقت گزر جانا، ختم ہو جانا۔ قطع الشيء (ف)، قَطَعًا: کٹنا، جدا کرنا۔ ﴿وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ﴾ (۲۷/۲)

⑦ وَمَا لِلْمَرْءِ خَيْرٌ فِي حَيَاةٍ | إِذَا مَا عُدَّ مِنْ سَقَطِ الْمَتَاعِ

ترجمہ:

اور آدمی کی ایسی زندگی میں کوئی بھلائی نہیں جس میں وہ ناکارہ سامان شمار کیا جانے لگے۔

حل لغات:

خَيْرٌ: اسم تفضیل خلاف قیاس، بمعنی زیادہ اچھا، زیادہ بہتر، زیادہ مفید، زیادہ نیک، خیر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو احسن لذاتہ ہو، یعنی خوبی اور بہتری اس کی ذات میں ہو اور اس میں ذاتی لذت، ذاتی نفع اور ذاتی خوش بختی ہو۔ بھلائی

خوبی، نیکی، خوش بختی، برکت، نفع، فائدہ، مال و دولت، بہت اور عمدہ مال۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ﴾ (۱۸۰/۲) صاحب خیر، فیض رساں، باعث برکت، بہت دولت مند، بہت نفع بخش، نیک۔ ج: خِيَارٌ وَ أَخْيَارٌ وَ خِيُورٌ. الْأَخْيَارُ وَ خِيَارُ النَّاسِ: نیک اور منتخب لوگ۔ حَيَاة: زندگی، نشوونما، بقاء، منفعت، جمادات کے مقابلہ میں حیوانات و نباتات میں پائی جانے والی تمام حرکات اور نشوونما کی خصوصیات، جیسے: تَغْذِيَةٌ، نشوونما اور تَنَاسُلٌ وغیرہ جو انسان اور حیوان دونوں میں ہیں، جمادات میں نہیں۔ ﴿وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهُوَ وَلَعِبٌ﴾ (۶۳/۲۹) عُدَّة: عُدَّة الدَّرَاهِمِ (ن) عُدَّة: گننا، شمار کرنا، شمار میں لانا، فلانا صادقاً: کسی کو سچا سمجھنا۔ سَقَطَ: ہر گری ہوئی چیز، ردی اور خراب چیز۔ اَلْمَتَاعُ: لطف، استفادہ، نفع، ہر قابل استفادہ چیز، سامان خانہ فرنیچر وغیرہ، سامان تفریح، سامان تجارت وغیرہ، اسباب زندگی مال وغیرہ، کھانے پینے کی چیزیں، کل پرزے، لہو و لعب، کلی میں تانیث (مادہ پن) کا عضو۔ ج: اَمْتِعَةٌ.

وقال بعض بني قيس بن ثعلبة (البسيط)

شاعر کا نام:

بقول بعض یہ اشعار: بشامہ بن جزء نہشلی کے ہیں۔ (شرح مرزوقی، ج ۱، ص ۷۵) اور بیروت کے نسخے (ص ۲۰) اور "شرح مرزوقی" کے حاشیہ میں تبریزی کے حوالہ سے شاعر کا نام: بشامہ بن حزن نہشلی ہے۔

..... ① اَنَا مُحْيُوكَ يَا سَلْمَى فَحَيِّنَا وَإِنْ سَقَيْتَ كِرَامَ النَّاسِ فَاسْقِينَا

ترجمہ:

اے سلمیٰ! ہم تجھے سلام کر رہے ہیں لہذا تو بھی ہمیں سلام کر اور اگر تو معزز لوگوں کو پلائے تو ہمیں بھی پلا۔
اے ساقی! اوروں کو پلاتا ہے جی بھر کے
دو گھونٹ ہمیں بھی پلا دے جینے کیلئے

حل لغات:

مُحْيُوكَ: فاعل، (تفعیل)، "حَيَّاكَ اللهُ": یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے۔ سلام کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ (۸۶/۳) سَقَيْتَ: سقی فلانا (ض)، سَقِيًا: پانی پلانا۔ الحیوان: پانی سے سیراب کرنا۔ ﴿قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ﴾ (۲۳/۲۸)

..... ② وَإِنْ دَعَوْتَ إِلَى جُلَى وَمَكْرَمَةٍ يَوْمَ سَرَاةٍ كِرَامِ النَّاسِ فَادْعِينَا

ترجمہ:

اور اگر تو کسی دن معزز لوگوں کے سرداروں کو جنگ اور جو د و سخاوت کیلئے بلائے تو ہمیں بھی بلا (کیونکہ ہم بھی سردار ہیں)

مطلب:

شاعر اپنی محبوبہ کو خطاب کرتا ہے کہ ہم تجھے چاہتے ہیں تو بھی ہمارا خیال رکھ جب دوسروں کو دعوت طعام یا جنگ کے لئے بلائے تو ہمیں بھی بلا؛ کیونکہ ہم بھی اس کے اہل ہیں، ہمیں فراموش کرنا اچھی بات نہیں۔
مانا کہ غم کے بعد سرت ضرور ہے
لیکن جیسے گا کون تیری بے رخی کے بعد

حل لغات:

جُلِّي: مؤنث الاجل کی: بڑا کام، امر عظیم، بڑی آفت، مصیبت۔ یہاں کنایہ ہے سخت جنگ سے، ج: جُلِّي. مَكْرُمَةٌ: کریمانہ فعل، قابل قدر کام، کارنامہ، سخاوت، بھلائی، فراخ دلانہ عطیہ، بلندی و کردار۔ ج: مَكْرِمٌ. فِي الْحَدِ يَث: ((بعثت لاتسم مكارم الاخلاق)). سَرَاةٌ: ہر شے کا بلند حصہ، درمیانی حصہ، اکثر حصہ۔ مَرَوَاتِ الْقَوْمِ: سرداران قوم، معززین قوم، شرفاء قوم۔

③ اِنَّا بَنِي نَهْشَلٍ لَا نَدْعِي لَابٍ عَنْهُ وَلَا هُوَ بِالْاَبْنَاءِ يَشْرِينَا

ترجمہ:

بے شک ہم نہشل کی اولاد ہیں اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف اپنی نسبت نہیں کرتے اور نہ ہی وہ دوسروں کے بیٹوں کے بدلے ہمیں بیچتا ہے۔

مطلب:

ہمارا نانا ان گھٹیا نہیں بلکہ اعلیٰ و عمدہ ہے اور ہمیں اس پر فخر ہے اور ہم بھی ایسے لائق و فائق ہیں کہ ہمارا باپ ہم سے راضی ہے کسی اور کی تمنا نہیں کرتا۔

حل لغات:

يَشْرِي: شَرَى الشَّيْءَ: بیچنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿لَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ (۴۱/۲) ترمیدنا۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰ مِنْ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ ﴿۹﴾ (۱۱۱/۹)

④..... ان تَبْدُرْ غَايَةَ يَوْمٍ مَّا لِمَكْرُمَةٍ تَلْقَ السَّوَابِقَ مِنَّا وَالْمُصَلِّينَا

ترجمہ:

اگر کسی دن مقام و مرتبہ کے حصول کے لئے کسی ہدف تک سبقت کی جائے تو پہلے اور دوسرے نمبر پر آنے والوں کو ہم میں سے پائے گی۔

مطلب:

جنگ ہو یا جو دو سخا ہو یا مہمان نوازی سب خوبیوں میں ہمارا سکہ بیٹھا ہوا ہے۔

حل لغات:

تُبْدُرُ: ابتر القوم امرًا: کسی کام کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھنا۔ تَلْقَى: لِقَى فُلَانًا (س) لقاء: ملاقات کرنا، پانا، دیکھنا، استقبال کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا﴾ (۱۳/۱۷) کسی کو کچھ اتفاقاً مل جانا، واسطہ پڑنا۔ عربی مقولہ ہے: ”مَا يَلْقَى الشَّجِيُّ مِنَ الْخَلِيِّ“۔ غمگین بے غم سے کیا پائے گا، جس نے غم نہ اٹھایا ہو وہ غمگین کی تکلیف کیا سمجھے گا۔ السَّوَابِقُ: مف: السَّابِقُ: آگے رہنے والا، سبقت لے جانے والا۔ ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ﴾ (۱۰/۵۶) دوڑ میں جیتنے والا گھوڑا، گھر دوڑ میں پہلے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔ الْمُصَلِّينَ: مف: الْمُصَلِّي: گھر دوڑ میں دوسرے نمبر پر آنے والا گھوڑا۔ اس کے بعد ترتیب اس طرح ہے، الْمُسَلِّي، التَّالِي، الْمُرْتَاخ، الْعَاطِفُ، الْمُؤَمِّلُ، الْخَطْبِيُّ، اللَّطِيفُ، الشُّكِيُّ.

⑤..... وَلَيْسَ يَهْلِكُ مِنَّا سَيِّدٌ أَبَدًا إِلَّا أَفْتَلَيْنَا غُلَامًا سَيِّدًا فِينَا

ترجمہ:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مر جائے تو ہم دودھ پیتے بچے کا دودھ چھڑاتے ہیں اس حال میں کہ وہ ہم میں سردار ہوتا ہے۔

مطلب:

ہمارے کسی سردار کی موت سے ہماری سرداری ختم نہیں ہوتی؛ کیونکہ ہمارا بچہ بچہ سردار بننے کا اہل ہے۔

حل لغات:

سَيِّدٌ: مالک، بادشاہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالْفَيَّا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ﴾ (۲۵/۱۲) آقا جس کے

پاس غلام اور نوکر چاکر ہوں، بڑی جماعت کا منتظم و متولی۔ ﴿وَسَيِّدًا وَخَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ﴾ (۳۹/۳) ہر واجب الاطاعت شخص، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسل، یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے تعلق رکھنے والا ہر فرد۔ ہر چیز کا اعلیٰ وارفع، جیسے کہا جائے: ”القرآن سید الکلام“۔ ج: سَادَةٌ، سَيِّدٌ، اِفْتَلَيْنَا: (افتعال)، اِفْتَلَى الْقَوْمُ: لوگوں کے درمیان آنا، الصبی: دودھ چھڑانا، غلاما: نوجوان لڑکا جس کی مونچھیں نکل آئی ہوں، پیدائش سے جوان ہونے تک کی عمر کا لڑکا۔ ﴿قَالَ يٰۤاِبْنُۤ اِبْرٰهٖمَ هٰذَا غُلَامٌ ۚ وَاٰمُرُوْهُ بِضَاعَةٍ﴾ (۱۹/۱۲) مرد (مجازاً) خادم، نوکر۔ ج: غُلَمَانٌ وَغُلَمَةٌ۔

⑥ اِنَّا لَنُرْخِصُ يَوْمَ الرُّوْعِ اَنْفُسَنَا وَلَوْ نَسَامُ بِهَا فِى الْاَمْنِ اَغْلَيْنَا

ترجمہ:

بے شک جنگ کے دن ہم اپنی جانیں سستی کر دیتے ہیں اور اگر امن کے زمانے میں ہماری جانوں کا بھاؤ کیا جائے تو مہنگی کر دی جاتی ہیں۔

مطلب:

ہم لوگ انمول ہیں لیکن جنگ میں جان کی پرواہ کئے بغیر بڑی بے جگری سے لڑتے ہیں۔

حل لغات:

نُرْخِصُ: (افعال)، اُرْخِصَ السَّعَرُ: قیمت کم کرنا، سستا کرنا۔ الشیء: سستا پانا، سستا لگنا، سستا خریدنا۔ الروع: خوف، ڈر، لڑائی۔ نُسَامُ: نَسَامَ السِّلْعَةُ (ن) سَوَمًا: سامان فروخت کرنے کے لئے پیش کرنا اور اس کی قیمت بتانا۔ اَلْاَمْنُ: مص، امن (س) اَمْنًا: مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿اَوَلَيْسَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ﴾ (۸۲/۶) البلد: ملک میں امن و امان ہونا۔ فلانًا علی کذا: کسی پر اعتماد و بھروسہ کرنا، امانت میں دینا۔ ﴿قَالَ هَلْ اٰمَنُکُمْ عَلَیْهِ اِلَّا کَمَا اٰمَنُکُمْ﴾ (۶۳/۱۲) ”مَنْ اٰمَنَ الزَّمَانُ خَانَةً“۔ جو شخص بھی زمانہ سے مآمون ہو زمانے نے اس سے خیانت کی، یعنی حوادثِ زمانہ سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ اَغْلَيْنَا: (افعال)، اَغْلَى الشَّيْءُ: مہنگا پانا، مہنگا خریدنا۔ السَّعَرُ: بھاؤ کو گراں کرنا، قیمت بڑھانا۔

⑦ بِيَضٍّ مَّفَارِقُنَا تَغْلِي مَرَا جِلُنَا نَأْسُو بِأَمْوَالِنَا آثَارَ اَيْدِنَا

ترجمہ:

ہمارے سر کی مانگیں سفید ہیں، ہماری ہانڈیاں ابل رہی ہیں، ہم اپنے ہاتھوں کے نشاناتِ جرائم (زخم) کا مداوا اپنے

مال سے کرتے ہیں۔

مطلب:

ہم دیگر سرداروں اور بادشاہوں کی طرح اپنے سر میں خوشبو لگاتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے سر کے بال سفید ہو چکے ہیں یہ ہماری سرداری کی واضح دلیل ہے، ہم نخی لوگوں کی طرح مصیبتیں جھیلے ہیں اور ہر وقت ہمارے ہاں مہمانوں کی آمد و رفت رہتی ہے اور ہم ایسے لوگ ہیں کہ اگر کسی کو قتل کر ڈالیں تو قصاص لینے کی کوئی جرأت نہیں کرتا بلکہ دیت لینے پر راضی ہو جاتا ہے۔

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے محفل کا ہے رنگ وہی
ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

حل لغات:

بَيْضٌ: مف: الْآبَيْضُ: سفید، گورا چٹا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيْضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا﴾ (۲۷/۳۵) چاندی، تلواریں۔ وَجْهٌ أَبْيَضٌ: بے داغ صاف چہرہ۔ هُوَ رَجُلٌ أَبْيَضٌ: باعزت آدمی۔ مَفَارِقٌ: مف: الْمَفْرُوقُ: جدائی کا مقام، نقطہ انفصال، مرکز انفصال۔ الْمَفْرُوقُ مِنَ الشَّعْرِ: بالوں کا وہ حصہ جہاں سے ان کو علیحدہ علیحدہ کر کے مانگ نکالی جاتی ہے، جدائی کی جگہ۔ تَغْلَى: غَلَتِ الْقِدْرُ (ض) غَلِيًّا: ہانڈی کا جوش مارنا، کھولنا، ابلنا۔ غَلَى الرَّجُلُ: غصہ سے کھول جانا، آگ بگولا ہو جانا۔ ﴿كَغَلَى الْحَمِيمُ﴾ (۴۶/۴۴) مراجل: مف: مِرْجَلٌ: مٹی کی پختہ ہانڈی، باکر، بھاپ وغیرہ بنانے کی مشین۔ دیکھی، کنگھی۔ نَاسُوا: أَمَّا الْجُورُخ (ن) أَسُوا: زخم کی دوا کرنا، مایوسیوں کا علاج کرنا۔ الرَّجُلُ: کسی کو تسلی اور دلانہ دینا۔ بَيْنَهُمُ: لوگوں کے درمیان صلح کرانا۔ اموال: مف: مال: مال و دولت۔ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (۱۵/۶۳) مال ہر اس گھریلو یا تجارتی سامان یا زمین و جائداد، جانور یا نقد سرمایہ کو کہتے ہیں جو فرد یا جماعت کی ملکیت میں ہو، زمانہ جاہلیت میں اس کا اطلاق صرف اونٹوں پر ہوتا تھا۔ رَجُلٌ مَالٌ: مالدار آدمی۔ الْمَالُ الْإِحْتِيَاطِيُّ: محفوظ سرمایہ۔ مَالُ الْأَطْيَانِ: مال گذاری، زمین ٹیکس۔ آثار: مف: الْأَثَرُ: نشان، اثر۔ ﴿سَيَمَاهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ﴾ (۲۹/۴۸) تلواریں چمک، بقیہ، خبر منقول، سنت باقیہ، علم آثار قدیمہ، اثریات، پرانی یادگاریں یا عمارتیں۔ دار الآثار: میوزیم، عجائب گھر۔ ايسدینا: مف: الید: ہاتھ، اس کا اطلاق مونڈھے سے انگلیوں کے کناروں تک ہوتا ہے، مونڈھ ہے۔ ہر چیز کو پکڑنے کا دستہ، کرتے وغیرہ کی آستین، احسان و انعام جو دوسروں پر کیا جائے، نعمت، اقتدار، طاقت و قدرت، بازو، جانور کی اگلی ٹانگ، پرندے کا بازو، اثر و رسوخ، اہلیت، مدد، فریادری، ندامت، راستہ، ظلم سے رکاوٹ۔

8..... إِنْى لَمِنْ مَعْشَرٍ أَفْنَى أَوْائِلَهُمْ قَوْلُ الْكُمَاةِ أَلَا أَيْنَ الْمُحَامُونَ

ترجمہ:

بے شک میں ایسے خاندان سے ہوں جن کے اکابر کو بہادروں کے اس قول نے فتا کر دیا: خبردار! کہاں ہیں محافظ؟

مطلب:

میں ایسے معزز خاندان سے ہوں جن کے آباء واجداد کو جب بہادروں نے جنگ میں حفاظت کیلئے پکارا، تو انجام سے صرف نظر کرتے ہوئے فوراً مدد کیلئے پہنچ گئے دشمنوں کو ابدی نیند سلا دیا اور خود بھی دارالبقاء کی طرف چلے گئے۔

حل لغات:

مَعْشَرٌ: ایک طرز کے لوگ، جماعت جس کے مشاغل و احوال ایک جیسے ہوں، جیسے: مَعْشَرُ الطَّلَابِ، مَعْشَرُ التُّجَّارِ. فی القرآن المجید: ﴿يَا مَعْشَرَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُونَ عَلَيْكُمْ﴾ (۱۳۰/۶) اہل و عیال، رشتہ دار۔ ج: مَعَاشِرٌ. أَفْنَى: (افعال) أَفْنَى الشَّيْءُ: فتا کرنا، ختم کرنا، گنوا دینا۔ عربی مقولہ ہے: "يُفْنَى مَا فِي الْقُدُورِ وَيَبْقَى مَا فِي الصُّدُورِ". یعنی مال فانی، علم باقی ہے۔ الْكُمَاةُ: مف: الْكِبَى: بہادر، ہتھیار بند، زرہ پوش، رازدان۔ الْمُحَامُونَ: فا. مف: مُحَامِي (مفاعلة)، حامی عنہ: دفاع کرنا، حمایت کرنا، وکالت کرنا، پیروی کرنا۔

9..... لَوْ كَانَ فِي الْأَلْفِ مِنَّا وَاحِدٌ فَدَعَوْا مَنُ فَارِسَ خَالَهُمُ إِيَّاهُ يَغْنَوَانَا

ترجمہ:

اگر ہزاروں میں بھی ہمارا کوئی آدمی ہو پھر دشمن پکاریں: "کون ہے شہسوار؟" تو وہ سمجھے گا کہ دشمنوں کی مراد میں ہی ہوں۔

حل لغات:

الالف: مکمل ہزار۔ ج: آلف، أَلُوف. فی القرآن المجید: ﴿كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ﴾ (۴۷/۲۲) واحد: اللہ کی صفت، ﴿وَالسُّهُكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ﴾ (۱۶۳/۲) اپنی ذات و صفات میں تنہا، لا ثانی، وہ ذات واحد جس کی ماہیت اور صفات کمال میں غیر کی شرکت ممتنع ہو اور جو بلا واسطہ اور بلا کوشش ایجاد و تدبیر عام میں منفرد ہو اور کسی قسم کی تاثیر میں اس کے سوا کوئی موثر نہ ہو، ایک (حساب کا پہلا عدد) کبھی اس کا تثنیہ بھی آتا ہے جیسے شاعر کا قول ہے: فَلَمَّا التَّقِينَا وَاحِدَيْنِ عَلَوْتُهُ بِذِي الْكَفِّ انى للکماة ضروب

اس کی جمع مذکر سالم بھی آتی ہے، جیسے شاعر کیت نے کہا: ”فَقَدْ رَجَعُوا كَحَيٍّ وَاحِدِنَا“۔ علم یا طاقت وغیرہ میں فائق دے بے مثل، کسی چیز کا جز۔ ج: وَحْدَانٌ، أَحْدَانٌ۔ خَال: الشَّيْءُ (س) خَيْلًا: گمان کرنا، خیال کرنا، کچھ سمجھنا۔ ”مَنْ يَسْمَعُ يَخْلُ“۔ جو لوگوں کی باتیں (عیوب وغیرہ) سنتا ہے وہ کچھ گمان ضرور کرتا ہے، یعنی اس کے دل میں ان کے متعلق برا خیال و جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ يَغْنُونُ: عَنِ الْقَوْلِ كَذَا (ض) غَنِيًا: کسی بات سے کسی چیز کا قصد و ارادہ کرنا۔ مطلب لینا، مراد لینا۔

⑩..... إِذَا الْكُمَاةُ تَنَحَّوْا أَنْ يُصِيبَهُمْ خَذُّ الطُّبَاةِ وَصَلْنَاهَا بِأَيْدِينَا

ترجمہ:

جب بہادر (دشمنوں کے سامنے سے) ہٹ جاتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں انہیں تلواروں کی دھار نہ لگ جائے تو ہم اپنے ہاتھوں سے تلواروں کو (دشمنوں میں) پہنچاتے ہیں۔

حل لغات:

تَنَحَّوْا: (فعل)، تَنَحَّى: ایک کنارہ یا ایک گوشہ میں ہو جانا، ایک طرف ہو جانا۔ عَنْ مَكَانِهِ: اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ الطُّبَاةُ: مف: الطُّبَّةُ: تلوار، بھالہ اور خنجر وغیرہ کی دھار۔ وَصَلْنَاهَا: وَصَلَ الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ (ض) وَصَلًا: ایک شے کو دوسری سے ملانا، جوڑنا۔ فِي الْقُرْآنِ لِمَجِيد: ﴿وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ﴾ (۲۱/۱۳) جمع کرنا، فلان: تعلق رکھنا، کسی سے بھلائی کرنا، کسی کو مال دینا، وَصُولًا إِلَى الْمَكَانِ: پہنچنا۔ ﴿إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ﴾ (۸۱/۱۱) اِلَى بَنِي فَلَانٍ: کسی قبیلہ میں رشتہ داری قائم کرنا، اس کی طرف اپنا انتساب کرنا۔ ﴿إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ (۹۰/۴)

⑪..... وَلَا تَرَاهُمْ وَإِنْ جَلَّتْ مُصِيبَتُهُمْ مَعَ الْبُكَاءِ عَلَى مَنْ مَاتَ يَتُكُونَا

ترجمہ:

اے محبوبہ تو بنو ہشل کو مردے پر رونے والوں کے ساتھ روتا ہوا نہیں دیکھے گی اگرچہ ان کی مصیبت بڑی ہو۔

حل لغات:

جَلَّتْ: جَلَّ (ض) جَلَالًا: بلند رتبہ ہونا، شاندار ہونا، بڑا ہونا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيد: ﴿تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (۷۸/۵۵) الْبُكَاءُ: مف: بَاكِ. بَكِي (ض) بُكَاءً: رونا۔ ﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (۸۲/۴۹)

12..... وَنَرْكَبُ الْكُرَّةَ أَحْيَانًا فَيَفْرِجُهُ عَنَّا الْحِفَاطُ وَأَسْيَافُ تَوَاتِينَا

ترجمہ:

اور ہم بسا اوقات جنگ پر سوار ہوتے ہیں تو حسب کی حفاظت کرنے والے لوگ اور موافقت کرنے والی تلواریں اسے ہم سے دور کر دیتی ہیں۔

مطلب:

جنگ میں ہمارے سردار اور ہمارے ہتھیار ہم سے وفاداری کرتے ہیں اور ہمیں ان پر یقین کامل ہوتا ہے لہذا (ہم) بے خوف ہو کر بے جگری سے لڑتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

حل لغات:

يَفْرِجُ: فرج الشيء (ض) فرجاً: کھولنا، کشادہ کرنا، پھاڑنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ﴾ (۹/۷۷) الْحِفَاطُ: حفاظت، دفاع، وفاء عہد۔ الْحِفَاطُ: مص (مفاعلة)، خالط علی الشيء: حفاظت کرنا، خیال رکھنا، توجہ دینا، پابندی کرنا۔ ﴿خَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ (۲۳۸/۲) تَوَاتِي: (مفاعلة) آتی فلانا علی الامر: کسی سے کسی بات پر اتفاق کرنا، کسی کو صلہ دینا۔

وَقَالَ السَّمَوَالُ بْنُ عَادِيَا (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام سموال بن عادیاء ہے، یہ جاہلی شاعر ہے، اس کی وفاداری مشہور تھی۔

1..... إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَدْنَسْ مِنَ اللَّوْمِ عَرَضَهُ فَكُلُّ رِذَاءٍ يَرْتَدِيهِ جَمِيلٌ

ترجمہ:

جب آدمی کجی سے اپنی عزت کو میلانہ کرے تو جو بھی چادر (لباس) پہنے اچھی ہے۔
لاچلی انسان کو راحت نہیں ہوتی ہے نصیب
مال کی موجودگی میں بھی رہتا ہے غریب

مطلب:

شیخ الادباء نے کہا کہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس شخص کا خیال ہو کہ جرائم کے ارتکاب سے عزت میں کوئی

فرق نہیں پڑتا تو ایسے شخص کے نزدیک ہر فعل خواہ اچھا ہو یا برا اچھا ہی ہے۔

حل لغات:

يَذْنُسُ: ذَنْسٌ عَرُضُهُ (س) ذَنْسًا: عزت و اخلاق کا عیب دار ہونا۔ ثوبُهُ: کپڑے کا میلا ہونا۔ اللَّوْمُ: لَوْمٌ
فِلَانٌ (ک) لَوْمًا: کم ذات ہونا، خسیس و بخیل ہونا، کم ظرف ہونا۔ عربی مقولہ ہے: "رُبُّ لَا تَمِ مُلِيمٌ". بہت سے
ملامت کرنے والے خود قابل ملامت ہوتے ہیں۔ "رُبُّ مَلُومٍ لَا ذَنْبَ لَهُ". بہت سے ملامت کئے ہوئے لوگوں کا
کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ يَرْتَدِي: (افتعال)، اِرْتَدَى الرِّدَاءَ وَبِهِ: چادر اوڑھنا۔ جَمِيلٌ: صفت۔ جَمَلٌ (ک)
جَمَالًا: خوبصورت ہونا، بھلا ہونا، خوش اخلاق ہونا۔ ج: جَمَلَاءُ. "مَنْ أَجْمَلُ قِيلًا سَمِعَ جَمِيلًا": جو اپنی گفتگو
اچھی رکھے گا وہ اچھی ہی سنے گا۔

② وَإِنْ هُوَ لَمْ يَحْمِلْ عَلَى النَّفْسِ ضِيمَهَا فَلَيْسَ إِلَى حُسْنِ الثَّنَاءِ سَبِيلٌ

ترجمہ:

اور اگر وہ اپنے نفس پر ظلم برداشت نہ کرے تو اچھی تعریف کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے۔

مطلب:

جو اپنی جان سے دوسروں کی مدد نہیں کرتا اور ان کے کام نہیں آتا اور نفس کی مخالفت کرتے ہوئے سخاوت نہیں کرتا تو
وہ قابل تعریف نہیں ہو سکتا۔

اوروں کیلئے رکھتے ہیں جو پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے

حل لغات:

ضِيمٌ: ظلم و زیادتی۔ ج: ضِيُومٌ. حُسْنٌ: جمال، حسن، خوبی، کہنی سے متصل ہڈی۔

③ نَعِيرُنَا أَنَا قَلِيلٌ عَدِيدُنَا فَقُلْتُ لَهَا إِنَّ الْكَرَامَ قَلِيلٌ

ترجمہ:

وہ (بیوی) ہمیں عار دلاتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے تو میں نے اسے کہا: معزز لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔

مطلب:

شاعر کی بیوی نے سمجھا کہ عزت تو کثرت سے ہوتی ہے تو شاعر نے اس کا رد کرتے ہوئے کہا کہ اچھے لوگ کم ہی

ہوتے ہیں۔

حل لغات:

تَغَيَّرَ: غَيْرَ: کسی کو برے فعل سے شرم دلانا۔ طَعَنَ دینا، عیب لگانا۔ عَدِيدٌ: مقابل، مثل، ہم پلہ، جوڑی دار، غیر قوم کا قوم میں شمار کیا جانے والا۔ ج: أَغْدَاذٌ وَعَدَائِدٌ۔ بڑی تعداد۔ ”مَا أَكْثَرَ عَدِيدَهُمْ“۔ ان کی کتنی بڑی تعداد ہے۔ چند، متعدد، بہت، کتنی، شمار۔ فی القرآن المجید: ﴿وَقَالُوا لَنْ تَمْسَنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً﴾ (۸۰/۲)

④ وَمَا قُلْ مَنْ كَانَتْ بَقَايَاهُ مِثْلَنَا شَبَابٌ تَسَامَى لِلْعُلَى وَكُھُولٌ

ترجمہ:

وہ تھوڑے نہیں ہوتے جن کی اولاد ہم جیسی ہو کہ جوان اور ادھیڑ عمر بلندی کی طرف ترقی کرتے ہیں۔

حل لغات:

بَقَايَا: مف: الْبَقِيَّةُ، الْبَقِيَّةُ، الْبَقِيَّةُ۔ باقی رہا ہوا، باقی ماندہ۔ یہاں مراد اولاد ہے۔ مِثْلٌ: مانند، مثل، نظیر۔ فی القرآن المجید: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ [الشوری: ۱۱] شَبَابٌ: مف: شابٌ: جوان، جوان لڑکا (جو بالغ ہو گیا ہو لیکن مکمل مرد نہ ہوا ہو)۔ ”شَبٌّ عَلَى خُلُقٍ شَابٍ عَلَيْهِ“۔ جس عادت پر کوئی جوان ہوا ہے اسی پر بوڑھا ہوگا۔ تَسَامَى: القوم (تفاعل)، لوگوں کا باہم فخر و مباہات کرنا، بلندی اور حسب و نسب میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے کی کوشش کرنا، ایک دوسرے کا نام پکارنا۔ الْعُلَى: عزت و سر بلندی۔ عربی مقولہ ہے: ”مَنْ غَلَتْ هِمَّتُهُ طَالَ هِمُّهُ“۔ جس کی ہمت بلند ہوگی اس کا فکر بھی طویل ہوگا۔ كُھُولٌ: مف: الْكُهْلُ: ادھیڑ عمر کا، تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کا آدمی۔

⑤ وَمَا ضَرُّنَا إِنَّا قَلِيلٌ وَجَارُنَا عَزِيزٌ وَجَارُ الْآكْثَرِ يَمْنٌ ذَلِيلٌ

ترجمہ:

تھوڑی تعداد میں ہونا ہمارے لئے نقصان دہ نہیں کیونکہ ہمارے پڑوسی معزز ہیں اور اکثر لوگوں کے پڑوسی ذلیل ہیں۔

حل لغات:

ضَرٌّ: وَه (ن) ضَرًا: تکلیف پہنچانا، نقصان دینا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا﴾ (۱۱/۴۸) عربی مقولہ ہے: ”لَا يَضُرُّ السَّحَابَ نَبْحُ الْكَلَابِ“۔ کتوں کا بھونکنا بادلوں کو نقصان نہیں

پہنچاتا۔ جاز: پڑوسی۔ فی الحدیث: ((الْتِمَسُوا الْجَارَ قَبْلَ شِرَاءِ الدَّارِ وَالرَّفِيقَ قَبْلَ الطَّرِيقِ))۔ گھر خریدنے سے پہلے پڑوسی تلاش کرو اور سفر پر جانے سے پہلے دوست تلاش کرو۔ شریک کار، جانداد یا تجارت میں ساجھی، پناہ دینے والا، پناہ چاہنے والا، حفاظت میں آنے والا، وہ شخص جو کسی کی پناہ میں ہو، پناہ یافتہ، خاوند، بیوی، حلیف، معاہد، مددگار۔ ج: جِیرَۃ و جِیرَان و أَجْوَار۔ عزیز: اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک، غالب و طاقتور جو کسی سے مغلوب نہ ہو، طاقتور۔ ﴿إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (۱۲۹/۲) کیا ب، سخت۔ ﴿عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ (۱۲۸/۹) معزز، محبوب و پیارا، "مصر" کے حاکم کا قدیم لقب۔ ﴿قَالَتِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ الْآنَ خَصَصَ الْحَقُّ﴾ (۵۱/۱۲) عزیز النفس: خوددار، بلند حیثیت، عالی ظرف۔ عزیز الجانب: طاقتور، بارسوخ و با اقتدار آدمی۔ عزیز المنال: ناقابل گرفت، ناقابل حصول۔ الا کثرین: مف: الا کثر: نصف سے زیادہ۔ وَكَانَ الْبَإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا. (۵۳/۱۸) علی الا کثر: زیادہ تر، ذلیل، بے وقعت، بے عزت، ذلیل و حقیر۔ أَذَلُّ النَّاسِ مُعْتَذِرٌ إِلَى لَيْمٍ۔ سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو کمینہ سے معذرت طلب کرے۔

⑥..... لَنَا جَبَلٌ يَحْتَلُهُ مِنْ نُجَيْرِهِ مُنِيفٌ يَرُدُّ الطَّرْفَ وَهُوَ كَلِيلٌ

ترجمہ:

ہمارا ایک بلند قلعہ ہے جو نگاہ کو تھکا کر لوٹاتا ہے اس میں وہی آسکتا ہے جسے ہم پناہ دیں۔

حل لغات:

جَبَلٌ: پہاڑ۔ ج: جِبَالٌ وَّ أَجْبُلٌ وَّ أَجْبَالٌ۔ ﴿وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ﴾ (۱۹.۸۸) الجبل: سردار قوم، عالم، ثابت قدم۔ يَحْتَلُّ: (افتعال) احتلّ المكان و بالمكان: کسی جگہ اترنا۔ نُجَيْرٌ: (افعال) أَجَارَهُ: پناہ دینا، مدد کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ إِلِيمٍ﴾ (۲۸/۶۷) مُنِيفٌ: فا (افعال) أَنَا ف الشیء: بلند ہونا۔ المُنِيف: کسی کے مقابلہ میں اونچا کرنا، پر شکوہ، بلند۔ يَرُدُّ: رَدُّ (ن) رَدًّا: روکنا، ہٹانا، واپس کرنا۔ ﴿لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا﴾ (۱۰۹/۲) الطَّرْف: آنکھ، چیز کا کنارہ، نوک، ہر شے کی آخری حد۔ ﴿قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ (۴۰/۲۷) عربی مقولہ ہے: "رُبَّ طَرْفٍ أَفْصَحُ مِنْ لِسَانٍ"۔ بہت سی نگاہیں زبان سے زیادہ فصیح ہوتی ہیں۔ کلیل: کمزور، تھکا ماندہ۔

⑦..... رَسَا أَصْلُهُ تَحْتَ الثَّرَى وَسَمَاهُ إِلَى النُّجُمِ فَرُغَ لَا يُنَالُ طَوِيلٌ

ترجمہ:

اس کی جڑ تحت الثریٰ میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے اور ایسی بلند و بالا چوٹی نے اسے ثریا تک اونچا کیا ہے جس

پر چڑھا نہیں جاسکتا۔

مطلب:

ہمارا قلعہ انتہائی بلند و مضبوط ہے اسے فتح کرنا آسان بات نہیں۔

حل لغات:

رَسَا: الشَّيْءُ (ن) رَسُوْا: جم جانا، مضبوطی سے قائم رہنا، الجبل: پہاڑ کا زمین میں دھنسا ہوا ہونا۔ اَصْلُ: جڑ، بنیاد۔ فی القرآن المجید: ﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اُصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ﴾ (۲۳/۱۳) نسب، عالی نسب، اصل مسودہ کتاب۔ عربی مقولہ ہے: ”الْاَصِيْلُ يَعْمَلُ بِاَصْلِهِ“۔ شریف اپنی شرافت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ ”الْاَصِيْلُ يُجُوْدُ“۔ شریف آدمی سخاوت کیا کرتا ہے۔ تَحْتَ: نیچے کی جانب، مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔ ج: تَحْوُت. الثرى: خیر، زمین، تری، تر مٹی۔ ج: اَثْرَاء. ﴿لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَى﴾ (۶/۲۰) سَمَا: (ن) سُمُوْا: اونچا ہونا، بلند ہمت ہونا، بلندی پر پہنچنا، بلند کرنا، اوپر اٹھانا۔ النجم: ستارہ، ستارہ ثریا۔ ﴿وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى﴾ (۱/۵۳) فرع: ہر چیز کا بلند حصہ۔ ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اُصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ﴾ (۲۳/۱۳) پورے بال، کسی چیز کی شاخ، جز، حصہ، سیکشن۔ ج: فُرُوع. طویل، لمبا۔

⑧ وَإِنَّا لَقَوْمٌ مَّا نَرَى الْقَتْلَ سُبَّةً إِذَا مَا رَأَيْنَاهُ غَامِرًا وَسَلُولٌ

ترجمہ:

بے شک ہم ایسے لوگ ہیں جو قتل کو عیب نہیں سمجھتے جبکہ عامر و سلول اسے عیب سمجھتے ہیں

حل لغات:

سُبَّة: عار، عیب، داغ، وہ شخص جو لوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (۱۰۸/۶)

⑨ يُقَرَّبُ حُبِّ الْمَوْتِ اَجَانَا لَنَا وَتَكْرَهُهُ اَجَالُهُمْ وَتَطْوُلُ

ترجمہ:

موت کی محبت ہمارے مقررہ اوقات کو ہمارے قریب کر دیتی ہے اور ان کے مقررہ اوقات موت کو نا پسند کرتے ہیں تو طویل ہو جاتے ہیں۔

مطلب:

”آجَال“ کی طرف کراہت کی نسبت اسناد مجازی ہے، مراد خود صاحب ”آجَال“ ہیں، یعنی جنگ میں شرکت ہمارا محبوب مشغلہ ہے، اس لئے ہماری عمریں چھوٹی ہوتی ہیں اور وہ جنگ میں نہیں جاتے اس لئے ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔

حل لغات:

يُقَرَّبُ: (تفعیل) قَرَبَهُ: کسی کو قریب کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرَّبُوا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ (۳/۳۹) حُبُّ: محبت، دوستی، عشق۔ فی الحدیث: ((مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ)). جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے دوستی کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے دشمنی کی اور اللہ تعالیٰ کیلئے دیا اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے منع کیا تو اس نے اپنا ایمان کامل بنا دیا۔ (کتاب الایمان ص ۱۴ مشکوٰۃ المصابیح) بڑا مٹکا۔ ج: حِبَابٌ. ﴿وَإِنَّهُ لَحَبُّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ﴾ (۸/۱۰۰) ”أَحَبُّ شَيْءٍ إِلَى الْإِنْسَانِ مَانِعٌ“. انسان کو سب سے زیادہ محبوب چیز وہ معلوم ہوتی ہے جس سے اس کو منع کیا جائے۔

⑩..... وَمَمَاتٌ مِنَّا سَيِّدٌ حَتَفَ أَنْفَهُ وَلَا طُلٌّ مِنَّا حَيْثُ كَانَ قَتِيلٌ

ترجمہ:

ہمارا کوئی بھی سردار طبعی موت نہیں مرتا اور ہمارے مقتول کا خون رائیگاں نہیں جاتا مقتول جہاں بھی ہو

مطلب:

ہمارے سردار صرف جنگ میں ہی مرتے ہیں اور ہمارا کوئی بھی آدمی یا سردار قتل ہو جائے تو انتقام ضرور لیتے ہیں دشمن کہیں بھی ہو۔ یہ دونوں باتیں ان کے ہاں باعث فخر تھیں۔

حل لغات:

حَتَفَ: موت۔ ج: حَتُوفٌ. أَنْفٌ: ناک۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ﴾ (۴۵/۵) اول حصہ، کنارہ۔ ج: أَنْوْفٌ وَأَنْسَافٌ وَأَنْفٌ. حَتَفَ أَنْفَهُ: کسی ضرب یا قتل وغیرہ کے بغیر طبعی موت مرنا۔ ”أَنْفٌ فِي الْمَاءِ وَأَنْسٌ فِي السَّمَاءِ“. ناک پانی میں ڈوبی ہوئی ہے اور چوڑا آسمان پر۔ کم رتبہ، متکبر شخص یا کم ہمت شخص کے لئے بولا جاتا ہے۔ طُلٌّ: طُلٌّ دَمُ الْقَتِيلِ (ض) طُلَّا: مقتول کا خون رائیگاں جانا اور اس کی دیت نہ لیا جانا، بدلہ لئے بغیر چھوڑ دینا۔ الطَّلُّ: ہلکی بارش، شبنم۔ ﴿فَإِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطُلٌّ﴾ (۲۶۵/۲)، نمی

⑪ تَسِيلُ عَلَى حَدِّ الظُّبَاتِ نَفُوسَنَا وَلَيْسَتْ عَلَى غَيْرِ الظُّبَاتِ تَسِيلُ

ترجمہ:

ہمارا خون تلواروں کی دھاروں پر ہی بہتا ہے اور تلواروں کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں بہتا۔

حل لغات:

تَسِيلُ: سال (ض) سَيْلاً: بہنا، امنڈ آنا، پگھلنا، ٹپکنا، سیلاب۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاخْتَمَلَ السَّبِيلُ زَبَدًا رَابِيًا﴾ (۱۷/۱۳) ”سِيلَ بہ وهو لا يدري“۔ اس کو بہا دیا گیا مگر اسے خبر بھی نہیں۔

⑫ صَفَوْنَا فَلَمْ نَكْذُرْ وَأَخْلَصْ سِرُّنَا إِنَّا أَطَابَتْ حَمَلَنَا وَفُحُولُ

ترجمہ:

ہم صاف شفاف ہیں ہمارا (نسب) گدلا نہیں اور ہماری اصل کو خالص رکھا مردوں نے اور ایسی عورتوں نے جنہوں نے ہمارے حمل کو اچھا رکھا۔

حل لغات:

صَفَوْنَا: صَفَا (ن) صَفَوْنَا: صاف اور خالص ہونا، بے غبار ہونا۔ نَكْذُرْ: كَذَرَ الْمَاءُ (س) كَذَرًا: گدلا ہونا، میلا ہونا۔ أَخْلَصْ: (افعال) الشَّيْءُ: خالص بنانا، میل صاف کرنا، کھوٹ اور آمیزش سے پاک کرنا۔ سِرٌّ: راز، بھید، اصل، ہرشی کی حقیقت اس کا مغز، ہرشیء کا اعلیٰ و افضل حصہ، دل میں ٹھانی ہوئی بات۔ ج: أَسْرَارٌ وَسِرَازٌ. السَّرِيرَةُ: ج: سرائر. ﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾ (۹/۸۶) ”سِرُّكَ مِنْ دَمِكَ“۔ تیرا راز تیرے خون سے ہے۔ بسا اوقات افشاءِ راز موت کا سبب بن جاتا ہے۔ إِنَّا: مف: الْأُنْثَى. مادہ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى﴾ (۱۷/۲) اطابت: أطاب: اچھا اور جائز کام کرنا، گندگی یا اذیت دور کرنا۔ الشَّيْءُ: عمدہ بنانا، عمدہ پانا۔ طاب (ض): مزے دار، میٹھا، عمدہ ہونا۔ ﴿فَانِكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَفُلَاتٍ وَرُبَاعَ﴾ (۳/۴) فحول: مف: الْفَحْلُ. ہر طاقتور نر جانور، سائڈ۔

⑬ عَلَوْنَا إِلَى خَيْرِ الظُّهُورِ وَخَطْنَا لَوْفَتِ إِلَى خَيْرِ الْبُطُونِ نَزُولُ

ترجمہ:

ہم بہترین پشتوں کی طرف بلند ہوئے اور نزول نے ہمیں مقررہ وقت پر بہترین پیٹوں میں اتارا۔

حل لغات:

خَطَّ: (ن) خَطًّا: گرنا، اترنا، کم ہونا۔ الشَّيْءُ: رکھنا، گرانا، ڈالنا، نیچے اتارنا۔ وَفَّتْ: کسی امر کے لئے زمانے کی

ایک مفروضہ مقدار۔ فی القرآن المجید: ﴿إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ﴾ (۳۸/۱۵) زمانہ، لمحہ، گھڑی، موسم۔ ج: أَوْقَاتٌ. الْبَطُونُ: مف: الْبَطْنُ: پیٹ۔ ﴿فَمَالُؤُونَ مِنْهَا الْبُطُونُ﴾ (۵۳/۵۶) ہر چیز کا اندرونی حصہ، ایک دفعہ کی اولاد یا پیداوار۔ ”الْبَطْنَةُ تَأْفِينُ الْفِطْنَةِ“۔ زیادہ کھانا ذہانت کو ختم کر دیتا ہے، یعنی مال و دولت نے عقل خراب کر دی ہے۔

..... 14 ﴿فَنَحْنُ كَمَاءِ الْمُنِّ مَافِي نَصَابِنَا كَهَامٌ وَلَا فِينَا يُعَدُّ بِخَيْلٍ﴾

ترجمہ:

اس لیمب بادل کے پانی کی طرح صاف شفاف ہیں ہمارے نسب میں کوئی بزدل نہیں اور نہ ہی ہم میں کوئی کنجوس شمار کیا جاتا ہے۔

مطلب:

جس طرح بارش کا پانی صاف شفاف ہوتا ہے اسی طرح ہمارا نسب بھی صاف شفاف ہے، یعنی ہمارے آباء و اجداد نے خصوصی طور پر نسب کی حفاظت کی ہے اسی وجہ سے ہمارے خاندان میں نہ کوئی بزدل ہے اور نہ ہی کنجوس۔

حل لغات:

الْمُنُّ: پانی سے بھرا ہوا بادل۔ فی القرآن المجید: ﴿أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُنِّ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ﴾ (۶۹/۵۶) نَصَابٌ: اصل، مرجع، اصلی حالت، چھری یا چاقو کا دستہ، کسی کے پاس مال کی اتنی مقدار جس پر زکوٰۃ واجب ہو۔ ج: نُصَبٌ. كَهَامٌ: کند (تلوار)، بند یا کلام سے عاجز، بزدل و کم ہمت، عمر رسیدہ، مفلس۔ بِخَيْلٍ: کنجوس ہونا۔ ج: بُخْلَاءٌ.

..... 15 ﴿وَنُنْكِرُ إِنْ شِئْنَا عَلَى النَّاسِ قَوْلَهُمْ وَلَا يُنْكِرُونَ الْقَوْلَ حِينَ نَقُولُ﴾

ترجمہ:

اگر ہم چاہیں تو لوگوں کی بات کا انکار کر دیں لیکن جب ہم بات کریں تو وہ ہماری بات کا انکار نہیں کر سکتے۔

مطلب:

ہم معزز اور سردار ہیں لہذا ہماری بات یا فیصلہ کوئی رد نہیں کر سکتا اور یہ ان کے ہاں قابل فخر بات تھی۔

حل لغات:

نُنْكِرُ: (افعال) اَنْكَرَ الشَّيْءُ: کسی چیز کو نہ پہچاننا، ناواقف ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَهُمْ لَهُ

مُكْرُونَ ﴿٥٨/١٢﴾ شَيْئًا: شَاءَ هُ (ف) شَيْئًا: ارادہ کرنا، چاہنا، علی الامر: کسی بات پر آمادہ کرنا، اکسانا۔

16..... إِذَا سَيْدٌ مِنَّا خَلَا قَامَ سَيْدٌ قَوْلٌ لِمَا قَالَ الْكِرَامُ فَعُولٌ

ترجمہ:

جب بھی ہمارا کوئی سردار مرتا ہے تو دوسرا سردار اس کا جانشین بن جاتا ہے، جس کا قول و فعل سرداروں جیسا ہوتا ہے۔

حل لغات:

خَلَا: المكان (ن) خُلُوًّا: خالی ہونا، الشیء: گزر جانا۔ "خَلَاءُكَ أَقْنَى لِحَيَاتِكَ"۔ تنہائی تیری حیا کی زیادہ محافظ ہے، یعنی تنہائی میں دوسرے سے معاملہ ہی نہیں ہوتا جو بے شرمی کا سوال ہے۔

17..... وَمَا أُخِمِدْتُ نَارًا لَّنَا ذُوْنَ طَارِقٍ وَلَا ذَمَّنَا فِي النَّازِلِينَ نَزِيلٌ

ترجمہ:

اور ہماری آگ رات کے وقت آنے والے مہمان سے پہلے نہیں بجھائی جاتی اور مہمانوں میں سے کوئی بھی مہمان ہماری مذمت نہیں کرتا۔

مطلب:

پہلے زمانے میں لوگ سفر کرتے تھے اور رات کو جہاں آگ دیکھتے وہاں چلے جاتے؛ کیونکہ آگ آبادی کی علامت تھی تو نئی لوگ اپنی آگ دیر تک روشن رکھتے تاکہ کوئی مسافر وغیرہ آئے اور ہم اس کی مہمان نوازی کر کے خوشی کی دولت اور سکون قلب حاصل کریں، لیکن کنجوس لوگ جلد ہی آگ بجھا دیتے تھے کہ کہیں کوئی مسافر نہ آجائے۔

حل لغات:

أُخِمِدْتُ: (افعال) أَخْمَدَ الرَّجُلُ: خاموش و پرسکون ہونا، تُخْمَدُ ہونا، کسی بات پر جم جانا، النَّارُ: آگ کی آنچ کم کرنا، تُخْمَدُ کرنا، بجھانا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ﴾ (۲۹/۳۶) طَارِقٌ: رات کو آنے والا، دروازہ کھٹکھٹانے والا، کنکریوں سے منتر کرنے والا، روشن ستارہ، رات کو پیش آنے والا معاملہ یا مادہ۔ ج: ذوی العقول کے لئے طَرِاقٌ، غیر ذوی العقول کے لئے طَوَارِقُ. ذَمٌّ: فِلَانًا (ن) ذَمًّا: برائی کرنا، عیب لگانا۔ نَزِيلٌ: مہمان، وطنی بھائی، مکان میں ساآھر رہنے والا۔ ج: نَزَلَاءُ.

18..... وَأَيُّمُنَا مَشْهُورَةٌ فِي عَدُوِّنَا لَهَا غُرَرٌ مَغْلُومَةٌ وَجُحُولٌ

ترجمہ:

ہماری جنگوں کے دن ہمارے دشمنوں میں مشہور ہیں ان کی پیشانیوں اور پاؤں کے سفید نشان معلوم ہیں

حل لغات:

مَشْهُورَةٌ: اعلان کردہ، مشہور۔ غُرَرٌ: مف: الْغُرَّةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، ہر شے کی روشنی، چمک، سفیدی۔ حُجُولٌ: مف: الْحُجْلُ: عورت کے پاؤں کا زیور، بیڑی، گھوڑے کی ٹانگ کی سفیدی۔

19..... وَأَسْيَافُنَا فِي كُلِّ غَرْبٍ وَمَشْرِقٍ بِهَامِنْ قِرَاعِ الدَّارِ عَيْنَ فُلُولٍ

ترجمہ:

ہماری تلواریں مشرق و مغرب میں مشہور ہیں، زرہ پوشوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان میں دندانے پڑ گئے ہیں۔

حل لغات:

غَرْبٌ: سورج غروب ہونے کی سمت، مغربی سمت میں واقع ممالک (یورپ، امریکہ)، ہر شے کا ابتدائی حصہ، نوک، دھار، معاملات میں مستعدی اور بڑھا ہوا انہماک، تیزی۔ عربی مقولہ ہے: "فِي لِسَانِهِ غَرْبٌ وَآخَافٌ عَلَيْهِ غَرْبُ الشَّبَابِ"۔ مجھے اس کی پر زور جوانی کا ڈر ہے۔ فَرْسٌ غَرْبٌ: تیز رو گھوڑا، بیل کی کھال سے بنایا ہو بڑا ڈول، آنسو، آنسو بہنے کی جگہ، گوشہ چشم اگلا اور پچھلا، رال (لعاب) کی کثرت، آنسو بہانے والی رگ، آنکھ کے اندرونی یا بیرونی گوشہ کا درم، آنکھ کی پھنسی، دوری۔ ج: غُرُوبٌ. مَشْرِقٌ: سورج نکلنے کی جگہ، جزیرہ عرب کے مشرق میں واقع اسلامی ممالک۔ ج: مَشَارِقٌ. قِرَاعٌ: مص (مفاعلة)، قَارَعَ الْقَوْمُ: قوم نے قرعہ اندازی کی۔ الْإِبْطَالُ: لڑائی میں جان بازوں کا باہم شمشیر زنی کرنا، تلواروں سے مقابلہ کرنا۔ الدَّارِ عَيْنٌ: مف: الدَّارِ عُ: زرہ پوش۔ فُلُولٌ: مف: الْفُلُ: تلوار کا دندانہ، کسی چیز کا الگ ہو جانے والا حصہ، کسی چیز کے بکھرنے والے ریزے جیسے دھاتوں کا برادہ، آگ کی چنگاریاں، شکست خوردہ (واحد جمع کیلئے)، خالی۔

20..... مُعْوَذَةٌ إِلَّا تُسَلَّ نِصَالُهَا فَتُغْمَدُ حَتَّى يُسْتَبَاحَ قَبِيلٌ

ترجمہ:

وہ اس بات کی عادی ہیں کہ بے نیام نہیں کی جاتیں کہ پھر نیام میں ڈال دی جائیں یہاں تک کہ ایک جماعت کو قتل کر دیں۔

حل لغات:

مُفَوِّدٌ: مفع، (تفعیل) عَوَّدَ الشَّيْءَ: عادی بنانا۔ نَصَالَ: مف: نَصَلُ: نیزہ اور تیر کی انی (پیکان، پھل)۔
تُعَمِّدُ: غَمَدًا: (ض) تلواریں میں رکھنا۔ قَبِيلٌ: نسل، جماعت، پیروکار۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ﴾ (۲۷/۷)

21..... مَسَلَىٰ إِنْ جَهِلْتَ النَّاسَ عَنَّا وَعَنَّهُمْ وَلَيْسَ مَوَاءَ عَالِمٍ وَجَهْلُولٌ

ترجمہ:

اگر تو بے خبر ہے تو لوگوں سے ہمارے اور ان کے بارے میں معلوم کر؛ کیونکہ عالم اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔

22..... فَإِنَّ بَنِي الدِّيَّانِ قُطِبَ لِقَوْمِهِمْ تَدُورُ رَحَاهُمْ حَوْلَهُمْ وَتَجُولُ

ترجمہ:

کیونکہ بنو دیان اپنی قوم کا محور ہیں ان کی چکی ان کے ارد گرد گھومتی اور چکر کاٹتی ہے۔

مطلب:

سابقہ خوبیاں اس لئے ہیں کہ بنو دیان اپنی قوم (حارث بن کعب کی اولاد) کا محور و مرکز ہیں ان کی ساری صلاحیتیں اور کارنامے ہمارے دم سے ہیں۔

حل لغات:

قُطِبَ: محور، مرکز، مدار، دھرا (جس پر پہیا گھومتا ہے) چکی کی کیل جس پر اوپر کا پاٹ گھومتا ہے، محور کا کنارہ، ہر شے کا قوام اور اس کے اجزاء ترکیبہ جن پر اس کا مدار ہو، نیزہ کا پھل، ایک قسم کی گھاس، سربر آوردہ، چوٹی کا آدمی، محور قوم۔ ج: قُطُوبٌ وَأَقْطَابٌ وَقِطْبَةٌ: زمین کے دو قطب ہیں ایک شمالی دوسرا جنوبی (اہل جغرافیہ کے نزدیک) تَجُولُ: جال فی الارض (ن) جَوَلَا: گھومنا، پھرنا، چکر لگانا، گشت لگانا۔

قال الشَّمِيدَرُ الْحَارِثِيُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: شَمِيدَر حَارِثِي ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی اپنے چچا زاد بھائیوں سے لڑائی ہوئی، اس کو اشعار کی صورت میں بیان کیا۔

① بَنِي عَمَنَا لَا تَذْكُرُوا الشُّعْرَ بَعْدَ مَا دَفَنْتُمْ بِصُحْرَاءِ الْغُمَيْرِ الْقَوَافِيَا

ترجمہ:

اے ہمارے چچا کے بیٹو! اشعار کو صحراء غمیر میں دفن کر دینے کے بعد ان کا ذکر نہ کرو۔

مطلب:

تم تو نکست کھا کر میدان سے فرار ہوئے تھے اب کس منہ سے اشعار کہہ رہے ہو؛ کیونکہ اشعار تو کسی فخریہ کارنامے پر کہے جاتے ہیں۔

حل لغات:

تَذْكُرُوا: ذکر الشیء (ن) ذِکْرًا: یاد کرنا (دل اور زبان سے) یاد رکھنا، اللہ: اللہ کا ذکر کرنا، اس کی تعریف کرنا، نام لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُون﴾ (۱۵۲/۲) ذہن میں لانا، بھولنے کے بعد یاد آ جانا یا زبان پر آنا، الناس: لوگوں کی غیبت کرنا، النعمة: نعمت پر شکر کرنا، فلانة: کسی عورت کو پیغام نکاح دینا۔ فی الحدیث: ((اِنَّ عَلِيًّا يَذْكُرُ فَاطِمَةَ)). الشیء: عیب نکالنا۔ ﴿اَهَذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُمْ يَذْكُرِ الرَّحْمَنَ هُمْ كَافِرُونَ﴾ (۳۶/۲۱) عربی مقولہ ہے: ”اَذْكُرْ مَعَ كُلِّ نِعْمَةٍ زَوَالَهَا“۔ ہر نعمت کے ساتھ اس کے زوال کو بھی یاد کر۔ دَفَنْتُمْ: دفن الشیء (ض) دَفْنَا: چھپانا، دفن کرنا، زمین میں گاڑنا۔

② فَلَسْنَا كَمَنْ كُنْتُمْ تُصِيبُونَ سَلَةً فَتَقْبَلُ ضِيْمًا اَوْ نُحَكِّمُ قَاضِيًا

ترجمہ:

ہم اس شخص کی طرح نہیں جسے تم خفیہ طور پر تکلیف پہنچاتے تھے کہ ہم ظلم قبول کر لیں یا قاضی کو حکم بنالیں۔

حل لغات:

سَلَةٌ: ایک جنبش، تلوار کی برآمدگی، حرکت، چوری۔ عربی مقولہ ہے: ”الْخَلَّةُ تَدْعُو إِلَى السَّلَةِ“۔ غربت یا ضرورت چوری کا سبب بنتی ہے۔ تَقْبَلُ: الشیء (س) قُبُولًا: خوش دلی سے لینا، قبول کرنا، کسی چیز کو لے لینا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً اَبْدًا﴾. (۴/۲۳) الکلام: کلام کی تصدیق کرنا۔ نُحَكِّمُ: (تفہیم) حُكْمًا: حاکم بنانا، حکم و ثالث بنانا۔ ﴿حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾. (۶۵/۴) قاضی: فاج:

قَضَاءٌ. قَضَى (ض) قَضَاءً: فیصلہ کرنا، طے کرنا، مقدمہ کا حکم سنانا۔

③ وَلَكِنْ حُكْمَ السَّيْفِ فِيكُمْ مُسَلَّطٌ | فَنَرُضِي إِذَا مَا أَصْبَحَ السَّيْفُ رَاضِيًا

ترجمہ:

لیکن تلوار کا فیصلہ تم پر مسلط رہے گا ہم اسی وقت راضی ہوں گے جب تلوار راضی ہوگی۔

حل لغات:

مُسَلَّطٌ: مفع، (تفعیل)، مَلَّطَهُ: اختیار و اقتدار دینا، حاکم بنانا، علیہ: مسلط کرنا، کسی پر قابو یافتہ بنانا، کسی کے بارے میں اختیارات دینا۔

④ وَقَدْ سَاءَ نَبِيٌّ مَا جَرَّتِ الْحَرْبُ بَيْنَنَا | بَنِي عَمِنَا لَوْ كَانَ أَمْرًا مُدَانِيًا

ترجمہ:

تحقیق مجھے وہ چیز بری لگی جس کو جنگ ہمارے درمیان کھینچ لائی اے چچا زاد بھائیو! کاش معاملہ حد سے نہ بڑھا ہوتا۔

مطلب:

جنگ سے پہلے صلح صفائی ممکن تھی، لیکن جنگ کے بعد صلح صفائی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، انتہائی قریبی رشتہ دار ہونے کے باوجود آپس میں دشمن بنے ہوئے ہیں، ہائے حسرت! وائے ناکامی!

حل لغات:

سَاءَ: الشَّيْءُ (ن) سُوءٌ: برا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ﴾ (۴۹/۲)، بہ: بدگمانی کرنا، شک کرنا۔ عربی مقولہ ہے: "سُوءُ الظَّنِّ مِنْ شِدَّةِ الْغَيْبِ". بدگمانی انتہائی دوستی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ "انما ينشئ الظن السوء". جر: بہ (ن) جرأ: کھینچنا، گھسیٹنا، ہانکنا، سبب بننا۔ "كُلُّ يَجْرُ النَّارِ إِلَى قَرْصِهِ". ہر شخص اپنی ٹکیر کی طرف آگ کھینچتا ہے، یعنی ہر شخص اپنے نفس کے لئے خیر چاہتا ہے۔ الْحَرْبُ: لڑائی، جنگ (مؤنث سماعی کبھی بمعنی قتال سال مذکر بھی استعمال ہوتا ہے) "الْحَرْبُ خِدْعَةٌ". لڑائی دھوکہ ہے۔ مُدَانِيٌّ: فاء (مفاعلة) داناہ۔ کسی سے قربت حاصل کرنا، نزدیک ہونا، بین الشینین۔ دو چیزوں کو ملانا۔ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى﴾ (۸/۵۳)

⑤ فَإِنْ قُلْتُمْ إِنَّا ظَلَمْنَا فَلَمْ نَكُنْ | ظَلَمْنَا وَلَكِنَّا أَسَانَا التَّقَاضِيَا

ترجمہ:

اگر تم کہو کہ ہم نے ظلم کیا تو ہم نے ظلم نہیں کیا، لیکن ہم نے برا تقاضا کیا۔

حل لغات:

أَسَأْنَا: (افعال)، أَسَاءَ عَلَيْهِ: کسی کے ساتھ برائی کرنا۔ التَّقَاضَى: مص، (تفاعل) تقاضاه الدَّيْنُ: کسی سے اپنا دیا ہوا قرض مانگنا، کسی سے اپنا قرض وصول کر لینا۔

وقال وداك بن ثميل المازني (الطويل)

شاعر کا نام:

وداك بن ثميل مازنی ہے۔ (بعض نسخوں میں ثميل ”ش“ سے ہے جبکہ بیروت کے نسخے میں ”ث“ سے ہے اور اسی کے مطابق یہاں لکھا گیا ہے، اور ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ”ثميل“ ہے)

اشعار کا پس منظر:

بنو شیبان ”سفوان“ نامی کنویں سے بنو مازن کا قبضہ چھڑانا چاہتے تھے؛ کیونکہ ان کا دعویٰ تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے، اس وجہ سے انہوں نے بنو مازن کو دھمکیاں دینا شروع کیں ان دھمکیوں کے جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے:

① رُوَيْدَ بَنِي شَيْبَانَ بَعْضَ وَعَيْدِكُمْ تُلَاقُوا غَدًا خَيْلِي عَلَى سَفَوَانَ

ترجمہ:

اے بنو شیبان! اپنی کچھ دھمکیاں روک لو، کل سفوان (کنویں) پر میرے شہسواروں سے ملو گے۔

حل لغات:

رُوَيْدَ: آہستہ۔ رُوَيْدَ خَالِدٍ، وَرُوَيْدُ خَالِدًا، وَرُوَيْدُكَ خَالِدًا. خالد کو مہلت دو۔ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿فَمَهْلُ الْكَافِرِينَ أَهْلُهُمْ رُوَيْدًا﴾ (۸۶/۱۷) رُوَيْدًا: وہ آہستہ چلا۔ الرُّوَيْدُ: اِرْوَاد کی تصغیر (برہاء ترخیم) تُلَاقُوا: (مفاعلة) لاقاہ: ملاقات کرنا، اتفاق یا اچانک کسی سے ملنا، استقبال کرنا۔

② تُلَاقُوا جَيَادًا لَا تَحِيدُ عَنِ الْوَعَى إِذَا مَا غَدَتْ فِي الْمَازِقِ الْمُتَدَانِي

ترجمہ:

تم ایسے نہ گھوڑوں سے ملاقات کرو گے جو تنگ میدان جنگ میں آمنے سامنے ہوں تو جنگ سے نہیں بھاگتے۔

حل لغات:

جِيَادٌ: مف: الْجَوَادُ: عمدہ نسل کا گھوڑا۔ عربی مقولہ ہے: "إِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَعُشُرُ". اصل گھوڑا بھی کبھی ٹھوکر کھا جاتا ہے، تجربہ کار آدمی سے لغزش کے موقع پر کہا جاتا ہے۔ لَا تَسْجِيْدُ: حَيْدًا (ض) ہٹنا، کنارہ کش ہونا، غیر جانب دار ہونا۔ فی القرآن المجید: وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ. (۱۹/۵۰) الْوَعْيُ: شور، لڑائی۔ الْمَازِقُ: تنگ جگہ، پریشانی۔ ج: مَازِقُ. الْمُتَدَانِي: (تفاعل) تدانی القوم: باہم قریب ہونا۔

③ عَلَيْهَا الْكُفَاةُ الْغُرُّ مِنْ آلِ مَازِنٍ لِيُوثَّ طِعَانٌ عِنْدَ كُلِّ طِعَانٍ

ترجمہ:

ان پر آل مازن کے ایسے روشن پیشانی والے مسلح بہادر ہوں گے جو ہر قسم کی نیزہ زنی کے وقت نیزہ زنی کے شیر ہیں۔

④ تُلَاقُوهُمْ فَتَعْرِفُوا كَيْفَ صَبْرُهُمْ عَلَى مَا جَنَّتْ فِيهِمْ يَدُ الْحَدَثَانِ

ترجمہ:

تم ان سے ملو گے تو جان جاؤ گے کہ ان کا صبر ان مصائب پر جو حوادث زمانہ نے ان پر ڈھائے کیا ہے۔

حل لغات:

فَتَعْرِفُوا: عرف الشيء (ض) عَرَفْنَا: کسی حاسہ کے ذریعہ جانتا، پہچانتا، معلوم کرنا، واقف ہونا۔ فی القرآن المجید: وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سِيرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ. (۹۳/۲۷) بِذَنبِهِ: اقرار کرنا۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ جَنَّتْ: جنی (ض) جَنَانٌ: جرم کرنا، گناہ کرنا۔ الْحَدَثَانِ: شب و روز۔ حَدَثَانُ الدَّهْرِ: آفات و مصائب زمانہ۔

⑤ مَقَادِيمُ وَصَّالُونَ فِي الرُّوعِ خَطْوُهُمْ بِكُلِّ رَقِيْقٍ الشُّفْرَتَيْنِ يَمَانِ

ترجمہ:

وہ پیش قدمی کرنے والے ہیں اور ہر بار یک دودھاری یعنی تلوار کو اپنے قدموں کے ساتھ جنگ میں پہنچانے والے ہیں۔

حل لغات:

مَقَادِيمُ: مف: الْمَقْدَامُ: بہادر۔ لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا۔ وَصَّالُونَ: مف: وَصَّالٌ: مبالغہ و وصل الی المكان (ض) وَضُولًا: کہیں پہنچنا۔ خَطْوٌ: مف: الْخَطْوَةُ: ایک قدم، دو قدموں کا درمیانی فاصلہ، چھ

قدم۔ فی القرآن المجید: یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اذْخُلُوا فِی السَّلَامِ کَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطَوَاتِ الشَّیْطَانِ. (۲/۲۰۸) ج: خُطَوَاتٌ وَخُطَوَاتٌ وَخُطًى. رَقِیقٌ: باریک، نازک و لطیف، غلام (واحد جمع سب کے لئے) ج: اَرِقَاءُ۔ الشَّفَرَتَیْنِ: تشبیہ ہے الشَّفَرَةُ کا: دھار، بلیڈ (یک رخا یا دورخا استرایا کاٹنے کا اوزار) بال صاف کرنے کا بلیڈ، موچی کی راپی (چمڑا کاٹنے کی کھرپی) چپٹی چھری، تلوار کی دھار، خفیہ تحریر یا باہمی طور پر متفق علیہ خفیہ رموز کے ذریعے پیغام رسانی۔ ج: شِفَارٌ وَشَفَرٌ۔

نوٹ:

وَصَالُونَ خَطْوَهُمْ بِكُلِّ رَقِیقٍ الشَّفَرَتَیْنِ "اس عبارت میں قلب ہوا ہے، اصل عبارت یوں ہے "كُلِّ رَقِیقٍ الشَّفَرَتَیْنِ بِخَطْوِهِمْ" (شرح مرزوقی، ج ۱، ص ۹۷، بیروت)

⑥..... إِذَا اسْتَنْجَدُوا لَمْ یَسْأَلُوا مَنْ دَعَاهُمْ لِآیَةِ حَرْبٍ أَمْ بِأَىِّ مَكَانٍ

ترجمہ:

جب ان سے مدد طلب کی جائے تو بلانے والے سے نہیں پوچھتے کہ کس جنگ کے لئے یا کس مقام پر۔

حل لغات:

اسْتَنْجَدُوا: (استفعال) اسْتَجَدَ: طاقت حاصل کرنا، طاقتور ہو جانا، بہادر ہو جانا، باہمت ہو جانا، علی فلان: کسی کے سامنے ڈٹ جانا، فلانا وبہ: کسی سے مدد چاہنا، فریاد کرنا۔

وقال سَوَّارُ بْنُ الْمَضْرَبِ السَّعْدِيُّ (الوافر)

شاعر کا نام:

سوار بن مضرب سعدی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

①..... فَلَوْ سَأَلْتُ سَرَاةَ الْحَيِّ سَلَمَى عَلَى أَنْ قَدَتْلُونَنِي زَمَانِي

ترجمہ:

اگر سلمیٰ قوم کے سرداروں سے پوچھے اسکے باوجود کہ زمانہ نے میری حالت تبدیل کر دی

حل لغات:

تَلَوْنَنِي: (سفعِل) رنگین ہونا، رنگین بننا، فلان: ایک عادت پر قائم نہ رہنا، رنگ بدلتے رہنا۔ زَمَانٌ: وقت، عرصہ

زمانہ، دنیا کی پوری مدت۔ ج: اَزْمِنَةً، اَزْمُنٌ۔ عربی مقولہ ہے: لِكُلِّ زَمَانٍ رِجَالٌ۔ ہر زمانے کیلئے کچھ لوگ ہوتے ہیں۔

② لَخَبَرَهَا ذُووُ أَحْسَابٍ قَوْمِي وَأَعْدَائِي فُكُلٌ قَدْ بَلَانِي

ترجمہ:

تو ضرور اسے بتائیں گے میری قوم کے معزز لوگ اور میرے دشمن کیونکہ ہر ایک نے مجھے آزمایا ہے۔
باطل سے ڈرنے والے اے آسمان نہیں ہم
سوار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

حل لغات:

خَبَرَ: (تفعیل) خَبَرَهُ بكذا: خبر دینا، علم میں لانا۔ عربی مقولہ ہے: لَيْسَ الْخَبْرُ كَالْمُعَايَنَةِ: خبر آنکھوں دیکھے کی طرح نہیں ہوتی۔ أَحْسَابٌ: مف: الْحَسَبُ: کسی چیز کی مقدار یا تعداد، خاندانی شرافت۔ حَسْبُكَ مِنْ غِنَى شُبْعٍ وَدِيٍّ: شکم سیری اور سیرابی تیرے لیئے کافی مال داری ہے۔ یہ امر اَلْقَيْس کا مقولہ ہے مطلب یہ ہے: اتنے مال پر قناعت کر لو جو پیٹ بھرنے اور پیاس بجھانے کیلئے کافی ہو اور باقی کی سخاوت کر لو۔ بَلَا: ه (ن) بَلَوْا: آزمانا، گرفتار مصیبت کرنا۔ فی القرآن المجید: إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِفُنَّهَا مُصْبِحِينَ. (۱۷/۶۸) برتنا، سفر کا کسی کو چکنا چور کرنا، پرانا کرنا۔ إِنَّ الْبَلَاءَ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ: مصیبت بولنے کے سپرد ہے۔ سچ ہے: خاموشی ہر بلا سے بچاتی ہے۔

③ بِذَبِي الدَّمِّ عَنْ حَسْبِي بِمَالِي وَزُبُونَاتِ أَشْوَسَ تَيْحَان

ترجمہ:

(اے بتائیں گے) کہ میں اپنے حسب سے مذمت کو اپنے مال اور متکبر ہوشیار آدمی کی مدافعتوں کے ذریعہ دور کرتا ہوں۔

مطلب:

سخاوت کر کے اپنے خاندان کی عزت محفوظ رکھتا ہوں اور جنگ و جدال کا بھی ماہر ہوں۔

حل لغات:

ذَبِي: مصدر مضاف بياء متکلم، ذَبْتُ عَنْهُ (ض): دفع کرنا، روکنا، ہٹانا، بچاؤ کرنا، نقصان رفع کرنا۔ أَشْوَسَ: صفت. ج: شَوْسٌ، أَشْوَاوِسٌ. شَوْسٌ (س) شَوْسًا: دلیر و جری ہونا، لمبا ہونا، مغرور و متکبر ہونا۔ شَاسَ فلان

شَوْسَا: ترچھی نگاہ سے دیکھنا، بڑائی اور غصہ کے باعث کن آنکھوں سے دیکھنا، آنکھ کو چھوٹا کر کے پلکیں ملا کر دیکھنا۔
تَيَّحَانٌ: (بکسر الیاء وفتحها) فضول کاموں میں مشغول رہنے والا، مصائب کا شکار رہنے والا، تیز دوڑنے والا گھوڑا، وہ گھوڑا جو چلنے میں چست اور دونوں طرف جھکتا ہو۔

④..... وَإِنِّي لَا أَزَالُ أَخَا حُرُوبٍ إِذَا لَمْ أَجِنُ كُنْتُ مَجَنِّ جَان

ترجمہ:

اور (اسے یہ بھی بتائیں گے) کہ میں ہمیشہ جنگجو رہا ہوں جب خود جرم نہیں کرتا تو مجرم کی ڈھال بن جاتا ہوں۔

حل لغات:

أَجِنَ: جنى (ض) جنایۃ: جرم کرنا، گناہ کرنا۔ مَجَنِّ: ڈھال، کمان، ج: مَجَانُّ۔ جَان: فَا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ (الكامل)

یہ اشعار علقمہ بن شبیان کے ہیں اور یہ شاعر جاہلی اور منذر کا ہم عصر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے مقام ”اوارہ“ میں متمطر (جو منذر کا بھائی نعمان کا دادا تھا) پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، شاعر نے مقتول کو ”منذر“ سمجھ کر حملہ کیا تھا کیونکہ وہ خود پہنے ہوئے تھا۔ شاعر اسی واقعہ کو اشعار میں بیان کر رہا ہے۔

①..... وَلَقَدْ شَهِدْتُ الْخَيْلَ يَوْمَ طَرَادِهَا وَطَعَنْتُ تَحْتَ كِنَانَةِ الْمُتَمَطِّرِ

ترجمہ:

تحقیق میں شہسواروں میں حاضر ہوا انکے حملے کے دن اور میں نے متمطر کے ترکش کے نیچے سے نیزہ مارا۔

حل لغات:

طَرَادٌ: مص (مفاعلة) طَارَدَ: حملہ آور ہونا، پیچھا کرنا، حملہ کرنے میں مقابلہ کرنا، سبقت لے جانے کی کوشش کرنا۔ كِنَانَةٌ: تیر رکھنے کا چمڑے کا تھیلہ، ترکش۔ كِنَانَيْنِ: سرزمین مصر (مجازاً)

②..... نَطَاعِنُ الْأَبْطَالِ عَنْ أَبْنَانِنَا وَعَلَى بَصَائِرِنَا وَإِنْ لَمْ نُبْصِرْ

ترجمہ:

اور ہم بہادروں سے نیزہ زنی کرتے ہیں اپنے بچوں کی حفاظت کیلئے اس حال میں کہ ہمارے ہوش وہو اس قائم

ہوتے ہیں اگرچہ ہم انجام پر نظر نہیں رکھتے۔

حل لغات:

بَصَائِرُ: مف: الْبَصِيرَةُ: ذکاوت، فہم و فراست، علم، نور قلب، دلیل، محافظ، عبرت، پردہ، ڈھال، تھوڑا سا خون۔

③ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْخَيْلَ شُلْنَ عَلَيْكُم مَّخَاضِ ابْتِ عَلَى الْمُتَغَبِّرِ

ترجمہ:

اللہ کی قسم میں نے گھوڑوں کو تمہارے پیچھے دم اٹھا کر تیز دوڑتے ہوئے دیکھا جس طرح حاملہ اونٹنیاں دم اٹھا کر باقی ماندہ دودھ دہنے والے پرانکار کر دیتی ہیں۔

مطلب:

شاعر دشمن کے میدان جنگ سے فرار ہونے کا نقشہ کھینچ رہا ہے۔

حل لغات:

شُلْنَ: شال الشيء (ن) شُولًا: اوپر اٹھنا، کنایہ ہے تیز دوڑنے سے کیونکہ جانور جب تیز دوڑتا ہے تو دم اٹھاتا ہے۔
- الْمَخَاضُ: دروزہ۔ فی القرآن المجید: هَا الْمَخَاضُ إِلَى جَذْعِ النَّخْلَةِ. (۲۳/۱۹) دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں۔ ابْتِ: (ف) إِبَاءً: نافرمانی کرنا، بغاوت کرنا۔ الشيء: ناپسند کرنا، نہ ماننا، حقارت سے رد کرنا۔ وَيَأْتِي اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورُهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. (۳۲/۹) الْمُتَغَبِّرُ: فاء، (تفعل) گردا گرد ہونا، الناقۃ: بھٹی کا بچا، ہوا دودھ نکالنا۔

وَقَالَ قَطْرِيُّ بْنُ الْفُجَاءِ (الكامل)

شاعر کا نام:

قطری بن فجاءہ ہے (متوفی ۷۸ھ/۶۹۷ء اور بعض نے ۷۷ھ لکھا ہے) یہ سردارانِ خوارج سے ہیں اور یہ خطیب، شہسوار اور شاعر تھے۔ قطری: اس میں "ی" نسبت کی ہے، شہر قطر کی طرف منسوب ہے جو بحرین اور عمان کے درمیان واقع ہے۔ ماعر کے والد کا نام "فجاءہ" اس طرح پڑا کہ وہ یمن گئے تھے اور اچانک آگئے تو لوگوں نے کہا "فجاءہ" (اچانک) تو ان کا نام ہی "فجاءہ" پڑ گیا۔

① لَا يَرْكَنَنَّ أَحَدًا إِلَى الْإِخْجَامِ يَوْمَ الْوَعْيِ مُتَخَوِّفًا لِحِمَامِ

ترجمہ:

جنگ کے دن موت کے خوف۔ کوئی بھی ہرگز پیچھے ہٹنے کی کوشش نہ کرے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر بھارنا مقصود ہے، کہ انجام کی پرواہ کئے بغیر دشمن کا مقابلہ کرو، کیونکہ ڈرنے سے تقدیر نہیں ملتی اور نہ ہی سوچنے سے موت موخر ہو سکتی ہے۔

جسے زندگی ہو پیاری، وہ یہیں سے لوٹ جائے
اس قافلے میں شامل کوئی کم ظرف نہیں ہے

حل لغات:

يَرْكُنُ: ركن اليه (ف) رَكْنًا: کسی کی طرف مائل ہونا اور مطمئن ہونا، دل سے لگاؤ ہونا، کسی پر بھروسہ کرنا، کسی کا سہارا لینا۔ فی القرآن المجید: وَلَا تَرْكُنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ. (۱۱۳/۱۱) الإخجام: مص (افعال) أَخْجَمَ فلان عن الشيء: باز رہنا، ڈر کر ہٹنا۔ ہٹنا، کنارہ متخوف: فا (تفعل) خوف زدہ۔ الحمام: فیصلہ، موت، قسمت، موت۔ الحمام: مف. حمامة: کبوتر، کہا گیا ہے کہ ”حمامة“ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ اس میں ”تا“ تانیث کی نہیں بلکہ وحدت کی ہے اور بہت دفعہ ”حمام“ کا اطلاق مفرد پر بھی ہوتا ہے، کبوتر۔ ج: حمام. الحمام: تمام جانوروں کا بخار خصوصاً گھوڑوں کا۔

② فَلَقَدْ أَرَانِي لِلرِّمَاحِ دَرِيَّةً مِّنْ عَنِ يَمِينِي مَرَّةً وَأَمَامِي

ترجمہ:

تحقیق میں نے اپنے آپ کو نیزوں کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھا کبھی دائیں جانب سے تو کبھی آگے سے۔

مطلب:

جنگ میں ثابت قدمی پر ابھارنے کیلئے جنگ میں اپنی حالت بیان کر رہا ہے، دائیں اور سامنے کی جانب کے ذکر پر اقتصار اس لئے کیا کہ جس طرح دائیں طرف سے حملہ ہوتا ہے اسی طرح بائیں طرف سے بھی ہو سکتا ہے اور پیٹھ میں نیزوں کا لگنا فرار ہونے کی علامت ہے، اور یہ بہادر شہ سوار کے شایان شان نہیں۔

حل لغات:

الرِّمَاحُ: مف: الرُّمَحُ: نیزہ۔ فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ

الصَّيْدُ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَا حُكْمُ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ. (۵/۹۳) ذَرِيَّةٌ: وہ دائرہ جس پر نیزہ زنی کی مشق کی جائے، وہ چوپایا جس کی آڑ میں شکاری شکار کرتا ہے۔ اَمَامٌ: سامنے اور موجودگی میں۔ بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ. (۵/۷۵)

③ حَتَّى خَضَبْتُ بِمَا تَحْدَرُ مِنْ دَمِي أَكْشَفَ سُرُجِي أَوْ عَنَانَ لَجَامِي

ترجمہ:

یہاں تک کہ میں نے اپنے بہتے ہوئے خون سے اپنی زین کے کناروں یا اپنی لگام کی رسی کو رنگ دیا۔

حل لغات:

خَضَبْتُ: خضب الشيء (ض) خَضَبًا: رنگنا، خضاب کرنا۔ تَحْدَرُ: (تفعل) بھر جانا، موٹا ہو جانا، ڈھلکنا، نیچے اترنا، آنسو ڈھلکنا۔ دَمٌ: خون۔ ج: دِمَاءٌ، دُمَيٌّ. سُرُجٌ: زین۔ ج: سُرُوجٌ. عِنَانٌ: لگام کی ڈوری جسکے ذریعے جانور کو پکڑا جاتا ہے اور دو برابر کے طاق ہوتے ہیں۔ أَعِنَّةٌ: لَجَامٌ: لگام (اصل میں وہ لوہا جو گھوڑے کے منہ میں رہتا ہے پھر اس پورے مجموعہ پر بولا جانے لگا جو قسموں وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے) ج: الْجِمَّةُ، لُجُومٌ، لُجْمٌ.

④ ثُمَّ انْصَرَفْتُ وَقَدْ أَصَبْتُ وَلَمْ أَصْبْ جَذَعَ الْبَصِيرَةَ قَارِخَ الْإِقْدَامِ

ترجمہ:

پھر میں واپس ہوا تحقیق میں نے قتل کیا اور میں زخمی بھی نہیں ہوا اس حال میں کہ میری بصیرت گھوڑے کے دو سالہ بچے جیسی (اور) حملہ تجربہ کار گھوڑے جیسا تھا۔

مطلب:

سابقہ اشعار میں مذکور حالت کے باوجود میں اس طرح واپس لوٹا کہ میں تو دشمنوں سے اپنا مقصود حاصل کر چکا تھا لیکن وہ مجھ سے اپنا مقصد حاصل نہ کر سکے، یہ اس لئے ہوا کہ میں انتہائی تجربہ کار جنگجو ہوں۔

حل لغات:

جَذَعَ: مِنَ الْخَيْلِ: گھوڑے کا وہ بچہ جس کی عمر کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو۔ ج: جَذَاعٌ وَجَذْعَانٌ. قَارِخٌ: سم والا جانور جس کے رباعیہ سے متصل دانت کے ٹوٹنے کے بعد اس کی جگہ کچلی نکل آئی ہو۔ ج: قَوَارِخٌ وَقَرِخٌ. ہرسم والے جانور کے اوپر نیچے کے اگلے آٹھ دانتوں سے متصل چار کچلیوں میں سے ایک، پورے قد کا اونٹ، حاملہ اونٹنی، تجربہ کار۔

وقال الحرّيش بن هلال القرّيعيّ (الوافر)

شاعر کا تعارف :

شاعر کا نام: نام حریش بن ہلال قرّیعی ہے، یہ اسلامی شاعر اور صحابی ہیں، غزوہ حنین و فتح مکہ میں شریک ہوئے تھے۔ ان اشعار میں اپنی بہادری بیان کر رہے ہیں۔

فائدہ:

حنین ایک وادی ہے اور یہ مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلے پر طائف کے قریب واقع ہے، یہاں فتح مکہ کے تھوڑے ہی روز بعد قبیلہ ہوازن و ثقیف سے جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کثیر بارہ ہزار یا اس سے زائد تھی اور مشرکین چار ہزار تھے اور یہ غزوہ شوال ۸ھ میں واقع ہوا، فتح مکہ مکرمہ کیلئے ۱۰ رمضان سن ۸ھ جنوری ۶۳۰ء کو رسول اللہ (فداہ روحی و جسدی) صل اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم مدینہ سے دس ہزار بہادروں کا لشکر ساتھ لے کر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے

①..... شَهْدَنَ مَعَ النَّبِيِّ مَسُومَاتٍ حَنِينًا وَهِيَ دَامِيَّةُ الْخَوَامِ

ترجمہ:

غزوہ حنین میں ایسے نشانہ زدہ گھوڑے نبی (صل اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم) کے ساتھ حاضر ہوئے جن کے سم خون آلود تھے۔

مطلب:

شاعر جنگ میں شریک ہوئے اور تیز رفتاری، تھکاوٹ اور تیر لگنے کی وجہ سے گھوڑوں کے سم خون آلود ہو چکے تھے۔

حل لغات:

مَسُومَاتُ: مفع، مَسُومُ الشَّيْءُ: خاص نشانہ لگانا، عمدہ گھوڑوں کو بطور علامت خاص نشان لگاتے تھے جس سے وہ دور سے پہچان لیے جاتے تھے فِی الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَالْخَيْلِ الْمُسُومَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَلِكَ. (۱۳/۳) النَّبِيُّ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا پیغمبر یعنی خدا تعالیٰ کا وہ مخصوص و معصوم بندہ جو انسانوں کی ہدایت کیلئے مامور ہو اور خدا کے احکام ان تک پہنچائے۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمُ جَهَنَّمُ وَبَنَسَ الْمَصِيرَ. (۹/۶۶) ہمزہ کو یا سے بدل کر ادغام کے ساتھ ”نَبِيٌّ“ بھی کہا جاتا ہے ج: أَنْبَاءُ وَاَنْبَاءُ وَاَنْبَاءُ: اونچی اور محدب: (بیچ میں سے اٹھی ہوئی) جگہ، واضح نشانات والا راستہ۔ دَامِيَّةُ: خون آلود،

خون چکاں۔ مَعْرِكَةٌ دَائِمِيَّةٌ: خونی لڑائی، زبردست خون خرابہ۔ الْحَوَامِي: مف: الْحَامِيَّة: محافظہ دستہ جو جنگ میں اپنے لوگوں یا شہر کی حفاظت پر معمور ہو، پہرے دار جو جنگ میں اپنے لوگوں کی حفاظت کرے، یہاں مراد وہ لوہا ہے جو گھوڑے کے سم کی حفاظت کے لئے لگایا جاتا ہے۔ حَمَى مِنَ النَّاسِ (ص) حَمَايَةً: لوگوں سے کوئی چیز روکنا یا بچانا۔ حَمَى (از) (س) حَمِيًا: آگ کا بہت زیادہ گرم ہونا۔ نَارٌ حَامِيَّةٌ: (۱۱/۱۰۱)

② وَوَقْعَةَ خَالِدٍ شَهِدَتْ وَحَكَّتْ سَنَابِكُهَا عَلَى الْبَلَدِ الْحَرَامِ

ترجمہ:

اور خالد بن ولید کے واقعہ میں حاضر ہوئے اور ان کے سموں نے مکہ مکرمہ (کی زمین) کو روندھا

مطلب:

وہ گھوڑے فتح مکہ میں شریک ہوئے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی، اس واقعہ کو خالد بن ولید بن مغیرہ سے اس لئے منسوب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھڑ سواروں کا امیر مقرر فرمایا تھا، کوہ خندمہ پر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قریش سے آمنا سامنا ہوا، ان سے جہاد کرانہیں بھگا دیا۔ شاعر کا مقصد یہ ہے کہ میں نے کثرت سے جنگوں میں شرکت کی ہے اور مصائب و آلام جھیلنے کا خوگر ہوں۔

حل لغات:

وَقْعَةٌ: قیامت، آفت زمانہ، تصادم، پے درپے حملہ، لگاتار لڑائی، رَجُلٌ وَاقِعَةٌ: بہادر آدمی، ہر رونما ہونے والی چیز، حادثہ، واقعہ۔ حَكَّتْ: حَكَّ الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ وَ عَلَى الشَّيْءِ (ن) حَكًّا: رگڑنا، گھسنا، کھرچنا۔ عربی مقولہ ہے: مَسَا حَكَّ جِلْدَكَ مِثْلَ ظُفْرِكَ: تیری کھال کو تیرے اپنے ناخن کی طرح کوئی چیز نہیں کھجلائے گی یعنی تم اپنی ضرورت کو آپ اچھی طرح پوری کر سکتے ہو۔ سَنَابِكُ: مف: السُّنْبُكُ: چوپائے کے پیر کا کنارہ، کھر، ہرشی کا اول حصہ آخری حصہ۔

③ نَعْرِضُ لِلْمُسُوفِ إِذَا التَّقَيْنَا وَجُوهُنَا لَا تُعْرِضُ لِلطَّامِ

ترجمہ:

جب ہم لڑائی کرتے ہیں تو تلواروں کے لئے ایسے چہرے پیش کرتے ہیں جو طمانچوں کیلئے پیش نہیں کئے جاتے۔

حل لغات:

نَعْرِضُ: (تفعیل) عَرَضَ: پیش کرنا۔ عربی مقولہ ہے: عَرَضُ الْكُرَيْمِ وَلَا تُبَا حِكْ: شریف سے اشارہ، کنایہ

سے کہوصاف مت کہو۔ ”اِذَا التَّقِيْنَا وَجُوْهَا لَا“ ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخہ میں ”بکَلْ تُغْرِخُوْ دَامَا“ ہے۔
الِّلَطَامُ: مص: ایک دوسرے کو پھڑپھڑانا۔

④..... وَلَسْتُ بِخَالِعٍ غَنِيَّ ثِيَابِيْ اِذَا هَرُّ الْكُمَاةُ وَلَا اُرَامِيْ

ترجمہ:

اور جب بہادر (جنگ کو) ناپسند کرتے ہیں تو اس وقت بھی میں اپنا اسلحہ نہیں اتارتا اور نہ ہی (دور سے) تیر اندازی کرتا ہوں۔

مطلب:

جس وقت بڑے بڑے بہادر جنگ میں جانے سے گھبرا جاتے ہیں تو ایسے ہولناک وقت میں بھی میں مسلح ہو کر جنگ میں گھس جاتا ہوں اور بزدلوں کی طرح دور سے تیر اندازی نہیں کرتا بلکہ دشمن کے سامنے سینہ تان کر شمشیر کے جواہر دکھاتا ہوں، اس کی تائید آئندہ شعر کر رہا ہے۔

حل لغات:

خَالِعٌ: فاء، خلع الشيء (ف) خَلَعًا: اتارنا، نکالنا، کھینچنا۔ فی القرآن المجید: اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی. (۱۲/۲۰) هَرُّ: (ن) هَرًّا: ناپسند کرنا۔

⑤..... وَلَكِنِّيْ يَجُوْلُ الْمُهْرُ تَحْتِيْ اِلَى الْغَارَاتِ بِالْعَضْبِ الْحَسَامِ

ترجمہ:

لیکن میری سواری کا نو عمر گھوڑا، جنگلوں میں کاٹنے والی تلوار کے ساتھ جاتا ہے۔

حل لغات:

يَجُوْلُ: جال، (ن) جَوْلًا: ابھرنا، بلند ہونا۔ فی الارض: گھومنا، پھرنا۔ مِنْ جَالٍ نَالٍ: جو گھومتا ہے حاصل کر لیتا ہے۔ عربی مقولہ ہے: جَوْلَةُ الْبَاطِلِ سَاعَةٌ وَجَوْلَةُ الْحَقِّ اِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ: باطل کا زمانہ ایک گھڑی ہوتا ہے اور حق کا زمانہ قیامت تک ہے، الْمُهْرُ: گھوڑے یا پالتو خچر وغیرہ کا بچہ ج: اَمْهَارٌ، مَهَارٌ، مِهَارَةٌ. الْعَضْبُ: تیز تلوار یا زبان۔ الْحَسَامُ: تیز تلوار۔ السَّيْفُ: تلوار کی دھار۔ حَسَمَةً (ض) حَسَمًا: جڑ سے کاٹنا۔ خَلِيلٌ نے کہا ”تلوار“ کو ”حسام“ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ بھی دشمن کے برے ارادے کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ زَيْبَةَ التَّيْمِيُّ (السَّرِيعُ)

① نَبْتُ عَمْرٍوَا غَارَزَا رَأْسَهُ فِي سِنَةٍ يُوعَدُ أَخُوَالَهُ

ترجمہ:

نبتہ بردی گئی ہے کہ عمرو اور نگہ میں اپنا سر ڈال کر (یعنی غافل ہو کر) اپنے ماموؤں کو دھمکی دے رہا ہے۔

مطلب:

وہ انجام سے بے خبر ہو کر دھمکیاں دے رہا ہے، یہاں غفلت کو اونگھ سے تشبیہ دی ہے نیند سے نہیں دی اور یہ بہت ہی عمدہ تشبیہ اور مبلغ تعریض ہے کیونکہ اونگھ میں دی بالکل بے خبر اور غافل نہیں ہوتا جب کہ نیند میں غافل ہو جاتا ہے، نیند اور اونگھ میں نمایاں فرق ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: لَا تَأْخُذْهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ (۲۵۵/۲) عمرو اگرچہ سمجھ دار ہے لیکن اور اندیشہ نہیں ہے۔

حل لغات:

نَبْتُ: بِنَاءُ الْخَبَرِ بِالْخَبَرِ: خبر دینا، خبر یا واقعہ تفصیل سے بتانا، خبردار کرنا، یہ ان افعال میں سے ہے جو متعدی ہیں۔ غَارَزَ: غَرَزَ الشَّيْءُ فِي الشَّيْءِ (ض) غَرَزًا: داخل کرنا، گاڑ ہنا، چھونا۔ سِنَةٌ: اونگھ، غفلت۔ يُوعَدُ: (افعال) أَوْعَدَ فَلَانًا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔ أَخُوَالُ: مف: الْخَوَالُ: ماموں۔

② وَتَلَّكَ مِنْهُ غَيْرُ مَأْمُونَةٍ أَنْ يَفْعَلَ الشَّيْءَ إِذَا قَالَ

ترجمہ:

اور یہ دھمکی اس سے متوقع ہے کیونکہ وہ جو کہتا ہے کر کے دکھاتا ہے۔

مطلب:

شاعر اپنے بھانجے پر طنز کر رہا ہے، یہ منہ اور مسور کی دال، یعنی وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

③ الرُّمُحُ لَا أَمَلًا كَفَى بِهِ وَالْيَدُ لَا تَبْعُ تَزْوَالُهُ

ترجمہ:

میں نیزے سے اپنی تھیلی نہیں بھرتا اور منہ کے گرنے سے نہیں گرتا۔

مطلب:

نا تجربہ کار شخص نیزے کو لٹھی کی طرح پکڑتا ہے، شاعر نا تجربہ کار نہیں اسے نیزہ پکڑنے اور اس کا وار کرنے کا بہت ہی تجربہ ہے اور منہ کے گرنے سے نا تجربہ کار سوار گر پڑتا ہے۔

حل لغات:

أَمْلَأُ: مَلَأُ الشَّيْءَ (ف) مَلَأًا: بھرنا، پر کرنا۔ فی القرآن المجید: فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَى بِهِ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ. (۹۱/۳) كَفَّ: ہتھیلی (انگلیوں سمیت) ہاتھ کا اندرونی حصہ۔ كف عن الامر (ن) كفًا: رکنا، باز آنا۔ فلانًا عن الامر: روکنا۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ. (۲۴/۲۸) أَلْبَدُ: نمدہ، بنی ہوئی اون یا بال، وہ اون کی کپڑا جو گھوڑے کی زین کے نیچے رکھا جاتا ہے، بچھانے کا ایک فرش۔ ج: أَلْبَادُ وَلُبُودٌ. لا تتبع: تبع (س) تَبَعًا: پیچھے چلنا، ساتھ چلنا، کسی کے بعد آنا۔ تزواله: مص: لَيْسَ لِسُلْطَانِ الْعِلْمِ زَوَالٌ: بادشاہِ علم کو زوال نہیں۔

④ وَالذَّرْعُ لَا أَبْغَى بِهَا ثَرْوَةً كُلُّ امْرِءٍ مُسْتَوْدِعٌ مَالَهُ

ترجمہ:

میں زرہ کے بدلے مال حاصل نہیں کرتا ہر شخص اپنا مال محفوظ کرتا ہے۔

مطلب:

میں اپنا اسلحہ نہیں بیچتا بلکہ محفوظ کر کے رکھتا ہوں کیونکہ یہ میرا قیمتی سرمایہ ہے اور سب لوگ اپنا سرمایہ محفوظ رکھتے ہیں۔

حل لغات:

الذَّرْعُ: زرہ، مونٹ ہے کبھی مذکر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ج: ذُرُوعٌ. أَبْغَى: بَغَى الشَّيْءَ (ض) بَغْيًا: طلب کرنا۔ الرجلُ: حق سے ہٹ جانا، علیہ: ظلم و تعدی کرنا، ناقص وادی بَغَى الشَّيْءَ (ن) بَغْوًا: سے معنی ہوگا، کسی چیز کو غور سے دیکھنا، علیہ: ظلم و زیادتی کرنا۔ ثَرْوَةٌ: مال کی زیادتی یا قوم کی کثرت۔ مُسْتَوْدِعٌ: کسی کے پاس مال بطور امانت رکھنا۔

⑤ إِنَّكَ يَا عَمْرُو وَتَرَكَ النَّدَى كَالْعَبْدِ إِذْ قَيْدًا جَمَالَهُ

ترجمہ:

اے عمر بے شک تو سخاوت چھوڑ کر غلام کی طرح ہو گیا جب وہ اپنے اونٹ باندھ لے۔

مطلب:

ساحب ثروت اگر اپنی جان یا دوسروں پر سخاوت نہ کرے تو اس کے مال کا کوئی فائدہ نہیں جس طرح باندھے ہوئے اونٹن کا کوئی فائدہ نہیں۔

حل لغات:

النَّادِي: بارش، گھاس، شبنم، ترمٹی، خوشبو، انتہا، فیاضی، فضل و بھلائی، چربی۔ ج: اَنْدَاءٌ وَاَنْدِيَةٌ. الْعَبْدُ: غلام، بندہ۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلَى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ. (۵۳/۳۹) ج: عَبْدٌ وَّعِبَادٌ وَّعَبْدٌ. عربی مقولہ ہے: عَبْدٌ وَّ مَوْمٌ: غلام اور بے مہار یعنی کمینہ اور بے لگام۔ قَيْدُهُ: (تفعیل) پاؤں میں بیڑی ڈالنا، جانے سے روک دینا۔ اَجْمَالٌ: مف: جَمَلٌ: اونٹ۔ حَتَّى يَلْجَ الْجَمَلُ فِي مَمِّ الدِّيَابِطِ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ. (۳۰/۷)

..... ⑥ اَلَيْسَ لَا اَذْفَنُ قَتْلَكُمْ فَدْخَلُوا الْمَرْءَ وَمِرْبَاةً

ترجمہ:

میں نے تم کھائی ہے کہ تمہارے مقتولین کو دفن نہیں کروں گا تو مرد اور اس کے لباس کو دھونی دو۔

مطلب:

میں تمہارے مقتولوں کو تمہارے سپرد نہیں کروں گا کہ تم رسوائی سے بچنے کیلئے انہیں دفن کر دو، ہاں انہیں جلد خوشبو لگاؤ تاکہ نضا میں آلودگی پیدا نہ ہو۔

حل لغات:

الْبَيْتُ: (افعال) اِبْلَاءٌ: قسم کھانا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اشْهُرٍ فَلِنْ فَاَوْزُوا لَنْ اللّٰهَ غُفُورٌ رَّحِيمٌ. (۲۲۶/۲) قَتْلًا: مف: قَتِيلٌ: مقتول۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ فِي الْقَتْلِ الْحُرِّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأَنْثَى. (۱۷۸/۲) عربی مقولہ ہے: مَقْتُلٌ رَجُلٍ يَكُونُ فَكْنُهُ: آدمی کی قتل گاہ اس کے دونوں جبروں کے درمیان ہے۔ دَخَنُوا: (تفعیل) دَخَنَ الشَّيْءُ: دھونی دینا۔ الْمَرْءُ: الْمَرْءُ الْمَرْءُ: مرد، آدمی۔ ج: رَجَالٌ (غیر لفظ سے) کُلُّ امْرَأٍ فِي مَا يُرْمَى بِهِ۔ ہر شخص میں کوئی ایسی بات ہے۔ اس کی اس پر تہمت لگائی جاسکے۔

وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ هُمَامٍ (السريع)

شاعر کا نام:

حارث بن ہمام بن مرہ ہے یہ ابن زیابہ کا والد ہے یعنی زیابہ، حارث ہی ہے (بیروت کے نسخے میں ایسا ہی ہے) یہ جاہلی شاعر ہے۔

① أَيَا بْنَ زِيَابَةَ إِنْ تَلَقَّنِي لَا تَلَقَّنِي فِي النِّعَمِ الْعَازِبِ

ترجمہ:

اے ابن زیابہ اگر تو مجھ سے ملے تو گھر سے دور چرنے والے اونٹوں میں نہیں ملے گا۔

مطلب:

شاعر ابن زیابہ پر طنز کر رہا ہے کہ میں تیری طرح اونٹوں کا چرواہا نہیں بلکہ تجربہ کار شہسوار ہوں اس لئے تو مجھے اونٹوں میں نہیں بلکہ گھوڑوں میں پائے گا۔

حل لغات:

النِّعَمُ: جانوروں پر مشتمل مال و دولت، چوپایہ، بطور خاص اونٹ، یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح آتا ہے لیکن زیادہ تر مذکر ہی استعمال ہوتا ہے، یہ مفرد کی صورت میں اکثر اونٹوں کیلئے آتا ہے اور جب جمع ہو تو ازواج ثمانیہ (بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے ز مادہ) مراد ہوتے ہیں۔ (شرح دیوان الحماسة، لمرزوقی، دار الکتب العلمیۃ بیروت) ج: أَنْعَامٌ، أَنْاعِم. فی القرآن المجید: وَمِنْ الْأَنْعَامِ حَمُولَةٌ وَفَرَشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ. (۱۳۲/۶) الْعَازِبُ: فا. عزب (ن، ض) الشیءُ عَزُوبًا: دور ہونا، پوشیدہ ہونا۔

② وَتَلَقَّنِي يَشْتَدُّ بِي أَجْرَدُ مُسْتَقْدِمُ الْبُرْكَ كَالرَّائِبِ

ترجمہ:

اور تو اس حال میں مجھ سے ملے گا کہ کم بالوں والا، اپنے سوار کی طرح ابھرے ہوئے سینے والا گھوڑا مجھے تیزی سے لے جا رہا ہوگا۔

مطلب:

گھڑ سواری میری فطرت ثانیہ بن چکی ہے، میں ایسے عمدہ گھوڑے کا سوار ہوں جس کا سینہ دیگر گھوڑوں کی طرح

سواری کی حالت میں جھکتا نہیں بلکہ اس کے شہسوار کی طرح ابھرا ہوا ہوتا ہے۔

حل لغات:

يَشْتَدُّ: (افتعال) اشتد: طاقتور ہونا، مضبوط ہونا، سخت ہونا۔ فِي السَّيْرِ: تیز دوڑنا۔ عَرَبِيٌّ مَقُولٌ هُوَ: عند الشَّدَائِدِ تُعْرِفُ الْإِخْوَانُ: مصیبتوں کے وقت بھائی پہچانے جاتے ہیں۔ عَرَبِيٌّ مَقُولٌ هُوَ: عند الشَّدَائِدِ تَذْهَبُ الْإِحْقَادُ: مصیبتوں کے وقت کینے ختم ہو جاتے ہیں۔ أَجْرَدُ: بے نبات زمین، گنجا آدمی، چھوٹے بالوں والا گھوڑا، دوڑنے والا گھوڑا۔ ج: أَجْسَادُ وَجُرْدُ. أَجْرَدٌ مِنْ صَخْرَةٍ: چٹان سے زیادہ صاف، یعنی جسے کوئی بات اثر نہ کرے۔ مُسْتَقْدِمٌ: فاء، (استفعال) استقدم: بہت اقدام کرنا، القوم: آگے بڑھ جانا، سبقت لے جانا، فلان مستقدم الی: فلاں میرے خلاف دشمنی کا رکھتا ہے، البرُکَّةُ: اونٹ کے بیٹھنے کی ہیئت، پانی جمع ہونے کی جگہ، حوض۔ ج: بَرَكٌ. البرک: سینہ، اونٹ کا زمین سے ملا ہوا سینہ، اونٹوں کا گلہ۔ مُسْتَقْدِمُ البرُکَّةِ: بڑے اور چوڑے سینے والا۔

فَاجَابَهُ ابْنُ زِيَابَةَ عَلَى وَزْنِهَا (السريع)

يَا لَهْفَ زِيَابَةَ لِلْحَارِثِ الصَّابِحِ فَالْغَانِمِ فَالْأَنْبِ

①

ترجمہ:

اے لوگو! حارث کی وجہ سے (ابن) زیابہ کے سخت افسوس کرنے کو ذرا دیکھو جو صبح کے وقت آیا لوٹ مار کر کے واپس چلا گیا۔

حل لغات:

زِيَابَةُ: سے مراد ابن زیابہ ہے۔ الصَّابِحُ: فاء: صبحہ (ف) صَبَحَ: کسی کے پاس صبح کے وقت آنا۔ الْغَانِمُ: فاء: مال غنیمت پانے والا، فائدہ اٹھانے والا۔ الْأَنْبِ: فاء: آب الیہ (ن) أَوْبًا: لوٹنا، آب الی اللہ۔ توبہ کرنا۔

وَاللَّهُ لَوْ لَاقَيْتُهُ خَالِيًا لَا بَسِيفَانَا مَعَ الْغَالِبِ

②

ترجمہ:

اللہ کی قسم اگر میں اس سے تنہائی میں ملتا تو ہماری تلواریں غالب آنے والے کے ساتھ لوٹتی۔

مطلب:

اگر مجھے وہ تنہائی میں ملتا تو میں اسے قتل کرتا یا وہ مجھے قتل کرتا پھر سارا سامان قاتل لے جاتا۔ ”سیفین“ کا ذکر ان کی عظمت و رفعت کی وجہ سے کیا، مراد سارا سامان ہے۔

حل لغات:

خَال: فَا: خَلَابَهُ وَمَعَهُ وَالِيهِ (ن) خَلْوَةٌ: کسی سے تنہائی میں ملاقات کرنا، اکٹھا ہونا۔ خَلَا الْمَكَانَ (ن) خُلُوًا: خالی ہونا۔ عربی مقولہ ہے: لَا يَخْلُو الْمَرْءُ مِنْ وَدُودٍ يَمْدَحُ وَغَدُوٍّ يَقْدَحُ۔ کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو کسی تعریف کرنے والے دوست اور برائی کرنے والے دشمن سے خالی ہو۔ الْغَالِبُ: فَا: غَلَبَهُ وَعَلِيهِ (ض) غَلَبًا: غالب ہونا، زیر کرنا، فتح پانا، کسی پر اقتدار حاصل کرنا۔ عربی مقولہ ہے: إِذَا لَمْ تَغْلِبْ فَاخْلِبْ۔ غالب نہ آ سکے تو حسن تدبیر سے کام کر۔ مَنْ غَالَبَ الْإَيَّامَ غَلِبَ: جو زمانہ پر غالب آنے کی کوشش کرے گا وہ مغلوب ہوگا۔

①..... أَنَا ابْنُ زِيَابَةَ إِنْ تَدْعُنِي أَتِكَ وَالظَّنُّ عَلَى الْكَاذِبِ

ترجمہ:

میں ابن زیا بہ ہوں اگر تو مجھے (مقابلہ کے لئے) بلائے تو تیرے پاس آؤں گا اور بدگمانی کا وبال جھوٹے پر ہے۔

مطلب:

یہاں ابن زیا بہ کا حقیقی معنی مراد نہیں کیونکہ اس کا زیا بہ کا بیٹا ہونا تو ظاہر ہے، بلکہ مجازی معنی مراد ہے کہ میں قوت و شجاعت میں مشہور ہوں، اگر تو لڑائی کیلئے مجھے بلائے گا تو میں بلا تردد آؤں گا اور تیرا گمان جھوٹا ثابت ہوگا۔

وقال الأَشْترُ النَّخَعِيُّ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: مالک بن حارث بن عبد یغوث نخعی ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں۔ اور بڑے بڑے بہادروں کے امیر اور اپنی قوم کے سردار تھے، جنگ یرموک میں شریک ہوئے اس جنگ میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی تھی، جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے ان اشعار میں اسے بیان کر رہے ہیں۔

فائدہ:

جنگ صفین: حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے ہی کوفہ پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے شامی لشکر ان کے ساتھ تھا ادھر حضرت علی کوفہ سے نکلے ماہ صفر ۳۷ ہجری میں صفوان کے مقام پر دونوں میں کئی روز تک خوب جنگ ہوئی آخر حضرت عمرو بن عاص کی سوچ اور فکر کے مطابق شامیوں نے نیزوں پر قرآن شریف بلند کر لئے چنانچہ یہ صورت حال دیکھ کر لوگوں نے جنگ میں اپنے ہاتھوں کو روک لیا پھر دونوں طرف سے صلح کے لئے ایک ایک آدمی کو حکم بنایا گیا حضرت عمرو بن عاص حضرت امیر معاویہ کی طرف سے حکم تھے جب کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری

حضرت علی کے نمائندہ تھے دونوں نمائندوں میں ایک معاہدہ طے پایا کہ اگلے سال اصلاح امت کے لئے ازراہ کے مقام پر اکٹھے ہو کر بات چیت کی جائے گی اس معاہدہ کے بعد حضرت امیر معاویہ اپنے لشکر سمیت شام کی طرف جب کہ حضرت علی اپنے لشکر کو لیکر کوفہ چلے گئے۔ (تاریخ الخلفاء ۲۵۳ تا شریاء الدین بلی کیشنز: کھارادر کراچی)

① بَقِيتُ وَفَرِي وَانْحَرَفْتُ عَنِ الْعُلَى وَلَقِيتُ أَضْيَافِي بِوَجْهِ غُبُوسِ

ترجمہ:

میں اپنا مال کثیر باقی رکھوں اور عادات کریمہ سے پہلو تہی کروں اور اپنے مہمانوں سے ترش روئی سے ملوں۔

مطلب:

شاعر ان اشعار میں خود کو بدو عادے رہا ہے کہ اگر میں آئندہ شعر میں مذکور عمل نہ کروں تو مجھ میں یہ تمام برائیاں پیدا ہوں۔ یہ شعر جواب شرط ہے۔

حل لغات:

بَقِيتُ: (تفعیل) التبقیة: ثابت کرنا، باقی رکھنا۔ وَفَرِي: مص (ض): لہ المال: زیادہ کرنا، پورا کرنا۔
عَرَضَ فُلَانٌ: عزت کی حفاظت کرنا اور گالی نہ دینا۔ اِنْحَرَفْتُ: (انفعال) اِنْحَرَفَ: ٹیڑھا ہو جانا، اصل سے ہٹ جانا، منحرف ہونا۔ مَزَاجُهُ: طبیعت کا اعتدال سے ہٹنا، طبیعت خراب ہو جانا، الی فُلَانٌ: کسی کی طرف مائل ہونا، عن فُلَانٍ: الگ اور بے تعلق ہونا۔ الْعُلَى: بلندی، شرافت۔ أَضْيَافٌ: وَضُيُوفٌ وَضِيَافٌ وَضَيْفَانٌ وَأَضَائِفٌ. مَفٍ: الضَّيْفُ: مہمان (واحد جمع) فی القرآن المجید: هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ. (۲۲/۵۱) غُبُوسٌ: مص: کسی کے تیور چڑھنا، پیشانی پر بل پڑنا، شکن آلود ہونا، ترش رو ہونا، منہ بگاڑنا۔ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ. (۲۲/۷۴)

② إِنْ لَمْ أَشْنِ عَلَى ابْنِ حَرْبٍ غَارَةً لَمْ تَخُلْ يَوْمًا مِنْ نَهَابِ نَفُوسِ

ترجمہ:

اگر میں ابن حرب پر ایسی غارت گری والا حملہ نہ کروں جو کسی دن جانوں کے لوٹنے سے خالی نہ ہو۔

نوٹ:

شاعر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپاہی تھے اور حضرت امیر معاویہ بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر سے لڑ رہے تھے۔ یہ شعر شرط ہے۔

حل لغات:

أَشْنُ: (ن) شَنَّ الغارة عليهم: چاروں طرف لوٹ ڈالنا۔ نہاب: مف: نَهَبَ (ف، ن، س) الغنيمه: مال غنیمت لوٹنا۔ کہا جاتا ہے۔ هذا زمانُ النهبِ۔ یہ لوٹ کا وقت ہے۔ غنیمت: ہر وہ چیز جو لوٹی جائے۔

③..... خَيْلًا كَأَمْثَالِ السَّعَالِي شُرْبًا تَعْدُو بَيْضٌ فِي الْكَرِيهَةِ شُوسٍ

(وہ غارت گری) ایسے گھوڑوں کے ساتھ ہوگی جو جنوں کی طرح دبلے پتلے ہیں جنگ میں ترچھی نظر سے دیکھنے والے متکبر سرداروں کو تیزی سے لے جاتے ہیں۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے گھوڑوں کو دبلے پن اور سبک رفتاری میں جنوں سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

السَّعَالِي: وسَّعِيَّات. مف: السَّعْلَاءُ والسَّعْلَاءُ وسَّعِيَّات: بھوتنی یا بھوت۔ شُرْبٌ: مف: الشَّارِبُ: دبلا، سوکھا، کھر درا۔ شُوبُ الْحَيَوَانِ (ن) شُرْبًا: دبلا ہونا، سوکھا ہوا ہونا۔ تعدو: (ن) عَدُوًّا: دوڑنا۔

④..... حَمِيَّ الْحَدِيدِ عَلَيْهِمْ فَكَأَنَّهُ وَمَضَانُ بَرْقٍ أَوْ شُعَاعُ شُمُوسٍ

ترجمہ:

لوہا ان پر گرم ہوا تو ایسا لگتا ہے کہ وہ بجلی کی چمک ہے یا سورج کی کرن۔

مطلب:

میدان جنگ میں زیادہ دیر تک ثابت قدم رہنے کی وجہ سے لوہے کی زرہیں اور خود گرمی کی شدت کی وجہ سے گرم ہو کر چمکنے لگے تو شاعر نے ان کی چمک کو بجلی کی چمک یا سورج کی شعاع سے تشبیہ دی ہے۔

حل لغات:

حَمِيَّ: (س) حَمِيًّا النَّارُ: آگ کا بہت تیز گرم ہو جانا۔ عليه: کسی پر سخت ناراض ہونا۔ الحديد: لوہا، لوہے کی سلاح۔ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ. (۲۵/۵۷) ج: حدائد. تیز۔ ومضان: مص ومض (ض). برق: بجلی کا ہلکے سے چمکنا۔ برق: مص (ن) بَرْقًا وَبَرِيقًا: بجلی کا چمکنا، آسمان یا بادل میں بجلی چمکنا، چمکنا، جھلانا۔ يَكْأَدُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ (۲۰/۲) شُعَاعٌ: سورج کی کرن۔ ج: أَشْعَةُ وَشُعَعٌ وشُعَاعٌ. شُمُوسٌ: مص. شمس اليوم ونحوه (ن) شُمُوسًا: دن کا دھوپ والا ہونا یا تیز دھوپ والا ہونا، روشن ہونا۔

وقال معدان بن جواس الكندي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: معدان بن جواس کنڈی ہے (متوفی ۳۰ھ/۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے ہیں، پہلے عیسائی تھے پھر دولت اسلام سے مشرف ہو کر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

نوٹ:

یہ اشعار اس میں باب میں اس لئے ذکر کئے کہ لفظاً و معنی ”بختی اور شدت“ پر مشتمل ہیں۔

①..... إِنْ كَانَ مَا بُلِّغْتَ عَنِّي فَلَا مَنِي صَدِيقِي وَشَلْتُ مِنْ يَدَيَّ الْأَنَامِلِ

ترجمہ:

اگر وہ بات سچی ہو جو میرے بارے میں تجھے پہنچائی گئی تو میرا دوست مجھے ملامت کرے اور میرے ہاتھ بے کار ہوں۔

حل لغات:

بُلِّغْتَ: فلانا الشيء: کسی کو خبر پہنچانا۔ فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ. (۵/۶۷) لَام: لامہ علی کذا (ن) لَوْمًا: کسی کو ملامت کرنا۔ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ. (۵۴/۵) آڑے ہاتھوں لینا۔ شَلْتُ: شَلَّ العضو (ف) شللاً: عضو کا شل ہو جانا، سوکھ کر بے حرکت ہو جانا، مفلوج ہو جانا۔ الْأَنَامِلِ: مف: الْأُنْمَلَةُ: انگلی کی گرہ، انگلی کا جوڑ، انگلی کا پور، انگلی کی ہڈیاں، ناخن سے ملا ہوا انگلی کا جوڑ۔ انگلی۔ وَإِذَا خَلَوْا عَضُوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلُ مِنَ الْغَيْظِ. (۱۱۹/۳)

②..... وَكَفَنْتُ وَخَدِي مُنْذِرًا فِي رِدَائِهِ وَصَادَفَ حُوطًا مِنْ أَعَادِي قَابِلُ

اور میں اکیلا اپنے بھائی منذر کو اس کی چادر میں کفن دوں اور میرے پیٹے حوط کو میرے دشمنوں میں سے کوئی قاتل اچانک ملے۔

حل لغات:

كَفَنْتُ: (تفعیل) كَفَنَ المِيتَةَ: کفن دینا۔ رِداء: چادر، کپڑوں کے اوپر پہنے جانے والی چیز جیسے جبہ وغیرہ۔ نَصَبِ اَعْلَى کوڑھاٹنے والا کپڑا، موتیوں کا ہار۔ ج: أَرْدِيَّة. صَادَفَ: ؤ: سامنے آ جانا، اتفاقاً یا اچانک ملنا۔

وقال عامرُ بنُ الطفيلِ (الطويل)

شاعر کا نام:

عامر بن طفیل بن جعفر بن کلاب العامری ہے (متوفی ۱۱ھ/۶۳۲ء) یہ جاہلی شاعر ہے، زمانہ اسلام پایا لیکن مسلمان نہیں ہوا۔

..... ① طَلَّقْتُ إِنْ لَمْ تَسْأَلْنِي أَيْ فَارِسٍ حَلِيلُكَ إِذْ لَاقَى صُدَاءَ وَخَشَعَمَا

ترجمہ:

اگر تو لوگوں سے معلوم نہ کرے کہ تیرا خاوند کیسا شہسوار ہے جب اس نے قبیلہ صداء اور خشم سے جنگ کی تو تجھے طلاق ہے۔

حل لغات:

طَلَّقْتُ: (تفعیل) طَلَّقَ الْمَرْءُ: عورت کو طلاق دینا۔ فی القرآن المجید: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. (۲/۲۳۰) حلیل: حلیل الرجل: بیوی۔ حلیل المرء: خاوند۔

..... ① أَكْرُ عَلَيْهِمْ دَعْلَجًا وَلَبَانَةً إِذَا مَا اشْتَكَى وَقَعَ الرِّمَاحُ تَحْمَحَمَا

ترجمہ:

میں ان پر دج گھوڑے اور اس کے سینے سے بار بار حملہ کر رہا تھا، جب وہ کثرت سے لگنے والے نیزوں کی شکایت کرتا تو ہنہاتا۔

حل لغات:

أَكْرُ: (کَرَن) فَلَانٌ كُرُورًا: لوٹا۔ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ. (۵۸/۳۹) الشیء: لوٹانا، علی العدو: دشمن پر حملہ کرنا، عنه: پلٹنا۔ دَعْلَجٌ: گھوڑے کا نام ہے۔ لَبَانٌ: دونوں شانوں کے درمیان سینے کا حصہ، جب گھوڑے کا ذکر کیا تو سینے کا ذکر بھی ہو گیا پھر اسے علیحدہ ذکر کرنے کی وجہ اس کی رفعت شان کا اظہار ہے جس طرح قرآن عظیم میں ہے: مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ. (۹۸/۲) اللَّيْبَانُ: رضاعت۔ اِشْتَكَى: شکایت کرنا، شاکِی ہونا۔ قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الْبَنِي تَجَادَلْكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ. (۱/۵۸) بیمار ہونا، مشکیزہ بنانا، الیہ: کسی سے فریاد کرنا، ایسے شخص سے اپنے درد غم کی شکایت کرنا جو اسے دور کر سکے۔ تَحْمَحَمَ: الفرس: ہنہانا، الشیء: سیاہ ہونا۔

وقال زُفَرُ بْنُ الْحَارِثِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: زفر بن حارث کلابی ہے (متوفی ۷۵ھ/۶۹۵ء) اور یہ جلیل القدر تابعی ہیں، جنگ صفین میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔

اشعار کا پس منظر:

ملک شام میں مرج زاہط کے مقام پر بنو قلب اور بنو قیس کے درمیان لڑائی ہوئی، بنو قلب، تغلب بن وائل اور یمن کے تمام لوگ مروان بن حکم کے ساتھ تھے اس جنگ میں ضحاک بن قیس فہری جو کہ بنو قیس کے سردار تھے قتل ہو گئے اور یہ شاعر میدان جنگ سے فرار ہو گئے اس جنگ کو ان اشعار میں بیان کر رہے ہیں۔

① وَكُنَّا حَيْنَبًا كُلُّ بَيْضَاءٍ شَحْمَةٌ لَيْسَالِي لَا قَيْنَا جُذَامٌ وَحَمِيرًا

ترجمہ:

ہم ہر سفید چیز کو چربی سمجھے ہوئے تھے جن راتوں ہم نے قبیلہ جذام اور حمیر سے جنگ کی۔

مطلب:

ہم نے بہادروں کو کمزور سمجھ رکھا تھا لیکن معاملہ اس کے برعکس تھا کیونکہ ان کا اور ہمارا ایک ہی نسب تھا اور جس خصلت کی بنا پر ہم تمام لوگوں سے ممتاز تھے وہ خصلت ان میں بھی تھی۔ نظر آ رہا تھا۔

حل لغات:

شَحْمَةٌ: چربی کا ٹکڑا، یہاں کنایہ ہے کمزوری سے۔ شَحْمَةُ الْعَيْنِ: آنکھ کی پتلی۔ شَحْمَةُ الْأُذُنِ: کان کی لو۔ "لَا قَيْنَا" مرزوقی کے نسخہ میں "قارعنا" ہے۔

② فَلَمَّا قَرَعْنَا النَّبْعَ بِالنَّبْعِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَبَتْ عِيدَانُهُ أَنْ تَكْسُرَا

ترجمہ:

جب ہم نے کمانوں کو باہم کھٹکھٹایا تو ان کی لکڑیوں نے ٹوٹنے سے انکار کر دیا۔

مطلب:

نبع ان تمام درختوں میں سب سے اعلیٰ درخت ہے جن کی لکڑیوں سے تیر اور کمانے بنائے جاتے ہیں، اور

غُزْبِ ان سب میں بدترین درخت ہے، اہل عرب اعلیٰ نسب کو نبج اور گھٹیا نسب کو غُزْب سے تشبیہ دیتے ہیں۔ شاعر نے اصل کو نبج سے اور مردوں کو لکڑیوں سے تشبیہ دی ہے، یعنی ہنم میں سے کوئی بھی شکست کھانے کو تیار نہ تھا۔

حل لغات:

قَرَعَ: (ف) قَرَعَ الْبَابَ: دروازہ کھٹکھٹانا۔ ضرب المثل ہے: مَنْ قَرَعَ بَابًا وَلَجَ وَلَجَ: جو شخص دروازہ کھٹکھٹائے اور اصرار کرے وہ داخل ہو ہی جاتا ہے۔ الرجل: مارنا، الشیء: پسند کرنا، فلانا بالرمح: نیزہ مارنا، النُّبُع: پہاڑ کی چوٹی پر اگنے والا درخت جس کی لکڑی سے تیر اور کمانے بناتے ہیں۔ عَيْدَانٌ: وَأَعْوَادٌ: مَف: الْعُودُ: ہر لکڑی (موٹی ہو یا پتلی، خشک ہو یا تر) ایک خوشبودار لکڑی جس سے دھونی دی جاتی ہے، سارنگی (ایک باجا) تَکْسِرًا: ریزہ ریزہ ہو جانا، ٹکڑے ہو جانا، شکن پڑ جانا۔

③..... وَلَمَّا قِينَا غُصْبَةً تَغْلِيَةً يَفُودُونَ جُرْدًا لِّلْمَنِيَّةِ ضُمَرًا

ترجمہ:

اور جب ہم نے بنو تغلبہ کی ایسی جماعت سے جنگ کی جو کم بالوں والے پتلی کمر والے گھوڑوں کو موت کی طرف ہانک کر لے جا رہی تھی۔

حل لغات:

يَفُودُونَ: قَاد الدَابَّةَ (ن) قُودًا: جانور کی ٹکیل یا لگام یاری پکڑ کر آگے آگے چلنا۔ ضُمَرٌ: مَف: الضَامِرُ: دبلا پتلا، چھریرے بدن کا۔ فی القرآن المجید۔ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ (۲۲/۲۷)

④..... سَقِينَا هُمْ كَانَسًا سَقُونًا بِمِثْلِهَا وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْمَوْتِ أَصْبَرًا

ترجمہ:

ہم نے انہیں ایسا ہی جام پلایا جیسا انہوں نے ہمیں پلایا تھا لیکن وہ موت پر زیادہ صابر تھے۔

مطلب:

جیسا انہوں نے کیا ہم نے انہیں ویسا ہی بدلہ دیا البتہ ان کا قتل زیادہ ہوا، یہاں سبب (صبر کر کے میدان میں ٹھہرنا) بول کر سبب (قتل کی زیادتی) مراد لیا ہے جیسے قرآن میں ہے۔ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (۱۷۵/۲) بعض نے یہ مطلب بیان کیا ہے: ہم میدان جنگ سے بھاگ گئے اور وہ ثابت قدم رہے لہذا وہ ہم سے زیادہ صابر ہوئے، موت سے مراد جنگ ہے کیونکہ جنگ بھی موت کا سبب ہے۔

حل لغات:

کَاسٌ: پیالہ، گلاس، جام جو شراب سے بھرا ہوا ہو (مؤنث)، شراب۔ ج: اَنکُوْسٌ۔

وقال عمرو بن معدیکرب الزبیدی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۶۳۲ھ/۶۴۲ء) اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھے اور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ (فداہ روحی و جسدی) صل اللہ تعالیٰ علیہ آلہ و صحبہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہو گئے لیکن پھر دولت اسلام سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیں اور جنگ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور ارجح قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

اشعار کا پس منظر:

بنو جرم بن زبان بنو حارث بن کعب کے پڑوس میں رہتے تھے۔ بنو جرم نے بنو حارث کا ایک شخص جس کا نام معاذ بن یزید تھا قتل کر دیا قاتل فرار ہو کر عمرو کے پاس آ گیا ان کی والدہ بنو جرم سے تھی، جب بنو حارث اور بنو نہد قصاص لینے کے لئے آئے تو عمرو اور بنو جرم جنگ کے لئے تیار ہو گئے لیکن جب جنگ شروع ہوئی تو بنو جرم نے بنو نہد سے لڑنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ ان کی آپس میں رشتہ داری تھی لہذا وہ فرار ہو گئے اور بنو زبیر نے شکست کھائی اور اکیلے عمر و لڑ رہے تھے اس واقعہ کو ان اشعار میں بیان کر رہے ہیں۔

① وَلَمَّا رَأَيْتُ الْخَيْلَ زُورًا كَانَتْهَا جَدَاوِلُ زَرْعٍ أُرْسِلَتْ فَاسْبَطَرْتُ

ترجمہ:

اور جب میں نے گھوڑوں کو واپس ہوتے ہوئے دیکھا تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کھیت کی چھوٹی چھوٹی نالیاں ہیں جنہیں کھول دیا گیا ہے اور پھیل گئیں ہیں۔

مطلب:

جب میدان جنگ سے سوار فرار ہوئے تو منتشر ہو کر چھوٹی چھوٹی جماعت کی صورت میں ادھر ادھر بھاگنے لگے ایسے لگ رہا تھا جیسے کھیت کی چھوٹی چھوٹی نہروں میں پانی چھوڑ دیا جائے اور وہ ہر طرف پھیل جائے۔

حل لغات:

زُورٌ: مف: اُزور: زور (س) زوراً: کج ہونا، ٹیڑھے سینے والا ہونا۔ جَدَاوِلٌ: مف: جَدَوَلٌ: گول، آب پاشی کی چھوٹی نہر، نقشہ، خانوں دار چاٹ، فہرست، اخبار کا لم، جَدَوَلُ الْأَغْمَالِ: ایجنڈا، بحث طلب امور کی فہرست۔ زَرْعٌ: زَرْعُ الْحَبِّ (ف) زَرْعًا: بیج بونا، الارض: زمین کاشت کرنا۔ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ (۲۹/۴۸)۔ اسبطرت: (اقشعرار) پھیل جانا، لمبا ہونا۔ بطر (ن، ض) بطراً: چیرنا، پھاڑنا۔ بطراً (س) بہک جانا، اترنا۔ كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ (۴۷/۸)۔

②..... فَجَاشَتْ إِلَى النَّفْسِ أَوَّلَ مَرَّةٍ | فَرُدَّتْ عَلَى مَكْرُوهٍ فَاسْتَقَرَّتْ

ترجمہ:

میرا نفس پہلی بار گھبرا یا اسے ناپسند چیز پر لو ما دیا گیا تو ٹھہر گیا۔

مطلب:

جب میری قوم والے فرار ہو گئے تو میں گھبرا گیا لیکن میں نے بھاگنا معیوب سمجھا اور خود کو تسلی دی تو میری گھبراہٹ دور ہو گئی۔

حل لغات:

جَاشَتْ: (ض) جَاشًا نَفْسُهُ: قیہ ہونا، خوف یا غم کی وجہ سے۔ فی الْحَدِيثِ: وَكَانَ نَفْسِي جَاشَتْ. اسْتَقَرَّتْ: اسْتَقَرَّ بِالْمَكَانِ: قرار پانا، قیام پذیر ہونا، کسی جگہ سکون سے رہنا۔ كُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقَرٌّ. (۳/۵۳)

③..... عَلَامَ تَقُولُ الرُّمَحُ يُثْقِلُ عَاتِقِي | إِذَا أَنَا لَمْ أَطْعَنْ إِذَا الْخَيْلُ كَرَّتْ

ترجمہ:

اے نفس تو کیسے کہے گا کہ نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا جب میں نیزہ زنی نہ کروں جس وقت شہسوار حملہ کر رہے ہوں۔

مطلب:

نیزوں نے میرا کندھا بھاری کر دیا، یہ کنایہ ہے تجربہ کار جنگجو اور بہادر ہونے سے، اس شعر میں شاعر خود کو ڈانٹ رہا ہے اگر تو بھاگ گیا تو پھر تو بہادر کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا۔

حل لغات:

يُثْقِلُ: (افعال) أَثْقَلَ النَّوْمُ فَلَانًا: نیند کا آنکھوں کو بو جھل کر دینا، نیند کا غالب آنا۔ أَثْقَلَتِ الْحَامِلُ: حمل

ظاہر ہونا۔ فی القرآن المجید۔ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دُعُوا اللَّهَ رَبَّهُمَا (۱۸۹/۷) عَاتِقُ: آزاد، مونڈھے اور گردن کے درمیان کا حصہ، کندھا، بوڑھا آدمی۔ جوان لڑکی، پرانی شراب۔ ج: عَوَاتِقُ وَغَتَّقُ۔

④..... لَحَا اللَّهُ جَرْمًا كُلَّمَا ذَرَّ شَارِقٌ وَجُوهَ كِلَابٍ هَارَشَتْ فَازْبَارَتْ

ترجمہ:

جب بھی سورج طلوع ہوا اللہ بنو جرم کو ہلاک کرے جو ایسے کتوں کے چہرے ہیں جو ایک دوسرے پر حملہ کرتے اور لڑائی کے لئے تیار رہتے ہیں۔

مطلب:

کتوں کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ کتے ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں لیکن لڑتے کبھی کبھار ہیں ہر بار نہیں، نیز اس وقت ان کا چہرہ انتہائی بدنما ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

لَحَا اللَّهُ فَلَانًا: اللہ تعالیٰ فلاں پر لعنت کرے۔ ذَرَّ: ذَرَّتِ الشَّمْسُ: (ن) ذُرُورًا: سورج طلوع ہونا، سورج کی پہلی کرن نظر آنا۔ الذَّرُّ: نسل، چھوٹی چیونٹیاں، سورج کی شعاع میں نظر آنے والے ذرات۔ شَارِقٌ: صابورج، مشرقی گوشہ ج: شُرُقٌ. شَرَقَتِ الشَّمْسُ (ف) شَرْقًا سورج طلوع ہونا۔ كِلَابٌ: مف: كَلْبٌ: کتا۔ فی القرآن المجید: سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ. (۲۲/۱۸) کاٹنے والا درندہ، ہر وہ چیز جس سے کوئی شے باندھی جائے جیسے رسی دھاگہ۔ هَارَشَتْ: (مفاعلة) هَارَشَ الْكَلْبُ الْكَلْبَ وَنَحْوَهُ: کتے کا کتے یا اپنے جیسے جانور سے لڑنا۔ اِزْبَارَتْ: (اقشعرار) لڑنے کے لئے تیار ہونا۔

⑤..... فَلَمْ تُغْنِ جَرْمٌ نَهْدَهَا إِذْ تَلَقَّتْ وَلَكِنْ جَرْمًا فِي الْإِقَاءِ ابْدَعَرَتْ

ترجمہ:

جب ان کی لڑائی ہوئی تو بنو جرم نے بنو نہد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا لیکن بنو جرم جنگ میں بکھر گئے۔

حل لغات:

جرم اور نہد: یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں۔ ابْدَعَرَتْ: (اقشعرار) منتشر ہونا۔

①..... ظَلِلْتُ كَمَا بَنَى لِلرَّمَا حَ دَرِيَّةً أَقْبَلُ عَنْ أَبْنَاءِ جَرْمٍ وَفَرَّتْ

ترجمہ:

میں نیزوں کا نشانہ بن گیا میں بنو جرم کی اولاد کی طرف سے لڑ رہا تھا اور وہ بھاگ گئے۔

حل لغات:

ذَرِيَّةٌ: جس پر نیزہ زنی کی مشق کی جائے، وہ چوپایا جس کی آڑ میں شکاری شکار کرتا ہے، شکار کا جنگلی جانور۔ فَرْتُ: (س) فَرًّا: بھاگنا۔ فی القرآن لمجید: فَرْتُ مِنْ قُسُورَةٍ. (۵۱/۷۳) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ. (۳۵، ۳۴/۸۰) إِلَيْهِ: پناہ لینا۔ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ. (۵۰/۵۱)

..... 7 فَلَوْ أَنَّ قَوْمِي أَنْطَقْتَنِي رِمَاحَهُمْ نَطَقْتُ وَلَكِنَّ الرِّمَاحَ أَجْرَتْ

ترجمہ:

اگر میری قوم کے نیزے مجھے بولنے دیتے تو میں بولتا لیکن نیزوں نے میری زبان کھینچ لی۔

مطلب:

اگر میری قوم میدان جنگ سے فرار نہ ہوتی تو ہم فتح حاصل کر لیتے اور میں فخریہ اشعار کہتا لیکن وہ بھاگ گئی تو اب میں کس منہ سے فخریہ اشعار کہوں صرف میدان جنگ کا حال بیان کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔

حل لغات:

أَنْطَقْتُ: (افعال) أَنْطَقَهُ: گویا کرنا، بلوانا، قوت گویائی دینا، زبان دینا۔ فی القرآن لمجید: قَالُوا أَنْطَقْنَا اللَّهَ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ. (۲۱/۲۱) أَجَرْتُ: أَجَرْتُ لِسَانَهُ: بات کرنے سے روکنا۔

وقال سيارُ بنُ قصير الطائي (الطويل)

..... 1 فَلَوْ شَهِدْتُ أُمَّ الْقُدَيْدِ طِعَانَنَا بِمَرْعَشِ خَيْلِ الْأَرْمَنِیِ أَرْنَتْ

ترجمہ:

اگر ام قدید حاضر ہوتی مقام مرعش میں ارمنی شہسواروں کے ساتھ ہماری نیزہ زنی کے وقت تو چیخ پڑتی۔

حل لغات:

أُمُّ الْقُدَيْدِ: شاعر کی بیوی کی کنیت ہے۔ مرعش: شام کے ایک شہر کا نام ہے۔ ارمنی: ارمن کارہنے والا، یہ روم کا علاقہ ہے۔ أَرْنَتْ: (افعال) أَرْنَتْ الْمَرْءُةُ فِي نَوْحِهَا: عوت کا زور سے آواز نکالنا۔ رَنَّ (ض) رَنِينًا: آواز

نکالنا، آواز کو نجنا، زور سے رونا، غمگین آواز سے رونا۔

② عَشِيَّةَ أَرْمَى جَمْعَهُمْ بِلِسَانِهِ وَنَفْسِي وَقَدْ وَطَّنْتُهَا فَأُطْمَأْنِنْتُ

ترجمہ:

جس شام میں دور کر رہا تھا ان کی جماعت کو اپنی جان اور اپنے گھوڑے کے سینے سے، میں نے اپنے نفس کو آمادہ کیا تو وہ مطمئن ہو گیا۔

حل لغات:

عَشِيَّةٌ: زوال آفتاب سے غروب تک کا وقت، سہ پہر، شام، نماز مغرب کے بعد سے پوری تاریکی کا وقت، وقتِ مشاء۔ فی القرآن المجید: لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا. (۴۶/۷۹) ج: عَشَايَا. جَمْعٌ: مجمع، ہجوم، نمانت، شکر۔ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا. (۹۹/۱۸) وہ کھجور کا درخت جو ایسی گٹھلی سے اگے جس کی قسم معلوم نہ ہو، مختلف قسم کی ملی جلی کھجوریں، لاکھ جسے پکھلا کر مہر لگائی جاتی ہے، جمع، تقسیم کی ضد۔ ج: جُمُوع. و طُنْتُ: وطن بِلِئْدٍ: کسی ملک یا شہر کو وطن بنانا، جائے اقامت بنانا۔ نَفْسُهُ عَلَى الْأَمْرِ وَلَهُ: کسی کام کے لئے خود کو آمادہ کرنا۔ اِطْمَأْنِنْتُ: مطمئن ہونا، بے خوف ہونا۔

③ وَلَا حِقَّةَ الْأَطَالِ أَسْنَدْتُ صَفْهَا إِلَى صَفِّ أُخْرَى مِنْ عِدَايَ فَأَقْشَعَرْتُ

ترجمہ:

اور کتنے ہی باریک کروالے گھوڑے کہ میں نے ان کی ایک صف کو دشمنوں کی دوسری صف سے ملا دیا تو روتنگٹے کھڑے ہو گئے۔

ہائندہ:

”عدای“ نکرہ لا کر یہ تنبیہ کی کہ ان کے دشمن اور مخالف بہت زیادہ ہیں اور کثرتِ اعداء، کثرتِ فضائل، غلبہ، عزت، شہرت اور سرداری کی دلیل ہے کیونکہ ان خصائل کی وجہ سے حاسدین پیدا ہوتے ہیں۔ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۲۲ (بیروت)

حل لغات:

لَا حِقَّةَ: لِحَقِّ الْفَرَسِ وَبَطْنُهُ (ف) لُحُوقًا: دبلا اور چھریا ہونا۔ الْأَطَالُ: مف: الالیطل: کوکھ۔ اسندت: أَسْنَدَ إِلَيْهِ: سہارا لینا، بھروسہ کرنا۔ صَفٌّ: صف القوم (ک) صَفًّا: لَأَنَّ فِيهِ لُكْنًا، صف بندی کرنا۔ اِقْشَعَرْتُ

ث (اقشعرار) رَوْنِے کھڑے ہونا۔ فی القرآن المجید: تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ. (۲۳/۳۹)

وقال بعض بني بولان من طي (المنسرح)

①..... نَحْنُ حَبْسْنَا بَنِي جَدِيلَةَ فِي نَارٍ مِنَ الْحَرْبِ جُحْمَةِ الضَّرَمِ

ترجمہ:

ہم نے بنو جدیلہ کو جنگ کی سخت بھڑکتی ہوئی آگ میں قید کیا۔

حل لغات:

الْجُحْمَةُ وَالْجُحْمَةُ: بھڑکتی ہوئی آگ۔ الضَّرَمُ: مف: الضَّرْمَةُ: انگارہ، آگ، کھجور کی شاخ جس کے کنارہ پر آگ جلتی ہو۔

②..... نَسْتَوْقِدُ النَّبْلَ بِالْحَضِيضِ وَنَضْطًا دُنُفُوسًا بُنْتُ عَلَى الْكَرَمِ

ترجمہ:

ہم ہموار زمین میں تیروں کی آگ روشن کرتے تھے اور ایسی جانوں کا شکار کرتے تھے جن کی بنیاد جو دو سخا پر رکھی گئی تھی۔

حل لغات:

نَسْتَوْقِدُ: (استفعال) استوقدت النار: آگ جلنا۔ النار: آگ بھڑکانا۔ فی القرآن المجید: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا. (۱۷/۲) النَّبْلُ: تیر۔ نِبَالٌ، أَنْبَالٌ. الْحَضِيضُ: پست زمین۔ پہاڑ کی زیریں زمین۔ بُنْتُ: یہ بنوطی کی لغت ہے اصل میں ”بُنَيْتُ“ تھا۔

وقال رويشد بن كثير الطائي (البيسط)

شاعر کا نام:

رویشد بن کثیر طائی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

①..... يَا أَيُّهَا الرَّاكِبُ الْمُزْجِي مَطِيَّتَهُ سَائِلُ بَنِي أَسَدٍ مَا هَذِهِ الصَّوْتُ

ترجمہ:

اسے تیزی سے اپنی سواری کو لے جانے والے اونٹ سوار! بنواسد سے پوچھ یہ آواز کیسی ہے۔

مطلب:

بنواسد سے معلوم کر کہ یہ چیخ و پکار کیا ہے؟ شاعر یہ طنز کر رہا ہے کیونکہ یہ خود ہی معاملے کو بھڑکار رہا ہے نہ کہ بنواسد۔

حل لغات:

الْمُرْجِي: فا: (افعال) أَرْجَى الشَّيْءَ: چلانا، گزارنا، ہانکنا۔ الْمُرْجِي: معمولی چیز، تھوڑی چیز۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفٍ لَّنَا الْكَيْلُ. (۸۸/۱۲) مَطِيَّةٌ: (مذکر و مؤنث) سواری کا جانور۔ ج: مَطَايَا وَمَطِيٌّ۔ الصَّوْتُ: آواز۔ إِنَّ أُنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ. (۱۹/۳۱) نغمہ، گیت۔ غَنَى صَوْتًا: اس نے ایک گیت گایا، یہ مذکر ہے لیکن بعض نے اسے مؤنث بھی کہا ہے، اچھی شہرت، دودھ (کسی کو منتخب کرنے کی رائے جو زبانی یا پرچہ پر لکھ کر دی جائے) ج: أَصْوَاتٌ۔

② وَقُلْ لَهُمْ بَادِرُوا بِالْعُدْرِ وَاتِمِسُوا قَوْلًا يُسْرُّكُمْ إِنِّي أَنَا الْمَوْثُ

ترجمہ:

اور ان سے کہہ دو کہ جلد عذر پیش کرو اور ایسی بات تلاش کرو جو تمہیں بری کر دے بے شک میں موت ہوں۔

حل لغات:

الْعُدْرُ: دلیل اعتذار، وہ دلیل جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی مجبوری ظاہر کی جائے، بہانہ، حیلہ، جھٹ، غلبہ، بکارت۔ اَتِمِسُوا: اَتَمَسَ الشَّيْءُ: چاہنا، تلاش کرنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: قِيلَ اِرْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا. (۱۳/۵۷)

③ إِنْ تُذِيبُوا ثَمَّ تَأْتِيَنِي بَقِيَّتُكُمْ فَمَاعَلَىٰ بِذَنْبٍ عِنْدَكُمْ فَوْتُ

ترجمہ:

اگر تم غلطی کرو پھر تمہاری اولاد میرے پاس آئے تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں کوتاہی تمہاری طرف سے ہے۔

مطلب:

تم جرم کرو تو مجھے انتقام لینے کا اختیار ہے، اگر تم صلح صفائی چاہتے ہو تو انتقام لینے سے پہلے معقول عذر لے کر آ جاؤ۔ نہ بعد میں اگر تمہاری قوم کے سردار یا وہ لوگ جنہوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی آ کر معذرت

کریں تو میرا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ ”بقیتکم“ کے دو مطلب ہیں: (الف) اس سے مراد قوم کے سردار اور معزز لوگ ہوں (ب) وہ لوگ جنہوں نے جرم نہیں کیا اور نہ ہی قوم کے مجرم لوگوں کی مدد کی ”بَقِيتُكُمْ“ مرزوقی کے نسخہ میں ”یقینکم“ ہے۔

حل لغات:

تُذْنِبُوا: (الفعال) اَذْنَبَ: گناہ کرنا، جرم کرنا، غلطی کرنا، گناہ گار ہونا۔ بقية: باقی ماندہ ج: بقایا۔ کہا جاتا ہے: فلان بقية قومه۔ فلاں اپنی قوم کے بہتر لوگوں میں سے ہے۔ فوت: فاء الامر (ن) فوٹا: کسی کام کا وقت گزر جانا اور اسے نہ کیا جانا۔

وقال أنيف بن زبّان النبّهاني (الطويل)

شاعر کا نام:

انیف بن زبان مہمانی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے، بنو اسد بن خزیمہ کو مخاطب ہو کر یہ اشعار کہتا ہے۔

①..... جَمَعْنَا لَكُمْ مِنْ حَيٍّ عَوْفٍ وَمَالِكٍ كَتَائِبَ يُرْدِي الْمُقْرِفِينَ نَكَالُهَا

ترجمہ:

ہم نے تمہارے لئے قبیلہ عوف و مالک سے ایسے لشکر تیار کئے ہیں جن کی سزا مخلوط نسل والوں کو ہلاک کر دے گی۔

حل لغات:

حَسَى: ہماری ہاں جو نسخے ہیں ان یہ مفرد جبکہ بیروت کے نسخہ میں تشنیہ ہے اور شعر میں اسی کے مطابق لکھا گیا ہے۔ کَتَائِبُ: مف: الْكُتَيْبَةُ: فوج، فوج کا بڑا دستہ (بٹالین) جس کے تحت کمپنیاں ہوتی ہیں۔ يُرْدِي: (افعال) اَرْدَى: فلاتا: گرا، ہلاک کرنا۔ الْمُقْرِفِينَ: الْمُقْرِفُ: ناپسندیدہ (چہرہ) کمینہ، بد ذات، وہ آدمی یا گھوڑا جس کے ماں باپ میں سے ایک عربی اور دوسرا عجمی ہو۔ النّکال: سزا، عبرت ناک سزا، آفت و مصیبت۔ فی القرآن المجید: فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا. (۶۶/۲)

②..... لَهُمْ عَجْزٌ بِالرَّمْلِ فَالْحَزْنُ فَاللُّوْیْ وَقَدْ جَاوَزَتْ حَيٍّ جَدِیْسٍ رِغَالُهَا

ترجمہ:

ان کا پچھلا حصہ مقام رمل، حزن اور مقام لوی میں ہے اور ان کا اگلا حصہ جدیس کے دونوں قبیلوں سے آگے گزر چکا ہے۔

حل لغات:

عَجَزٌ: پچھلا حصہ، سرین (مذکر و مؤنث) شعر کا دوسرا مصرعہ۔ ج: اَعْبَازُ۔ اَعْبَازُ النخل: کھجور کے درخت کی جڑیں۔ فی القرآن المجید: كَانَتْهُمْ اَعْبَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ. (۷۹/۷) رِعَالٌ: مف: الرِّعِيلُ تھوڑے افراد کی ٹولی، مختصر جماعت (انسانوں یا گھوڑوں کی) جانوروں کا ریوڑ، پرندوں کا جھنڈ، وہ جماعت یا دستہ جو سب سے آگے ہو۔

③ وَتَحْتَ نُحُورِ النَّخْلِ حُرُشَفُ رَجُلَةٍ تَسَاحُ لِعِرَاتِ الْقُلُوبِ بِأَلْهَا

ترجمہ:

اور گھوڑوں کے سینوں کے نیچے پیادہ فوج کے لشکر ہیں جن کے نیزے درمیانِ دل کیلئے معین کئے گئے ہیں۔

حل لغات:

نُحُورٌ: مف: النَّحْرُ: سینہ کا بالائی حصہ گردن کا نچلا حصہ، گلا، قربانی۔ اَلْحَرُشَفُ: مچھلی کے کھپے (جسم پر گول گول پھڑیاں) ہتھیار کو چاندی وغیرہ سے دی جانے والی زینت، چھوٹے چھوٹے بچے (چرند اور پرند کے) وہ ٹڈی جس کے پر نہ نکلے ہوں، کمزور یا بوڑھے۔ مِّنَ الْجَيْشِ: پیادہ فوج۔ تَسَاحُ: تَسَاحَ لَهُ الشَّيْءُ (ض) تَبَيَّحَا: تیار ہونا، مقدر ہونا۔ اَلْغُرَّةُ: ہر چیز کا پہلا اور عمدہ حصہ، گھوڑے کے پیشانی کی سفیدی، ہر شے کی روشنی، چمک، سفیدی۔ ج: غُرَزٌ۔ اَلْغُرَّةُ: غفلت (بحالت بیداری) بے خبری، بھولا پن، سیدھا پن، نا تجربہ کاری، سادہ لوحی۔ شعر میں ان تمام معانی کا احتمال ہے۔ ج: غُرَزٌ۔

④ اَبْنَى لَهُمْ اَنْ يُعْرِفُوا الضِّيمَ اَنَّهُمْ بَنُو نَاتِقٍ كَانَتْ كَثِيرًا عِيَالَهَا

ترجمہ:

انہوں نے ظلم جاننے سے انکار کیا کیونکہ وہ زیادہ بچے جننے والی عورت کی اولاد ہیں جس کا عیال زیادہ تھا۔

حل لغات:

نَاتِقٌ: وہ عورت جس کے بچے زیادہ ہوں۔ عِيَالٌ: اولاد۔ عَيْلٌ عِيَالُهُ: بال بچوں کی کفالت کرنا، اخراجات برداشت کرنا۔

⑤ فَلَمَّا اتَيْنَا السُّفْحَ مِنْ بَطْنِ حَائِلٍ بِحَيْثُ تَلَاقَى طَلْحُهَا وَمِيَالُهَا

ترجمہ:

جب ہم وادی حائل کے درمیان ہموار زمین پر آئے جہاں طلح اور سیال کے درخت ملتے ہیں۔

مطلب:

مذکورہ بالا اشعار میں شاعر بنو اسد بن خزیمہ کو دھمکی دے رہا ہے اور اپنے لشکر کی کثرت بیان کرتے ہوئے، اپنے خالص عربی النسل ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اور بنو اسد کو طعنہ دے رہا ہے کہ تمہارے آباء عجمی تھے لہذا تم خالص عربی النسل نہیں ہو۔

حل لغات:

طَلَح: بول کا درخت، کیکر کا درخت، کیلا۔ فی القرآن لمجید: وَطَلَحٍ مُّنْضُودٍ (۲۹/۵۶) شگوفہ۔ سیال: کانٹے دار درخت جس کی چھال دباغت کے لئے استعمال ہوتی ہے، بہت برسنے والا بادل۔

⑥..... دَعُوا لِنِزَارٍ وَانْتَمِينَا لَطِيٍّ كَأَسَدٍ الشَّرِيِّ إِقْدَامُهَا وَنِزَالُهَا

ترجمہ:

انہوں نے بنو نزار کو پکارا اور ہم نے اپنی نسبت بنو طی کی طرف کی جن کی پیش قدمی اور لڑائی شری جنگل کے شیروں کی طرح ہیں۔

حل لغات:

انْتَمَى إِلَى كَذَا: کسی چیز کی طرف منسوب ہونا۔ نِزَال: روبرو، لڑائی، میدان مقابلہ۔ الشری: پتی، پہاڑ، بہت شیروں والی جگہ۔ کہتے ہیں: ہم أَسَدُ الشَّرِيِّ: وہ بہت بہادر اور جان باز ہیں، گوشہ، کنارہ۔ ج: أَشْرَاءُ۔

⑦..... فَلَمَّا اتَّقَيْنَا بَيْنَ السَّيْفِ بَيْنَنَا لِسَائِلَةٍ عَنَّا حَفِيٍّ سَوَّالُهَا

ترجمہ:

جب ہم نے جنگ کی تو تلوار نے ہماری پہچان کرادی اس عورت کو جو مبالغہ سے ہمارے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

حل لغات:

بَيَّنَّ: (تفعیل) الشیء: ظاہر اور واضح ہونا۔ حَفِيٍّ: بکمل علم رکھنے والا۔ فی القرآن لمجید: يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا. (۱۸۷/۷) لطیف و شفیق۔ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا. (۴۷/۱۹) سوال میں مبالغہ کرنے

والا۔ ج: حَفَوَاءُ۔ بیروت کے نسخہ میں ”خَفِي“ ہے۔

⑧ وَمَا تَدَانُوا بِالرِّمَاحِ تَضَلَّعَتْ صُدُورُ الْقَنَا مِنْهُمْ وَعَلَتْ نِهَالُهَا

ترجمہ:

اور جب وہ (دشمن) نیزوں کے ساتھ قریب ہوئے تو نیزوں کی نوکوں نے پہلی بار سیر ہو کر ان کا خون پیا اور پہلی بار پیئے والوں نے دوسری بار پیا۔

حل لغات:

تَضَلَّعَتْ: خوب سیر یا سیراب ہونا۔ تَضَلَّعَ مِنَ الْعُلُومِ: علوم سے وافر حصہ پانا۔ عَلَتْ: غل (ض) غَلًا: دوسری دفعہ یا لگا تار پینا۔ نِهَالٌ: مف: النَّاهِلُ: سیراب، پیاسا۔

⑨ وَلَمَّا غَضَبْنَا بِالسُّيُوفِ تَقَطَّعَتْ وَمَسَاذِلُ كَانَتْ قَبْلُ سَلْمًا حِبَالُهَا

ترجمہ:

اور جب ہم نے شمشیر زنی کی تو وہ وسائل کٹ گئے جن کی رسیاں اس سے پہلے سلامتی کا سبب تھیں۔

مطلب:

جب ہم نے شمشیر زنی کی جو ہمارے باہم تعلقات وہ ختم ہو گئے اور ہم دشمن بن گئے۔

نوٹ:

”غَضَبْنَا بِالسُّيُوفِ“ کا معنی ہے ”ضربنا بالسيف“ (شرح مرزوقی اور نسخہ بیروت)

حل لغات:

غَضَبْنَا: غَضَاهُ (ن) عَضَوْا: کسی کو لاشی یا ڈنڈا مارنا، لاشی سے پیٹنا۔ فی القرآن لمجید: قَالَ هِيَ غَضَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا. (۱۸/۲۰) فَلَانَا: لاشی کے مقابلہ میں کسی پر غالب آنا۔ تَقَطَّعَتْ: (تفعل) تَقَطَّعَ: کٹ جانا۔ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ. (۱۶۶/۲) سَلَمٌ: اسلام: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السَّلَامِ كَافَّةً. (۲۰۸/۲) صَلَاحٌ: امن خلاف الحرب۔ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ. (۶۱/۸) صَلَاحٌ: جو، امن پسند۔ ج: أَسْلَمَ وَمِيسَلَامٌ. حِبَالٌ: مف: الْحَبْلُ: رسی، باندھنے کی چیز۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا. (۱۰۳/۳)

..... ⑩ فَوَلُّوْا وَأَطْرَافَ الرِّمَاحِ عَلَيْهِمْ قَوَادِرُ مَرْبُوعَاتِهَا وَطَوَالُهَا

ترجمہ:

تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اس حال میں کہ درمیانے اور بڑے نیزوں کے کنارے ان پر قادر تھے۔

حل لغات:

مربوعات: المربوع: متوسط، درمیانے قد والا۔ طوَال: مف: الطویل: لمبا۔

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِيكَرِبٍ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عمرو بن معدیکرب زبیدی ہے (۶۳۲ھ/۶۴۲ء) اور یہ ایسے بہادر تھے کہ تنہا ایک ہزار کے برابر سمجھے جاتے تھے اور کثیر جنگوں میں شرکت کی، یہ اسلام لائے پھر رسول اللہ (فداہ روحی و جسدی) صل اللہ تعالیٰ علیہ آلہ و صحبہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد اسلام سے منحرف ہو گئے لیکن پھر دولت اسلام سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی نعمتیں حاصل کیں اور جنگ قادسیہ میں شرکت کی سعادت حاصل اور ارنج قول کے مطابق سیدنا عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

..... ① لَيْسَ الْجَمَالُ بِمِزْرٍ فَأَعْلَمُ وَإِنْ رُدِّيْتُ بُرْدًا

ترجمہ:

تو جان لے کہ حسن و جمال لباس میں نہیں اگرچہ تجھے منقش چادر پہنا دی جائے۔

حل لغات:

الْجَمَالُ: مص: خوبصورتی۔ مِزْرٌ: الْأَزَارُ: تہبند، لنگی (مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے)، حاشیہ۔ ج: أَزْرٌ و آذِرَةٌ. بُرْدٌ: دھاری دار کپڑا۔ ج: بُرُوْدٌ و أَبْرَادٌ و أَبْرَدٌ. "فَأَعْلَمُ" یہ جملہ معترضہ ہے، اس سے کلام کو مضبوط کیا جاتا ہے جیسے قرآن میں ہے: فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ. (۷۷، ۷۶، ۷۵/۵۶)

..... ⑧ إِنَّ الْجَمَالَ مَعَادِنٌ وَمَنْاقِبٌ أَوْرَثَنَ مَجْدًا

ترجمہ:

بیشک حسن و جمال تو اعلیٰ حسب و نسب اور عاداتِ کریمہ ہیں جو عظمت و شرافت پیدا کرتے ہیں

حل لغات:

مَعَادِنُ: ف: الْمَعْدَنُ: سونے وغیرہ کی کان، ہر چیز کا منبع، گرمی سردی کا رہائشی۔ کہتے ہیں: فلان معدن الخیر: فلاں بھلائی کا منبع ہے، شعر میں نسب مراد ہے۔ یعنی الأصول الکریمة: مناقب: مف: الْمَنْقَبَةُ: پہاڑی راستہ، دو مکانوں کے درمیان تنگ راستہ، دیوار، عمدہ فعل، فخر۔ مناقب الانسان: عمدہ خصائل اور شریف اخلاق، شعر میں حسب و خاندان مراد ہے۔ اور ثن: أَوْرَثَ فلاناً: کسی کو وارث بنانا، اس کے ساتھ وراثت میں کسی کو شامل کرنا۔ فلاناً شیناً: کسی کے لئے کوئی چیز چھوڑ دینا، کسی کے پیچھے یا نتیجے میں کوئی چیز لانا جیسے اورثة المرض ضِعْفًا: بیماری نے اسے کمزوری لاحق کر دی۔ مَجْدٌ بثرافت، عظمت، بزرگی، عزت، شان، خاندانی عظمت و ناموری، بلند جگہ۔ ج: أَمْجَادٌ.

③ أَعْدَدْتُ لِلْحَدَثَانِ سَابِغَةً وَعَدَاءَ غَلَانِدَا

ترجمہ:

میں نے حوادثِ زمانہ کے لئے چوڑی زرہ اور تیز دوڑنے والا مضبوط گھوڑا تیار کیا ہے۔

حل لغات:

الْحَدَثَانِ: رات دن. حَدَثَانُ الدَّهْرِ: حوادثِ زمانہ۔ سَابِغَةٌ: زرہ۔ ج: سَوَابِغُ: السَّابِغُ: کامل، دراز، فراخ۔ دِرْعٌ سَابِغٌ: مکمل زرہ۔ عَدَاءُ: تیز دوڑنے والا آدمی یا گھوڑا۔ غَلَانِدَا: الْعَلْنَدَى من كل شيء: سخت و موٹا۔ ج: غَلَانِدٌ و غَلَادَى۔

④ نَهْدَاوَذَا شَطْبَ يَقْدُ الْبَيْضَ وَالْأَبْدَانِ قَدْ

ترجمہ:

موٹا طاقتور گھوڑا اور نقش و نگار والی ایسی تلوار جو خودوں اور چھوٹی زرہوں کو لمبائی میں کاٹتی ہے۔

حل لغات:

نَهْدٌ: بلند چیز، پستان۔ ج: نَهْوَذٌ۔ نشان دار مکھن، مضبوط ڈیل ڈول والا۔ شَطْبٌ: مف: شُطْبَةٌ: تلوار پر دکھائی دینے والی دھاریاں۔ يَقْدُ: قَدْ الْقَمَّ او الثَّوْبَ و نَحْوَهُمَا (ن) قَدْ: لمبائی میں پھاڑنا۔ فی القرآن المجید: وَقَدْ قَمِصْتُهُ مِنْ دُبُرٍ. (۲۵/۱۲) الْأَبْدَانِ: مف: بَدَنٌ: سر اور اطراف کے علاوہ جسم کا حصہ، بدن، جسم۔ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدْنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلَقَكَ آيَةً. (۹۲/۱۰) چھوٹی زرہ (بیروت کے نسخہ میں صرف یہی معنی

بیان گیا ہے)۔ شعر میں یہ دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں، کمر اور پیٹ پر ڈالا جانے والا کپڑا۔

..... 5 وَعَلِمْتُ أَنِّي يَوْمَ ذَاكَ مُنَازِلٌ كَغُفَا وَنَهْدَا

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ جنگ کے دن بنو کعب اور نہد کو مقابلہ کے لئے پکاروں گا۔
یہاں پیہم قبیلے قتل ہوں گے
یہاں شوق عزاداری بہت ہے

..... 8 قَوْمٌ إِذَا لَبَسُوا الْحَدِيدَ تَنَمَّرُوا خَلْقًا وَقِدًا

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہیں کہ جب حلقہ دار اور لمبائی میں کٹے ہوئے چمڑے کی زر ہیں پہنتے ہیں تو چیتے لگتے ہیں۔
نہ جانے کب لئے گا شہر مقتل
سنا ہے اب کے تیاری بہت ہے

حل لغات:

تَنَمَّرُوا: (فعل) رنک یا خلق میں چیتے کی طرح ہونا۔ خَلْقًا: الخَلْقَةُ: ہر گول چیز، دائرہ، گھیرا، حلقہ، چھلا، کڑا، لوگوں کی جماعت، مجلس، مجلس علم، زرہ، رسی۔

..... 7 كُلُّ امْرِئٍ يَجْرِئُ إِلَى يَوْمٍ الْهِيَاجِ بِمَاسْتَعْدَا

ترجمہ:

ہر شخص جنگ کے دن وہ کچھ لے جاتا ہے جو اس نے تیار کیا۔

حل لغات:

الْهِيَاجُ: جنگ، لڑائی۔ اسْتَعَدَّ: (استفعال) للامر: تیار ہونا۔

..... 8 لَمَّا رَأَيْتُ نِسَاءَ نَا يَفْخَضْنَ بِالْمَعَزَاءِ شَدًّا

ترجمہ:

جب میں نے اپنی عورتوں کو سخت زمین میں تیز دوڑتے ہوئے دیکھا۔

یہ کس عذاب سے خائف میرا قبیلہ ہے
کہ خون مل کے بھی چہروں کا رنگ پیلا ہے

حل لغات:

يَفْخَضُنْ: فحَص عَنْهُ (ف) فَخَضًا: تَفْتِيشُ كَرْنَا، كَهْوْدُ كَرِيدِ كَرْنَا، شَعْرٌ فِي تِيزٍ دَوْرُنِ سَعَايَا
ہے۔ بیروت کے نسخے میں ”يَغْمَضُنْ“ ہے۔ المَعْرَاءُ: الْأَمْعَزُ: بَحْتٌ پتھریلی زمین یا جگہ۔ مَوْنُثٌ مَعْرَاءٌ: ج:
وَمَعْرَوَاتٌ وَأَمَاعِزُ.

⑨ وَبَدَتْ لَمِيْسٌ كَانَهَا | بَدْرُ السَّمَاءِ إِذَا تَبَدَّى

ترجمہ:

اور لمیس (محبوبہ یا بیوی) ظاہر ہوئی گویا کہ وہ چودھویں کا چاند ہے جب وہ ظاہر ہوئی۔

مطلب:

جب جنگ سخت ہوئی تو خواتین ڈر کے مارے بھاگنے لگیں اور لمیس نے اپنا چہرہ بے نقاب کر کے چاند سا چہرہ
ظاہر کر دیا، یا تو اس نے خود نوٹدی ظاہر کرنے کیلئے ایسا کیا تا کہ اسے امان ملے یا دشمنوں کے رعب کی وجہ سے ایسا کیا۔

حل لغات:

بَدَتْ: بَدَا (ن) بُدُوًا: ظَاهِرٌ هُوَا۔ فِي الْقُرْآنِ لَمَجِيدٌ: بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ
قَبْلِ. (٢٨/٦) لَمِيْسٌ: شَاعِرُكِ مَحْبُوبَةٍ يَابِيُوِي كَانَا هِيَ۔ بَدْرٌ: چودھویں رات کا چاند، مکمل لڑکا۔ ج: بُدُوْرٌ وَأَبْدَارٌ.
السَّمَاءُ: فَلَكَ، زَمِيْنِ كَيْ بِالْقَابِلِ فِضَاءٍ، هَرْجِيْزِ كِي بَلْدِي، بَلْدَحْصَ، سَرَسَ اُوْپَرِ كِي هَرْجِيْزِ۔ ج: سَمَآوَاتٌ. بَادِلٌ،
بَارَشٌ۔ يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا. (٥٢/١١) تَبَدَّى: ظَاهِرٌ هُوَا۔

⑩ وَبَدَتْ مَخَاسِنُهَا الَّتِي | تَخْفَى كَانِ الْأَمْرُ جَدًّا

ترجمہ:

اور اس کی چھپی ہوئی خوبیاں ظاہر ہوئیں تو معاملہ سخت ہو گیا۔

حل لغات:

تَخْفَى: خَفِيَ: (س) خَفَاءٌ: پُوشیدہ ہونا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: إِذْ نَادَى رَبُّهُ يَدَا خَفِيًّا. (٣/١٩)
خَفِيَ: (ض) خَفِيًّا الشَّيْءُ: ظَاهِرٌ كَانَا۔

⑪..... نَزَلْتُ كَبْشَهُمْ وَلَمْ أَرِ مِنْ نِزَالِ الْكَبْشِ بُدًّا

ترجمہ:

میں نے ان کے سردار سے مقابلہ کیا اور سردار سے مقابلہ کے علاوہ کوئی صورت سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

حل لغات:

نَزَلْتُ: (مفاعلة) نازلہ فی الحرب: مقابلہ میں اترنا اور جنگ کرنا۔ الْكَبْشُ: مینڈھا جب کہ دو سال کا ہو۔ اور بقول بعض چار سال کا۔ ج: كِبَاشٌ وَانْكَبَاشٌ. الْكَبْشُ: سردار قوم، بڑا پتھر جو دیوار پر نشانہ کرنے کے لئے لگایا جائے، شعر میں ”سپہ سالار“ مراد ہے۔

⑫..... هُمْ يَنْذِرُونَ دِمِي وَأَنْذِي رَأْنُ لَقِيْتُ بِأَنْ أَشُدًّا

ترجمہ:

دشمن میرے قتل کی منت مان رہے تھے اور میں یہ منت مان رہا تھا کہ اگر جنگ کروں تو سخت حملہ کروں۔

حل لغات:

يَنْذِرُونَ: نذر الشيء: (ن، ض) نَذَرًا: کوئی چیز اپنے اوپر لازم کر لینا، نذر ماننا، منت ماننا۔ فی القرآن المجید: إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي. (۳۵/۳) (یہ کہ اس کا فلاں کام ہو گیا تو وہ اتنا مال غریبوں کو دے گا وغیرہ) ماله الله: الله کے لئے اپنا مال وقف کرنا، الله کے نام پر نذر ماننا۔ أَشُدُّ: شَدُّ الشَّيْءِ: (ض) شِدَّةٌ: سخت ہونا، مضبوط ہونا، طاقت ور ہونا، بھاری ہونا، علیہ فی الحرب: زوردار حملہ کرنا۔

⑬..... كُمْ مِنْ أَخِي صَالِحٍ بِوَأْتِي بِبَيْدِي لَخَدًا

ترجمہ:

میرے کتنے ہی نیک بھائی ہیں جنہیں میں نے اپنے ہاتھ سے قبر میں اتارا۔

حل لغات:

صَالِحٌ: درست، ٹھیک، نیک۔ حقوق و ذمہ داریوں کو پورا کرنے والا۔ فی القرآن المجید: وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا. (۸۲/۱۸) هُوَ صَالِحٌ لِكَذَا: وہ اس کا اہل اور اس کے کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ بِوَأْتِي: (تفعیل) تَبَوُّؤٌ: تَبَوُّؤُ الرَّجُلِ: شادی کرنا۔ فَلَا سَا مَنَزَلًا: مکان میں ٹھہرانا، جگہ دینا، المَنْزِلُ لَهُ: کسی کے لئے مکان تیار

کرنا۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا. (۵۸/۲۹) لَحَدَّ: قبر کی ایک جانب میت کو رکھنے کا گھڑا، اسے بغلی کہتے ہیں، بغلی قبر، قبر۔ ج: الْحَادَّ وَلُحُودٌ.

14..... مَا إِنْ جَزَعَتْ وَلَا هَلِغَتْ وَلَا يَرُدُّ بَغَائِي زُنْدًا

ترجمہ:

میں نے بے صبری کی نہ ہی آہ و بکا اور میرا رونا کچھ بھی واپس نہیں کر سکتا۔

حل لغات:

جَزَعَتْ: جَزَعٌ مِنْهُ (س) جَزَعًا: کسی چیز پر صبر نہ کر کے غم کا اظہار کرنا۔ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزَعًا. (۲۰/۷۰) عَلَيْهِم: ڈرنا، خوف کرنا یا شفقت و مہربانی کرنا۔ هَلِغَتْ: هَلِيعٌ (ف) هَلِيعًا: دل دہلنا، حواس باختہ ہو جانا، گھبرا جانا، بے قرار ہو جانا، بے صبری دکھانا۔ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا (۱۹/۷۰) زُنْدًا: ہاتھ کا گٹھا، چھتاق کی اوپر کی لکڑی۔ شارحین نے یہاں اس کا معنی ”الشیء القلیل“ سے کیا ہے۔

15..... أَلْبَسْتُهُ أَثْوَابَهُ وَخُلِقْتُ يَوْمَ خُلِقْتُ جَلْدًا

ترجمہ:

میں نے انہیں ان کے کفن پہنائے اور میں پیدائشی طور پر طاقتور بہادر ہوں۔

16..... أَغْنِي غِنَاءَ السَّاهِبِينَ أَعْدُّ لِلْأَعْدَاءِ عُدًّا

ترجمہ:

میں جانے والوں سے بے نیاز کر دیتا ہوں، دشمنوں کے لئے (اکیلا ہی) کافی شمار کیا جاتا ہوں۔

حل لغات:

أَغْنَى: الشیء: کوئی چیز کافی ہونا، الرَّجُلُ عَنْ فُلَانٍ: کسی شخص کا کسی کے لئے کافی ہونا (حفاظت و کفالت میں کسی دوسرے سے بے نیاز کرنا)

17..... ذَهَبَ الَّذِينَ أَحْبَبُهُمْ وَبَقِيَتْ مِثْلَ السَّيْفِ فَرْدًا

ترجمہ:

’ن سے میں محبت کرتا تھا وہ لوگ چلے گئے اور میں تلوار کی طرح اکیلا رہ گیا ہوں۔

حل لغات:

فَرْدٌ: ایک، تنہا، اکیلا۔ فی القرآن المجید: رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ. (۸۹/۲۱)
طاق (مقابل جفت) شخص، فرد، بے مثال آدمی وغیرہ۔ منفرد، ہر جوڑے کا ایک فرد، ریت کا الگ تھلگ ٹیلا، داڑھی کی ایک جانب، چاول وغیرہ رکھنے کی کھجور کے پتوں کی ٹوکری۔ ج: أَفْرَادٌ.

وَقَالَ عَمْرُو أَيْضًا (الرمل)

..... ⑧ وَلَقَدْ أَجْمَعُ رَجُلِي بِهَا حَذَرَ الْمَوْتِ وَإِنِّي لَفَرُودٌ

ترجمہ:

تحقیق میں موت کے ڈر سے اپنے پاؤں گھوڑے پر مضبوطی سے جما کر رکھتا ہوں اور بے شک میں بہت بھاگنے والا ہوں۔

مطلب:

جب میدان جنگ ٹھہرنا مفید نہ ہو تو عقلندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاگ جاتا ہوں۔

حل لغات:

أَجْمَعُ: جَمَعَ: (ف) جَمَعًا: منتشر چیزوں کو یکجا کر کے اکٹھا کرنا۔ القوم: دشمنوں کے مقابلہ کیلئے جمع ہونا۔ فی القرآن المجید: إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا. (۱۷۳/۳) عربی مقولہ ہے: لَا يُجْمَعُ سَيْفَانِ فِي غَمَدٍ: ایک میان میں دو تلواریں جمع نہیں ہو سکتیں۔ حَذَرٌ: حذر: (س) حَذَرًا: چکناو چوکس ہونا۔ الشیء ومنه: ڈرنا اور بچنا محتاط ہونا۔ الْحَذَرُ اشْدُّ مِنَ الْوَقِيعَةِ: خوف ہولناک واقعہ میں مبتلا ہونے سے زیادہ سخت ہے۔

..... ② وَلَقَدْ أَغْطِئْتُهَا كَارِهَةً حِينَ لِلنَّفْسِ مِنَ الْمَوْتِ هَرِيرٌ

ترجمہ:

تحقیق میں گھوڑے کے ناپسند کرنے کے باوجود اسے واپس پھیرتا ہوں جب میں موت کو ناپسند کرتا ہوں۔

مطلب:

جب شدت جنگ کی وجہ سے نفس جنگ سے بھاگتا ہے تو میں گھوڑے کو میدان سے واپس موڑتا ہوں۔

گھوڑا جنگ میں جانا ناپسند کرتا ہے۔

حل لغات:

اعطف: عطف (ض) غطفاً: مائل ہونا، جھکنا، مڑنا۔ هریر: مص: هر الشیء (ن، ض) هریراً: کسی شے کو ناپسند کرنا، کراہت کرنا۔

③ كُلُّ مَا ذَاكَ مِنِّي خُلُقٌ وَبِكُلِّ أَنَا فِي الرَّوْعِ جَدِيرٌ

ترجمہ:

یہ سب میری عادتیں ہیں اور جنگ میں ہر ایک میرے لئے مناسب ہے۔

مطلب:

شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ میں بہادر و جری ہوں تو اس کے ساتھ دانا بھی ہوں جس وقت جرأت و بہادری مفید ہوتی ہے اس وقت بہادری کے جواہر دکھاتا ہوں اور جب مقابلہ مفید نہیں ہوتا تو بے مقصد کام میں نہیں لگتا بلکہ وہاں سے کھسک جاتا ہوں، یہ بزدلی نہیں بلکہ عقلمندی ہے۔

حل لغات:

خُلُقٌ: وَالْخُلُقُ: طبعی خصلت، طبیعت، مروت، عادت۔ ج: أَخْلَاقٌ. فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ. (۳/۶۸) الرَّوْعُ: جَنَاحٌ، لِرَأْيٍ، ذُرٌّ، خَوْفٌ، حَسَنٌ وَجَمَالٌ، شَانٌ وَشَوْكَةٌ، آبٌ وَتَابٌ۔ جَدِيرٌ: صِفَتٌ۔ جَذَرَ بِكَذَا (ك) جَذَارَةٌ: لَاتِقٌ وَاهِلٌ هَوْنًا۔

④ وَأَبْنُ صُبْحٍ سَادِرًا يُوعِدُنِي مَنَالَةً فِي النَّاسِ مَا عِشْتُ مُجِيرٌ

ترجمہ:

اور ابن صبح غافل ہو کر مجھے دھمکی دے رہا ہے جب تک میں زندہ ہوں لوگوں میں اسے کوئی پناہ دینے والا نہیں۔

مطلب:

ابن صبح سے کمزور اور ضعیف شخص مراد ہے کیونکہ عرب کا خیال تھا کہ جو خاتون صبح کو حاملہ ہوتی ہے تو اس کا بچہ کمزور و ضعیف ہوتا ہے، اس سے مراد ولد الزنا بھی ہو سکتا ہے یعنی صبح کے وقت جنگجو غارتگری کرتے تو بعد میں خواتین سے زنا کرتے تھے، اس صورت میں یہ طنز و طعنہ ہوگا، شاعر یہ کہتا ہے کہ وہ اپنی اوقات کو بھول گیا اور مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔

حل لغات:

سَادِرٌ: فَا، سَدْرٌ (ف) سَدْرًا: گرمی کی شدت سے نگاہ کا چندھیا جانا، بے پرواہ ہونا، حیران و پریشان ہونا، خیرہ

ہو جانا، بھٹکنا۔ یُوْعِدُ: (افعال) اَوْعَدَ الْفَعْلُ: ساندھ کا حملہ کرنے کے لئے گر جانا، فلانا: کسی سے وعدہ کرنا، دھمکی دینا۔ عِشْتُ: عاش (ض) عِشًا: زندگی گزارنا، زندہ رہنا۔ مُجِيرٌ: صفت۔ اجارۃ: پناہ دینا، مدد کرنا، من فلان: نجات دلانا۔ فی القرآن المجید: وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ. (۸۸/۲۳)

وقال قيس بن الخطيم (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام قیس بن خطیم ہے (متوفی ۲ ق ھ / ۶۲۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے، اس نے زمانہ اسلام پایا اور سرورِ دو عالم شاہِ بنی آدم (فِداہُ رُوحی و جَسَدی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، لیکن نعمتِ اسلام سے محروم رہا اور کفر پر مرکب واصلِ جہنم ہوا۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کے باپ کو بنو عامر کے کسی شخص نے قتل کیا تھا اور اس کے دادا کو عدی بن عمرو نے قتل کیا تھا، ان دنوں شاعر چھوٹا بچہ تھا، اس کی ماں کو اندیشہ ہوا کہ اگر اس کو قاتلین کا پتہ چل گیا تو یہ قصاص لینے کے لئے چلا جائے گا اور ہلاک ہو جائے گا؛ لہذا اس کی ماں نے مٹی کی دو قبریں بنا کر کہا کہ یہ تیرے باپ اور دادا کی قبریں ہیں۔ اسے بنو ظفر کے لڑکوں نے کہا کہ اگر تو اپنے باپ کا قصاص لے لے تو اچھا ہوگا، اسے غصہ آیا اور اپنی ماں سے کہا اگر تو مجھے ان کے قاتل نہیں بتائے گی تو میں تجھے یا خود کو قتل کر دوں گا تو اس کی ماں نے بتا دیا، اس نے خدائش بن زہیر کا پتا لگایا خطیم کا اس پر احسان تھا، خدائش کی بیوی کھانا لے کر آئی اس نے تھوڑا سا کھایا اور خدائش نے اس کے پاؤں دیکھ کر کہا اسکے پاؤں خطیم کے پاؤں سے ملتے ہیں، پھر شاعر نے اسے اپنا نسب بتایا اور پورا واقعہ سنا کر آنے کا مقصد بتایا تو خدائش نے کہا: تیرے باپ کا قاتل میرے چچا کا بیٹا ہے، آج شام میں اس کے ساتھ بیٹھوں گا، جب میں اس کی ران پر ہاتھ لگاؤں تو تُو اسے قتل کر دینا اور لوگوں سے میں آپ کا دفاع کروں گا پھر اس نے ایسا ہی کیا، جب لوگ اسے قتل کرنے لگے تو خدائش بچاتے ہوئے کہنے لگا اس نے اپنے باپ کے قاتل کو قتل کیا ہے۔

پھر خدائش اس کے ساتھ چلا، "بحرین" کے قریب اس کے دادا کے قاتل کی بستی کے قریب ریگستان میں ریت کے گول دائرہ میں خدائش روپوش ہو گیا اور شاعر اپنے دادا کے قاتل کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں یہاں آ رہا تھا تو تمہاری قوم کے ایک ڈاکو نے میرا سامان لوٹ لیا، اب میں آپ کے پاس فریاد لے کر آیا ہوں۔ یہ سن کر اس نے اپنی قوم کے کچھ لوگ اس کے ساتھ کر دیے تو شاعر ہنس پڑا، تو اس نے متعجب ہو کر پوچھا: ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟ شاعر نے جواب دیا: اگر ہماری قوم کا سردار ہوتا اور اس سے مدد طلب کی جاتی تو وہ آپ کی طرح نہ کرتا، بلکہ اکیلا ہی چل پڑتا، تو اس نے بھی

لوگوں کو اپنے ساتھ لے جانا معیوب سمجھا اور اکیلا ہی چل پڑا۔ جب وہاں پہنچے جہاں خدائش چھپ کر بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں خدائش اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور شاعر نے اس کی کوکھ میں نیزہ مار کر قتل کر دیا، پھر کئی دن دونوں ریگستان میں رو پش رہے اور جب معاملہ ٹھنڈا ہو گیا تو اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔

① طَعْنْتُ ابْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ طَعْنَةً ثَائِرَةً لَهَا نَفَذٌ لَوْلَا الشُّعَاعُ أَضَاءَ هَا

ترجمہ:

میں نے انتقام لینے والے کے نیزہ مارنے کی طرح عبدالقیس کے بیٹے کو نیزہ مارا جس سے ایسا سوراخ ہو گیا کہ اگر خون نہ پھیلتا تو وہ (سوراخ) اس (زخم کی گہرائی) کو واضح کر دیتا۔

محل لغات:

ثَائِرٌ: فاء، ثَارَ الْقَيْلُ وَبِهِ (ف) ثَارًا: انتقام لینا، مقتول کے خون کا بدلہ لینا، الْقَابِلُ: قاتل کو مار ڈالنا، الشُّعَاعُ: خون وغیرہ کا بکھرنا، ہلکا سایہ، ہر بکھری ہوئی چیز۔ نَفَذٌ: جاری کرنا، پھشن، نکلنے کی جگہ، رہائی کی جگہ۔ ج: أَنْفَذَ: طَعْنَةً لَهَا نَفَذٌ: چیر کر نکل جانے والے نیزے کی ضرب۔ اضَاءَ (افعال) إِضَاءَةً: البیٹ: روشن ہونا، البیٹ: روشن کرنا۔

② مَلَكَتْ بِهَا كَفًى فَأَنْهَرْتُ فَتَقَّهَا يَرَى قَائِمٌ مِنْ دُونِهَا مَا وَرَاءَ هَا

ترجمہ:

میں نے اپنی ہتھیلی میں مضبوطی سے نیزہ پکڑ کر اس کے زخم کو اتنا کشادہ کر دیا کہ سامنے کھڑا ہونے والا پیچھے والی اشیاء دیکھ سکتا ہے۔

محل لغات:

مَلَكَتْ: ملک الشيء (ض) مَلَكَتْ: مالک ہونا۔ (قبضہ کے ساتھ حسب منشا تنہا تصرف کرنا) یہاں مراد ہے مضبوطی سے تھامنا۔ أَنْهَرْتُ: أَنْهَرَ: دن میں داخل ہونا یا دن میں کوئی کام کرنا۔ الْفَتْقُ: شکاف کو چوڑا کرنا۔ الْفَتْقُ: مص: کشادہ جگہ۔ ج: فَتَّقُ: الْوَرَاءُ: پوتا، پوتی۔ چوری اور مضبوط ہڈیوں والا آدمی۔ آنکھوں سے او جھل آگے ہوا پیچھے۔ فی القرآن المجید: مَنْ وَرَاَيْهِ جَهَنَّمُ (۱۶/۱۳)

③ يَهُونُ عَلَى أَنْ تَرُدَّ جِرَاحُهَا عُيُونُ الْأَوَاسِي إِذْ حَمِدَتْ بَلَاءَ هَا

ترجمہ:

میرے لئے یہ بات آسان ہے کہ اس کے زخم علاج کرنے والیوں کی آنکھوں کو (حیران کر کے) لوٹا دیں کیونکہ

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کر دیا۔

مطلب:

میں نے نیزہ زنی کا حق ادا کرتے ہوئے ایسا گہرا اور خطرناک زخم کیا تھا جو کئی زخموں کے قاسم مقام تھا اور اتنا کشادہ تھا کہ اگر کوئی سامنے کھڑا ہوتا تو با آسانی پیچھے کی اشیاء دیکھ سکتا اور علاج کرنے والیاں حیرت سے بار بار دیکھتیں۔

حل لغات:

يَهُونُ: هَانَ فَلَانٌ (ن) هُونًا: حقیر و ذلیل ہونا۔ الشیءُ علیہ هُونًا: کسی کے لئے کوئی چیز آسان ہونا۔ ہلکا ہونا۔ فی القرآن المجید: يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا. (۶۳/۲۵) بے وقعت ہونا۔ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ. (۱۵/۲۳) ج: أَهْوَنَاءُ۔ جِرَاحٌ: مف: جِرَاحَةٌ: زخم۔ سرجری، جسم کو کاٹ تراش کر علاج کرنے کا پیشہ۔ سرجری آپریشن۔ ج: جَرَائِحُ. الْأَوَاسِيُّ: مف: آسِيَّةٌ. أَسَى بَيْنَهُمَا (ن) أَسَا: صلح کرانا۔ الْجَرَّاحُ وَالشَّيْءُ: درست کرنا۔ المَرَضُ وَالْمَرِيضُ: علاج کرنا، دوائی تجویز کرنا۔ حمده (ف) حَمْدًا: تعریف کرنا، سراہنا۔ فلانا: بدلہ دینا، شکریہ ادا کرنا۔ بلاء: آزمائش، مصیبت۔ رنج و غم۔ زبردست کوشش۔

④..... وَسَاعَدَنِي فِيهَا ابْنُ عَمْرٍو بْنِ عَامِرٍ خِدَاشٌ فَأَدَى نِعْمَةً وَأَفَاءَ هَا

ترجمہ:

اور اس نیزہ زنی میں عمرو بن عامر کے بیٹے خدش نے میری مدد کی اور اس نے احسان کا پورا پورا حق ادا کرتے ہوئے اسے لوٹا دیا۔

حل لغات:

ساعد: سَاعَدَهُ عَلَى الْأَمْرِ مُسَاعِدَةٌ: مدد کرنا۔ اَدَى: الشَّيْءُ تَأْدِيَةٌ: انجام دینا۔ ادا کرنا۔ افاء الامر: لوٹانا۔ فی القرآن المجید: وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ. (۶/۵۹) شیخ مرزوقی نے کہا کہ ابو عبیدہ کا قول ہے: أَفَاءَ هَا "فسی" بمعنی "غنیمہ" سے ہے۔ اور پھر دوسرا احتمال بیان کرتے ہوئے کہا کہ "فسی" بمعنی "رجوع" بھی آتا ہے ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ (شرح دیوان حماتہ ج ۱ ص ۱۳۸ بیروت)

⑤..... وَكُنْتُ امْرَأً لَا أَسْمَعُ الدَّهْرَ سُبَّةً أَسْبُ بِهَا إِلَّا كَشَفْتُ غِطَاءَ هَا

ترجمہ:

میں ایسا شخص ہوں کہ کبھی بھی گالی (طعنہ) نہیں سنتا جس کے ذریعے مجھے عار دلائی جائے مگر اس عار کو دور کرتا ہوں۔

مطلب:

اس سے مراد وہ طعنہ ہے جو اسے بنوظفر کے نو جوانوں میں سے کسی نے دیا تھا۔

حل لغات:

السُّبَّةُ: عار، عیب، داغ۔ وہ شخص جو لوگوں کی گالیوں کا بہت نشانہ بنتا ہو۔ الْغِطَاءُ: جس کو کسی چیز پر رکھ کر اسے ڈھانپ دیا جائے، چھپا دیا جائے۔ دُھَلْنَا، غَلَا ف، پردہ، سرپوش، کور۔ ج: أَغْطِيَةٌ.

⑥ فَإِنِّي فِي الْحَرْبِ الضَّرُوسِ مُوَكَّلٌ بِإِقْدَامِ نَفْسٍ مَا أُرِيدُ بَقَاءَهَا

ترجمہ:

کیونکہ میں سخت جنگ میں اپنی جان کی پیش قدمی پر مقرر ہوں میں اس کی بقاء نہیں چاہتا۔

حل لغات:

الضَّرُوسُ: کٹ کھنا جانور (جو قریب آنے والے کو کاٹتا ہو) حَرْبٌ ضَرُوسٌ: تباہ کن لڑائی۔ مُوَكَّلٌ: مفع (تعمیل) وَكَلَهُ: اعتماد کی بناء پر کسی کو اپنے معاملہ کا اختیار دے دینا۔ وکیل بنانا۔

⑦ إِذَا مَا اضْطَبَحْتُ أَرْبَعًا خَطَّ مِيزَرِي وَأَتَّبَعْتُ ذُلُوبِي فِي السَّمَاحِ رِشَاءَهَا

ترجمہ:

صبح صبح کے وقت شراب کے چار پیالے پی لیتا ہوں تو میرا تہبند زمین پر خط کھینچتا ہے اور میں سخاوت کرتے ہوئے ذول کے پیچھے اس کی رسی بھی دے دیتا ہوں۔

حل لغات:

اضْطَبَحْتُ: اضْطَبَحَ فلان: صبح کی شراب پینا۔ چراغ روشن کرنا۔ "اضْطَبَحْتُ" شیخ مرزوقی کے نسخہ میں "شربت" ہے۔ أَرْبَعٌ: چار، یہاں مراد چار پیالے ہیں۔ يَوْمُ الْأَرْبَعَاءِ: بدھ۔ خَطُّ (ن) الشَّيْءِ: لکیر کھینچنا، خط کھینچنا، اَلْأَن ذُلُّو: ذُلُّو: ذُلُّو: بالٹی (مذکر و مؤنث) ج: ذَلَاءٌ وَ ذُلْسِي وَأَذَل. ایک آسمانی برج کا نام۔ السَّمَاحُ: مص: سمح (ف) سَمَاحًا بكذا: بخشش کرنا۔ لَهُ بِالشَّيْءِ: دینا۔ السَّمَاحُ: چشم پوشی، فراخ دلی۔ رسی یا ذول وغیرہ میں بندھی ہوئی رسی۔ حَنْظَل (تمبہ) اور یقطین (کدو) کا ایک دھماکا۔ چاند کی منزلوں میں سے آخری منزل۔ ج: أَرْضِيَّة.

⑧..... مَتَى يَأْتِ هَذَا الْمَوْتُ لَا تُؤَلِّفُ حَاجَةً لِنَفْسِي إِلَّا قَدْ قَضَيْتُ قَضَاءَهَا

ترجمہ:

جب یہ موت آئے گی تو میری کوئی حاجت نہیں پائی جائے گی مگر میں اسے پورا کر چکا ہوں گا

حل لغات:

تُؤَلِّفُ: (افعال) اَلْفَاءُ: پانا۔ فی القرآن المجید: وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ. (۲۵/۱۲) اچانک ملاقات کرنا۔ الْحَاجَةُ: ضرورت۔ ضرورت کی چیز۔ غرض۔ ج: حَاجَاتٍ وَحَاجٌ. حَاجَاتُ الْمَنْزِلِ. گھر کا سامان۔ قَضَى (ض) قَضَاءُ الشَّيْءِ: مضبوطی کے ساتھ بنانا اور اندازہ کرنا۔ حَاجَتُهُ: ضرورت کو پورا کرنا اور اس سے فارغ ہونا۔

⑨..... ثَارَتْ عَدِيًّا وَالْخَطِيمُ فَلَمْ أُضِعْ وَلَايَةَ أَشْيَاخٍ جُعِلَتْ إِزَاءَهَا

ترجمہ:

میں نے عدی اور خطیم کا انتقام لے لیا کیونکہ بزرگوں کی جس ولایت کا مجھے نائب بنایا گیا تھا میں نے اسے ضائع نہیں کیا۔

حل لغات:

وَلَايَةُ: رشتہ، قرابت۔ زیر اقتدار علاقہ، ریاست۔ صوبہ، اسٹیٹ۔ حکومت، امارت، سلطنت، وہ ممالک جن پر ایک حاکم قابض ہو۔ ج: وَلَايَاتٍ. أَشْيَاخٍ: وشيوخ: مف: الشيوخ: عمر رسیدہ (تقریباً پچاس سال کا، اس کے بعد "هرم" کا درجہ ہے) امیر جماعت، سردار قبیلہ۔ گاؤں کا چودھری۔ إِزَاءٌ: مقابل، سامنے

وَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
مَخْرُومٍ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ہے (۱۸ھ/۶۳۹ء) اور یہ ابو جہل کے بھائی تھے۔

اشعار کا پس منظر:

جنگ بدر میں مشرکین کی جانب سے شریک ہوئے اور میدان جنگ سے فرار ہو گئے تھے، اس پر حسان بن ثابت

نے انہیں طعنہ دیا تو اس طعنہ کو دور کرنے کیلئے انہوں نے ان اشعار میں اپنے فرار ہونے کی وجہ کو بیان کیا۔ بعد میں مشرف باسلام ہو کر ابدی۔ نادیم حاصل کیے اور جلیل القدر صحابہ میں شمار ہونے لگے پھر غزوہ یرموک میں جام شہادت نوش کیا۔

①..... اللَّهُ يُعْلِمُ مَا تَرَكْتُ قِتَالَهُمْ حَتَّىٰ عَلَوْا فَرَيْسِي بِأَشْقَرٍ مُزَبَّدٍ

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے کہ میں نے ان سے لڑائی ترک نہیں کی یہاں تک کہ وہ جھاگ دار سرخ خون کے ساتھ میرے گھوڑے پر چھا گئے۔

حل لغات:

قِتَالٌ: مص. (مفاعلة) قَاتَلَ: لڑنا۔ دشمنی کرنا۔ أَشْقَرٌ: صفت. ج. شَقْر. شَقْرٌ (س، ک) شَقْرًا: سرخ زرد رنگ کا ہونا۔ مُزَبَّدٌ: فا. أَزْبَدَ: جھاگ لانا، جھاگ نکالنا۔

②..... وَشَمَمْتُ رِيحَ الْمَوْتِ مِنْ تِلْقَاءِ هِمٍّ فِى مَازِقِ وَالْخَيْلِ لَمْ تَبْدُدْ

ترجمہ:

میں نے جنگ میدان جنگ میں ان کی طرف سے موت کی بوسہ لگھی اور گھوڑے منتشر نہیں ہو رہے تھے۔

ہوا جب مجھے سامنا موت کا
کٹھن تھا بڑا تھا مناموت کا

حل لغات:

شَمَمْتُ: شَمَمْتُ (ن) شَمًا: سوگنا۔ (بیروت نسخہ میں وجدت ہے) تِلْقَاءُ: مص: لَقِيَ (س) لِقَاءُ وَ تِلْقَاءُ: ملاقات، سامنا۔ تَبَدَّدَ: منتشر ہونا۔ بکھرنا۔ برباد ہونا۔ حصہ لینا۔

③..... وَعَلِمْتُ أَنِّىَ إِنْ أَقْبِلُ وَاحِدًا أَقْتُلُ وَلَا يَضُرُّ عَدُوِّى مَشْهَدِى

ترجمہ:

اور میں نے جان لیا کہ اگر اکیلا لڑوں گا تو قتل کر دیا جاؤں گا اور میرا حاضر ہونا میرے دشمن کو کوئی نقصان نہیں دے گا۔

حل لغات:

مَشْهَدٌ: موجودگی، اجتماع۔ منظر، آنکھوں دیکھی چیز۔ جمع ہونے کی جگہ۔ اجتماع گاہ۔ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

مَشْهَدُ يَوْمٍ عَظِيمٍ. (۱۹/۳۷) ج: مَشَاهِدُ-قبر۔

④..... فَصَدَّذْتُ عَنْهُمْ وَالْأَجْبَةُ فِيهِمْ طَمَعًا لَهُمْ بِعِقَابِ يَوْمٍ مُرْصَدٍ

ترجمہ:

تو میں ان سے واپس ہوا حالانکہ میرے پیارے ان میں تھے، ان کے لئے معین دن کی سزا کی امید کرتے ہوئے۔

مطلب:

میں سمجھ گیا کہ اب میدان جنگ میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ جان جانے کا اندیشہ ہے لہذا میں وہاں سے لوٹ آیا یہ سوچ کر کہ پھر کبھی انتقام لے لیں گے حالانکہ میرا بھائی ابو جہل اور دیگر عزیز واقارب وہاں تھے۔

حل لغات:

صَدَّ عَنْهُ (ن) صَدَّأ: منہ پھیرنا۔ رکنا، باز رہنا، ہٹنا۔ منہ (ض) صَدَّأ: چلانا، شور مچاتے ہوئے ہٹ جانا۔ فی القرآن المجید: وَلَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ. (۵۷/۴۳) الْأَجْبَةُ: مف: الْحَبِيب: عاشق۔ معشوق۔ طمع: مص. طمع فيه وبه (س) طَمَعًا: خواہش مند ہونا، رغبت رکھنا۔ وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا۔ (۵۶/۷) حریص ہونا۔ عِقَاب: مص (مفاعلة) عاقبہ بذنبہ وعلی ذنبہ: مواخذہ کرنا، کئے پر سزا دینا۔ مُرْصَدٌ: (افعال) أَرَصَدَ الشَّيْءَ لَهُ: کسی کیلئے کوئی چیز تیار کرنا۔ جیسے: اَرَصَدَ الْجَيْشَ لِلْقِتَالِ وَالْفَرَسَ لِلطَّرَادِ: فوج کو لڑنے کیلئے اور گھوڑے کو مسلسل دوڑنے کیلئے تیار کرنا۔

وقال الفرار السلمي (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حیان بن حکم (فرار) سلمیٰ ہے یہ تخری شاعر ہیں، فتح مکہ المکرمۃ کے دن سرورِ دو عالم شاہِ بنی آدم (فِذَاهُ رُوحِي وَجَسَدِي) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

①..... وَكُتِبَ لَبْسُهُ بِكُتِبَةٍ حَتَّى إِذَا التَّبَسَّتْ نَفْضَتْ لَهَا يَدِي

ترجمہ:

اور کتنے ہی ایسے لشکر میں کہ میں نے انہیں دوسرے لشکر سے ملا دیا جب وہ کھتم گتھا ہو گئے تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

حل لغات:

لَبَّسْتُ: (تفعیل) لَبَّسَ عَلَیْهِ الْأَمْرُ: خلط ملط کرنا۔ کسی پر کوئی بات مشتبہ ہونا، واضح نہ ہونا۔ الشَّيْءُ: عیب چھپانا۔ اِلْتَبَسْتُ: (افتعال) اَلْتَبَسَ الظَّلَامُ: تاریکی مخلوط ہونا۔ عَلَیْهِ الْأَمْرُ: مشکل اور پیچیدہ ہونا۔ نَفَضْتُ: نَفَضَ (ن) نَفَضًا الثُّوبَ: کپڑا جھاڑنا۔ الشَّيْءُ: ہٹانا، زائل کرنا، گرانہ۔

② فَتَرَكَتُهُمْ تَقِصُ الرِّمَاحُ ظُهُورَهُمْ مِنْ بَيْنِ مُنْعَفِرٍ وَآخِرِ مُسْنَدٍ

ترجمہ:

تو میں نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ نیزے ان کی کمریں توڑ رہے تھے ان میں سے کوئی تو زمین پر گرا ہوا تھا اور کوئی ٹیک لگائے ہوئے تھا۔

خزاں میں بھی کب آسکتا تھا میں صیاد کی زد میں
میری غماز تھی شاخِ نشیمن کی کم اور اقی

حل لغات:

تَقِصُ: وَقَصَتْ عَنْقَهُ: (ض) وَقَصَا: گردن ٹوٹنا۔ الشَّيْءُ: توڑنا۔ الْعُنُقُ: گردن توڑنا۔ مُنْعَفِرٌ: فَا (انفعال) اِنْعَفَرَ الشَّيْءُ: خاک آلود ہونا مُسْنَدٌ: مفع (افعال) اسند الیہ بہار الیما، بھروسہ کرنا۔

③ مَا كَانَ يَنْفَعُنِي مَقَالُ نِسَائِهِمْ وَقَتِلْتُ دُونَ رَجَالِهَا لَا تَبْعِدُ

ترجمہ:

ان کی عورتوں کا قول ”جیتے رہو“ مجھے کیا نفع دیتا اس حال میں کہ میں ان کے مردوں کے سامنے قتل کر دیا جاتا۔

حل لغات:

مَقَالٌ: قول، بات۔ لَا تَبْعِدُ: جیتے رہو۔ یہ دعا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ علامہ مرزوقی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: وَمَعْنَى لَا تَبْعِدُ: لَا تَهْلِكُ. (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۲ بیروت)

وقال بعض بني أسدٍ (الوافر)

شاعر کا نام:

معقل بن عامر اسدی ہے، یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

زمانہ جاہلیت میں بنو عامر نے بنو تمیم سے جنگ کی اس میں حساس بن مرہ کا بیٹا شدید زخمی حالت میں گرا پڑا تھا، شاعر نے اسے اٹھایا اور اس کا علاج کیا ان اشعار میں اپنے اس عمل کو بیان کر رہا ہے

①..... يَذِيْتُ عَلَى ابْنِ حَسْحَاسٍ بُنٍ وَهْبٍ بِأَسْفَلِ ذِي الْجَذَاةِ يَدَا الْكَرِيمِ

ترجمہ:

میں نے حساس بن وہب کے بیٹے پر مقام ذوالجذاة کے نشیبی حصہ میں معزز انسان کے احسان جیسا احسان کیا۔

حل لغات:

الاسْفَلُ: نچلا، نیچا، پست، ج: اسافل۔ فی القرآن المجید: ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ . (۵/۹۵)
ذَوِ الْجَذَاةِ: یہ مشہور وادی کا نام ہے۔ الجذاة: بڑے درخت کی جڑ۔ ج: جذاء۔ بیروت کے نئے
میں ”ذَوِ الْجَذَاةِ“ ہے۔

②..... قَصْرْتُ لَهُ مِنَ الْحَمَاءِ لَمَّا شَهِدْتُ وَغَابَ عَنْ دَارِ الْحَمِيمِ

ترجمہ:

جب میں حاضر ہوا تو اپنی سیاہ گھوڑی کو اس کے لئے روکا اور وہ دوست کے گھر سے دور تھا۔

حل لغات:

قَصْرْتُ: قصرْتُ عن الامر (ن) قُصُورًا: عاجز آنا۔ رکنا۔ القيد: جانور کے پیر کی رسی کو تنگ کرنا۔
الْحَمَاءُ: یہ مؤنث ہے اَلْأَحْمُ کی۔ ج: حُمٌّ. حَمُّ الشَّيْءِ: کالا ہونا۔ گھڑے وغیرہ کا جل کر کالا ہو جانا۔ غاب
(ض) غَيْبًا: پوشیدہ ہونا، غائب ہونا۔ غَابَ فَلَانٌ: دور ہونا۔ عن بلاده: مسافر ہونا۔ حَمِيمٌ: قریبی عزیز ورشتہ
دار۔ دوست۔ ج: أَحْمَاءٌ. کھولتا ہوا گرم پانی۔ فی القرآن المجید: إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا . (۲۵/۷۸) ٹھنڈا پانی
۔ چنگاری جس سے دھوئی دی جائے۔ ج: حَمَائِمٌ. گرمی۔ پسینہ۔ سخت گرمی کے بعد بارش۔

③..... أَنْبَأَهُ بِأَنَّ الْجُرْحَ يُشَوِي وَأَنَّكَ فَوْقَ عَجَلِزَةٍ جُمُومِ

ترجمہ:

میں نے اسے بتایا کہ زخم مہلک نہیں اور بے شک تو مسلسل دوڑنے والی تیز رفتار گھوڑی پر سوار ہے

حل لغات:

يُشَوِّى: (افعال) أَشَوَّى الْقَوْمَ: قوم کو بھنا ہوا گوشت کھانا۔ الرَّجُلُ: ایسے حصہ پر زخم لگانا کہ اس سے موت واقع نہ ہو۔ السَّهْمُ تیر کا نشانہ خطا کرنا۔ عَجَلَزَةً: تیز رفتار گھوڑا۔ جَمُومٌ: بڑی مقدار والی شے۔ فَرَسٌ جَمُومٌ الْعَدُوُّ: مسلسل دوڑنے والا گھوڑا، بار بار گھوڑا۔

④ وَلَوْ آتَى أَشَاءُ لَكُنْتُ مِنْهُ مَكَانَ الْفَرَقْدَيْنِ مِنَ النُّجُومِ

ترجمہ:

اگر میں چاہتا تو اس سے فرقہ دین ستاروں کی جگہ ہوتا۔

مطلب:

”مَكَانَ الْفَرَقْدَيْنِ“ اس سے دوری بیان کرنا مقصود ہے جیسے کہتے ہیں: ”هُوَ مِثْلُ مَنْطِ الثَّرِيَا“ وہ مجھ سے ثریا جتنا دور ہے۔ یعنی اگر میں چاہتا تو اس کے قریب نہ جاتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ لوگ طعنہ دیتے۔

حل لغات:

الْفَرَقْدَيْنِ: یہ الْفَرَقْدُ کا تثنیہ ہے۔ الْفَرَقْدُ: قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارہ کا نام اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا ستارہ ہے جو اس سے کم روشن ہوتا ہے اور یہ دونوں ”فرقدان“ کہلاتے ہیں۔ الْفَرَقْدُ: نیل گائے کا بچہ۔ ج: فَرَقْدٌ. ”مِنَ النُّجُومِ“ یہ فرقہ دین کا بیان ہے جیسے قرآن پاک میں ہے: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ. (۳۰/۲۲) ”مِنَ الْأَوْثَانِ“ بیان ہے ”الرِّجْسِ“ کا۔ النجوم: مف: النجم: ستارہ، کوکب، ذاتی روشنی رکھنے والے اجرام سماویہ میں سے ایک جیسے سورج۔ فَبَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ. (۸/۷۷) ستارہ ٹریہ کسی کے کام یا قرض کی ادائیگی کا مقررہ وقت۔ قَطْ۔ بے ساق نباتات۔

⑤ ذَكَرْتُ تَعِلَّةَ الْفَتِيَانِ يَوْمًا وَالْحَقَّ الْمَلَامَةَ بِالسُّلَيْمِ

ترجمہ:

میں نے یاد کیا کہ کسی دن نوجوان قصہ کہانیاں بیان کریں گے اور کہنے کے ساتھ ملامت کے ملانے کو۔

مطلب:

اس شعر میں دور نہ ہونے کی وجہ بیان کر تو رہا ہے: کہ میں نے سوچا اگر اسے نہ اٹھاؤں گا تو میری یہ بات لوگوں میں مشہور ہو جائے گی پھر جب نوجوان محافل میں قصے کہانیاں بیان کریں گے تو میری مذمت کریں گے اور شعراء اشعار

کہیں گے تو میری جو کڑیں گے اور اس طرح ہمیشہ کی ذلت و رسوائی میرا مقدر بن جائے گی۔

حل لغات:

ذَكَرْتُ: اس کا مصدر "الذَّكْرُ" بضم الذال ہے کیونکہ اس کا تعلق دل سے ہے یعنی سوچنا، اور شاعر نے بھی سوچا اور خیال کیا تھا اور "الذَّكْرُ" بکسر الذال زبان سے ہوتا ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۴)
بِيرُوت (تَبَعْلَةٌ): جس کے ذریعے بھلایا جائے۔ مراد یہاں قصہ کہانیاں ہیں۔ إلْحَاقُ: مص (افعال) الْحَقُّ: پالینا۔
آلَمْنَا: هُ بفلان: ملا دینا۔ لَاحِقُ کر دینا۔ الْمَلَامَةُ: مص: لَامَةٌ فِي كَذَا وَ عَلَى كَذَا (ن) مَلَامَةٌ: ملامت کرنا۔ الْمَلَامَةُ: ملامت، خوف۔ ج: الْمَلَاوِمُ. مُلِيمٌ: فَا: أَلَامَ فُلَانٌ: ایسی حرکت کرنا جو ملامت کا باعث ہو۔ قابل ملامت ہونا۔ فی القرآن المجید: فَاتَّقَمَةُ الْحَوْثِ وَهُوَ مُلِيمٌ. (۱۴۲/۳۷) فُلَانًا: الْمُلِيمُ: ملامت کرنا۔

وقال الشُّدَاخُ بْنُ يَعْمَرَ الْكِنَانِيُّ (المنسرج)

شاعر کا نام:

شداخ بن یمر کنانی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

بنو کنانہ اور بنو خزاعہ آپس میں حلیف تھے (ان کا باہم معاہدہ تھا کہ اگر کسی دشمن نے ہم میں سے کسی قبیلے پر حملہ کیا تو دوسرا قبیلہ اس کی مدد کریگا) خزاعہ اور بنو اسد کے درمیان جنگ ہو گئی اور بنو اسد غالب آئے تو خزاعہ نے حلیف ہونے کی بنا پر بنو کنانہ سے مدد طلب کی تو شداخ نے بنو اسد کی رشتہ داری کا تذکرہ کرتے ہوئے بنو کنانہ کو بنو خزاعہ کی مدد نہ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے یہ اشعار کہے۔
(حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۴ بیروت)

①..... قَابِلِي الْقَوْمَ يَا خُزَاعُ وَلَا يَذْخُلُكُمْ مِنْ قِتَالِهِمْ فَشَلْ

ترجمہ:

اے خزاعہ قوم سے لڑو اور ان سے لڑنے میں تم میں بزدلی داخل نہ ہو۔

مطلب:

اے قوم خزاعہ اپنی دشمن قوم بنو اسد سے لڑو بزدلی کا مظاہر نہ کرو اور نہ ہی کسی اور کی مدد کی امید رکھو۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۴۴ بیروت)

برہنہ سر ہے تو عزم بلند پیدا کر
یہاں فقط سر شاہیں کے واسطے ہے کلاہ

حل لغات:

فَشَلَّ: مص: فَشَلَّ (س) فَشَلًا: ڈھیلا پڑنا۔ بزدل ہونا۔ فی القرآن المجید: وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا (۴۶/۸) عن الامر: کسی کام کا ارادہ کر کے پیچھے ہٹ جانا۔

② الْقَوْمُ امْثَالُكُمْ لَهُمْ شَعْرٌ فِي الرُّءُوسِ لَا يُنْشَرُونَ اِنْ قُتِلُوا

ترجمہ:

وہ قوم تمہاری طرح ہے ان کے سروں میں بال ہیں اگر قتل کئے جائیں تو (دوبارہ) نہیں اٹھائے جائیں گے۔

مطلب:

اے خزاعہ تمہارے دشمن تمہاری طرح ہی انسان ہیں، تمہاری اور ان کی تخلیق ایک جیسی ہے اگر وہ قتل ہو جائیں تو فوراً زندہ ہو کر دوبارہ نہیں لڑیں گے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۳۵ بیروت)

حل لغات:

الشَّعْرُ: بال۔ نبات، پودا۔ ج: اشْعَارٌ وَشُعُورٌ. يُنْشَرُونَ: نَشَرَتِ الْاَرْضُ (ن) نُشُورًا: زمین کا موسم بہار کے بعد سرسبز ہونا۔ الشَّيْءُ نَشْرًا: پھیلا نا، منتشر کرنا۔ اللہ الموتی نَشْرًا وَنُشُورًا: مردوں کو زندہ کر کے اٹھانا۔ كُلُّوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. (۱۵/۶۷) نَشَرَ الشَّيْءُ: (س) نَشْرًا: پھیلا نا۔ شَالَعَ ہونا۔

③ اَكْلًا حَارَبَتْ خُزَاعَةً تَحْدُوْا وَنَسِيْ كَاَنَسِيْ لَامِهِمْ جَمَلٌ

ترجمہ:

کیا جب بھی بنو خزاعہ لڑیں گے تو مجھے ہانک کر لے جائیں گے جیسے میں ان کی ماں کا اونٹ ہوں

حل لغات:

حَارَبَتْ: (مفاعلة) خَارَبَةً حِرَابًا وَمُحَارَبَةً: لڑائی کرنا۔ اللہ: تا فرمائی کرنا۔ فی القرآن المجید: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرُسُلَهُ (۳۳/۵) تَحْدُوْا: خَدَّ الْاِبِلَ وَبَهَا (ن) خَدَاءً: اونٹ کو ہکانا۔ اور مَحْدِي (اونٹ کو ہکانے کا گانا) کے ذریعے تیز چلنے پر اکسانا۔ فَلَانًا عَلٰی كَذَا: آمادہ کرنا، اکسانا۔ الشَّيْءُ خَدُوْا: پیچھے لگنا یا پیچھے چلنا۔

وقال الحُصَيْنُ بْنُ الْحُمَامِ الْمُرِّيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: حصین بن حمام مری ہے اور یہ مخضرمی شاعر اور صحابی ہیں۔ مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں انہیں ”جاہلی شاعر“ لکھا گیا ہے (متوفی ۱۰۰ اق، ۵/۶۱۲ء)۔

①..... تَأَخَّرْتُ أَسْتَبْقِي الْحَيَاةَ فَلَمْ أَجِدْ لِنَفْسِي حَيَاةً مِثْلَ أَنْ أَتَقَدَّمَ

ترجمہ:

میں زندگی کی بقاء چاہتے ہوئے پیچھے ہٹا لیکن زندگی کو پیش قدمی کی مثل نہیں پایا۔

مطلب:

پیش قدمی کرنے اور دشمن پر حملہ کرنے میں جو نشہ اور شہرت ہے وہ زندہ رہنے میں نہیں کیونکہ پیش قدمی کرنے والے اور ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کرنے والے کی تعریف کی جاتی ہے اور جس کا ذکر خیر باقی ہو وہ زندہ ہی ہے اگرچہ اس کا جسم فنا ہو جائے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۵، ۶، ۱۳ بیروت)

حل لغات:

تَأَخَّرْتُ: تاخر و استاخر: پیچھے رہنا۔ أَسْتَبْقِي: استبقاؤ: ثابت کرنا۔ باقی رکھنا۔ منہ: کچھ حصہ چھوڑ دینا۔ أَتَقَدَّمُ: تقدم: آگے بڑھنا۔ فی القرآن المجید: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقَدَّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ. (۱/۴۹) بہت پیش قدمی کرنے والا ہونا۔ مقدم ہونا۔ القوم: قوم سے سابق ہونا۔ الیہ بگذا: حکم دینا۔

②..... فَلَسْنَا عَلَى الْأَعْقَابِ تَدْمِي كُلُّوْنَا وَلَكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدَّمَا

ترجمہ:

ہم ایسے لوگ نہیں کہ ہمارے زخم ایزدوں پر خون بہائیں لیکن ہمارے قدموں پر خون ٹپکتا ہے۔

مطلب:

ہم بہادر ہیں بہادروں کی طرح دشمن کی طرف منہ کر کے لڑتے ہیں جس کے نتیجے ہم آگے سے زخمی ہوتے ہیں، بزدلوں کی طرح پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہیں کہ ہم پیچھے سے زخمی ہوں۔

حل لغات:

الْأَعْقَبُ: مف: الْعَقِبُ: ایڑی۔ فی القرآن المجید: أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ۔
(۱۳۴/۳) ہر چیز کا آخر۔ بیٹا، اولاد۔ پوتا، پوتی جو باقی رہیں۔ تدمی: ذمی الجرح (س) ذمی: زخم سے
خون نکلنا اور نہ بہنا۔ کُلُومٌ: وِکْلَامٌ۔ مف: الْكَلْمُ: زخم، زخم کاری۔ یقطر: قَطَرَ الْمَاءُ وَالذَّمْعُ
وغيرهما (ن) قَطَرًا: قطرے ٹپکنا۔

③..... نَفَلِقُ هَامًا مِنْ رَجَالٍ أَعِزَّةٍ عَلَيْنَا وَهُمْ كَانُوا أَعْقَى وَأَظْلَمًا

ترجمہ:

ہم ایسے لوگوں کی کھوپڑیاں پھاڑتے ہیں جو ہمیں پیارے ہیں لیکن وہ زیادہ نافرمان اور زیادہ ظالم تھے۔

مطلب:

بعض لوگوں سے مجبوراً جنگ کی جاتی ہے کہ وہ ظلم و زیادتی کا آغاز کرتے ہیں پھر مجبوراً ان سے انتقام لیا جاتا ہے۔ حضور اکرم نور مجسم رسول مکرم شاہ بنی آدم (فداہ روحی و جسدی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم نے غزوہ بدر میں بطور تمثیل یہ شعر پڑھا تھا۔

حل لغات:

نَفَلِقُ: فَلَقَ الشَّيْءَ: خوب پھاڑنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ فَلَقَ الشَّيْءَ (ض) فَلَقًا: پھاڑنا۔ دو ٹکڑے کرنا۔ فی
القرآن المجید: إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى۔ (۹۵/۶) هَامٌ: مف: أَلْهَامَةٌ: سر۔ سرکا بالائی یا درمیانی
حصہ، کھوپڑی۔ لوگوں کی جماعت۔ ایک چھوٹا سا پرندہ جو رات میں اکثر قبرستان میں رہتا ہے۔ أَلُو: زمانہ جاہلیت میں
عربوں کے اعتقاد کے مطابق مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکل کر "اسقونی اسقونی" کہتا ہے حتیٰ کہ مقتول کا بدلہ لے
لیا جائے اسے الصدی بھی کہتے ہیں۔ أَعِزَّةٌ: مف: عَزِيزٌ: اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے ایک۔ غالب و طاقت ور جو کسی
سے مغلوب نہ ہو۔ طاقور۔ کیا ب۔ سخت۔ معزز۔ محبوب و پیارا۔ مصر کے حاکم کا قدیم لقب۔ عَزَّ فُلَانٌ (ض) عِزًّا
: طاقور ہونا۔ صاحب عزت ہونا۔ فُلَانٌ عَلٰی فُلَانٍ: کسی سے برتر ہونا۔ الشَّيْءُ: کیا ب ہونا۔ الامرُ علیہ: شاق
و مشکل ہونا، گراں گزرنے۔ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ۔ (۱۲۸/۹) محبوب و پسندیدہ ہونا۔ ہو عزیز۔ أَعْقَى: اسم تفضیل۔ اور
جمع کا وزن بھی ہو سکتا ہے اس صورت میں یہ صفت ہوگا۔ مف: عَقَى وَغَقَى: عَقَى (ن) عَقَا الثَّوْبُ: کپڑا پھاڑنا۔
عُقُوقًا الْوَلَدُ وَالذَّهْ: والد کی نافرمانی کرنا، شفقت نہ کرنا، استخفاف کرنا۔

وَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عَقِيلٍ (الوافر)

.....① بِكْرُهُ سَرَاتِنَا يَا آلَ عَمْرُو نَغَادِيكُمْ بِمُرْهَفَةٍ صِقَالٍ

ترجمہ:

اے آل عمرو ہم اپنے سرداروں کی ناراضگی کے باوجود صبح کے وقت پالش شدہ دھاری دار تلواروں کے ساتھ تم پر حملہ کریں گے۔

مطلب:

ہمارے سردار جنگ وجدال کو پسند نہیں کرتے وہ صلح چاہتے ہیں لیکن ہم اس کے باوجود حملہ کریں گے۔ ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ”سراة“ سے قوم کے تمام افراد مراد ہوں یعنی ہم جنگ نہیں چاہتے لیکن تم نے ہمیں جنگ کرنے پر مجبور کر دیا۔

حل لغات:

کُرْهُ: الْكُرْهُ: جَسَالِي يَا خَارِجِي مَشَقَّتْ، تَخْتِي، تَكْلِيْفٌ۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: وَوَضَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا. (۱۵/۴۶) كُرْهًا: جَبْرًا، مَجْبُورًا، بَادِلْ نَحْوًا سَتَهْ۔ سَرَاةٌ: كُلُّ شَيْءٍ: ہر چیز کا اعلیٰ اور بالائی حصہ۔ درمیانی حصہ۔ بڑا حصہ۔ یہاں مراد سردار ہے۔ نَغَادَى: غَاذَى مُغَادَاةُ الرَّجُلِ: کسی پاس صبح سویرے آنا۔ مَرْهَفَةٌ: مَفْعٌ: أَرْهَفَ السَّيْفُ: تلوار کی دھار پتلی کرنا۔ سَيْفٌ مُّرْهَفٌ: تیز پتلی دھار کی ہوئی تلوار۔

.....② نَعْدِيْهِمْ يَوْمَ الرُّوْعِ عَنْكُمْ وَإِنْ كَانَتْ مُثْلَمَةُ النَّصَالِ

ترجمہ:

جنگ کے دن ہم انہیں تم سے واپس کریں گے اس حال میں کہ ان میں دندا نے پڑ چکے ہوں گے۔

حل لغات:

مُثْلَمَةٌ: مَفْعٌ: الْمُثْلَمُ: رَخْنًا پڑا ہوا، عیب دار، شکستہ، کند کیا ہوا۔ النَّصَالُ: مَفْعٌ: النَّصْلُ: نیزے، تیر، تیز چھری کالوے کا پھلکا، چمخے سے کاٹا ہوا سوت۔ سر اور گردن کے درمیان کا جوڑ۔ جو دونوں جڑوں کے نیچے ہوتا ہے۔

.....③ لِهَالُوْنَ مِنَ الْهَامَاتِ كَابٍ وَإِنْ كَانَتْ تُحَادِثُ بِالصِّقَالِ

ترجمہ:

کھوپڑیوں سے ٹکرانے کی وجہ سے ان کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہے اگرچہ پالش کے ذریعے نئی کی جاتی ہیں۔

حل لغات:

لَوْنٌ : رنگ۔ نوع، قسم۔ ج: ألوان. فی القرآن المجید: قَالُوا اذْعُ لَنَا رَبُّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا (۶۹/۲) کاب: کبا الحيوان (ن) کَبُوا: منہ کے بل گرنا۔ الرجلُ بھوکر کھانا۔ لونُ الصبح والشمس: روشنی کم ہونا۔ رنگ پھیکا ہونا۔ الکاب: سطح زمین پر نہ ٹھرنے والی مٹی۔ بجھا ہوا کوئلہ۔ لون کاب: ہلکا رنگ۔ (مفاعله) تحادث: حادثہ: بات چیت کرنا، مکالمہ کرنا، السیف ونحوہ: نیا کرنا۔ صاف کرنا۔

④ وَنَبِّئِي حِينَ نَقْتُلُكُمْ عَلَيْكُمْ وَنَقْتُلُكُمْ كَأَنَّا لَا نُبَالِي

ترجمہ:

ہم تم پر روتے ہیں جب تمہیں قتل کر لیتے ہیں اور تمہیں ایسے قتل کرتے ہیں جیسے ہمیں پرواہ ہی نہیں

مطلب:

جنگ کی آگ میں قتل تو کر دیتے ہیں لیکن قتل کرنے کے بعد رشتے داری یاد آتی ہے تو پھر کفِ افسوس ملتے ہوئے روتے ہیں۔

حل لغات:

نُبَالِي: (مفاعلة) بالی فلان: توجہ دینا۔

وقال القتالُ الْكِلَابِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن مجیب بن المضرحی بن عامر ہے اور یہ مروان کے دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ اپنے چچا کی بیٹی سے اس کے بھائی ”زیاد“ کی عدم موجودگی میں باتیں کر رہا تھا جب ”زیاد“ نے اسے دیکھ لیا تو اسے منع کیا اور کہا: بخدا اگر آئندہ میں نے تجھے اپنی بہن سے بات چیت کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تجھے قتل کر دوں گا، زیاد نے پھر اسے اپنی بہن سے باتیں کرتے ہوئے دیکھ لیا تو تلوار اٹھا کر اسے قتل کرنے لگا، قتال بھاگ گیا اور یہ اس کے پیچھے

بھاگتا ہوا جا رہا تھا، جب قتال کے قریب ہوا تو اس نے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور رشتہ داری یاد دلائی لیکن زیاد پر کوئی اثر نہیں ہوا وہ اسے قتل کرنے پر تلا ہوا تھا، قتال کو اچانک نیزہ پڑا ہوا مل گیا اسے اٹھا کر زیاد کو قتل کر دیا پھر کفر افسوس ملتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... نَشَدْتُ زِيَادًا وَالْمَقَامَةَ بَيْنَنَا وَذَكَرْتُهُ أَرْحَامَ سَعْرٍ وَهَيْثُم

ترجمہ:

میں نے اہل محفل کی موجودگی میں زیاد کو اللہ کا واسطہ دیا اور میں نے اسے سر و ہیشم کی رشتہ داریاں یاد دلائیں۔

مطلب:

میں نے قوم کی محفل میں لوگوں کے سامنے اسے اللہ کا واسطہ دیا اور جو کچھ اس نے کیا لوگ اس کے بھی گواہ ہیں، اور میں نے اسے رشتہ داری اس لئے یاد دلائی کی وہ مجھ سے صلح کر لے

حل لغات:

نشدت: نشد فلان (ن) نشدا: کسی کو بھولی ہوئی بات یاد آنا۔ فلانا: کسی کے پاس جانا یا کسی کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنا، سوال کرنا۔ فلانا یكذا: کسی کو کوئی بات یاد دلانا اور متوجہ کرنا، کسی بات کی اپیل والتجا کرنا۔ فلانا اللہ وبہ: کسی کو خدا کی قسم دینا۔ اللہ کا واسطہ دینا۔ المقامة: قیام گاہ، قیام، مجلس۔ ذکرته: یاد دلانا۔ فی القرآن المجید: وَذَكَرَهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ. (۵/۱۳) القوم: وعظ ونصحت کرنا۔ أرحام: مف: الرِّحْمُ والرَّحْمُ (مؤنث) بچہ دانی۔ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ. (۶/۳) رشتہ داری۔ ذوالرحم۔ قرابت والا، رشتہ دار۔

②..... فَلَمَّا رَأَيْتُ أَنَّهُ غَيْرُ مُنْتَهٍ أَمَلْتُ لَهُ كَفَى بِلَدْنِ مَقُومٍ

ترجمہ:

جب میں نے دیکھا کہ وہ باز نہیں آئے گا تو میں نے اپنا ہاتھ سیدھے لچکدار نیزے کی طرف بڑھایا۔

حل لغات:

منتہ: فا. انتہی الشیء: مکمل ہونا، ختم ہونا۔ الشیء الیہ: کسی کے پاس پہنچنا۔ عن الشیء: رکنا، باز آنا۔ نافرمانی چھوڑنا۔ فی القرآن المجید: قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ. (۳۸/۸) لدن: لَدُن الشیء (ن) لَدَانَة: نرم ہونا۔ لچکدار ہونا۔ هولدن: ج: لَدُن وَلَدَان. مقوم: مفع. قوم الشیء: سیدھا کرنا۔

وَلَمَّا رَأَيْتُ أَنْبِيَّ قَدْ قَتَلْتُهُ نَدِمْتُ عَلَيْهِ أَيْ سَاعَةَ مَنْدَمٍ

ترجمہ:

جب میں نے دیکھا کہ اسے قتل کر چکا ہوں تو اس پر پشیمان ہوا پشیمانی کا کیسا عظیم (سخت) وقت تھا۔

حل لغات:

ندمت: ندم (س) نذماً: ونذامة کے پرنام و پشیمان ہونا۔ فی القرآن المجید: وَأَسْرُوا النَّدَامَةَ لَمَّا
رَأَوْا الْعَذَابَ (۵۴/۱۰) مندم: مصدر میسی۔ ندامت، پشیمانی۔

وقال قَيْسُ بْنُ زُهَيْرٍ بْنُ جَذِيمَةَ الْعُبَيْيُّ (الوافر)

شعاع کا نام :

قمیس بن زہیر یہ بنو عبس کے سرداروں میں سے ہے، جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا داحس نامی گھوڑا تھا اور حذیفہ بن بدر ذبیانی کا غمراء نامی گھوڑا تھا ان دونوں نے گھوڑوں کا مقابلہ رکھا اور
میں اونٹ انعام مقرر ہوا جب معاملہ طے ہو گیا تو حذیفہ نے اپنی قوم کے کچھ لوگ تیار کئے انہیں حدف کے قریب بیٹھنے کا
حکم دیا اور کہا کہ اگر داحس، غمراء سے نکلنے لگے تو اسے تھپڑ مارنا تو جب داحس گھوڑا غمراء گھوڑے سے سبقت کرنے لگا تو
عمیر بن نضلة نے اسے تھپڑ مارا لہذا وہ سبقت لے جانے سے محروم رہا جب شاعر کو اس واقعہ کا پتہ چلا تو مالک بن زہیر نے
غمراء کے چہرے پر طمانچہ رسید کیا ادھر سے حمل بن بدر نے انتقاماً مالک کے چہرے پر طمانچہ مارا پھر مسئلہ قتل و غارت گری
تک پہنچا اور دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی اور دونوں آپس میں رشتہ دار تھے شاعر ان اشعار میں حسرت و یاس کا
انلہا کر رہا ہے۔

شَفِيتُ النَّفْسَ مِنْ حَمَلِ بْنِ بَدْرٍ وَسِيفِي مِنْ حَذِيفَةَ قَدْ شَفَانِي

توجه:

میں نے اپنی جان کو نمل بن بدر سے شفاء دی اور میری تلوار نے سزینہ سے شفاء دی۔

حاصل لغات:

شفیئت: شفی اللہ العلیل (حض) شفاء: بیماری سے اچھا کرنا۔ شفا دینا۔ فی القرآن المجید: وشفاء

لَمَّا فِي الصُّدُورِ (۵۷/۱۰)

②..... فَإِنْ أَكُّ قَدْ بَرَدْتُ بِهِمْ غَلِيلِي فَلَمْ أَقْطَعْ بِهِمْ إِلَّا بَنَانِي

ترجمہ:

اگر میں نے ان سے (انہیں قتل کر کے) پیاس بجھائی تو میں نے انہیں قتل کر کے اپنی ہی انگلیاں کاٹیں ہیں۔

حل لغات:

بَرَدْتُ: برد: (ن) بَرَدًا: ٹھنڈا ہونا۔ فی القرآن المجید: لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا۔ (۲۳/۷۸) ست پڑ جانا۔ مرجانا۔ کام کا آسان ہو جانا۔ تلوار کا اچٹ جانا۔ ٹھنڈا کرنا۔ پانی سے تر کرنا، برف ملانا۔ لوہے وغیرہ کو ریتی سے گھسنا۔ ٹھنڈا سرمہ لگانا۔ غلیل: مص۔ غل (ض) غَلِيلًا صدرہ: کینہ والا ہونا۔ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ۔ (۳۷/۱۵) دھوکہ فریب والا ہونا۔ الغلیل: سخت پیاسا، سخت کینہ۔ سوزش، محبت یا سوزش غم۔ البنان: انگلیوں کے پورے۔

وقال الحارث بن علة الدهلي (الكامل)

شاعر کا نام:

حارث بن وعلہ ذہلی ہے یہ جاہلی شاعر ہے۔

①..... قَوْمِي هُمْ قَتَلُوا أُمِّمَ أَخِي فَإِذَا رَمَيْتُ يُصَيِّبُنِي سَهْمِي

ترجمہ:

اے امیمہ! میری قوم نے ہی میرے بھائی کو قتل کیا ہے اگر میں تیر چلاؤں تو میرا تیر مجھے ہی لگے گا۔
دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

حل لغات:

امیم: یہ شاعر کی بیوی کا نام ہے۔

②..... فَلَيْسَ عَفْوٌ لَا عَفْوٌ جَلَلٌ وَلَيْسَ سَطَوْتُ لَا وَهْنٌ عَظَمِي

ترجمہ:

اگر معاف کر دوں تو یقیناً بہت بڑا جرم معاف کروں گا اور اگر حملہ کروں تو یقیناً اپنی ہی ہڈی کمزور کروں گا۔

حل لغات:

جلل: عظیم، بڑا۔ معمولی اور چھوٹا۔ یہ حروف اضداد میں سے ہے۔ حدیث عباس میں ہے قال یوم بدر القتلی جلیل ما عدا محمدًا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جلیل بمعنی معمولی ہے۔ سطوت: سطان (ن) سطو ابہ وعلیہ: کسی پر حملہ کرنا۔ مغلوب کرنا۔ مضبوط پکڑنا۔ لاؤھنن: آوھن: آدھی رات میں داخل ہونا۔ فلانا: کمزور کرنا۔

③ لَا تَأْمَنَنَّ قَوْمًا ظَلَمْتَهُمْ وَبَدَأْتَهُم بِالشُّتْمِ وَالرَّغْمِ

ترجمہ:

اس قوم سے بے خوف نہ ہو جس پر تم نے ظلم کیا اور تو نے انہیں گالی دینے اور ذلیل کرنے کا آغاز کیا۔

حل لغات:

لَا تَأْمَنَنَّ: آمِنَ (س) آمنا: مطمئن ہونا: فی القرآن المجید: وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوْ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ (۸۳/۳) الشُّتْمُ: مص۔ شَتْمُهُ (ض، ن) شَتْمًا: گالی دینا۔ الرَّغْمُ: مص۔ رَغْمٌ (ف) رَغْمًا: ذلیل ہونا۔ ناپسندیدگی کی بناء پر حقیر و ذلیل ہونا۔ رَغْمٌ أَنْفُهُ: ناپسند کرنا، اظہار ناگواری کرنا۔ فی الحدیث: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفٌ أَبِي الدَّرْدَاءِ۔ الرَّغْمُ: نفرت، ذلت، خواری، ناگواری۔

④ أَنْ يَأْبُرُوا نَخْلًا غَيْرَهُمْ وَالشَّيْءُ تَحْقِيرُهُ وَقَدْ يَنْمَى

ترجمہ:

کہ وہ دوسروں کی کھجور کی اصلاح کریں گے اور تو جس شی کو حقیر سمجھ رہا ہے بسا اوقات بڑی ہو جاتی ہے۔

مطلب:

کسی پر ظلم و زیادتی کر کے بے خوف ہو جانا نادانی ہے۔ کما تدين تدان: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ کمزور دیکھ کر کمزور مت مونا دیکھ کر ڈرو مت۔

حل لغات:

يَأْبُرُوا: أَبْرَ النَّخْلَ (ن، ض) أَبْرًا: کھجور کے درخت کو قلم لگانا۔ الزرع: درست کرنا۔ نَخْلًا: کھجور کا درخت۔ وَالشَّيْءُ: بیروت کے نسخے میں "والامر" ہے۔ تَحْقِيرُ: حَقَرُ الشَّيْءِ (ض) حَقْرًا: ذلیل و حقیر سمجھنا۔ ذلیل کرنا۔ هُوَ مُخْفَرٌ: حَقَرُ (ک) حَقْرًا: ذلیل ہونا، بے قیمت ہونا اور معمولی ہونا۔ هُوَ حَقِيرٌ: یعنی: نَمَى الحدیث (ض) نَمَاءً: پھیلنا، عام ہونا۔ نَمَى الشَّيْءُ (ن) نَمَاءً: بڑھنا۔ کثیر ہونا۔

⑤..... وَزَعَمْتُمْ أَنْ لَأْخُلُومَ لَنَا إِنَّ الْعَصَا قُرِعَتْ لِذِي الْحِلْمِ

ترجمہ:

تم نے سمجھا کہ ہمیں عقل نہیں، بے شک عقل مند کے لئے ہی لاشی کھٹکھٹائی جاتی ہے۔

مطلب:

عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ إِنَّ الْعَصَا قُرِعَتْ لِذِي الْحِلْمِ۔ یہ عربی کا مشہور مقولہ ہے، عامر بن ظرف جب بڑی عمر کے ہو گئے تو فیصلہ کرنے میں لغزش کھا جاتے تھے، انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر تم دیکھو کہ میں غلط فیصلہ کر رہا ہوں تو لاشی بجانا اس سے جس سمجھ جاؤں گا۔

فائدہ:

کسی بھی زبان کی کہاوت یا محاورہ صد ہا سال کے مشاہدات و تجربات کرنے کے بعد بنتا ہے۔

حل لغات:

قرعت: قَرَعَ الشَّيْءَ (ف) قَرَعًا: چوٹ لگانا۔ بذریعہ قرعہ کوئی چیز لینا۔ الباب: دروازہ کھٹکھٹانا۔ لہ العصا: آگاہ کرنا، تنبیہ کرنا۔

⑥..... وَوَطَّنْنَا وَطْأً عَلَى حَنْقٍ وَطْأً الْمُقَيْدِ نَابِتِ الْهَرَمِ

ترجمہ:

اور تو نے ہمیں سخت غضبناک آدمی کی طرح روند ڈالا جیسے باندھا ہوا اونٹ ترگھاس کوروندتا ہے۔

حل لغات:

وَوَطَّنْنَا وَطْأً عَلَى حَنْقٍ (س) وَطَّنَا: روندنا، کچلنا۔ فی القرآن المجید: إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَاقُومٌ قِيلاً (۶/۷۳) وَطَّنْنَا الْعَدُوَّ: ہم نے دشمن پر چڑھائی کر دی۔ حَنْقٌ: سخت غصہ۔ کینہ۔ الْحَقِيقُ: غضب ناک۔ کینہ ور۔ الْمُقَيْدُ: پیروں میں پازیب پہننے کی جگہ۔ موسیٰ باڑہ جہاں جانور باندھے جاتے ہیں۔ ج: مقاید۔ یہاں مراد باندھا ہوا اونٹ ہے اور ”الْمُقَيْدُ“ کا ذکر اس لئے کیا کہ باندھا ہوا اونٹ کھلے ہوئے اونٹ سے زیادہ کچلتا ہے۔ نابت: نئی اگی ہوئی سبزی۔ ابھرواں۔ افزائش پذیر۔ نَبَتُ الزَّرْعِ (ن) نَبَاتًا: کھیتی (بوئی ہوئی چیز) کا زمین سے باہر نکلنا، اگنا۔ الارض: زمین کا سبزہ زار ہونا، نباتات والی ہونا۔ الْهَرَم: مف: ہرْمَہ: نمکین و ترش گھاس۔ الْهَرَمُ: فروں مسر کی تعمیر کردہ اپنی قبر کی پتھروں سے بنائی ہوئی بلند و بالا عمارت جس کی کرسی کشادہ و چار گوشہ اور دیواریں مثلث

نماہیں جو اوپر جا کر نوک دار چوٹی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ج: أَهْرَامٌ۔

⑦ وَتَرَكْتَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضْمٍ وَلَوْ كُنْتَ تَسْتَبْقِي مِنَ اللَّحْمِ

ترجمہ:

اور تو نے ہمیں تختہ پر پڑے ہوئے گوشت کی طرح کر کے چھوڑا کاش کہ کچھ گوشت باقی رکھتا۔

مطلب:

شاعر اپنے مقتول بھائی کو خطاب کر رہا ہے کہ تیرے بعد ہماری طاقت اس طرح ٹوٹ گئی جیسے اونٹ گھاس کا ستیاناس کر دیتا ہے اور تیرے جانے سے ہم غیر محفوظ اور کمزور ہو گئے جس طرح بازاری گوشت ہوتا ہے کہ جو چاہے لے جائے اسی طرح اب ہماری بھی کوئی اہمیت نہیں رہی کاش کہ تو اتنی جلدی نہ جاتا۔

حل لغات:

وضم: الوَضْمُ: قصاب کی وہ لکڑی یا چٹائی وغیرہ جس پر وہ مٹی سے بچانے کے لئے یا کاٹنے کے لئے گوشت رکھتا ہے۔ کھانے کا دسترخوان یا کھانے کی میز۔ ج: أَوْضَامٌ وَأَوْضِمَةٌ. تَرَكَهُمْ لَحْمًا عَلٰی وَضْمٍ: اس نے ان کو مصیبتوں میں ڈال دیا اور پھیل کر رکھ دیا، ذلیل کر دیا۔

وَقَالَ أَغْرَابِيٌّ

اس کے بھائی نے اس کے بیٹے کو قتل کیا جب اس کے بھائی کو پکڑ کر لایا گیا تا کہ اسے قصاص قتل کیا جائے تو شاعر نے تلوار پھینک کر یہ اشعار کہے۔

① أَقُولُ لِنَفْسٍ تَأْسَاءُ وَتَغْزِيَةٌ إِخْدَى يَدَيَّ أَصَابَتْنِي وَلَمْ تُرِدْ

ترجمہ:

میں خود کو تسلی اور دلاسا دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرے دو ہاتھوں میں سے ایک نے نہ چاہتے ہوئے مجھے مصیبت پہنچائی۔

مطلب:

غیر اختیاری طور پر اگر میرے بھائی نے بیٹے کو قتل کر دیا تو قصاص میں اسے قتل کرنے سے میرے سینے کی آگ تو بجھ سکتی ہے لیکن فائدہ کچھ بھی نہیں جب کہ معاف کرنے میں کئی فوائد ہیں۔ جب تو شریف پر احسان کرے گا تو اسے

اپنا غلام بنالے گا۔ اس شعر میں شاعر نے اپنے بیٹے اور بھائی کو اپنے ہاتھوں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔

حل لغات:

تَأْسَاءُ: مص (تفعیل) اَسَى بَيْنَهُمَا: صلح کرانا۔ فَلَانَا بِمُصِيبَتِهِ: تسلی دینا، دلا سہ دینا۔ تَعَزِيَّةٌ (تفعیل) عَزَاؤُ: صبر دلانا، تسلی دینا، ڈھارس بندھانا، غم بھلانا، تعزیت کرنا۔ التَّعْزِيَّةُ: دلا سہ، تسلی۔ ج: تَعَاذِي. خطابُ التَّعْزِيَّةِ: تعزیت نامہ۔

② كِلَاهُمَا خَلَفَ عَنْ فَقْدِ صَاحِبِهِ هَذَا أَخِي حِينَ أَدْعُوهُ وَذَا وَلَدِي

ترجمہ:

دونوں اپنے ساتھی کی عدم موجودگی میں ایک دوسرے کے نائب ہیں یہ میرا بھائی ہے جب اسے بلاؤں اور وہ میرا بیٹا۔

مطلب:

جو نقصان ہونا تھا وہ تو ہو گیا، بھائی آخر بھائی ہے مشکل میں کام آئے گا۔ انتقام جان لوٹتا ہے اور غم و درگزر دل لوٹتا ہے۔

حل لغات:

خَلَفَ: مص (ن) فَلَانَا خَلَفَا وَخِلَافَةً: جانشین ہونا۔ قَائِمٌ مَقَامُ هُوَا: خلیفہ ہونا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غِيَا. (۵۹/۱۹) فَقَدْ: مص. فَقَدْ الشَّيْءُ (ض) فَقْدًا: کسی کے پاس سے کوئی چیز گم یا ضائع ہو جانا۔ قَالُوا نَفَقْدُ صَوَاعِ الْمَلِكِ. (۷۲/۱۲) فَقَدْ الصَّدِيقَ وَقَدْ بَتِ الْمَرْءُ قُزُوجَهَا: دوست یا خاوند سے محروم ہو جانا، ہاتھ دھو بیٹھنا۔

وقال إياسُ بنُ قبيصة الطائي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ایاس بن قبیصہ طائی (متوفی ۴ ق، ۶۱۸ء) یہ بنو طی کے اشراف میں سے ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

① مَا وَلَدْتُ نِسِي حَاصِنٌ رُبْعِيَّةٌ لَسْنُ أَنَا مَالَا تُ الْهُوَى لَا تَبَا عِهَا

ترجمہ:

قبیلہ داعیہ کی پاک دامن عورت نے مجھے نہ جنا ہوا اگر میں خواہشات کی مدد کروں اس (عورت) کی پیروی کرتے ہوئے۔

حل لغات :

خَاصِصْنَ: الْحَاصِصَةُ وَالْحَاصِصَةُ: پاك دامن عورت۔ شادی شدہ عورت۔ فی القرآن المجید: وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. (۲۴/۴) رَبْعِيَّةٌ: ربیعہ بن نزار کی طرف نسبت ہے اس سے مراد اسکی اپنی ماں ہے۔ مَا لَأْتُ: مَا لَأَهُ عَلَى الْأَمْرِ مِمَّا لَأَتْ: کسی کام میں کسی کی مدد کرنا، تعاون کرنا۔

② أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْأَرْضَ رَحْبٌ فَبِيحَةٌ فَهَلْ تُفَجِّزُنِي بُقْعَةً مِنْ بَقَاعِهَا

ترجمہ:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک زمین وسیع و عریض ہے تو کیا اس کے خطوں میں سے کوئی خطہ مجھے عاجز کر سکتا ہے۔

حل لغات :

رَحْبٌ: الرَّحْبُ: کشادہ۔ مَكَانٌ رَحْبٌ: کشادہ جگہ۔ رَحْبُ الْمَكَانِ (س) رَحْبًا: جگہ کا کشادہ ہونا۔ رَحْبٌ (ک) رَحْبًا: کشادہ اور فراخ ہونا۔ فی القرآن المجید: وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ. (۲۵/۹) فَبِيحَةٌ: فَسْحُ الْمَكَانِ (ک) فَسَاحَةٌ: کشادہ ہونا۔ هُوَ فَبِيحٌ. تُفَجِّزُنِي: أَعَجَزَ فُلَانٌ: آگے نکل کر ہاتھ نہ آنا، پکڑا نہ جانا۔ الشَّيْءُ فُلَانٌ: کسی چیز کا کسی کے بس میں نہ آنا۔ عاجز کر دینا۔ بُقْعَةٌ: زمین کا ٹکڑا۔ فی القرآن المجید: فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ. (۳۰/۲۸) دَحَبٌ، دَاغٌ۔ ج: بَقَعٌ وَبِقَاعٌ.

③ وَمَبْثُوثَةٌ بَشٌّ الدُّبْيُ مُسْبِطْرَةٌ رَدَدْتُ عَلَى بَطَاءٍ هَامِنٍ مِرَاعِهَا

ترجمہ:

اور کتنے ہی ٹڈیوں کی طرح پھیلے ہوئے مختلف لشکر ہیں جن کے ست رفتاروں پر میں نے تیز رفتاروں کو لوٹا دیا۔

مطلب:

میں نے کثیر جنگوں میں شرکت کی ہے اور دشمنوں پر ایسے حملے کئے کہ ان کے لشکر کے اگلے حصے کو بھاگنے پر مجبور کیا تو وہ لشکر کے پچھلے حصے سے جا ملا۔

حل لغات :

مَبْثُوثَةٌ: مَفْعٌ. بَشٌّ شَيْءٌ (ن) بَشًا: پھیلانا، منتشر کرنا۔ فی القرآن المجید: وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ. (۱۶/۸۸) الدُّبْيُ: چھوٹی ٹڈی۔ جوڑنے پر قادر نہ ہو۔ شہد کی مکھی، جہاں تک الدُّبْيُ: وہ بڑی تعداد میں آئے۔ بَطَاءٌ: مَفْعٌ: بَسِطِيءٌ: ست، ست رفتار، کام میں دیر کرنے والا۔ بَسِطُوْ (ک) بَسِطًا: سستی کرنا۔ مِسْرَاعٌ: مَفْعٌ:

سَرِيعٌ: السَّريْعُ: تیز رو، تیز رفتار۔ يَوْمَ تَشَقُّقِ الْأَرْضِ عَنْهُمْ سِرَاعًا (۴۳/۵۰) سواک کے درخت سے گرنے والی شاخ۔

④..... وَأَقْدَمْتُ وَالْخَطِيئُ يَخْطُرُ بَيْنَنَا لَاَعْلَمَ مَنْ جَبَانُهَا مِنْ شُجَاعِهَا

ترجمہ:

اور میں اس حال میں پیش قدمی کر رہا تھا کہ خطی نیزے ہمارے درمیان حرکت کر رہے تھے تاکہ جان لوں کہ ان کے بہادروں میں سے بزدل کون ہے۔

حل لغات:

جَبَان: صفت۔ بزدل۔ ہو جَبَانُ الْوَجْهَ بثرمِلا۔ ج: جُبْنَاءُ. شُجَاع: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ ج: شُجْعَانُ:

وقال زجل من بنى تميم (الوافر)

شاعر کا نام:

عبیدہ بن ربیعہ بن قحطان۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے پاس اعلیٰ نسل کی ایک عمدہ سکا ب نامی گھوڑی تھی کسی بادشاہ نے اس سے وہ طلب کی تو اس نے معذرت کے طور پر یہ اشعار کہے۔

①..... أَيْتُ اللَّعْنِ إِنْ سَكَّابَ عَلِقَ نَفِيسٌ لَائِعًا رُ وَلَا تُبَاعُ

ترجمہ:

لغت تجھ سے دور ہو بے شک سکا ب گھوڑی ایک ایسی عمدہ اور ہر دل عزیز ہے جو عاریۃً دی جاسکتی ہے نہ بیچی جاسکتی ہے۔

حل لغات:

اللَّعْنُ: وَاللَّعْنَةُ: لعنت۔ عذاب۔ فی القرآن المجید: رَبَّنَا آتِنَا مِنْ الْغَدَابِ وَالْغَنُومُ لَعْنًا كَبِيرًا (۶۸/۳۳) ج: لَعْنَاتُ وَلَعَانُ. آيَةُ اللَّعْنِ: زمانہ جاہلیت میں بادشاہ کا سلام تھا یعنی اے بادشاہ تو نے

ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے تو ملامت کا مستحق ہو۔ سَكَاب: مٹی پر کسر، گھوڑی کا نام ہے۔ الْعَلْقُ: ہر دل پسند نفس چیز۔
ج: أَغْلَاقٌ وَغُلُوقٌ۔ تھیلا۔ الْعَلْقُ: چمڑے کی دباغت میں کام آنے والا پودا، نفیس اور قیمتی چیز۔ تھیلا۔ ج: أَغْلَاقٌ۔

② مُفْدَاةٌ مُكَرَّمَةٌ عَلَيْنَا يُجَاعُ لَهَا الْعِيَالُ وَلَا تُجَاعُ

ترجمہ:

(اس پر) ہماری جان قربان ہو ہمارے ہاں ایسی معزز ہے کہ اس کے لئے بال بچوں کو بھوکا رکھا جاسکتا ہے لیکن اسے بھوکا نہیں رکھا جاسکتا۔

حل لغات:

مُفْدَاةٌ: مفع۔ فِدَاؤُهُ بِنَفْسِهِ: کسی پر اپنی جان قربان کرنا۔ مُكَرَّمَةٌ: مفع۔ قابل تعظیم۔

③ سَلِيلَةٌ سَابِقَيْنِ تَنَا جَلَاها إِذَا نَسَبَا يَضُمُّهُمَا الْكِرَاعُ

ترجمہ:

دوسبقت لے جانے والوں کی اولاد ہے جنہوں نے اسے جنا جب ان کا نسب بیان کیا جائے تو کِرَاع نامی سانڈھ انہیں شامل ہوتا ہے۔

حل لغات:

سَلِيلَةٌ: مؤنث: السَّلِيلُ بمعنى المَسْلُول. نکالی ہوئی چیز۔ نو مولود بچہ۔ خالص شراب۔ وادی کا آبی راستہ۔
تَنَا جَلَا: تَنَا جَلَّ الْقَوْمُ: نسل کو فروغ دینا۔ آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا۔ نَسَبًا: نَسَبَ (ن، ض) نَسَبًا الرَّجُلُ: نسب بیان کرنا، نسب دریافت کرنا۔ فی القرآن المجید: فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا. (۵۴/۲۵) ة الی فلان: منسوب کرنا۔ الْكِرَاعُ: گھوڑے، خچر، گدھے، ہر چیز کا کنارہ۔ یہاں ایک مشہور نسل کا گھوڑا مراد ہے۔

④ فَلَا تَطْمَعُ أَبَيْتَ اللَّعْنِ فِيهَا وَمَنْعُكَهَا بِشَيْءٍ يَنْشُطَاعُ

ترجمہ:

تو لعنت سے محفوظ ہو اس کی امید نہ رکھ تجھے اس سے روکنا ایک ایسا عمل ہے جس کی طاقت ہے۔

و. لَتِ امْرَأَةٌ مِنْ طَيِّ (الطویل)

شاعرہ بہدل بن فرقہ طائی کی بیٹی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

بہدل بن فرقہ (جو بنو طی کے چوروں میں سے ایک چور تھا) نے عون بن جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کو قتل کیا تو اسے گرفتار کر لیا گیا اور عثمان بن حیان مری (جو عبد الملک بن مردان کی طرف سے مدینہ منورہ کے گورنر تھے) نے اسے قتل کیا تو اس کی بیٹی نے مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

① دَعَا دَعْوَةً يَوْمَ الشَّرَى يَالَ مَالِكٍ وَمَنْ لَا يُجِبُ عِنْدَ الْحَفِظَةِ يُكَلِّمُ

ترجمہ:

شری کے دن اس نے مالک کو مدد کے لئے پکارا اور حفاظت کے وقت جسے جواب نہ دیا جائے تو وہ زخمی کر دیا جاتا ہے۔

مطلب:

بہدل نے اپنی قوم کو مدد کے لئے پکارا لیکن کسی نے اس کی مدد نہیں کی حالانکہ خاندانی غیرت کا تقاضا تھا کہ قوم اس کی حفاظت کے لئے سیسہ پلائی دیوار بن جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا لہذا وہ ضائع ہو گیا۔

حل لغات:

یَا ل مَالِك: لام میں دو احتمال ہیں یہ لام استغاثہ ہے دوسرا یہ کہ اصل میں ”آل“ تھا پھر تخفیف الف کو حذف کر دیا گیا۔ اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا شری کے دن اس نے ال مالک کو پکارا۔

② فَاِضْيَعَةُ الْفَتِيَانِ اِذَا يَغْتَلُوْنَهُ بِبَطْنِ الشَّرَى مِثْلَ الْفَنِيْقِ الْمُسَدَّمِ

ترجمہ:

اے لوگو! نو جوانوں کے ضائع ہونے کو دیکھو جب دامن شری میں طاقتور سانڈھ کی طرح اسے سختی سے گھسیٹ کر لے جا رہے تھے۔

حل لغات:

يَغْتَلُونَ: غَتْلَهُ (ض) غَتْلًا: بہت زور سے کھینچنا، سختی کے ساتھ گھسیٹنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: خُذُوهُ فَاعْمِلُوهُ اِلٰى سِوَا الْجَحِيْمِ. (۴۷/۴۴) الْفَنِيْقُ: من الابل: نراوٹ، سانڈھ۔ ج: فَسُق. الْمُسَدَّمُ: طاقتور سانڈھ جسے سواری اور بوجھ اٹھانے کے لئے استعمال نہ کیا جائے اور آزاد چھوڑ دیا جائے کہ چر پھر کر موٹا ہو جائے۔

③ أَمَا فِي بَنِي حِصْنٍ مِنْ ابْنِ كَرِيهَةٍ مِنْ الْقَوْمِ طَلَّابِ التَّرَاتِ غَشْمُشَمِ

ترجمہ:

کیا قوم بنو حصن میں کوئی جنگجو نہیں! جو انتقام لینے والا اور پختہ ارادہ والا ہو۔

حل لغات:

طَلَّاب: مبالغہ۔ بہت زیادہ خواہش مند۔ التَّرَات: الوَثَرُ: یکتا، اکیلا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام۔ فرد واحد۔ طاق عدد۔ عرفہ کا دن، بدلا، انتقام، ظالمانہ بدلہ۔ شعر میں آخری دونوں معانی مراد ہو سکتے ہیں۔ غَشْمُشَم: دلیر اپنے ارادے سے نہ پھرنے والا۔ بہت ظالم۔

④ فَيَقْتُلُ جَبْرًا بِأَمْرِ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَكَايِلَ بِالذِّمِّ

ترجمہ:

جو جبراً قتل کرے ایسے شخص کے بدلے جس کا کوئی ہمسر نہیں لیکن قصاص میں برابری نہیں ہوتی۔
”جَبْرًا“ مرزوقی نے لکھا ہے کہ یہ قاتل کا نام ہے اب ترجمہ ہوگا: جو جبراً قتل کرے۔

حل لغات:

”جَبْرًا“ بیروت کے نسخہ میں ”جُرًا“ ہے۔ بَوَاءٌ: برابر، ہم پلہ۔ فَلَانَ بَوَاءٌ فَلَانَ: قصاص میں برابر ہونا۔ تَكَايِلَ: تَكَايَلُ الرَّجُلَانِ: ایک دوسرے کے لئے ناپنا۔ باہم گالی گلوچ کرنا۔ انتقام میں باہم برابری کرنا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِي فَقْعَسٍ (الطویل)

شاعر کا نام:

مرہ بن عداء فقْعَسی ہے۔ (کذا قبل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کو دشمنوں نے قید کر لیا تھا اور اس کے رشتہ داروں نے اس کی کوئی مدد نہیں کی تو اس موقع پر یہ اشعار کہے۔

① رَأَيْتُ مَوَالِيَ الْأَلْسِي يَخْذُلُونَنِي عَلَى حَدَثَانِ الدَّهْرِ إِذْ يَتَقَلَّبُ

ترجمہ:

میں پچا کے بیٹوں کو غلطی پر سمجھتا ہوں جنہوں نے میری حوادث زمانہ پر کوئی مدد نہیں کی جب وہ پلٹا

حل لغات :

مَوَالِي: مف: مَوَالِي: پرورش کرنے والا۔ مالک۔ کسی کام کا ذمہ دار اور انجام دہندہ۔ مخلص دوست۔ ساتھی۔ معاہدہ۔ مہمان۔ پڑوسی۔ شریک۔ داماد۔ باپ کی طرف سے کوئی رشتہ دار جیسے چچا وغیرہ۔ یہاں چچا کے بیٹے مراد ہیں۔ احسان کرنے والا، انعام دینے والا۔ انعام یافتہ، احسان کیا ہوا۔ آزاد کیا ہوا۔ آزاد کرنے والا۔ غلام۔ تابع، فرمانبردار۔ يَخْذُلُونَ: خَذَلَ (ن) خَذَلًا: جدا ہونا، پھڑنا۔ فلانا وعنه: مدد سے ہاتھ کھینچ لینا، دستبردار ہونا، دست کش ہونا، بے یار و مددگار چھوڑ دینا۔ فی القرآن المجید: وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مَنْ بَعْدَهُ. (۱۶۰/۳) وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا. (۲۹/۲۵) فی الحدیث: المؤمنُ اخو المؤمنِ لَا يَخْذُلُهُ. بے نقاب کرنا، بھرم کھولنا، بھانڈا پھوڑنا۔ يَتَقَلَّبُ: تَقَلَّبَ الشَّيْءُ: پلٹنا، متغیر ہونا۔

②..... فَهَلَّا أَعْدُوْنِي لِمِثْلِي تَفَاقَدُوا إِذَا الْخَصْمُ أَبْزَى مَائِلُ الرَّأْسِ أَنْكَبَ

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں! انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا جب دشمن سینہ تان کر متکبرانہ چال چلا۔

حل لغات :

تَفَاقَدُوا: تَفَاقَدَ الْقَوْمُ: ایک دوسرے کو کھونا۔ یہاں بددعا دے رہا ہے۔ الْخَصْمُ: مقابل، مخالف، حریف، فریق، جھگڑالو (تثنیہ، جمع اور مؤنث کے لئے بھی مستعمل ہے۔ فی القرآن المجید: وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَضَمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ. (۲۱/۳۸) أَبْزَى: صفت بَزَى (س) بَزَاءً: سینہ باہر کو اور پیٹھ اندر کو ہونا۔ هَوَّاءٌ ی: یہاں یہ کنایہ ہے تکبر اور غرور سے کیونکہ متکبر لوگ سینہ تان کر چلتے ہیں۔ أَنْكَبَ: جھکے ہوئے کندھے والا۔ بے کمان آدمی۔ ج: نَكَبَ.

③..... وَهَلَّا أَعْدُوْنِي لِمِثْلِي تَفَاقَدُوا وَفِي الْأَرْضِ مَبْشُوتٌ شُجَاعٌ وَعَقْرَبٌ

ترجمہ:

وہ ایک دوسرے کو کھوئیں! انہوں نے مجھے میرے ہمسر کے لئے کیوں نہیں تیار کیا اور زمین میں سانپ اور بچھو پھیلے ہوئے ہیں۔

مطلب:

شاعر چچا کے بیٹوں کو بددعا دے رہا ہے کہ جب انہوں نے میری مدد نہیں کی تو ان کا کیا فائدہ لہذا ختم ہو جائیں

انہیں چاہئے تھا کہ جس طرح دشمن تیار ہو کر آیا تھا اس طرح یہ بھی تیاری کرتے اور ہر قسم کے خطرہ سے نمٹنے کے لئے تیار رہنا چاہئے کیونکہ دشمن مختلف ہوتے ہیں۔

حل لغات :

الشُّجَاعُ: بہادر، دلیر، باہمت، حوصلہ مند۔ سانپ۔ ج: شُجْعَانٌ. عَقْرَبٌ: بچھو۔ ج: عَقَارِبٌ. عربی مقولہ ہے: الْأَقَارِبُ كَالْعَقَارِبِ. قریبی بچھو کی طرح ہوتے ہیں۔

④ فَلَا تَأْخُذُوا عَقْلًا مِّنَ الْقَوْمِ إِنِّي أَرَى الْعَارِ يَبْقَى وَالْمَعَا قِلُ تَذْهَبُ

ترجمہ:

تم میرے دشمنوں سے دیت نہ لینا کیونکہ مال ختم ہو جاتا ہے اور طعنہ باقی رہتا ہے۔

حل لغات :

العار: ہر باعث شرم بات، عیب، طعنہ۔ ج: أَعْيَارٌ. الْمَعَا قِلُ: مف: الْمَعْقِلَةُ: دیت، خون بہا۔ عَقْلُ الْقَتِيلِ: مقتول کی دیت دینا۔ عن فلان: کسی کی طرف سے تاوان یا دیت دینا۔ لَهُ دَمٌ فَلَانٍ: کسی سے دیت لے کر قصاص چھوڑ دینا۔

⑤ كَأَنَّكَ لَمْ تَسْبِقْ مِنَ الدَّهْرِ لَيْلَةً إِذَا أَنْتَ أَدْرَكْتَ الَّذِي كُنْتَ تَطْلُبُ

ترجمہ:

گویا کہ تجھ پر کوئی مصیبت نہیں آئی جب تو اپنا مقصد حاصل کر لے۔

وقال آخر (الطويل)

① لَكِنْ أَبَى قَوْمٌ أُصِيبَ اخوهم رِضَا الْعَارِ فَاخْتَارُوا عَلَى اللَّبَنِ الدَّمَ

ترجمہ:

لیکن جس قوم کے بھائی کو قتل کیا گیا اس نے دیت پر قصاص کو ترجیح دیتے ہوئے عار پر راضی ہونے سے انکار کر دیا۔

نوٹ:

شرح مرزوقی اور بیروت کے نسخہ میں اشعار کی ترتیب اس کے عکس ہے یعنی یہ شعر دوسرے نمبر پر اور دوسرا پہلے نمبر پر

پر ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے۔

حل لغات :

رَضًا: خوشی، مرضی، رضامندی۔ قناعت۔ خوش۔ رضامند۔ رَضًا: مص (س) مان لینا، قبول کرنا، پسند کرنا۔
فی القرآن المجید: وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا. (۳/۵) اختاروا: اختیار ہ۔ پسند کرنا، منتخب کرنا، چننا۔
الشیء علی غیرہ: ترجیح دینا۔ اللَّبْنُ: دودھ (انسان و جانور کا) یہ اسم جنس جمع ہے، تھوڑے یا ایک نوع یا ایک وقت کے دودھ کو لَبَنَةٌ کہتے ہیں۔ یہاں مراد اونٹ اور اونٹیاں ہیں۔ فی الحدیث: ذَرْتُ لَسَنَةَ الْقَاسِمِ. قاسم کے پٹے کا دودھ بڑھ گیا۔ ج: أَلْبَانُ. اللَّبْنُ: مٹی کی کچی اینٹیں۔

②..... فَلَوْ أَنَّ حَيًّا يَقْبَلُ الْمَالَ فِدْيَةً لَّسُقْنَا لَهُمْ سَيْلًا مِّنَ الْمَالِ مُفْعَمًا

ترجمہ:

اگر کوئی قبیلہ بطور فدیہ مال قبول کرتا تو ہم ان کی طرف مال سے بھرا ہوا سیلاب بہا دیتے۔

حل لغات :

مُفْعَمٌ: بھرا ہوا، لبریز۔

وَقَالَتْ كَبْشَةُ أُخْتُ عَمْرِو بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ (الطویل)

شاعرہ کا تعارف:

شاعرہ کا نام: کبشہ عبداللہ بن معدیکرب یہ عمرو بن معدیکرب کی ہمشیرہ ہیں اور شاعرہ صحابیہ ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

عبداللہ بن معدیکرب جو بنوزبید کے سردار تھے ایک دن بنومازن بن ربیعہ کی محفل میں شراب پی رہے تھے تو مخزوم ازنی کا حبشی غلام ایسے اشعار گانے لگا جن میں بنوزبید کی عورت کی تشبیہ تھی، عبداللہ نے غیرت کی وجہ سے اسے طمان سید کیا تو غلام نے مدد کیلئے پکارا اور بنومازن نے عبداللہ کو قتل کر دیا، پھر بنومازن عمرو کے پاس آئے اور معذرت کرنے لگے، کہا، نشہ کی حالت میں ہمارے ایک بندے نے آپ کے بھائی کو قتل کر دیا ہے ہم آپ سے رحم کی اپیل کرتے ہیں اور دیت قبول کرنے کی درخواست کرتے ہیں، عمرو نے دیت دل کرنا مناسب سمجھا جب ان کی بہن کو علم ہوا تو عمرو کو قصاص پر برا بھانتہ کرنے کیلئے یہ اشعار کہے۔

① أَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ إِذْ حَانَ يَوْمُهُ إِلَى قَوْمِهِ لَا تَغْفِلُوا لَهُمْ دَمِي

ترجمہ:

عبداللہ نے موت کے وقت اپنی قوم کو پیغام بھیجا کہ ان سے دیت لے کر قصاص نہ چھوڑ دینا۔

حل لغات:

حان: حان الأمر (ض) حیناً: کسی کا وقت آ جانا۔

② وَلَا تَسْأُخِذُوا مِنْهُمْ أَفْئَالًا وَأَبْكَرًا وَأُتْرَكَ فِي بَيْتٍ بِصُعْدَةِ مُظْلِمٍ

ترجمہ:

ان سے اونٹوں کے بچے اور جوان اونٹ نہ لینا کہ میں مقام سعدہ کی تاریک قبر میں چھوڑ دیا جاؤں۔

مطلب:

عرب کا یہ خیال تھا کہ اگر مقتول کا انتقام لے لیا جائے تو اس کی قبر روشن ہو جاتی اور اگر انتقام نہ لیا جائے اور صلح کر کے دیت لے لی جائے تو اس کی قبر تاریک ہو جاتی ہے اس لئے شعر میں قبر کے تاریک ہونے کا ذکر کیا۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۵۹ بیروت)

حل لغات:

أفـال: مف: الأفيـل: اونٹ کا بچہ۔ أبـكر: مف: البـكر: جوان اونٹ۔ بیت: سے یہاں قبر مراد ہے
صعدـة: یمن کا ایک علاقہ ہے یہاں مقتول کی قبر تھی۔

③ وَدَعْ عَنْكَ عَمْرًا وَإِنَّ عَمْرًا مَسَالِمٌ وَهَلْ بَطْنٌ عَمْرٍ وَغَيْرُ شَبْرٍ لِمَطْعَمٍ

ترجمہ:

عمر کو چھوڑ دو وہ تو صلح کرنا چاہتا ہے کیا عمرو کا پیٹ کھانے کے لئے ایک بالشت سے زیادہ ہے؟۔

حل لغات:

مَسَالِمٌ: فا: سالـمہ: مصالحت کرنا۔ شـبر: بالشت۔ ج: أشـبار: مطـعم: طعام۔ المـطـعم: جسے شکار کا رزق حاصل ہو۔ المـطـعم: بہت کھانے والا۔

④ فَإِنْ أَنْتُمْ لَمْ تَشَارُوا وَأَوَّادٌ يَتُمُّ فَمَشُوا بِأَذَانِ النَّعَامِ الْمُضْلَمِ

ترجمہ:

اگر تم نے انتقام نہ لیا اور دیت لے لی پھر تو کان کٹے شتر مرغ کے کان لے کر چلو۔

مطلب:

جب تم مقتول کا انتقام نہ لو بلکہ مال لے کر کھا جاؤ تو ذلیل و رسوا ہو کر چلو۔

حل لغات:

إِتْدَ يُتْمُ: (افتعال) اِتْدَى وَلِي الْقَتِيلُ: مقتول کے ولی کا خون بہا لیکر قاتل کو چھوڑ دینا۔ (حروف اصلہ: و، د، ی) آذان: الْأَذُنُّ وَالْأَذُنُّ: کان۔ فی القرآن المجید: وَكُتِبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ. (۴۵/۵) النُّعَامُ: مف: النُّعَامَةُ: شتر مرغ (مذکر و مؤنث) جنگل راہ نمائشان۔ کنویں یا پہاڑ پر بنا ہوا سائبان۔ دیوار کا بڑھا ہوا پتھر۔ دماغ کی جھلی۔ الْمُصْلَمُ: فا: صَلَمَةٌ: بالکل کاٹا۔ بالکل جڑ سے کاٹا۔

⑤..... وَلَا تَرُدُّوهُ إِلَّا فُضُولَ نَسَائِكُمْ إِذَا رُزِقْتُمْ مِنْهُنَّ عَقَبَاهُنَّ مِنَ الدَّمِ

ترجمہ:

(الف) اور تم حوض پر عورتوں کے پانی استعمال کر لینے کے بعد ہی آنا جب انکی ایڑیاں خون سے لت پت ہوں۔
(ب) اور تم حیض کی حالت میں ہی عورتوں کے پاس آنا جب ان کی ایڑیاں خون آلود ہوں۔

مطلب:

(الف) عرب سفر میں جب کسی حوض یا چشمہ پر پہنچتے تو پہلے مرد حضرات اس کا پانی استعمال کرتے غسل وغیرہ کرتے جب تمام مرد فارغ ہو جاتے تو بعد میں عورتیں غسل کرتیں اور کپڑے دھوئیں اور عورت کا استعمال شدہ پانی مرد کے لئے انتہائی معیوب سمجھا جاتا، ایڑیوں کے خون سے لت پت ہونے کو غیرت دلانے کیلئے ذکر کیا ہے، شاعرہ کا مقصد یہ ہے کہ جب تم قصاص لینے سے قاصر ہو تو پھر تمہیں عورت پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ مرزوقی علیہ الرحمۃ نے صرف یہی معنی اور مطلب کیا ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۱۶۰)

(ب) عرب حالت حیض میں عورت سے جماع بلکہ میل جول کو بھی معیوب سمجھتے تھے اور جو شخص حالت حیض میں عورت کے پاس جاتا وہ ذلیل و حقیر شمار کیا جاتا، شاعرہ کہتی ہے اگر تم قصاص چھوڑ دو گے تو تم بھی ذلیل و رذیل شمار کئے جاؤ گے۔

حل لغات :

تردوا: وَرَدَ (ض) وَرُودًا: آنا۔ انْفُء: ناک کا لبا ہونا۔ فلان علی المكان والمكان: کسی جگہ پر پہنچنا خواہ اندر داخل ہو یا باہر رہے۔ الماء: پانی کے پاس آنا۔

وَقَالَ عَنَّتَرَةُ بْنُ الْآخْرَسِ الْمَعْنَى مِنْ طَيِّ (الوافر)

شاعر کا نام:

عنترہ بن اُخرس معنی ان کا تعلق بنو طمی سے ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے چچا کے بیٹے حنظلہ بن اشہب بن رمیلہ ان سے بغض رکھتے اور انہیں تکلیف دیا کرتے تھے، شاعر انہیں خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

① أَطَّلُ حَمْلَ الشَّنَاءِ إِلَيَّ وَبُغْضِي وَعِشْ مَا شِئْتَ فَأَنْظُرُ مَنْ تَضِيرُ

ترجمہ:

میرے بغض و حسد کو دیر تک اٹھائے رکھ اور جب تک چاہے زندہ رہ پھر دیکھ کہ تو کس کا نقصان کرتا ہے۔

حل لغات :

أَطَّلُ: (افعال) أَطَالَ الشَّيْءُ فِيهِ: لبا کرنا۔ علیہ مہربانی کرنا۔ الشَّنَاءُ: عداوت و دشمنی۔ تَضِيرُ: ضارہ کذا (ض) ضِيرًا: نقصان پہنچانا، تکلیف دینا۔

② فَمَا يَذِيكَ نَفْعُ أَرْتَجِيهِ وَغَيْرَ صُدُودِكَ الْخَطْبُ الْكَبِيرُ

ترجمہ:

نیرے پاس کوئی ایسا نفع نہیں جس کی میں امید رکھوں اور تیری کنارہ کشی کے علاوہ ہر معاملہ بڑا ہے

مطلب:

شاعر لڑکر رہا ہے کہ تیری دشمنی کی مجھے کوئی پروا نہیں۔

حل لغات :

نَفْعٌ: نفع، ذریعہ کامیابی۔ أَرْتَجِي: اِرْتَجَاةً: امید رکھنا، توقع رکھنا، امید قائم رکھنا، ڈرنا۔ صُدُودٌ: مص، صَدٌّ عَنْهُ (ن) صُدُودًا: امراض کرنا، منہ پھیرنا۔

③..... أَلَمْ تَرَ أَنَّ شِعْرِي سَارَ عَنِّي وَشِعْرُكَ حَوْلَ بَيْتِكَ مَا يَسِيرُ

ترجمہ:

کیا تو نہیں دیکھتا کہ میرے شعر مشہور ہو گئے اور تیرے شعر تیرے گھر کے ارد گرد بھی نہیں پھیلے۔

حل لغات:

بَيْت: رہائش گاہ، گھر۔ گھر کا فرش۔ کعبہ۔ قبر۔

④..... إِذَا أَبْصَرْتَنِي أَعْرَضْتَ عَنِّي كَأَنَّ الشَّمْسَ مِنْ قِبَلِي تَدُورُ

ترجمہ:

جب تو مجھے دیکھتا ہے تو میری طرف سے منہ پھیر لیتا ہے جیسے سورج میری طرف سے طلوع ہو رہا ہو۔

مطلب:

تیرا سینہ میری عداوت و دشمنی سے اس قدر بھرا ہوا ہے کہ تو مجھے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا دیکھتے ہی آنکھیں پھیر لیتا ہے جس طرح سورج پر آنکھیں نہیں جمتیں اسی طرح میرے اوپر بھی تیری آنکھیں نہیں ٹھہرتیں۔

حل لغات:

قَبْلُ: طاقت، دسترس۔ فی القرآن المجید: بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا. (۳۳/۲۷) جہت، کونہ، گوشہ۔ نزد۔ قریب۔

وَقَالَ الْأَحْوَصُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَاصِمٍ الْإِنصَارِيُّ (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن عاصم ہے (متوفی ۱۰۵ھ/۷۲۳ء) ”احوص“ چھوٹی آنکھوں والے کو کہتے ہیں۔ ان کی آنکھیں چھوٹی تھیں اس لئے اس لقب سے مشہور ہو گئے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر اور شعیب دونوں ولید بن عبد الملک بن مروان کے پاس گئے، احوص ولید کے امرد غلاموں کو اپنے ساتھ برائی کرنے کے لئے ابھارنے لگا (کیونکہ یہ امرد پسندی کا مریض اور عادت سے مجبور تھا) تو شعیب اس کے غلام پر ناراض ہو کر اسے ڈانٹنے لگا، احوص کو ڈر ہوا کہ شعیب مجھے رسوا نہ کر دے کیونکہ اسے میری غلط حرکت کا علم ہو چکا ہے۔ تو

اس نے اپنے غلام سے کہا: امیر المؤمنین ولید کے پاس جا کر کہو شعیب مجھ سے برائی کرنا چاہتا ہے۔ غلام نے ولید کو شکایت کی تو ولید، شعیب کی طرف متوجہ ہو کر بولے: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ شعیب نے کہا سختی سے تفتیش کیجئے۔ جب اس نے غلام پر سختی کی تو اس نے کہا میں نے احوص کے حکم پر ایسا کیا اور ولید کے غلاموں نے بھی اس کی تائید کی تو ولید نے احوص کو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم انصاری کے پاس بھیجا اور حکم دیا اسے سو کوڑے مارے جائیں۔ جب کوڑے شروع ہوئے تو ابو بکر بن محمد سے مخاطب ہو کر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

①..... إِنْى عَلَى مَا قَدْ عَلِمْتُ مُحَسَّدٌ أَنَّمِى عَلَى الْبُغْضَاءِ وَالشَّنَانِ

ترجمہ:

بے شک مجھ سے ان خوبیوں کی وجہ سے جو تجھے معلوم ہیں حسد کیا جاتا ہے بغض و حسد کے باوجود میں ترقی کر رہا ہوں۔

حُل لغات:

مُحَسَّدٌ: مفع: (ن، ض اور تفعیل سے بھی ایک ہی معنی ہے)

حسد کی تعریف:

الْحَسَدُ: تَمْنَى زَوَالِ نِعْمَةِ الْمَحْسُودِ إِلَى الْحَاسِدِ: یعنی یہ تمنیٰ کرنا کہ صاحب نعمت کی نعمت چھن کر مجھے مل جائے۔ (التعريفات ص ۶۲ دار المنار) فی القرآن المجید: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ. (۵/۱۱۳) فی الحدیث: وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا: ایک دوسرے سے حسد کو نہ بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دو اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ الْبُغْضَاءُ: بخت دشمنی۔ الشَّنَانُ: دشمنی کرنے والا، بغض رکھنے والا، برا سمجھنے والا۔

②..... مَا تَعْتَرِي نِى مِنْ خُطُوبٍ مُلِمَّةٍ إِلَّا تُشْرِفُنِى وَتُعْظِمُ شَانِى

ترجمہ:

جب بھی مجھے ناگہانی مصیبتیں پہنچتی ہیں تو مجھے معزز ہی بناتی ہیں اور میری شان ہی بڑھاتی ہیں۔

حُل لغات:

تَعْتَرِي: اعتراه الشيء: پیش آنا، طاری ہونا، لاحق ہونا۔ تَشْرِفُ: شَرَفَ فُلَانًا: عزت بخشا، حیثیت بلند کرنا، اعزاز عطا کرنا، باعزت بنانا۔ تُعْظِمُ: عَظَّمَهُ: بڑا بنانا، شاندار بنانا، بڑا یا شاندار سمجھنا، بڑھانا، بڑا اور جہ دینا، تعظیم

واحترام کرنا۔ ”تُعْظِمُ“ بیروت کے نسخہ میں ”ترفع“ ہے۔ شان: حالت و کیفیت۔ فی القرآن المجید: وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ (۶۱/۱۰) حیثیت و مرتبہ، عزت۔ اہم معاملہ۔ لِكُلِّ امْرٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ (۸۰/۳۷) ضرورت۔ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأُذِنَ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرُ لَهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۶۲/۲۳) تعلق۔ اہمیت۔ کھوپڑی کا جوڑ۔ پہاڑ کی مٹی جس پر نبات اگے۔

③..... فَإِذَا تَزَوَّلَ تَزَوَّلَ عَنْ مُتَخَمِّطٍ تُخْشَى بَوَادِرُهُ لَدَى الْأَقْرَانِ

ترجمہ:

جب وہ دور ہوتی ہیں تو ایسے متکبر شخص سے دور ہوتی ہیں جس کی جلد بازیوں سے ہمسر ڈرتے ہیں

مطلب:

جب مجھ پر مصیبتیں آتی ہیں تو اس سے میرا مزاج تبدیل ہوتا ہے نہ طبیعت نرم پڑتی ہے اور نہ ہی میں ذلیل ہوتا ہوں۔

حل لغات:

مُتَخَمِّطٌ: مفع: تَخَمَّطَ الرَّجُلُ: تکبر کرنا۔ سخت غضب ناک ہونا، بھڑکنا۔ غالب آنا۔ بَوَادِرُ: مف: الْبَادِرَةُ: عجلت میں نکلی ہوئی بات، غصہ کی حالت میں منہ سے نکلی ہوئی غلط بات یا الغرض کلام۔ ظاہرشی۔ بدیہی چیز۔ نوک۔ علامت۔ موٹڈھے اور گردن کے درمیان کا گوشت۔ بَوَادِرُ الْغَضَبِ: غصہ میں نکلی ہوئی نا سمجھی کی باتیں۔ الْأَقْرَانُ: مف: الْقِرْنُ لِلْإِنْسَانِ: انسان کا بہادری میں ہم پلہ، علم و ہنر وغیرہ میں ہم رتبہ، ہمسرا، اسی جیسا، عمر میں برابر، برابر کا، ٹکڑا، جوڑی دار، مماثل۔ عورت کے لئے بھی قرین ہی کہا جاتا ہے۔

④..... إِنْشَى إِذَا خَفِيَ الرِّجَالُ وَجَدْتُ نِسَى كَالشَّمْسِ لَا تَخْفَى بِكُلِّ مَكَانٍ

ترجمہ:

جب لوگ گناہ ہو جائیں تو مجھے تو سورج کی طرح پائے گا جو کہیں بھی نہیں چھپتا۔

حل لغات:

مکان: منزلت، مقام، مرتبہ۔ هُوَ رَفِيعُ الْمَكَانِ: جگہ، مقام۔ ج: أَمْكَنَةٌ

وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ (الْبَسِيطُ)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: فضل بن عباس بن عتبہ بن ابی لہب ہے (متوفی ۹۰ھ/۷۱۳ء) یہ بنو ہاشم کے فصحاء سے ہیں، اور فرزدق اور احوص کے ہم عصر، دورِ اموی (ولید بن عبد الملک کے زمانہ کے) اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے بنو امیہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

① مَهْلًا بَنِي عَمِنَا مَهْلًا مَوَالِينَا لَا تَنْبُشُوا بَيْنَنَا مَا كَانَ مَذْفُونًا

ترجمہ:

اے ہمارے چچا زاد بھائیو! جلدی نہ کرو، اے ہمارے چچا زاد بھائیو! ذرا نرمی سے کام لو جو معاملہ ختم ہو چکا ہے اے نہ اچھا لو۔

فائدہ:

شعر کے پہلے مصرعہ میں تکرار تاکید کیلئے ہے۔ بعض محققین کا نظریہ ہے کہ یہ ناراضگی کے اظہار کیلئے بھی ہو سکتا ہے۔

حل لغات:

لَا تَنْبُشُوا: نَبَشَ الْأَرْضَ: زَمِنَ كُحْدَاتِهَا کہ اس سے دُفینہ نکالا جائے۔ الْمَشْهُورُ وَعِنَهُ: پوشید چیز ظاہر کرنا۔ نَبَشَ الْأَسْرَارَ وَعَنِ الْأَسْرَارِ: بھید کرنا۔

② لَا تَطْمَعُوا أَنْ تُهَيِّنُونَا وَتُكْرِمَكُمُ وَأَنْ نُكْفِيَ الْأَذَى عَنْكُمْ وَتُوْذُونَا

ترجمہ:

یہ امید نہ رکھو کہ تم ہماری توہین کرو اس کے باوجود ہم تمہاری تعظیم کریں اور اس کی بھی امید نہ رکھنا کہ ہم تمہیں تکلیف نہیں دیں گے اور تم ہمیں تکلیف دینے جاؤ۔

حل لغات:

تُهَيِّنُوا: أَهَانَ فَلَانَ الْأَمْرَ وَالشَّخْصَ: کسی کام یا شخص کو معمولی و حقیر سمجھنا۔ عَرَبِيٌّ مَقُولٌ: عربی مقولہ ہے: مَنْ أَهَانَ مَالَهُ

اَكْرَمَ نَفْسَهُ: جو اپنے مال کو ذلیل (خرچ) کرے گا وہ اپنے نفس کو معزز بنائے گا

③..... مَهْلًا بَنِي عَمِنَا عَنْ نُحْتِ اَثَلَتَا سِيرُوا رَوَيْدًا كَمَا كُنْتُمْ تَسِيرُونَ

ترجمہ:

اے ہمارے بچا کے بیٹو! ہماری عزت سے کھینے سے باز آ جاؤ اس طرح چلو جس طرح پہلے چلا کرتے تھے۔

حل لغات:

نُحْت: سنگ تراشی۔ تراش۔ فطری ساخت و بناوٹ۔ اصل۔ فطرت۔ طبعیت۔ اَثَلَةٌ: جڑ۔ گھر کا سامان۔ تیاری۔ لوگوں کا راشن۔ ج: اِثَالٌ۔ نُحْتِ اَثَلَتَا: عیب بیان کرنا، مذمت کرنا۔

④..... اَللّٰهُ يَفْلَمُ اَنَّا لَا نُحِبُّكُمْ وَلَا نُلُوْمُكُمْ اَلَا تُحِبُّوْنَا

ترجمہ:

اللہ جانتا ہے ہم تم سے محبت نہیں کرتے اور تمہیں ملامت نہیں کرتے اس پر کہ تم ہم سے محبت نہیں کرتے۔

⑤..... كُلُّ لَهٗ نِيَّةٌ فِیْ بُغْضٍ صَاحِبِهِ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ نَقْلِيْكُمْ وَتَقْلُوْنَا

ترجمہ:

اپنے ساتھی سے بغض رکھنے میں ہر ایک کی نیت ہے اللہ کا احسان ہے کہ ہم تم سے اور تم ہم سے دشمنی رکھتے ہو۔

حل لغات:

قَلْبِي (س) قَلْبِي: مبغوض رکھنا۔ قَلْبِي (ض) فَلَانَا: کسی سے متنفر ہو کر تعلق چھوڑ دینا، کسی کو نا پسند کرتے ہوئے چھوڑ دینا۔ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِید: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلْبِي (۳/۹۳)

وَقَالَ الطَّرْمَاحُ بْنُ حَكِيمٍ (الطَّوِيل)

شاعر کا نام:

طرماح بن حکیم ہے (متوفی ۱۲۵ھ/۷۴۳ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ بصرہ کی مسجد میں تکبر و گھمنڈ سے چل رہا تھا کسی نے دیکھ کر کہا یہ متکبر کون ہے تو جواب میں شاعر نے یہ اشعار کہے۔

① لَقَدْ زَادَنِى حُبًّا لِنَفْسِى أَنْبِىْ بِغِيْضٍ إِلَى كُلِّ أَمْرٍ غَيْرِ طَائِلٍ

ترجمہ:

اس بات نے میری جان سے میری محبت زیادہ کر دی کہ میں ہر بے کار شخص کے ہاں مبغوض ہوں۔

حل لغات:

بغیض: نفرت و کراہت کرنے والا۔ قابل نفرت۔ طائل: فاسد۔ طَالَ (ن) علیہ طَوْلًا: مہربانی کرنا۔ انعام دینا۔

② وَأَنْبِىْ شَقِیًّا بِاللَّیْلِ وَلَا تَرَى شَقِیًّا بِهِمْ إِلَّا كَرِیْمَ الشَّمَائِلِ

ترجمہ:

اور بے شک میں کمینوں کے ہاں بد بخت ہوں اور تو ان کے ہاں معزز لوگوں کو ہی بد بخت دیکھے گا۔

حل لغات:

الشمائل: مف: الشمال: بائیں جانب، بایاں۔ فی القرآن المجید: وَأَصْحَابُ الشَّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشَّمَالِ. (۴۱/۵۶) نحوست، بد فعلی۔ اخلاق و عادات۔

③ إِذَا مَا رَأَيْتُ قَطَعَ الطَّرْفَ بَيْنَهُ وَبَيْنِى فِعْلُ الْعَارِفِ الْمُتَجَاهِلِ

ترجمہ:

جب مجھے دیکھتا ہے تو تجاہل عارفانہ کرتے ہوئے نظر پھیر لیتا ہے۔

حل لغات:

الْمُتَجَاهِلُ: فاسد۔ تجاہل: بناوٹی جاہل بننا۔

④ مَلَأَتْ عَلَيْهِ الْأَرْضَ حَتَّى كَانَتْهَا مِنَ الضِّيقِ فِى عَيْنَيْهِ كِفَّةٌ حَابِلٌ

ترجمہ:

میں نے اس پر زمین تک کر دی اس کی نظر میں وہ تنگی کی وجہ سے شکاری کے جال کی طرح ہے۔

حل لغات:

كِفَّةٌ ہر گول چیز۔ گودنے کا حلقہ یا گول لکیر۔ شکاری کا جال، پھندا۔ پانی جمع ہونے کا گول گڑھا۔ ترازو کا پلڑا۔

ج: كِفَفٌ وَ كِفَافٌ. حابل: پھندا لگا کر شکار کرنے والا

..... 5 أَكُلُ امْرِئٍ أَلْفَى أَبَاهُ مُقْصِرًا . مُعَادٍ لِأَهْلِ الْمَكْرُمَاتِ الْوَائِلِ

ترجمہ:

کیا ہر وہ شخص جس نے اپنے باپ کو کوتاہ پایا سابقہ شرفاء سے دشمنی کرتا ہے۔

حل لغات:

مقصرا: فا. قَصَرَ فلان عن الامر: کسی کام سے عاجز و بے بس ہونا۔ عاجز ہو کر چھوڑ دینا، کسی کام کو کرنے میں ناکام رہنا۔ فی الامر: کسی کام میں سستی برتنا، کوتاہی کرنا۔

..... 6 إِذَا ذُكِرْتُ مَسْعَدَةٌ وَالِدِهِ اضْطَنَى وَلَا يَضْطَنِي مِنْ شَتَمِ أَهْلِ الْفَضَائِلِ

ترجمہ:

جب اس کے باپ کے کارنامے بیان کئے جائیں تو سکڑ جاتا ہے اور اہل فضائل کو گالی دیتے ہوئے نہیں سکڑتا۔

حل لغات:

مسعاة: مص. كُوش - یہاں برے کارنامے مراد ہیں۔ يضطنى (افتعال) ضنى (س) ضنى: سخت بیمار ہونا جس سے ڈھیلا اور دبلا ہو جائے۔

..... 7 وَمَا نَعَتْ دَارًا وَلَا عَزَّ أَهْلُهَا مِنْ النَّاسِ إِلَّا بِالْقَنَائِلِ وَالْقَنَابِلِ

ترجمہ:

کوئی گھر محفوظ ہو سکتا ہے نہ اس کے رہنے والے معزز ہو سکتے ہیں مگر نیزوں اور گھوڑوں سے۔

آجھ کو بتاؤں تقدیر اُم کیا ہے
شمشیر و شانِ اوّل طاؤس ربابِ آخر

حل لغات:

القنابل: مف: القنبلة: گھوڑوں یا لوگوں کی جماعت۔

وقال بعض بني فقعس (الكامل)

شاعر کا نام:

مرد اس بن شیش ہے۔ ابو محمد اعرابی نے ایسا ہی کہا ہے۔

① وَذَوَىٰ صَبَابٍ مُّظْهِرِينَ عَدَاوَةَ قَرُوحَى الْقُلُوبِ مُعَارِدِي الْإِفْنَادِ

ترجمہ:

اور بہت سے کینہ ور اور دشمنی کو ظاہر کرنے والے زخمی دل، فحش گوئی کے عادی ہیں۔

حل لغات:

صَبَابٌ: مف: الضَّبُّ: گوہ۔ کینہ، دل میں چھپا ہوا غیظ و غضب۔ ہونٹ کی ایک بیماری جس سے درم آجاتا ہے۔ قَرُوحَى: مف: الْقَرِيحُ: زخمی۔

② نَاسِيَتُهُمْ بَغْضَاءَ هُمْ وَتَرَكْتُهُمْ وَهَمَّ إِذَا ذَكَرَ الصَّدِيقُ أَعَادَ

ترجمہ:

میں نے ان کے بغض کو نظر انداز کرتے ہوئے فراموش کر دیا جب دوستوں کا ذکر ہوتا ہے تو وہ دشمن ہی شمار ہوتے ہیں۔

③ كَيْمَاءُ عِدَّةٍ هُمْ لَا بُعْدَ مِنْهُمْ وَلَقَدْ يُجَاءُ إِلَى ذَوِي الْأَحْقَادِ

ترجمہ:

اس لئے کہ میں انہیں ان سے بڑے دشمن کے لئے تیار رکھوں اور کبھی ضرورتاً کینہ وروں کے پاس جانا پڑتا ہے۔

حل لغات:

الْأَحْقَادُ: وَحُقُودٌ: مف: الْحَقْدُ: کینہ و بغض۔

کینہ کی تعریف:

الْحَقْدُ: هُوَ طَلَبُ الْإِنْتِقَامِ. وَتَحْقِيقُهُ: أَنَّ الْغَضَبَ إِذَا لَزِمَ كَظْمَهُ لِيَعْجِزَ عَنِ التَّشْفِي فِي الْحَالِ رَجَعَ إِلَى الْبَاطِنِ وَاحْتَقَنَ فِيهِ فَصَارَ حَقْدًا.

کینہ:

دل میں انتقام کی چھپی ہوئی چاہت کو کہتے ہیں۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ جب کوئی عجز کی وجہ سے فی الفور بدلہ نہ لے سکے اور غصہ پی جائے تو وہ اس کے دل میں بیٹھ جاتا ہے اور اس میں گھر کر لیتا ہے یہی (دل میں چھپا ہوا غصہ) کینہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ (التعريفات للجرجاني، ص ۶۵، دار المنار)

وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ الْحَكَمِ الْكِلَابِيُّ (الطَوِيلُ)

①..... دَفَعْنَاكُمْ بِالْقَوْلِ حَتَّى بَطَرْتُمْ وَبِالرَّاحِ حَتَّى كَانَ دَفْعُ الْأَصَابِعِ

ترجمہ:

ہم نے تمہیں بات چیت کے ذریعے دور کیا تو تم اترانے لگے اور ہتھیلیوں سے دور کیا یہاں تک کہ معاملہ طمانچوں تک پہنچا۔

مطلب:

شاعر اپنے چچا زاد بھائیوں کو خطاب کر رہا ہے کہ ہم نے بات چیت کے ذریعے معاملہ سلجھانا چاہا تو تم اسے ہماری کمزوری سمجھنے لگے پھر ہم نے تھوڑی سختی کی جب اس سے بھی کام نہ چلا تو دھمکی اور ڈانٹ ڈپٹ سے مسئلہ حل کرنا چاہا۔

حل لغات:

بَطَرْتُمْ: بَطَر (س) اترانا، اکڑنا، پھولانا سمانا، آپے سے باہر ہونا۔ بہ: بوجھل ہونا۔ گھبراتا۔ کفرانِ نعمت کرنا، نعمت کو ٹھکرانا، حقیر سمجھنا۔ الرَّاحُ: مف: الراحة: ہتھیلی۔ خوشی، راحت، اطمینان۔ بیوی۔ صحن۔

②..... فَلَمَّا رَأَيْنَا جَهْلَكُمْ غَيْرَ مُتَّبِعٍ وَمَا غَابَ مِنْ أَخْلَامِكُمْ غَيْرَ رَاجِعٍ

ترجمہ:

جب ہم نے دیکھا کہ تمہاری جہالت ختم ہونے والی نہیں اور نہ ہی تمہاری کھوئی ہوئی عقلیں واپس آ سکتی ہیں۔

حل لغات:

أَخْلَامُ: مف: السَّحْلُ: بردباری، دوراندیشی، ضبط و تحمل۔ عقل و خرد۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: اُمِّ تَأْمُرُهُمْ أَخْلَامُهُمْ بِهَذَا. (۳۲/۵۲)

③..... مَبْسُتًا مِنَ الْآبَاءِ شَيْنًا وَكُلْنَا إِلَى حَسَبِ فِي قَوْمِهِ غَيْرَ وَاضِعٍ

ترجمہ:

تو ہم نے اپنے باپ دادا کے بارے میں تحقیق کی (تو معلوم ہوا کہ) ہم سب اپنی قوم میں ایسے نسب سے ہیں جو گرا ہوا نہیں۔

حل لغات :

واضع: فا. گم یا، رذیل۔

④..... فَلَمَّا بَلَغْنَا الْأُمّهَاتِ وَجَدْتُمُ بَنِي عَمِّكُمْ كَانُوا كِرَامَ الْمُضَاجِعِ

ترجمہ:

لیکن جب ہم ماؤں تک پہنچے تو تم نے اپنے چچا زاد بھائیوں کو معزز ماؤں والا پایا۔

مطلب :

جب ہماری آپس میں نہ بنی اور روز بروز اختلاف بڑھتا ہی گیا تو اختلاف کی اصل وجہ معلوم کرنے کیلئے ہم نے نسب کی جانچ پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ ہمارے آباؤ اجداد تو ایک ہی خاندان کے ہیں لیکن ماؤں میں فرق ہے یعنی ہماری مائیں تمہاری ماؤں سے افضل ہیں اور ہر شے اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔

حل لغات :

الْمُضَاجِعُ: مف: الْمَضْجَعُ: بستر، پلنگ، چار پائی۔ خواب گاہ، سونے کا کمرہ۔ یہاں مراد ”مائیں“ ہیں۔

⑤..... بَنِي عَمِّنَا لَا تَشْتُمُونَا وَذَافِعُوا عَلٰی حَسَبِ مَا فَاتَ قَيْدًا لَا تَكَارِعِ

ترجمہ:

اے ہمارے چچا زاد بھائیو! ہمیں گالیاں نہ دو اور اس نسب پر صلح کر لو جو گھوڑے کی پنڈلی کے برابر بھی کم نہیں ہوا۔

حل لغات :

الْأَكْرَاعُ: مف: الْكِرَاعُ: آدمی کے گھٹنے سے نیچے ٹخنے تک پنڈلی کا حصہ۔ گائے اور بکری کے کم گوشت پنڈلی کا حصہ (مذکر و مؤنث)

⑥..... وَكُنَّا بَنِي عَمٍّ نَزَا الْجَهْلُ بَيْنَنَا فَكُلُّ يُوْفِي حَقَّهُ غَيْرَ وَادِعِ

ترجمہ:

ہم چچا زاد بھائی تھے (مگر) جہالت ہم میں کود پڑی ہر ایک کو اس کا حق پورا پورا دیا جائے؛ کیونکہ کوئی بھی اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

حل لغات :

وَادِعٌ: فاعل. وَدَعَا: آرام و سکون پانا۔ سکون پذیر ہونا، قرار پانا۔ الشیء: چھوڑنا۔ فی القرآن

المجید: مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ (۳/۹۳)

وقال جابر بن رالان السَّنْبَسِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام :

جابر بن رالان سنہسی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ یہ شاعر بنو جدیلہ کے کسی شخص کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہتا

ہے۔

① لَعْمُرُكَ مَا أَخْزَىٰ إِذَا مَا نَسَبْتَنِي إِذَا لَمْ تَقُلْ بُطْلًا عَلَيَّ وَمَيْنَا

ترجمہ:

تیری زندگی کی قسم! جب تو میرا نسب بیان کرے گا تو میں ذلیل نہیں ہوں گا بشرطیکہ تو میرے خلاف کوئی غلط یا جھوٹی بات نہ کہے۔

حل لغات :

نَسَبْتُ: نَسَبَ الشَّاعِرُ بِفُلَانَةٍ (ض) نَسَبِيًّا: شاعر کا اپنے اشعار میں عورت کے ساتھ رہنے اور عشق و محبت کا اشارہ بیان کرنا۔ الشَّيْءُ (ن) نَسَبًا: وصف بیان کرنا۔ اصل نسب بیان کرنا۔ فلانا: کسی سے نسب معلوم کرنا۔ اَلشَّيْءُ الی فلان: کسی کی طرف کوئی چیز منسوب کرنا۔ بُطْلًا: مص. بَطْلٌ (ن) بُطْلًا: بے کار ہونا، ضائع ہو جانا۔ باطل و منسوخ ہونا۔ دلیل کا لغو ہونا۔ استعمال ختم ہو جانا۔ مَيْنَا: مص. مان (ض) مَيْنَا: جھوٹ بولنا۔

② وَلَكِنَّمَا يَخْزِي امْرَأَةً تَكْلِمُ اسْتَه قَنَا قَوْمِهِ إِذَا الرَّمَاخُ هَوَيْنَا

ترجمہ:

لیکن وہ ذلیل ہو جائے گا جس کی سرین کو اس کی قوم کے نیزوں نے زخمی کیا جب نیزے گر رہے تھے۔

حل لغات :

اسْت: سرین۔

③ فَإِنَّا جَدَعْنَا مِنْكُمْ وَشَرَيْنَا لَمَّا تَبَغَضُونَا بِغَضَةٍ فِي صُدُورِكُمْ

ترجمہ:

اگر تمہارے سینوں میں ہم سے بغض ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے تمہاری ناک کاٹی اور تمہیں بیچا۔

حل لغات :

جَدَعَهُ (ف) جَدَعًا: ناک کا ٹٹا، بدن کا کوئی حصہ کاٹنا۔ قید کرنا۔ جیل میں ڈالنا۔ شَرَاهُ (ض) شِرًا: بیچنا۔

④..... وَنَحْنُ غَلَبْنَا بِالْجِبَالِ وَعِزَّهَا وَنَحْنُ وَرِثْنَا غَيْثًا وَبُدَيْنَا

ترجمہ :

ہم پہاڑوں اور ان کی بلندیوں کی وجہ سے غالب ہوئے اور ہم ہی غیث اور بدین کے جانشین ہیں۔

حل لغات :

عِزٌّ: عزت و آبرو۔ طَاقَتٌ، غَلَبٌ: شدت۔ سَخْتُ بَارَشٍ: عِزُّ الْجِبَالِ: پہاڑوں کی بلندی۔

⑤..... وَأَيُّ ثَنَاءٍ الْمَجْدِ لَمْ نَطْلُعْ لَهَا وَأَنْتُمْ غَضَابٌ تَحْرِقُونَ عَلَيْنَا

ترجمہ :

اور عظمت کی وہ کون سی وادی ہے جسے ہم نے سرنہ کیا اور تم غضبناک ہو کر ہم پر دانت پیتے رہے۔

حل لغات :

غَضَابٌ: مَف: غَضِبَ، غَضِبَ عَلَيْهِ (س) غَضَبًا: کسی پر غصہ ہونا، ناراض ہونا اور انتقام کا ارادہ کرنا۔
تَحْرِقُونَ: حَرَقَ أَنْيَابَهُ: دانت پینا، دانتوں کو رگڑنا۔

وقال سَبْرَةُ بْنُ عَمْرِو الْفَقْعَسِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام :

سبرہ بن عمرو فقعی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر :

عباد تمیمی اور معبد اسدی، عرب کے حاکم ضمروہ بن ضمروہ ہنشلی تمیمی کے پاس مقدمہ لے گئے، ضمروہ نے عباد کو ترجیح دی تو بنو اسد ناراض ہو گئے، مسئلہ ذاتیات تک پہنچا، ضمروہ نے شاعر (اس کا تعلق بنو اسد سے ہے) کو طعنہ دیا کہ تو کنجوس ہے مہمان نوازی نہیں کرتا اسی لئے تیرے پاس اونٹ اور دودھ زیادہ ہے، اس موقع پر شاعر نے ضمروہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... اَتَنَسَى دِفَاعِي عَنْكَ إِذَا أَنْتَ مُسَلِّمٌ وَقَدْ سَأَلَ مِنْ ذَلِّ عَلَيْكَ قَرَأَقِرُّ

ترجمہ:

کیا تو اپنے بارے میں میرے دفاع کو بھول گیا جب تو بے یار و مددگار تھا اور تحقیق وادی قراقرم میں تجھ پر ذلت کا سیلاب بہا۔

حل لغات:

دِفَاعٌ: مص. (مفاعلة) دَفَعَ عَنْهُ: دِفَاعٌ کرنا، حمایت کرنا، بچاؤ کرنا، وکالت کرنا، صفائی پیش کرنا، مقدمہ کی پیروی کرنا، کسی کی کامیابی کی کوشش کرنا۔ عَنْهُ الْأَذَى: تکلیف دور کرنا۔ فَلَانًا فِي حَاجَتِهِ: کسی کے حقِ مطالبہ میں ٹال مٹول کرنا، ادا نیگی نہ کرنا۔ مَزَاحَمَتٌ کرنا۔

②..... وَنَسَوْتُكُمْ فِي الرُّوعِ بَادٍ وَجُوهُهَا يُخْلَنَ إِمَاءٌ وَالْإِمَاءُ حَرَائِرُ

ترجمہ:

اور جنگ میں تمہاری عورتوں کے چہرے ظاہر ہو گئے تو لونڈیاں معلوم ہو رہی تھیں؛ حالانکہ وہ لونڈیاں آزاد عورتیں تھیں۔

حل لغات:

الْإِمَاءُ: مف: الْأَمَةُ: باندی، لونڈی۔ بَنَدَى: باندی۔ يَا أَمَةَ اللَّهِ: اے خدا کی باندی۔

③..... أَغَيَّرْتَنَا أَبَانَهَا وَلُحُومَهَا وَذَلِكَ عَارِ يَابُنَ رَيْطَةَ ظَاهِرُ

ترجمہ:

اے ریطہ کے بیٹے تو ہمیں اونٹنیوں کے دودھ اور گوشت کا طعنہ دیتا ہے! یہ طعنہ تو بے بنیاد ہے۔

④..... نَحَابِي بِهَا أَكْفَاءُ نَا وَنُهْنِيهَا وَنَشْرَبُ فِي أَثْمَانِهَا وَنُقَامِرُ

ترجمہ:

(کیونکہ) ہم وہ اونٹ اپنے اقارب و احباب کو تحفے میں پیش کرتے ہیں، انہیں ذبح کرتے، ان کی قیمت سے شراب پیتے اور جوا بکھیتے ہیں۔

حل لغات:

نَحَابِي: حبابی الرَّجُلُ: مدد کرنا۔ طرف داری کرنا۔ أَثْمَانٌ: مف: الثَّمَنُ: قیمت، نرخ، نقد مال یا سامان

جو باہمی رضامندی سے دوسری شے کے عوض دیا جائے۔ قَامِرٌ: (مفاعلة) قَامَرَهُ: کسی کے ساتھ جوا کھیلنا۔ علی شے: کسی چیز کی بازی لگانا۔

وقال آخر من بنى فقعس (الوافر)

1..... أَيْغِي آلَ شَدَادٍ عَلَيْنَا وَمَا يُرْغِي لَشَدَادٍ فَصِيلٌ

ترجمہ:

کیا آل شداد ہم پر فخر کرتے ہیں؛ حالانکہ انہیں تو اونٹنی کا بچہ بھی نہیں دیا جاتا۔

مطلب:

اگر یُرْغِي ہو تو مطلب ہوگا کہ آل شداد اتنے محتاج اور تنگ دست ہیں کہ ان کے پاس اونٹنی کا بچہ بھی نہیں۔ اور اگر یُرْغِي ہو جیسا کہ دیوان الحماسہ (ص ۴۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان) اور شرح مرزوقی (ج ۱ ص ۱۷۵) میں ہے تو مطلب ہوگا کہ آل شداد اگر مدد طلب کرنے کے لئے لڑکیوں کو بھی اونٹنی کا بچہ بھی کوئی نہیں دے گا۔ جب آل شداد اتنے تنگ دست اور حقیر لوگ ہیں تو ہم پر فخر کس وجہ سے کر رہے ہیں۔ عرب میں دستور تھا کہ غریب رسی لے کر نکلتا اور لوگوں سے مدد کی اپیل کرتا تو وہ اسے اونٹنی، گائے، بکری وغیرہ کا بچہ دیتے تھے۔

حل لغات:

فَصِيلٌ: اونٹنی یا گائے کا وہ بچہ جس کا دودھ چھڑا کر ماں سے الگ کر دیا گیا ہو۔ شہر کی چار دیواری۔ شہر پناہ کے قریب، یہ سُر سے چھوٹی ہوتی ہے۔ ج: فُضْلَانٌ وَفِضَالٌ۔

2..... فَإِنْ تَغْمِزُ مَفَاصِلَنَا تَجْذُهَا غِلَظًا فِي أَنَامِلٍ مِّنْ يُّصُولُ

ترجمہ:

اگر تو ہمارے جوڑوں کو دبا کر دیکھے تو انہیں حملہ آور کی انگلیوں میں سخت پائے گا۔

مطلب:

اگر کوئی ہماری جرأت و بہادری کا امتحان لے تو ہم پر غالب نہیں آ سکتا۔

حل لغات:

تَغْمِزُ: غَمَزَ (ض) غَمَزًا: ہاتھ سے ٹوننا (ہاتھ لگا کر دیکھنا کہ کیسا ہے) يُّصُولُ: صَالَ عَلَيْهِ (ن)

صَوْلًا: حملہ کرنا، مغلوب کرنے کے لئے کسی پر جھپٹنا، کسی پر جست لگانا، کود پڑنا۔

وَقَالَ جَزْءٌ وَبْنُ كُلَيْبٍ الْفَقْعَسِيُّ (الطویل)

شاعر کا نام:

جزء و بن کلیب فقعی ہے۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط کے زمانہ میں یزید بن حزیفہ بن کوز اسدی کے پاس رہنے لگا، اسی اثناء میں یزید نے اس سے بیٹی کا رشتہ طلب کیا تو شاعر نے انکار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... تَبَغَى ابْنُ كُوزٍ وَالسَّفَاهَةُ كَاسِمَهَا لِيَسْتَادَ مِنَّا أَنْ شَتُونَا لِيَالِيَا

ترجمہ:

ابن کوز نے ہم سے شہزادی کا رشتہ طلب کر کے سرکشی کی اس وجہ سے کہ ہم چند دن قحط میں مبتلا ہوئے اور بے وقوفی اپنے نام جیسی ہے۔

اٹھا لے جایہ اپنا دام ودانہ مجھے مت صید کر چالاک ہو کر

حل لغات :

يَسْتَادُ: (افتعال) اِسْتَادَ الْقَوْمُ: لوگوں کا اپنے سردار کو قتل کرنا۔ سردار سے بیٹی کا رشتہ طلب کرنا۔ شَتُونَا: شَتَا الْقَوْمُ (ن) شَتَوْا: موسم سرما میں داخل ہونا۔ سردی کے موسم میں خشک سالی کی مصیبت جھیلنا۔

②..... فَمَا أَكْبَرُ الْأَشْيَاءِ عِنْدِي حَزَاوَةٌ بِأَنْ أُبْتَ مَزْرِيًّا عَلَيْكَ وَزَارِيَا

ترجمہ:

میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی غم نہیں کہ تو اس حال میں لوٹے کہ عیب لگایا جائے اور عیب لگانے والا ہو۔

حل لغات :

حَزَاوَةٌ: غصہ وغیرہ جس کی وجہ سے دل میں درد ہو۔ کلام کی کج روی۔ ج: حَزَاوَةٌ. مَزْرِيًّا: اسم ظرف. اس میں ”ی“ نسبت کی ہے۔ زَارِي: فا. زَرَى عَلَيْهِ (ض) زَرِيًّا: عیب لگانا، عتاب کرنا۔ عَلَيْهِ عَمَلَةٌ: کسی کام میں عیب نکالنا، اظہار ناراضگی کرنا۔

③ وَأَنَا عَلَى عَصِّ الزَّمَانِ الَّذِي تَرَى نُعَالِجُ مِنْ كُرْهِ الْمَخَازِي الدَّوَاهِيَا

ترجمہ:

زمانے کی اس تکلیف کے باوجود جسے تو دیکھ رہا ہے ذلتوں کو ناپسند کرتے ہوئے ہم مصیبتیں برداشت کرتے ہیں۔

حل لغات:

الْمَخَازِي: مف: الْمَخْزَاةُ: ذلت، رسوائی۔ الدَّوَاهِيَا: مف: الدَّاهِيَةُ: مصیبت و آفت۔
رَجُلٌ دَاهِيَةٌ: صاحب بصیرت۔ معاملہ فہم آدمی۔ دَوَاهِي الدَّهْرِ: مصائب زمانہ، حوادثِ زمانہ۔

④ فَلَا تَطْلُبْنَهَا يَا ابْنَ كُوزٍ فَإِنَّهُ غَدَا النَّاسُ مُذَقَّامُ النَّبِيِّ الْجَوَارِيَا

ترجمہ:

اے ابن کوز! سے طلب نہ کر؛ کیونکہ جب سے نبی (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لائے ہیں لوگ لڑکیوں کی پرورش کرنے لگے ہیں۔

مطلب:

سرکارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صاحبِ مُعْظَرِ پینہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے عرب کے لوگ بچیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس فعلِ بد سے منع فرمایا اور بچیوں کی پرورش کرنے پر اجر و انعام کا وعدہ فرمایا تو لوگ اپنی بچیوں کی پرورش کرنے لگے لہذا ہم بھی اپنی لڑکی کی پرورش خود کریں گے اسے تیرے حوالے نہیں کر سکتے۔

نوٹ:

دیوانِ حماسہ کے بعض نسخوں میں "غدا" ہے جب کہ شرح مرزوقی اور بیروت کے دیگر نسخوں میں "غذا" ہے اور یہی صحیح ہے اور اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے۔

حل لغات:

الْجَوَارِيَا: مف: الْجَارِيَةُ: باندی۔ کم سن عورت، لڑکی۔ نوکرائی۔ آفتاب۔ کشتی۔ فی القرآن المجید: ﴿حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ﴾ (۱۱/۶۹) ہوا۔ سانپ۔

⑤ وَإِنْ أَلَسِي حُدَّتْهَا فِي أَنْوَفِنَا وَأَغْبَقَ أَمِنْ الْأَنْسَاءِ كَمَا هِيَ

ترجمہ:

بے شک جس غیرت اور عصیت کا تجھ سے ذکر کیا گیا ہے ہماری ناکوں اور گردنوں میں جیسی تھی ویسی ہی ہے۔

مطلب:

تخط سالی کے باوجود ہماری عظمت و شرافت ختم نہیں ہوئی۔ ناک اور گردن کا ذکر اس لئے کیا کہ کسی بات کا انکار کرتے ہوئے اکثر لوگ ناک چڑھاتے ہیں یا گردن ہلاتے ہیں۔

حل لغات:

خَذْتُ: (تفعیل) حَدَّثْتُ: کلام کرنا، خبر دینا، بیان کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کی حدیث بیان کرنا۔ بِالْإِعْمَةِ: اظہار نعمت کرنا، نعمت پر شکر ادا کرنا۔ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیدِ: ﴿وَأَمَّا بِإِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (۱۱/۹۳) فَلَنَا الْحَدِیْثُ وَبِهِ: کسی سے حدیث بیان کرنا، خبر دینا۔ عَنْ: فلان: روایت کرنا۔

وَقَالَ زِيَادَةُ الْحَارِثِيُّ (الطَوِيلُ)

شاعر کا نام:

زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ انہیں ہدبہ بن خشرم نے قتل کیا تھا۔

①..... لَمْ أَرْ قَوْمًا مِثْلَنَا خَيْرَ قَوْمِهِمْ أَقْلُ بِهِ مِنَّا عَلَى قَوْمِهِمْ فَخْرًا

ترجمہ:

میں نے کسی ایسے قبیلے کو نہیں دیکھا جو اپنی قوم میں ہماری طرح سب سے بہتر ہونے کے باوجود اپنی قوم پر ہم سے کم فخر کرتا ہو۔

حل لغات:

فَخْرًا: مض. فَخَرَ الرَّجُلُ (ف) فَخْرًا: اپنی یا اپنی قوم کی خوبیوں پر ناز کرنا، فخر کرنا، فوقیت جتاننا (اپنے لئے کسی خوبی کو ذریعہ اعزاز سمجھنا) تکبر کرنا، غرور کرنا۔

②..... وَمَا تَزِدْهُنَا الْكِبْرِيَاءَ عَلَيْهِمْ إِذَا كَلَّمُونَا أَنْ نَكْلَمَهُمْ نَزْرًا

ترجمہ:

ان پر ہماری عظمت کم نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ جب وہ ہم سے بات کریں تو ہم ان سے تھوڑا کلام کریں۔

مطلب:

ہم ایسا نہیں کرتے کہ اپنی قوم کے تمام افراد کو اپنے جیسا ہی سمجھتے ہیں اور جب وہ ہم سے بات چیت کریں تو ہم ان سے بات چیت کرتے ہوئے حقارت محسوس نہیں کرتے بلکہ حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں اور اس سے ہماری عزت کم نہیں ہوتی، چنانچہ حدیث شریف میں ہے: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ)) جو اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی و انکساری کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے۔

حل لغات:

نَزَّذَهِي: (افتعال) اِزْدَهِي: مغرور و متکبر ہونا۔ الشئ فلان وبه: کسی چیز کا کسی کو حقیر و ذلیل بنانا۔ الْكِبَرِيَاءُ: (مؤنث) تکبر، اطاعت سے بالاتری کا احساس، عزت نفس۔ اقتدار، حکومت۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَتَكُونُ لَكُمْ الْكِبَرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ﴾ (۷۸/۱۰) نَزَرًا: مص. نَزَرَ الشئ (ن) نَزَرًا: کم کرنا۔ فلان: کسی کو حقیر و کم درجہ سمجھنا۔ اکسانا، کسی کام میں عجلت کرانا، کسی کے پاس سے تھوڑا تھوڑا کر کے سب کچھ نکلوا لینا۔ اصرار کر کے لینا۔ یہاں موصوف محذوف ہے یعنی کلامًا نَزَرًا۔

① وَنَحْنُ بَنُو مَاءِ السَّمَاءِ فَلَا نَرَىٰ لِأَنفُسِنَا مِن دُونِ مَمْلَكَةٍ قَصْرًا

ترجمہ:

ہم بادشاہ کی اولاد ہیں اس لئے ہم اپنے لئے سلطنت کے علاوہ کوئی جگہ مناسب نہیں سمجھتے۔

حل لغات:

مَمْلَكَةٌ: حکمرانی و اقتدار۔ قَصْرًا: بد کی ضد، عدم کشش۔ کوتاہی۔ عجز و بے بسی۔ آخری درجہ، آخری حد۔ محل (کشادہ اور شان دار مکان) کوٹھی۔ ج: قُصُور. رات کا ابتدائی وقت، شام

وَقَالَ ابْنُهُ مِسُورٌ حِينَ عَرَضَ عَلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ
سَبْعَ دِيَّاتٍ فَأَبَى (الطویل)

شاعر کا نام:

مسور بن زیادہ حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے باپ زیادہ کو ہدبہ بن خشرم نے قتل کیا تو زیادہ کے بھائی سعید بن عاص گورنر مدینہ منورہ کے پاس مقدمہ

لے گئے حضرت سعید نے گرفتاری کے لئے سپاہی روانہ کئے، ہد بہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا، اس کے چچا اور دیگر دو شخصوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا پھر ہد بہ نے کچھ دیکر انہیں آزاد کرالیا تو مقتول کے وارث حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو فریقین نے اپنی اپنی صفائی پیش کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہد بہ سے خلوت میں واقعہ کی تفتیش کی تو اس نے اقبال جرم کر لیا پھر مقتول کے وارثین سے پوچھا کیا مقتول کا کوئی بیٹا ہے؟ جواب ملا جی ہاں ابھی وہ چھوٹا ہے، تو آپ نے اس کے بالغ ہونے تک فیصلہ مؤخر کر دیا اور سعید بن عاص کو لیٹر لکھا کہ اس کے بالغ ہونے تک ہد بہ کو قید رکھو، جب مسور بڑا ہو کر قصاص طلب کرنے کیلئے مدینہ منورہ آیا تو قریش کے بہت سے معزز حضرات نے جن میں حضرت امام حسین بن علی، عبداللہ بن عمرو، عمر بن عثمان، سعید بن عاص اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شریک تھے ہد بہ کو قصاصاً قتل نہ کرنے کی درخواست کی اور سات گنا زیادہ دیت دینے کا وعدہ کیا (کیونکہ ہد بہ بڑے فصیح و بلیغ شاعر تھے) لیکن مسور نے انکار کرتے ہوئے فی البدیہہ یہ اشعار کہے۔

①..... أَبْعَدَ الَّذِي بِالنُّعْفِ نَعْفٌ كَوَيْكِبٍ رَهِيْنَةَ رَمْسٍ ذِي تُرَابٍ وَجُنْدَلٍ

ترجمہ:

کیا اس شخص کے بعد جو کو یکب پہاڑ کے پہاڑوں میں مٹی اور پتھروں والی قبر میں دفن ہے۔

حل لغات:

النُّعْفُ: نشیب و فراز والی اونچی جگہ۔ ج: نَعْفٌ. كَوَيْكِبٌ: پہاڑ کا نام ہے۔ رَهِيْنَةُ: گروی رکھی ہوئی چیز، کسی چیز کے عوض روکی ہوئی چیز۔ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیدِ: ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ﴾ (۳۸/۷۳) پابند آدمی، یرغمال۔ ج: رَهَائِنٌ. رَمْسٌ: قبر (جوزمین کے برابر ہو) قبر پر ڈالی جانے والی مٹی۔ دھیمی آواز۔ ج: رُمُوسٌ وَاَرْمَاسٌ. جُنْدَلٌ: منہر کے بہاؤ کی وہ جگہ جہاں پتھر ہوتے ہیں اور پانی زور سے بہتا ہے۔ چٹان۔ ج: جُنَادِلٌ.

②..... أَذْكَرُ بِالْبُقْيَا عَلَى مَنْ أَصَابَنِي وَبُقْيَايَ إِنِّي جَاهِدٌ غَيْرُ مُؤْتِلٍ

ترجمہ:

مجھے اس شخص پر رحم کی اپیل کی جاتی ہے جس نے مجھے مصیبت پہنچائی میرا رحم تو یہ ہے کہ کوشش کروں سستی نہ کروں۔

حل لغات:

مُؤْتِلٌ: کوتاہی کرنے والا (افتعال) اِنْتَلَى: قسم کھانا۔ اَلَا (ن) اَلْوَا: کوشش کرنا۔ سستی و کمزور ہونا۔ کوتاہی کرنا۔

③..... فَإِنْ لَمْ أَنْلُ ثَارِي مِنْ الْيَوْمِ أَوْغِدِ بَنِي عَمِنَا فَالذَّهْرُ ذُو مُتَطَوَّلٍ

ترجمہ:

اے چچا زاد بھائیو! اگر میں آج یا کل انتقام نہ لے سکا تو زمانہ طویل ہے۔

④..... فَلَا يَدْعُنِي قَوْمِي لِيَوْمِ كَرِيهَةٍ لَّيْسَ لَمْ أَعْجَلْ ضَرْبَةً أَوْ أَعْجَلْ

ترجمہ:

میری قوم مجھے جنگ کے دن نہ بلائے اگر میں ضرب لگانے میں جلدی نہ کروں یا جلدی نہ مارا جاؤں۔

⑤..... اَنَعْتُمْ عَلَيْنَا كُنْكَلَ الْحَرْبِ مَرَّةً فَنَحْنُ مُبِخُوهَا عَلَيْكُمْ بِكُلْكَلٍ

ترجمہ:

تم نے ایک بار ہم پر جنگ کا سینہ بٹھایا تو ہم بھی اسے تم پر بٹھانے والے ہیں۔

مطلب:

تم نے میرے باپ کو قتل کر کے خود ہی جنگ چھیڑ دی ہے اب ہم انتقام ضرور لیں گے۔

حل لغات:

مُبِخُو: (افعال) اَنَاحَ بِالْمَكَانِ: قیام کرنا، پڑاؤ ڈالنا، ڈیرہ ڈالنا۔ بہ البلاء: کسی کو مصیبت لاحق ہونا۔ الْجَمَلُ: اونٹ کو بٹھانا۔ كُنْكَلٌ: سینہ، ہنسی کی دو ہڈیوں کے درمیان کا حصہ۔

⑥..... يَقُولُ رَجَالٌ مَا أَصِيبَ لَهُمْ أَبٌ وَلَا مِنْ أَخٍ أَقْبَلَ عَلَى الْمَالِ تُعْقَلِ

ترجمہ:

وہ لوگ جن کے باپ اور بھائی کو قتل نہیں کیا گیا کہتے ہیں: مال قبول کر لے تجھے دیت دی جائے گی۔

⑦..... كَرِيْمٌ أَصَابَتْهُ ذِيَابٌ كَثِيرَةٌ فَلَمْ يَدْرِ حَتَّى جِئْنَ مِنْ كُلِّ مَدْعَلٍ

ترجمہ:

وہ شریف تھا جسے بہت سے بھیڑیے آپہنچے تو وہ معلوم نہ کر سکا یہاں تک کہ ہر طرف سے آگے۔

⑧..... ذَكَرْتُ أَبَا أَرْوَى فَاسْبَلْتُ غُبْرَةً مِنَ الدَّمْعِ مَا كَادَتْ عَنِ الْعَيْنِ تَنْجَلِي

قرآن

میں سے ایسا ہی کو یاد کر کے ایسے آنسو بہائے جو آنکھ سے جدا ہونے کا نام نہیں لیتے۔

حل لغات :

ابو اروی یہ شاعر کے باپ زیادہ بن زید حارثی کی کنیت ہے۔ اَسْبَلْتُ: اَسْبَلْتُ الطَّرِيقُ: راستہ کا بہت عام ہونا، بہت آمدورفت والا ہونا۔ الْعَيْنُ: آنکھ سے آنسو بہنا۔ عَبْرَةٌ: ایک آنسو۔ ج: عَبْرٌ وَغَبْرَاتٌ: تَنْجَلِي: (انفعال) اِنْجَلَسِي: روشن ہونا، ظاہر ہونا، واضح ہونا، دور ہونا، الگ ہونا، بادل چھٹ جانا، غم یا مصیبت دور ہو جانا، تاریکی چھٹ جانا، تلواری وغیرہ کا چمک جانا، صاف ہونا، وطن سے دور ہونا۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِي جَرْمٍ مِنْ طَيِّ (الوافر)

①..... إِيخَالُكَ مَوْعِدِيْ بَيْنِيْ جُفَيْفٍ وَهَالَةَ أَنْبِيْ أَنْهَاكَ هَالَا

ترجمہ:

میں سمجھتا ہوں تو مجھے بنو جفیف اور بنو ہالہ سے ڈرا رہا ہے، اے ہالہ میں تجھے منع کرتا ہوں۔

حل لغات :

مَوْعِدِيْ: اَوْعَدَ فُلَانًا: کسی سے وعدہ کرنا۔ دھمکی دینا۔

②..... فَلَا تَنْتَهِيْ يَا هَالُ غَنِيْ اَدْعُكَ لِمَنْ يُعَادِيْنِيْ نَكَالَا

ترجمہ:

اے بنو ہالہ! اگر تم باز نہیں آئے تو میں تمہیں اپنے دشمن کے لئے عبرت بنا کر چھوڑ دوں گا۔

③..... إِذَا أَنْصَبْتُمْ كُنْتُمْ عَدُوًّا وَإِنْ أَجْدَبْتُمْ كُنْتُمْ عِيَالَا

ترجمہ:

جب تم خوشحال ہوتے ہو تو دشمن بن جاتے ہو اور جب قحط میں مبتلا ہوتے ہو تو عیال بن جاتے ہو

حل لغات :

أَخْصَبَ: (افعال) أَخْصَبَ الْمَكَانُ: جگہ کا سرسبز ہونا۔ الْقَوْمُ: قوم کا سرسبز پانا۔ کہتے ہیں: "أَخْصَبَ

جَنَابُ الْقَوْمِ: قوم کا مقام سرسبز و شاداب ہے۔ أَجْذَبْتُمْ: (افعال) أَجْذَبَ الْمَكَانُ: بارش نہ ہونے کی وجہ سے کسی جگہ کا خشک ہو جانا۔ الْقَوْمُ: قحط سالی کا شکار ہونا۔

وقال آخر (البسيط)

شاعر کا نام:

عویف توانی ہے، تبریزی نے کہا اس کا نام: حکم بن زہرہ یا حکم بن مقداد بن حکم ہے۔

①..... أَلُّوْهُمُ أَكْرَمُ مِنْ وَبَرٍ وَوَالِدِهِ وَاللُّوْمُ أَكْرَمُ مِنْ وَبَرٍ وَمَا وَلَدَا

ترجمہ:

وہ اور اس کے والد سے کنجوسی دور ہو، وہ اور اس کی اولاد سے کنجوسی دور ہو۔

②..... قَوْمٌ إِذَا مَا جَنَى جَانِيَهُمْ أَمِنُوا مِنْ لُومٍ أَحْسَبِهِمْ أَنْ يُقْتَلُوا قَوْدًا

ترجمہ:

وہ ایسی قوم ہے کہ جب ان میں سے کوئی مجرم جرم کرتا ہے تو وہ اپنے حسب کی مذمت سے بے خوف ہوتے ہیں کہ قصاص قتل کئے جائیں گے۔

مطلب:

وہ ایسی طاقتور اور معزز قوم ہے کہ اگر ان کا کوئی فرد کسی کو قتل کر دے تو ان کی جرأت نہیں کہ ان کے آدمی کو قتل کریں بلکہ وہ دیت لینے پر راضی ہو جاتے ہیں لہذا یہ نسب کے عیب دار ہونے کے اندیشے سے محفوظ ہیں؛ کیونکہ یہ اپنے لئے قتل کو عار اور ذلت سمجھتے ہیں۔

③..... وَاللُّوْمُ ذَاؤٌ لِّوَبَرٍ يُقْتَلُونَ بِهِ لَا يُقْتَلُونَ بِدَاءٍ غَيْرِهِ أَبَدًا

ترجمہ:

اور وہ کہ لئے کنجوسی ایک ایسی بیماری ہے جس سے قتل ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور بیماری سے کبھی قتل نہیں ہو سکتے۔

مطلب:

وہ اپنے لئے کنجوسی کو ہر قاتل سمجھتے ہیں یعنی کنجوسی کا طعنہ سننا گوارہ نہیں کرتے اس صورت میں یہ ان کی شرافت و

عظمت کو بیان کیا جا رہا ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

①..... أَلَا أَبْلَغَا خُلَّتِي رَاشِدًا وَصِنُوتِي قَدِيمًا إِذَا مَا اتَّصَلُ

ترجمہ:

اے لوگو! میرے دوست اور پرانے ہم نشین راشد کو یہ پیغام پہنچاؤ جب وہ مدد کے لئے پکارے۔

حل لغات:

خُلَّةٌ: ایسی دلی دوستی جو چچی اور گہری ہو۔ دوست (اس میں مذکر مؤنث اور مفرد، تشبیہ اور جمع برابر ہیں) فی القرآن المجید: ﴿أَنْ يَأْتِيَنِي يَوْمَ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةَ وَلَا شَفَاعَةَ﴾ (۲۵۳/۲) صِنُوتِي: یہ یاء متکلم کی طرف مضاف ہے۔ مماثل فرد۔ مثل، مقابل۔ ایک درخت کی جڑ سے دو یکساں اگنے والی شاخوں میں سے ایک۔ ﴿وَفِي السَّيِّئِ الْأَرْضِ قِطْعٌ مُتَجَاوِرَاتٍ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزُرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنُوتَانٍ وَغَيْرُ صِنُوتَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ﴾ (۳/۱۳) سکا بھائی۔ ج: صِنُوتَانٍ وَأَصْنَاءُ.

②..... بَانَ الدَّقِيقُ يَهِيْجُ الْجَلِيلَ وَأَنَّ الْقَرِيْزَ إِذَا شَاءَ ذَلْ

ترجمہ:

کہ چھوٹی بات بڑی کو بھڑکادیتی ہے اور معزز جب چاہے ذلیل ہو جائے۔

حل لغات:

الدَّقِيقُ: باریک، پتلا۔ نازک۔ گہرا۔ بے فیض آدمی۔ معمولی اور حقیر بات۔ آٹا۔ ج: اِدِقَّةٌ وَدَقَائِقُ۔ يَهِيْجُ: هَاجَ النَّبْتُ (ض) هَيْجًا: گھاس یا پودے کا سوکھ کر زرد ہو جانا، سوکھنے لگنا، کھیتی کا پکنے کے قریب ہونا، زور پر آنا۔ فی القرآن المجید: ﴿ثُمَّ يَهِيْجُ فَتْرَاهُ مُصْفَرًا﴾ (۲۰/۵۷) هَاجَ الْقَوْمُ (ض) هَيْجًا: لوگوں کا مشتعل ہونا، جوش میں آنا۔ الشَّرُّ: فتنہ کا زور پکڑنا۔ الحرب بینہم: لوگوں میں جنگ کے شعلے بھڑکنا۔

③..... وَأَنَّ الْحَزَامَةَ أَنْ تَصْرِفُوا لِحَيِّ سَوَا نَا صُدُورَ الْأَسْلِ

ترجمہ:

اور یہ کہ عقل مند اس میں ہے کہ تم نیزوں کی نوکیں ہمارے علاوہ کسی اور قبیلے کی طرف پھیر دو۔

④..... فَإِنْ كُنْتَ سَيِّدَنَا سُدَّتْنَا وَإِنْ كُنْتَ لِلْخَالِ فَادْهَبْ فَعَلْ

ترجمہ:

اگر تو ہمارا سردار ہے تو سردار رہ اور اگر تکبر کے لئے ہے تو جا تکبر کر۔

مطلب:

اگر آپ حقیقی سردار ہیں تو پھر قوم کی خدمت اور اصلاح کریں؛ کیونکہ سید القوم خادمہم: قوم کا سردار، قوم کی خدمت کرتا ہے۔ اور اگر صرف ناموری چاہتا ہے تو پھر ہم تجھے سردار نہیں مانتے۔
کوئی کارواں سے ٹوٹا کوئی بدگماں حرم سے کہ میرا کارواں میں نہیں ہے۔

وقال بعضُ بنی أسدٍ (الطویل)

اشعار کا پس منظر:

بنو اسد کے دو گروپوں کی ایک کنویں پر لڑائی ہو گئی اور ہر گروپ کا دعویٰ تھا کہ یہ کنواں ہمارا ہے، اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

①..... كَلَّا أَخَوَيْنَا إِنْ يُرْعُ بِدُعِ قَوْمَةٍ ذَوِي جَامِلٍ ذَنُرٍ وَجَيْشٍ غَرَمَرَمٍ

ترجمہ:

دوئوں ہمارے بھائی ہیں اگر ان میں سے کسی ایک کو ڈرایا جائے تو وہ ایسی قوم کو بلائے گا جو زیادہ اونٹوں والی اور بڑے لشکر والی ہے۔

حل لغات:

جَامِلٌ: اونٹوں کا گلہ، ریوڑ (چرواہوں اور مالکوں سمیت) رَجُلٌ جَامِلٌ: اونٹوں والا آدمی۔ ذَنُرٌ: ہرز یا وہ چیز (مصدر کی طرح بطور مفت واحد و جمع کے لئے استعمال ہوتا ہے) بہت زیادہ مال۔ فِی الْحَدِيثِ: ((ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجُورِ))۔ غَرَمَرَمٌ: زبردست، کثیر۔ جَيْشٌ غَرَمَرَمٌ: بھاری لشکر۔ "جَيْشٌ" بیرونی کے لئے "جمع" ہے۔

②..... كَلَّا أَخَوَيْنَا ذُورِجَالٍ كَأَنَّهُمْ أَسْوَدُ الشَّرَى مِنْ كُلِّ أَغْلَبَ ضَمَمٍ

ترجمہ:

دوئوں ہمارے بھائی ایسے آدمیوں والے ہیں جو نرں جنگل کے موٹی گردن والے کاٹنے والے شیروں جیسے ہیں۔

حل لغات :

اغلب: موٹی گردن والا۔ شیر۔ اکثر۔ ضیغم: بڑی باجھوں والا شیر۔ ج: ضیاعِ غم۔

③..... فَمَا الرُّشْدُ فِي أَنْ تَشْتَرُوا بَنِيَكُمْ بَنِيْنَا وَلَا أَنْ تَشْرَبُوا الْمَاءَ بِالْذَّمِّ

ترجمہ:

یہ عقل مندی نہیں کہ تم نعمت کے بدلے سختی خرید لو اور نہ یہ کہ تم پانی کے بدلے خون پیو۔

حل لغات :

الرُّشْدُ: عقل، ہوش، شعور، بلوغ۔ ہدایت، راست روی۔ سن بلوغ کو پہنچنا اور اپنے کاموں کو انجام دینے کے لائق ہونا۔ فی القرآن لمجید: لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (۲/۲۵۶)

وقال حريث بن عَنَابِ النَّبْهَانِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

حریث بن عناب نبھانی ہے (متوفی ۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ اسلامی شاعر ہیں۔ بنو اسد بن خزیمہ کو خطاب کرتے ہوئے شاعر نے یہ اشعار کہے۔

①..... تَعَالَوْا أَفَاجِرُكُمْ أَأَغْيَا وَفَقْعَسَ إِلَى الْمَجْدِ أَذْنَى أَمْ عَشِيرَةُ حَاتِمِ

ترجمہ:

آؤ میں تم سے فخر میں مقابلہ کرنا ہوں کیا اعیاء اور فقعس عظمت کے زیادہ قریب ہیں یا حاتم کا قبیلہ۔

نوٹ:

اعیاء اور فقعس دونوں طریف بن عمرو کی اولاد ہیں، اور یہ بنو اسد بن خزیمہ کے دو قبیلے ہیں، اور حاتم کے قبیلے سے مراد عمرو بن غوث کی اولاد ہیں۔

②..... إِلَى حَكَمٍ مِنْ قَيْسِ عَمِلَانَ فَيَصِلُ وَأَخْرَ مِنْ حَمَى رَبِيعَةَ عَالِمِ

ترجمہ:

آؤ قیس بن عیلان کے فیصلہ کرنے والے حکم کی طرف اور دوسرے ربیعہ کے دونوں قبیلوں کے عالم کی طرف۔

حل لغات :

حَكَمَ: اسم باری تعالیٰ۔ حاکم۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأَفْغِيرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا﴾ (۱۱۴/۶) ثالث، سرچ۔ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْتَغُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا﴾ (۳۵/۳)

③..... ضَرْبُنَاكُمْ حَتَّىٰ إِذَا قَامَ مَيْلُكُمْ ضَرْبُنَا الْعِدَىٰ عَنْكُمْ بِيضِ صَوَارِمٍ

ترجمہ:

ہم نے تمہیں مارا یہاں تک کہ جب تمہارا ٹیڑھا پن درست ہو گیا تو ہم نے دشمنوں کو تم سے کاٹنے والی سفید تلواروں کے ساتھ دور کیا۔

حل لغات :

مَيْلٌ: کجی، ٹیڑھ، جھکاؤ، توجہ، رغبت، میلان، رجحان۔ صَوَارِمٌ: مف: صَارِمٌ: سَيفٌ صَارِمٌ: تیز کاٹنے والی تلوار۔ رَجُلٌ صَارِمٌ: بہادر۔ مستقل مزاج آدمی۔ عربی مقولہ ہے: "لِكُلِّ صَارِمٍ نَبْوَةٌ وَلِكُلِّ جَوَادٍ كَبْوَةٌ وَلِكُلِّ غَالِمٍ هَفْوَةٌ"۔ ہر تلوار کبھی اچٹ جاتی ہے، ہر گھوڑا کبھی ٹھوکر کھاتا ہے اور ہر عالم سے کبھی لغزش ہوتی ہے۔

④..... فَحُلُّوْا بِاُكْنٰفِیْ وَاكْنٰفِ مَعْشَرِیْ اَكُنْ حِرْزُكُمْ فِی الْمَاقِطِ الْمُتَلٰحِمِ

ترجمہ:

لہذا تم میرے اور میرے قبیلے کے پہلو میں اتر آؤ میں تنگ میدان جنگ میں تمہارا محافظ بنوں گا۔

حل لغات :

حِرْزٌ: محفوظ مقام، حفاظت گاہ، قلعہ۔ ذریعہ حفاظت۔ تعویذ، بچاؤ کا ذریعہ۔ حصہ۔ ج: اُحْرَازٌ. الْمَاقِطُ: تنگ میدان جنگ۔ ج: مَاقِطٌ.

⑤..... لَقَدْ كَانَ أَوْصَانِي أَبِي أَنْ أُضِيفَ كُمْ إِلَيَّ وَأَنْهَىٰ عَنْكُمْ كُلَّ ظَالِمٍ

ترجمہ:

تحقیق میرے باپ نے مجھے وصیت کی تھی کہ تمہیں اپنے ساتھ ملا لوں اور تم سے ہر ظالم کو دور کر دوں۔

حل لغات:

أُضِيفَ: أَضَافَ إِلَيْهِ: مَآءٌ هُوَ كَسِيَ كَاسَهُارَ الْيَمِّ الشَّيْءَ إِلَيْهِ: مَلَأْنَا، شَاطِلَ كَرْنَا، أَضَافَهُ كَرْنَا، بَرَحَانَا، مَنْسُوبٌ كَرْنَا، حَوَالَهُ دِينَا، فَلَانَا: مَدَدُ كَرْنَا، پَنَاهُ دِينَا۔ مِهْمَانُ بَنَانَا، ضِيَافَتُ كَرْنَا۔ فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیدِ: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ﴾ (۲۴/۵۱) عربی مقولہ ہے: "إِذَا ضَافَكَ مَكْرُوءَةٌ فَاقْرِهِ صَبْرًا": جب مصیبت مہمان ہو تو صبر سے اس کی ضیافت کر۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ كُنَيْفٍ النَّبْهَانِيُّ (الطویل)

شاعر کا نام:

ابراہیم بن کنیف نبہانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

①..... تَعَزُّ فَإِنَّ الصَّبْرَ بِالْحُرِّ أَجْمَلُ | وَلَيْسَ عَلَى رَيْبِ الزَّمَانِ مَعْوَلُ

ترجمہ:

اے نفس! تو صبر کر بے شک صبر معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب ہے اور حوادثِ زمانہ پر کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔

حل لغات:

مَعْوَلُ: مَفْع. (تَفْعِيل) عَوَّلَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ: بَهْرَسَهُ كَرْنَا، اعْتَمَدَ كَرْنَا۔ كَسَى سَعْدُ دُجَاهَنَا۔

②..... فَلَوْ كَانَ يُغْنِي أَنْ يُرَى الْمَرْءُ جَارِعًا | لِحَادِثَةٍ أَوْ كَانَ يُغْنِي التَّذَلُّ

ترجمہ:

اگر انسان کو مصیبت کے وقت بے صبری کرتے ہوئے دیکھا جانا یا ذلیل ہونا نفع دیتا۔

حل لغات:

جَارِعًا: فَا. جَزِعَ (س) جَزَعًا: گھبرا جانا، کسی آفت و تکلیف سے گھبرانا، بے برداشت ہونا، مایوس ہونا، پریشان ہونا، بے تاب ہونا، ڈرنا۔

③..... لَكَانَ التَّعَزُّيُّ عِنْدَ كُلِّ مُلِمَّةٍ | وَنَائِبَةُ بِالسُّحْرِ أَوْلَى وَأَجْمَلُ

ترجمہ:

تب بھی ہر مصیبت اور مشکل کے وقت صبر کرنا معزز انسان کیلئے زیادہ مناسب اور اچھا ہوتا۔

④..... فَكَيْفَ وَكُلٌّ لَيْسَ يَعْدُو حِمَامَهُ وَمَا لِمُرِيٍّ عَمَّا قَضَى اللَّهُ مَزْحَلٌ

ترجمہ:

صبر کیسے اچھا نہ ہوتا جبکہ کوئی بھی اپنی موت سے بچ نہیں سکتا اور انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے کوئی مفر نہیں۔

حل لغات:

يَعْدُو: عَدَى (ن) عَدَوًا: دوڑنا۔ حِمَامٌ: موت کا فیصلہ۔ قَسَمْتُ: موت۔ مَزْحَلٌ: الگ رہنے کی جگہ۔ کبھی یہ مصدر بھی ہوتا ہے۔ زَحَلَ عَنْ مَكَانِهِ (ف) زَحَلًا: اپنی جگہ چھوڑنا، ہٹنا، دور ہونا۔

⑤..... فَإِنْ تَكُنِ الْإِيَّامُ فِينَا تَبَدَّلَتْ بِنُغْمِي وَبُؤْسِي وَالْحَوَادِثُ تَفْعَلُ

ترجمہ:

اگر دن ہم میں خوش حالی اور تنگ دستی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں اور حوادث وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔

حل لغات:

نُغْمِي: آرام۔ آسودہ حالی۔ مال۔ بُؤْسِي: بُؤْس (س) بُؤْسًا: سخت حاجت مند ہونا۔

⑥..... فَمَا لَيْتَ مِنَّا قَنَاءَ صَلِيْبَةٍ وَلَا ذَلَّتْنَا لِتِي لَيْسَ تَجْمَلُ

ترجمہ:

تو انہوں نے ہمارے مضبوط نیزے نرم نہیں کر دیئے اور نہ ہی ہمیں ناز یا حرکت سے ذلیل کیا ہے۔

مطلب:

”قَنَاءَ صَلِيْبَةٍ“ کنایہ ہے عزت و طاقت سے یعنی کتنی ہی سخت مصیبتیں کیوں نہ آئیں ہماری طاقت اور شان و شوکت ماند نہیں پڑتی اور ہماری گردن کٹ تو سکتی ہے لیکن جھک نہیں سکتی۔

⑦..... وَلَكِنْ رَحَلْنَاهَا نَفُوسًا كَرِيْمَةً نُحْمَلُ مَا لَا يُسْتَطَاعُ فَتَحْمِلُ

ترجمہ:

لیکن ہم نے ان مصیبتوں کو ایسے نفوسِ عظیمہ پر ڈال دیا جن پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جائے تو برداشت کر لیتے ہیں۔

⑧..... وَقَلْنَا بِحُسْنِ الصَّبْرِ مِنَّا نَفُوسَنَا فَصَحَّتْ لَنَا الْأَعْرَاضُ وَالنَّاسُ هَزُلُ

ترجمہ:

ہم نے مہربانوں سے اپنی جانوں کی حفاظت کی لہذا ہماری عزتیں صحیح ہیں اور لوگ کمزور (ذلیل) ہو گئے۔

حل لغات:

الاعراض: مف: المعرض: بدن۔ جان، نفس۔ آبرو۔ نسبی شرافت۔ کسی بھی قسم کی بے۔ بڑا بادل، زبردستی۔ گھٹا۔ شاداب وادی۔

وقال آخر (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے کسی معاملہ میں اپنی قوم سے مدد طلب کی لیکن اس کی قوم نے مدد کرنے سے انکار کر دیا، شاعر مقصود کے حصول میں کامیاب ہو گیا تو اس موقع پر یہ اشعار کہے۔

① وَكَمْ دَهْمَتْنِي مِنْ حَطُوبٍ مُلِمَّةٍ صَبَرْتُ عَلَيْهَا أَلَمْ أَتَجِدْ

ترجمہ:

اور کتنی ہی بڑی بڑی مصیبتیں اچانک مجھ پر آ پڑیں میں نے ان پر صبر کیا اور پھر ڈرا بھی نہیں۔

حل لغات:

دهمتی: دهمته الامر (ف، س) دهمما: اچانک آ پڑنا۔

② فَأَذْرَكْتُ نَارِي وَالَّذِي قَدْ فَعَلْتُمْ قَلَابِدُ فِىْ أَعْنَاقِكُمْ لَمْ تُقْطِعْ

ترجمہ:

میں نے تو اپنا انتقام لے لیا اور جو کچھ تم نے کیا ہے وہ تمہاری گردنوں میں ایسے ہار ہیں جو ٹوٹ نہیں سکتے۔

حل لغات:

قَلَابِدُ: مف: الْقِلَادَةُ: ہار، ایکس۔ انعامی تہنیت۔ نایاب شایا جاتا ہے۔ جالور کے ٹکے کا پیر۔ أَعْنَاقُ: مف: العنق: گردن۔ فی القرآن المجید: ﴿كُلُّ إِنْسَانٍ لِّزَمْنَهُ طَائِرَةٌ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا﴾ (۱۳/۱۷) سر اور جسم کے درمیان کا جوڑ۔ (مذکر ہے اور کبھی کبھی مؤنث آتا ہے)

وقال عُوَيْفُ الْقَوَافِي

شاعر کا نام:

عویف بن معاویہ بن عقبہ ہے (متوفی ۱۰۰ھ/۷۱۸ء)، یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کی ہمشیرہ عیینہ بن اسماء بن خارجہ کی بیوی تھی، جب عیینہ نے اسے طلاق دی تو عویف قوافی اس پر ناراض ہوئے پھر کسی وجہ سے حجاج نے عیینہ کو گرفتار کر دیا، جب عویف قوافی کو گرفتاری کا علم ہوا تو اس نے حسرت و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

① ذَهَبَ الرُّقَادُ فَمَا يُحْسُ رُقَادُ مِمَّا شَجَاكَ وَنَامَتِ الْعُودُ

ترجمہ:

میری رات کی نیند اڑ گئی اور نیند کا احساس تک نہ رہا اس خبر کی وجہ سے جس نے تجھے غمگین کر دیا اور عیادت کرنے والے سو گئے۔

حل لغات:

الرُقَادُ: رات کی نیند۔ آرام۔ موت۔ سکون۔ منداپن۔ شَجَاكَ: شَجَاهُ الامرُ (ن) شَجَوَا: غمگین کرنا۔ الْعُودُ: فَا. مَف: غَائِد: عیادت کرنے والے۔

② خَبَرُ أَتَانِي مِنْ عِيْنَةٍ مُوجِعْ كَاذْتُ عَلَيْهِ تَصْدُغُ الْأَكْبَادُ

ترجمہ:

عیینہ کے بارے میں مجھے ایسی دردناک خبر معلوم ہوئی قریب تھا کہ اس سے جگر پارہ پارہ ہو جائیں۔

حل لغات:

تَصْدُغُ: پھٹنا (لیکن الگ نہ ہونا) جگہ جگہ سے پھٹنا، شکاف پڑنا، دراڑ پڑنا۔ فی القرآن المجید: ﴿لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْنَاهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ﴾ (۲۱/۵۹)

③ بَلَغَ النُّفُوسَ بَلَاءٌ هَ فَكَانَنَا مَوْتُنِي وَفِينَا الرُّوحُ وَالْأَجْسَادُ

ترجمہ:

اس کی سختی جانوں کو پہنچی تو مردوں کی طرح ہو گئے؛ حالانکہ ہم میں روح اور خون موجود ہیں۔

④..... يَرْجُونَ عَشْرَةَ جَدْنَا وَلَوْ أَنَّهُمْ لَا يَدْفَعُونَ بِنَا أَلْمَازَةً بَادُوا

ترجمہ:

وہ ہماری شان و شوکت ختم ہونے کے متمنی ہیں؛ حالانکہ اگر وہ ہمارے ذریعے مصیبتیں دور نہ کریں تو ہلاک ہو جائیں۔

حل لغات:

عَشْرَةَ: لغزش۔ بَادُوا: بَادَ (ض) بَيَّأَ: ہلاک ہو جانا، ختم ہو جانا۔ سورج غروب ہونا۔

⑤..... لَمَّا أَتَانِي مِنْ عُيُنَةٍ أَنَّهُ أَمْسَى عَلَيْهِ تَظَاهَرُ الْأَقْيَادُ

ترجمہ:

جب مجھے عینہ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ تہہ بہ تہہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے۔

⑥..... نَخَلْتُ لَهُ نَفْسِي النَّصِيحَةَ أَنَّهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ تَذْهَبُ الْأَحْقَادُ

ترجمہ:

تو میری جان نے اس کے لئے خیر خواہی کو خالص کر دیا؛ کیونکہ تکالیف کے وقت کینے ختم ہو جاتے ہیں۔

حل لغات:

نَخَلْتُ: نَخَلَ شَيْءٌ (ن) نَخَلًا: چھاننا۔ صاف کرنا۔

⑦..... وَذَكَرْتُ أَيُّ فَتَى يَسُدُّ مَكَانَهُ بِالرَّفْدِ جِئْنَ تَقَاصِرُ الْأَرْفَادُ

ترجمہ:

میں نے یاد کیا کہ کون سا نوجوان مدد کرنے میں اس کے قائم مقام ہوگا جب مددیں کم پڑ جائیں گی۔

حل لغات:

يَسُدُّ: سَدَّ الشَّيْءُ (ض) سَدًّا: سیدھا اور درست ہونا۔ فَلَانٍ: قول و فعل کا صحیح روش پر ہونا، قول و فعل

ت ہونا، صاحب الرائے ہونا، درست کار ہونا۔ الرفض: الرفض: عطية، خشش، انعام۔ فی القرآن المجید
 ﴿لَا تُقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ هُمْ أَرْفَقُ دَرَجَةً﴾ (۹۹/۱۱) امداد۔ ج: أَرْفَقَ وَرَفُودٌ.

وَلَمَّا يَهَيِّئْ لَنَا كَرَائِمَ مَالِهِ وَلَمَّا إِذَا عَانَا إِلَى مَقَادٍ

ترجمہ:

اور کون ہے جو ہمارے لئے اپنا عمدہ مال خرچ کرے اور کون ہے کہ جب ہم اس کے پاس جائیں تو ہمیں نفع دے۔

وَقَالَ بَشْرُ بْنُ الْمَغِيرَةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام بشر بن مغیرہ بن مہلب بن ابی صفرہ ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا چچا مہلب خراسان اور بختان کا امیر تھا اور شاعر کا باپ مغیرہ اور اس کا چچا زاد بھائی یزید بن مہلب کلیدی
 عہدوں پر فائز تھے شاعر نے ان سے اپنے لئے منصب طلب کیا لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں کی تو اس موقع پر شاعر نے
 شکوہ کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

① جَفَانِي الْأَمِيرُ وَالْمَغِيرَةُ قَدْ جَفَا وَأَمْسَى يَزِيدُ لِي قَدْ أَوْرَ جَانِيَهُ

ترجمہ:

امیر نے مجھ سے جفا کیا اور مغیرہ نے بھی ظلم کیا اور یزید نے بھی مجھ سے پہلو تہی کی۔

محلِ حمل:

جفا: جفا فلاناً وعلیه: (ن) جفاء: منہ پھیرنا۔ بے تعلق ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿فَأَمَّا الزُّنُذُ﴾ (۱۳/۱۷) امداد۔ ج: أَوْرَ، عَنْهُ: ہٹنا، منحرف ہونا، کنارہ کش ہونا۔

② وَكَلَّهْمُ قَدْ نَالَ شِبَعًا لِبَطْنِهِ وَشَبُعُ الْفَتَى لَوْمْ إِذَا جَاعَ صَاحِبُهُ

ترجمہ:

ان سے نے شکم سیری کر لی اور نو جوان کا سیر ہونا ملامت ہے جبکہ اس کا ساتھی بھوکا ہو۔

حل لغات:

شَبَعٌ: الشَّبَعُ مِنَ الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ: شَكْمٌ يَاطْبَعُ سِرَّكَ دِينَ وَالِي حِزِّهِ، آسُودَگِی۔

③..... قَبَا عَمَّ مَهْلًا وَاتَّخِذْنِي لِنُوبَةٍ تَنْوُبُ فَإِنَّ الدَّهْرَ جَمٌّ عَجَائِبُهُ

ترجمہ:

اے چچا! نرمی کیجئے اور آنے والی مصیبت کے لئے مجھے تیار کیجئے بے شک زمانے کے حوادث کثیر ہیں۔

نوٹ:

”تَنْوُبُ“ شرح مرزوقی میں ہے ”تِلْمٌ“ اور ”عَجَائِبُهُ“ کی جگہ ”نَوَائِبُهُ“ ہے۔ (شرح مرزوقی، ج ۱، ص ۱۹۳،

بیروت)

حل لغات:

جَمٌّ: ہر چیز کی زیادتی۔ فی القرآن المجید: ﴿وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا﴾ (۲۰/۸۹) ج: جَمَامٌ

وَجُمُومٌ.

④..... أَنَا السَّيْفُ إِلَّا أَنْ لِسَيْفٍ نُبُوَّةٌ وَمِثْلِي لَا تَنْبُو عَلَيْكَ مَضَارِبُهُ

ترجمہ:

میں تلوار ہوں مگر تلوار خطا کرتی ہے لیکن مجھ جیسی تلوار کی ضربیں تجھ سے خیانت نہیں کریں گی۔

حل لغات:

نُبُوَّةٌ: نَبَا الشَّيْءِ (ن) نُبُوَّةٌ: کسی چیز کا اپنی جگہ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا۔ السَّيْفُ: تلوار کا نشانے پر نہ لگنا۔ ”لِكُلِّ سَيْفٍ نُبُوَّةٌ“: ہر تلوار کبھی نہ کبھی نشانہ خطا کر جاتی ہے

وقال بعض بني عبد شمس من فقّيس (البيسط)

①..... يَا أَيُّهَا الرَّاكِبَانِ السَّائِرَانِ مَعَا قُولَا لِسِنْبِسَ فَلْتَقُطِفْ قَوَافِيهَا

ترجمہ:

اے ایک ساتھ چلنے والے دو سوارو! بنو سنبس سے کہہ دو کہ: اپنے اشعار روک لو۔

حل لغات:

تَقَطَّعَ: قَطَفَ الشَّيْءَ (ض) قَطْفًا: كَثًّا۔

②..... إِنْسى امْرَأٌ مُكْرِمٌ نَفْسِي وَمُسْنِدٌ مِّنْ أَنْ أَقَاذِعَهَا حَتَّى أَجَازِيَهَا

ترجمہ:

بے شک میں صبر و تحمل والا انسان ہوں اپنے نفس کو اس سے دور رکھتا ہوں کہ اسے فحش گوئی کے لئے استعمال کر کے بدلہ چکا دوں۔

حل لغات:

مُسْنِدٌ: فاعل (افتعال) اِتَّأَذَ فلانٌ: سنجیدہ ہونا۔ توقف کرنا۔ آہستگی اختیار کرنا۔ أَقَاذِعُ: (مفاعلة) قَاذَعَهُ: کسی کے ساتھ بدکلامی کرنا، گالی گلوچ کرنا۔

③..... لَمَّا رَأَوْهَا مِنْ الْأَجْزَاعِ طَالِعَةً شُعْطًا فَوَارِسُهَا شُعْطًا نَوَاصِيَهَا

ترجمہ:

جب انہوں (بنو سنبس) نے گھوڑوں کو وادیوں کے موڑوں سے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ ان کے شہسواروں کے بال بکھرے ہوئے اور پیشانیاں پراگندہ ہیں۔

حل لغات:

الْأَجْزَاعُ: مف: الْجَزُوعُ: سنگ سلیمانی، ماربل، عقیق۔ ایک قیمتی پتھر جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور جس پر مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ وادی کا موڑ، وادی کا بیچ۔ شُعْطًا: مف: أَشْعَتُ: شَبَعُ الشَّعْرِ (م) شُعْطًا: بالوں کا بکھرا ہوا اور غبار آلود ہونا۔

④..... لَا ذُتْ هُنَالِكَ بِالْأَشْعَافِ عَالِمَةٌ أَنْ قَدْ أَطَاعَتْ بَلِيلَ أَمْرِ غَاوِيَهَا

ترجمہ:

تو انہوں نے اسی وقت پہاڑی چوٹیوں میں پناہ لی یہ جانتے ہوئے کہ انہوں نے گمراہ سردار کی اطاعت کی ہے۔

مناشدہ:

اطاع الامر باللیل: ”غلط فیصلہ کرنے“ سے کنایہ ہے؛ کیونکہ عرب کا نیاں تھا کہ جس معاملہ کی منصوبہ بندی

رات کو کی جائے اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

حل لغات:

لَاذَتْ: لَاذَ بِالشَّيْءِ (ن) لَوُذًا: کسی چیز کی پناہ لینا، آڑ لینا، کسی چیز کو ذریعہ تحفظ بنانا، حفاظت حاصل کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (۶۳/۲۳) بفلان: کسی کی حفاظت میں ہونا، کسی سے وابستہ ہونا۔ الْأَشْعَافُ: مف: الشَّعْفَةُ: بلند حصہ، چوٹی۔ سر کے بالوں کی زلف۔ بے انتہاء محبت۔

وقال آخر في ابن له (الطويل)

اشعار کا پس منظر:

شاعر کا بیٹا ”خُذَج“ شاعر کی لونڈی سے تھا اور اس کی بیوی اسے اذیت دیتی تھی تو اسے خطاب کرتے ہوئے خُذَج کی تعریف میں یہ اشعار کہتا ہے۔

①..... لَا تَعْذِلِي فِي خُذَجٍ إِنَّ خُذَجًا وَلَيْسَ عَفْرَيْنَ لَدَى مَوَاءَ

ترجمہ:

اے بیوی! خُذَج کے بارے میں مجھے ملامت نہ کر بے شک خُذَج اور عفرین کے شیر میرے نزدیک برابر ہیں۔

حل لغات:

تَعْذِلِي: عَذَّلَهُ (ن، ض) عَذَّلًا: ملامت کرنا۔

②..... حَمِيْتُ عَلَى الْعُهَّارِ أَطْهَارَ أُمِّهِ وَبَعْضُ الرِّجَالِ الْمُدَّعِينَ غُشَاءَ

ترجمہ:

میں نے اس کی ماں کے طہروں کی زانیوں سے حفاظت کی اور بعض لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں بے کار ہے۔

مطلب:

اس کی ماں اگرچہ لونڈی ہے لیکن اس کے باوجود پاک دامن ہے لہذا بعض لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ خُذَج کسی اور کی اولاد ہے یہ غلط ہے۔

حل لغات:

الْعُھَارُ: فاحشہ: عاهرہ: زانی۔ عَہْرَ (ف) عُھُورًا: بدکار ہونا۔ الْمَرْءَةُ وَالْيَہَا: زنا کرنا۔ غُشَاءُ: کورہ کرکٹ۔ وہ پتے، تنکے اور جھاگ وغیرہ جو سیلاب کے ساتھ بہہ کر آتے ہیں۔ ہانڈی کا جھاگ۔ فی القرآن المجید: ﴿فَجَعَلَهُ غُشَاءً أَحْوٰی﴾ (۵/۸۷) ج: اَغْشَاءُ۔

③..... فَجَاءَتْ بِہِ مَبْطُ الْبَنَانِ کَانَمَا عِمَامَتُهُ بَيْنَ الرَّجَالِ لِوَاءُ

ترجمہ:

تو اس کی ماں نے اسے طویل القامت جنا گویا کہ اس کا عمامہ لوگوں کے درمیان جھنڈا ہے۔

حل لغات:

مَبْطُ: لمبا آدمی۔ سیدھے بال۔ مسلسل بارش۔ مَبْطُ الْأَصَابِعِ: لمبی انگلیوں والا۔ ج: مَبَاطُ۔ لِوَاءُ: جھنڈا، پرچم۔ ج: الْوِیۡۃُ وَالْوِیَاۃُ۔

وقال آخر (الطویل)

①..... رَأَيْتُ رِبَاطًا حِیۡنَ تَمَّ شَبَابُهُ وَوَلَّى شَبَابِي لَيْسَ فِیۡ بَرٍّ عَتَبٌ

ترجمہ:

میں نے رباط کو دیکھا جب اس کی جوانی مکمل ہوئی اور میری جوانی نے پیٹھ پھیر لی کہ اس کی فرمانبرداری میں کوئی کمی نہیں۔

حل لغات:

رباط: شاعر کے بیٹے کا نام ہے۔ بَرٌّ: عطیہ، طاعت، صلاحیت، سچائی۔ عَتَبٌ: سختی، تکلیف دہ بات۔

②..... إِذَا كَانَ أَوْلَادُ الرَّجَالِ حَزَازَةً فَأَنْتَ الْحَلَالُ الْحُلُوُّ وَالْبَارِدُ الْعَذْبُ

ترجمہ:

جب لوگوں کی اولاد درد دل کا باعث ہوتی ہے تو تو ٹھنڈا میٹھا شیریں اچھے اخلاق والا ہوتا ہے۔ علامہ مرزوقی نے دوسرے مصرعے کا ترجمہ یوں کیا ہے: تو تو میٹھے پانی میں ملائے ہوئے شہد کی طرح ہوتا ہے۔

حل لغات:

عذب: میٹھا، شیریں، خوش گوار (کھانا ہو یا پانی)

③..... لَنَا جَانِبٌ مِنْهُ دَمِيثٌ وَجَانِبٌ إِذَا رَامَهُ الْأَعْدَاءُ مُمْتَنِعٌ صَعْبٌ

ترجمہ:

ہمارے لئے اس کا ایک نرم پہلو ہے اور دوسری روکنے والی سخت جانب ہے جب دشمن اس کا اردہ کرے۔

حل لغات:

دَمِيثٌ: صفت۔ نرم مزاج، خوش اخلاق۔ ج: دِمَاثٌ. "مُمْتَنِعٌ" بیروت کے نچے میں "مَرَكَبَةٌ" ہے۔

④..... وَتَأْخُذُهُ عِنْدَ الْمَكَارِمِ هِزْءٌ كَمَا اهْتَزَّتْ تَحْتَ الْبَارِحِ الْغُصْنُ الرُّطْبُ

ترجمہ:

اور اچھے کارناموں کے وقت خوشی و شادمانی اسے اس طرح آلتی ہے جس طرح تر ٹہنی گرم ہوا میں ہلتی ہے۔

حل لغات:

بیروت کے نچے میں لفظ "تَحَتْ" نہیں ہے اور یہ سہو ہے۔ الْبَارِحِ: موسم گرما کی گرم ہوا۔ گزرا ہوا وقت۔
 الْبَارِحَةُ: گزشتہ رات۔ الْغُصْنُ: ٹہنی، شاخ (پتلی ہو یا باریک) ج: غُصُونٌ وَغُصَانٌ. الرُّطْبُ: نرم و نازک، ترو
 تازہ، تر، ج: رُطْبٌ وَرُطْبٌ. الرُّطْبُ: ترو تازہ گھاس یا سبزی یا پودے وغیرہ۔ الرُّطْبُ: پکی ہوئی تازہ کھجور۔

وقال آخرُ (الطويل)

شاعر کا نام:

عبد الصمد بن معذل یا حسین بن مطیر ہے۔

①..... وَفَارَقْتُ حَتَّى مَا أَبَالِي مِنَ النَّوَى وَإِنْ بَانَ جِرَانٌ عَلَيَّ كِرَامٌ

ترجمہ:

میں جدا ہوا یہاں تک کہ اب میں جدائی کی پرواہ نہیں کرتا اگرچہ مجھ پر سخاوت کرنے والے پڑوسی جدا ہو جائیں۔

②..... فَقَدْ جَعَلْتُ نَفْسِي عَلَى النَّأْيِ تَنْطَوِي وَعَيْنِي عَلَى فَقْدِ الْحَبِيبِ تَنَامٌ

ترجمہ:

تحقیق میری جان جدائی کی عادی ہو چکی ہے اور میری آنکھ محبوب کی عدم موجودگی کے باوجود سو جاتی ہے۔

حل لغات:

تَنْطَوِي: (انفعال) انطوی: لپٹنا، طے ہونا۔ علی کذا: مشتمل ہونا، ایک شے کو اپنے اندر لئے ہوئے ہونا۔
الْحَبِيبُ: محبوب، دوست، عاشق۔ ج: أَحِبَّاءُ وَأَحِبَّةٌ. "فَقَدْ الْحَبِيبُ" شرح مرزوقی میں "فَقَدْ الصَّدِيقُ" ہے۔

وقال آخر (البسيط)

①..... رُوْعْتُ بِالْبَيْنِ حَتَّى مَا أَرَا عِلَّةً وَبِالْمَصَائِبِ فِي أَهْلِي وَجِيرَانِي

ترجمہ:

میں جدائی اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں پر مصیبت سے ڈرایا گیا یہاں تک کہ میں نے ڈرنا چھوڑ دیا۔

مطلب:

اب میں مصائب کا خوگر ہو چکا ہوں لہذا اب مجھے کوئی اندیشہ نہیں۔

حل لغات:

رُوْعَةُ: (تفعیل) ڈرانا، گھبرادینا۔ "رُوْعْتُ" بیروت کے نسخہ میں "فَزَعْتُ" ہے۔

②..... لَمْ يَتْرُكِ الذُّهْرُ لِي عِلْقًا أَضْنُ بِهِ إِلَّا اصْطَفَاهُ بَنَايَ أَوْ يَهْجُرَانِ

ترجمہ:

زمانے نے کوئی بھی ایسی نفیس چیز نہیں چھوڑی جس میں کنجوسی کروں مگر اسے دوری اور جدائی کے لئے منتخب کر لیا۔

حل لغات:

عِلْقًا: ہر عمدہ چیز جو دل کو لگے۔ أَضْنُ: ضُنُّ بِهِ وَعَلَيْهِ (س) ضُنًا: انتہائی کنجوس اور بخیل ہونا۔ اصْطَفَاهُ: (الفعال) برتری و برگزیدگی عطا کرنا۔ اپنے لئے خاص کرنا، منتخب کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ (۳۳/۳) ہجْرَانُ: مص. هَجَرَ الشَّيْءَ (ن) هَجْرَانُ: چھوڑنا، اعراض کرنا۔ ﴿وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا﴾ (۱۰/۷۳)

وقال طُفَيْلُ الْغَنَوِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف :

شاعر کا نام طفیل بن عوف یا طفیل بن کعب غنوی ہے (۱۳ھ/۶۱۰ء) یہ جاہلی شاعر ہے۔

①..... وَمَا أَنَا بِالْمُسْتَنْكَرِ الْبَيْنِ إِنِّي بِذِي لَطْفٍ الْجِيرَانِ قَدَمًا مُفْجَعٌ

ترجمہ:

میں جدائی سے ناواقف نہیں؛ کیونکہ میں تو عرصہ دراز سے مہربان پڑوسیوں کی وجہ سے درد پہنچایا جا رہا ہوں۔

حل لغات:

المستكر: فا (استفعال) استتكر الامر: ناپسند کرنا، مذمت کرنا، اظہار نفرت کرنا، برا سمجھنا۔

②..... جَدِيرٌ بِهِ مِنْ كُلِّ حَتَّى صَحِبْتَهُمْ إِذَا أَنَسَ عَزًّا سَلَى تَصَدَّعُوا

ترجمہ:

میں ہر اس قبیلے سے جدائی کے لائق ہوں جس کے ساتھ میں رہا ہوں؛ کیونکہ جب وہ مانوس ہو کر مجھے پیارے ہو جاتے ہیں تو جدا ہو جاتے ہیں۔

نہ جانے کونسا آسیب دل میں بستا ہے
کہ جو بھی ٹھہرا وہ آخر مکان چھوڑ گیا

③..... وَأَنِّي بِالْمَوْلَى الَّذِي لَيْسَ نَافِعِي وَلَا ضَائِرِي فَقْدَانُهُ لَمَمْعٌ

ترجمہ:

اور اب مجھے چچا کے اس بیٹے سے نفع پہنچایا جا رہا ہے جس کا وجود میرے لئے نافع ہے نہ ہی اس کا گم ہونا نقصان دہ ہے۔

حل لغات:

ضائر: فا. ضارہ کذا (ض) ضيرًا: نقصان پہنچانا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالُوا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ﴾ (۵۰/۲۶)

وقال الراعي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبید بن حصین ہے (متوفی ۹۰ھ/۷۰۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، انہیں راعی کا لقب اس لئے ملا کہ انہوں نے اونٹوں کے بارے میں کثرت سے اشعار کہے ہیں۔

① وَقَدْ قَادَنِي الْجَيْرَانُ حِينًا وَقَدُّتُهُمْ وَفَارَقْتُ حَتَّى مَا تَجِنُ جَمَالِيَا

ترجمہ:

تحقیق ایک وقت تک پڑوسیوں نے مجھے کھینچا اور میں نے بھی انہیں کھینچا اور میں ایسا جدا ہوا کہ میرے اونٹوں کو ملاقات کا شوق نہیں رہا۔

حل لغات:

تَجِنُ: حَنُ (ض) حِينًا: آواز نکالنا۔ حَنَبِ النَّاقَةِ: اونٹنی کا اپنے بچے کے اشتیاق میں آواز نکالنا۔

② رَجَاؤُكَ أُنْسَانِي تَذَكُّرًا خَوْتِي وَمَالُكَ أُنْسَانِي بِوَهْبَيْنِ مَالِيَا

ترجمہ:

تجھ سے وابستہ امیدوں نے مجھے میرے بھائیوں کا تذکرہ بھلا دیا اور تیرے مال نے مجھے مقام وہبین میں پڑا ہوا میرا مال بھلا دیا۔

حل لغات:

رَجَاؤُ: مص. رَجَاءُ (ن) رَجَاءُ: امید کرنا، امید رکھنا، توقع رکھنا، درخواست کرنا۔ وَهْبَيْنِ: ایک مقام کا نام ہے۔

وقال آخر (المتقارب)

① وَإِنَّا لَتَصْبِحُ أَشْيَافُنَا إِذَا مَا اضْطَبَحْنَ يَوْمَ مَفُوكَ

ترجمہ:

ہے شک خون بہانے کے دن جب ہماری تلواریں شراب صبح پی لیتی ہیں۔

حل لغات:

سَفُوكٌ: بہت خون گرانے والا۔

②..... مَنَابِرُهُنَّ بَطُونُ الْأَكْفِ وَأَعْمَادُهُنَّ رُؤُوسُ الْمُلُوكِ

ترجمہ:

توان کے منبر تھیلیوں کے اندرونی حصے ہوتے ہیں اور ان کے نیام بادشاہوں کے سر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

مَنَابِرُ: مف: الْمَنَبَرُ: بلند جگہ جس پر خطیب خطبہ یا واعظ مسجد میں وعظ دے۔ أَعْمَادُ: وُعُودُ: مف: الْعِمْدُ: تلوار کی میان۔

وقال آخر (البسيط)

شاعر کا نام:

ابراہیم بن عباس الصُولی ہے۔

①..... لَا يَمْنَعُكَ خَفْضُ الْعَيْشِ فِي دَعَا نَزُوعُ نَفْسٍ إِلَى أَهْلِ وَأَوْطَانِ

ترجمہ:

ہرگز تجھے گمروالوں اور وطن کی یاد عیش و راحت میں خوش گوار زندگی گزارنے سے نہ روکے۔

حل لغات:

خَفْضُ: آسودہ حالی، خوش حالی۔ عَيْشِ: نشی زین۔ ج: خَفُوضُ: نحویوں کے نزدیک ”جر“۔ دَعَا: سکون، راحت۔ نَزُوعُ: وطن کا مشتاق ہونا۔

②..... تَلْقَى بِكُلِّ بِلَادٍ إِنْ خَلَّتْ بِهَا أَهْلًا بِأَهْلِ وَجَمْرًا بِجَمْرَانِ

ترجمہ:

جس شہر میں بھی ٹو جائے گا تجھے وہاں گمروالوں کے بدلے گمروالے اور پڑوسیوں کے بدلے پڑوسی مل جائیں گے۔

نَصَرَ أَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مَنَا يُصْحَبُونَ ﴿٢١/٢٣﴾ صاف زندگی گزارنا۔ رُبْتُ: رَبُّ الزَّقِّ (ن) رَبًّا: مشک پر کھجور کا شیرہ ملنا تاکہ اس کی بو بہتر ہو جائے اور اس میں گھی وغیرہ رکھا جائے تو خراب نہ ہو۔ الْأَدَمُ: چمڑے کا اندرونی یا بیرونی حصہ۔

③..... وَإِنْ كُنْتَ تَهْوِيْنَ الْفِرَاقَ ظَعِينَتِي فَكُونِي لَهُ كَالذِّئْبِ ضَاعَتْ لَهُ الْغَنَمُ

ترجمہ:

اور اگر تو میری جدائی چاہتی ہے تو اس کے لئے اس بھیڑیے کی طرح ہو جا جس سے بکری گم ہو گئی ہو۔

مطلب:

جب بھیڑیے سے بکری بھاگ جائے تو وہ انتہائی غضبناک ہوتا ہے۔ اس شعر میں بھیڑیا مشبہ بہ اور شاعر کی بیوی مشبہ اور وجہ تشبیہ شدید غصہ ہے۔

حل لغات:

ظَعِينَةٌ: ہودہ، پاکی۔ سواری کا اونٹ یا اونٹنی۔ عورت یا پاکی میں بیٹھی ہوئی عورت، بیوی۔ ج: ظَعَائِنُ۔ الْغَنَمُ: بھیڑ بکریاں (اس لفظ سے اس کا واحد نہیں ہے) ج: أَغْنَامٌ وَغَنُومٌ۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَعَلَى الدِّينِ هَادُوا حَرِّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ﴾ (١٣٦/٦)

④..... وَإِلَّا فَيَسِيرِي مِثْلَ مَاسَارٍ رَاكِبٌ تَجَشَّمَ خُمْسًا لَيْسَ فِي سِيرِهِ أَمَمٌ

ترجمہ:

ورنہ اس سواری کی چال چل جس نے اونٹ کو پانچویں دن پانی پلانے کی تکلیف اٹھائی ہو، اس کی چال میں میانہ روی نہیں۔

حل لغات:

تَجَشَّمَ: (فَعَّل) الامر: کسی کام کی ادائیگی میں تکلیف اٹھانا۔ خُمْسًا: پانچواں حصہ۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَاَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ (٣١/٨) یعنی چادروں کی ایک قسم۔ وہ جنگل جس میں پانی دور ہو اور دشواری کی بنا پر اونٹ پانی کے لئے پانچویں دن آتے ہوں۔ پانی کی پانچویں دن کی باری (یعنی درمیان میں تین دن خالی ہوں) ج: الْخُمَاسُ۔ أَمَمٌ: مقابل۔ قرب، نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح امر۔ درمیانی، معتدل۔

⑤..... وَإِنْ عَرَاذَا إِنْ يُكُنْ ذَا شَكِيمَةٍ تُقَاسِمُهَا مِنْهُ فَمَا أَمْلِكُ الشَّمَّ

ترجمہ:

بے شک اگر تو عرار کی سخت مزاجی سے تکلیف برداشت کرتی ہے تو میں اخلاق کا مالک نہیں۔

حل لغات:

شَكِيمَةٌ: تکبر۔ ظلم کی دادرسی۔ عہد۔ طبیعت۔ مشابہت۔ ذُو شَكِيمَةٍ: خوددار۔ غیرت مند۔ تابع نہ ہونے والا۔ "تُقَاسِمُهَا" ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں "تتلاقینہا" ہے۔ اللَّشِيمُ: مف: الشَّيْمَةُ: عادت، طبیعت۔

⑥..... وَإِنْ عَرَاذَا إِنْ يُكُنْ غَيْرَ وَاضِحٍ فَإِنِّي أَحِبُّ الْجَوْنَ ذَا الْمُنْكَبِ الْعَمَمِ

ترجمہ:

اور بے شک اگر عرار کی رنگت سفید نہیں تو بے شک میں پسند کرتا ہوں ایسے کالے کو جو چوڑے کندھے والا ہے۔

حل لغات:

الْجَوْنُ: کالا۔ سفید۔ روشنی۔ اندھیرا۔ سرخی مائل سیاہی (بہ اضمعاد میں سے ہے) ج: جَوْنٌ. الْعَمَمُ: کثرت و ہجوم۔ ہر مکمل اور عام چیز۔ جس کا فیض عام ہو۔

وقال آخر وهو اسحاق بن خلف (البسيط)

شاعر کا نام:

اسحاق بن خلف ہے اور یہ ابن طبیب سے مشہور تھے (متوفی ۲۳۰ھ/۸۴۵ء)۔

①..... لَوْلَا أُمِيمَةٌ لَمْ أَجْزَعْ مِنَ الْعَدَمِ وَلَمْ أَقَاسِ الدُّجَى فِي جِنْدِسِ الظُّلَمِ

ترجمہ:

اگر امیمہ نہ ہوتی تو میں فقر (شک دہی) سے نہ ڈرتا اور رات کی سخت تاریکیوں میں اندھیروں کی مشقت نہ جھیلتا۔

حل لغات:

الْعَدَمُ: وجود کی ضد۔ مفلسی۔ الْعَدَمُ: فقر۔ الدُّجَى رات کی سیاہی اور تاریکی (بطور صفت بھی مستعمل نہ رہا) لَمْ أَقَاسِ الدُّجَى "بیروت کے نسخے میں" وَلَمْ أَجِبْ فِي اللَّيَالِي "ہے۔

②..... وَزَادَنِي رَغْبَةً فِي الْعَيْشِ مَعْرِفَتِي ذُلُّ الْيَتِيمَةِ يَجْفُوها ذُورُ الرَّجِمِ

ترجمہ:

اور میرے اس علم نے زندگی کی چاہت کو زیادہ کر دیا کہ یتیمہ ذلیل ہو جائے گی اور رشتہ دار اس پر ظلم کریں گے۔

حل لغات:

رَغْبَةً: خواہش، میلان، شوق۔ ج: رَغَبَاتٌ. الْيَتِيمَةُ: وہ بچی جس کا باپ نہ ہو۔ یتیم کی تعریف: الْيَتِيمُ هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الْآبِ؛ لِأَنَّ نَفَقَتَهُ عَلَيْهِ لَا عَلَى الْأُمِّ. وَفِي الْبَهَائِمِ: هُوَ الْمُنْفَرِدُ عَنِ الْأُمِّ؛ لِأَنَّ اللَّبَنَ وَالْأَطْعِمَةَ مِنْهَا. "انسانوں میں "یتیم" وہ ہے جو اپنے باپ سے جدا ہو اس لئے کہ اس کا خرچہ باپ پر ہوتا ہے، ماں پر نہیں ہوتا۔ اور جانوروں میں یتیم وہ ہے جو اپنی ماں سے جدا ہو اس لئے کہ اسے دودھ اور غذا ماں سے میسر آتے ہیں۔

(التعريفات، ص ۱۷۹، دار المنار، بيروت)

③..... أَحَازِرُ الْفَقْرَ يَوْمًا أَنْ يُلِمَّ بِهَا فَيَهْتِكَ السِّتْرَ عَنْ لَحْمٍ عَلَى وَضْمٍ

ترجمہ:

میں محتاجی سے ڈرتا ہوں کہ کسی دن اس پر آنہ پڑے اور پھٹے پر پڑے ہوئے گوشت کا پردہ چاک کر دے۔

حل لغات:

يَهْتِكُ: هَتَكَ السِّتْرَ (ض) هَتَكًا: پردہ ہٹانا۔ پردہ چاک کرنا، پردہ دری کرنا، بے نقاب کرنا، انکشاف کرنا، بدنام کرنا۔ عَرَضُهُ: بے عزتی کرنا۔

④..... تَهْوِي حَيَاتِي وَأَهْوَى مَوْتَهَا شَفَقًا وَالْمَوْتُ أَكْرَمُ نُزَالٍ عَلَى الْحُرُمِ

ترجمہ:

وہ میری زندگی چاہتی ہے اور میں شفقت کرتے ہوئے اس کی موت چاہتا ہوں اور عورتوں کے لئے موت سب سے معزز مہمان ہے۔

حل لغات:

الْحُرُمُ: مف: الْحُرْمَةُ: واجب الرعاية. حق صحبت یا عہدہ و ذمہ داری جس کو پامال کرنا درست نہ ہو۔ عورت۔ بیوی۔ دبدبہ، رعب۔

.....⑤ أَخْشَى فُظَاظَةً عَمَّ أَوْ جَفَاءً أَخ | وَكُنْتُ أَبْقَى عَلَيْهَا مِنْ أَدَى الْكَلِمِ

ترجمہ:

میں چچا کی بد اخلاقی یا بھائی کے ظلم سے ڈرتا ہوں؛ حالانکہ میں تو سخت کلامی سے بھی اس پر ترس کھاتا ہوں۔

حل لغات:

فُظَاظَةٌ: مص. فُظْ (س) فُظَاظَةٌ: بد خلق اور سخت مزاج ہونا۔

وقال آخر وهو حِطَّانُ بْنُ الْمُعَلَّى (السريع)

شاعر کا نام:

حطان بن معلى ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔

.....① أَنْزَلَنِي الدُّهْرُ عَلَى حُكْمِهِ | مِنْ شَامِيخٍ عَالٍ إِلَى خَفْضٍ

ترجمہ:

مجھے زمانے نے اپنے فیصلے کے مطابق بلند و بالا مقام سے پستی کی طرف اتار دیا۔

حل لغات:

شَامِيخٌ: ف.ا.ج: شَوَامِيخٌ. شَمَخَ الْجَبَلُ وَنَحْوُهُ (ف) شَمُوخًا: اونچا ہونا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُمْ مَاءً فُرَاتًا﴾ (۲۷/۷۷)

.....② وَغَالِنِي الدُّهْرُ بِوَفْرِ الْغِنَى | فَلَيْسَ لِي مَالٌ سِوَى عِرْضِي

ترجمہ:

اور مجھے زمانے نے مال کی شرمیت ہلاک کر دیا لہذا اب میرے لئے عزت کے سوا کوئی مال نہیں۔

حل لغات:

غَالٌ: ه (ن) غَوًى: ہلاک کرنا۔ کسی کو بے خبری میں ہلاک کر دینا۔

.....③ أَبْكَانِي الدُّهْرُ وَيَا رَبِّمَا | أَضْحَكُنِي الدُّهْرُ بِمَا يُرْضِي

ترجمہ:

اے میری قوم زمانے نے مجھے رُلا یا اور کبھی میری پسندیدہ چیز دے کر مجھے ہنسایا۔

④..... لَوْلَا بُنَيَاتٌ كَزُغَبِ الْقَطَا رُدُّدُنْ مِنْ بَعْضٍ إِلَى بَعْضٍ

ترجمہ:

اگر قطا پرندے کے چوزوں کی طرح میری چھوٹی چھوٹی بچیاں نہ ہوتیں جو ایک دوسرے پر لوٹا دی جائیں گی۔

حل لغات:

بُنَيَاتٌ: یہ تصغیر ہے بَنَاتٌ کی۔ زُغَبٌ: بٹ تیر کا چوزہ۔ الْقَطَا: مف: الْقَطَاةُ: زمین میں دانہ چکنے والا ایک صحرائی پرندہ، جو اجتماعی طور پر اڑتے ہیں اور دور دراز کے سفر کرتے ہیں، اس کا انڈہ چتکبرا ہوتا ہے۔

⑤..... لَكَانَ لِي مُضْطَرَبٌ وَاسِعٌ فِي الْأَرْضِ ذَاتِ الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ

ترجمہ:

خلائق تو میرے لئے کشادہ زمین میں وسیع و عریض سیرگاہ ہوتی تب تو میرے لئے وسیع و عریض زمین میں (سیر و سفر کیلئے) کشادہ میدان ہوتا۔

حل لغات:

مُضْطَرَبٌ: فا (افتعال) اضْطَرَبَ: مضطرب ہونا، تڑپنا، تھرکنا۔

⑥..... وَإِنَّمَا أَوْلَادُنَا بَيْنَنَا أَكْبَادُنَا تَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ

ترجمہ:

بے شک ہماری اولاد جگر کے ٹکڑے ہیں جو ہمارے سامنے زمین پر پھر رہے ہیں۔

④..... لَوْ هَبَّتِ الرِّيحُ عَلَى بَعْضِهِمْ لَا مَتْنَعَتْ عَيْنِي مِنَ الْغَمَضِ

ترجمہ:

اگر ان میں سے بعض پر سخت ہوا چلے تو میری آنکھ سونے سے انکار کر دیتی ہے۔
ایک مدت سے نہیں سوئی میری ماں دانش
میں نے ایک بار کہا تھا کہ مجھے ڈر لگتا ہے

حل لغات:

الْغَمَضُ: نیند۔

وقال حَيَّانُ بْنُ رَبِيعَةَ الطَّائِي (الوافر)

شاعر کا نام:

حیان بن ربیعہ طائی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

①..... لَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ أَنَّ قَوْمِي ذَوُو جِدٍّ إِذَا لُبِسَ الْحَدِيدُ

ترجمہ:

تحقیق تمام قبائل جانتے ہیں کہ جب اسلحہ پہن لیا جائے تو میری قوم جفاکش ہے۔

حل لغات:

جِدٌّ: روئے زمین۔ نہر کا کنارہ۔ کسی شے کی کثرت و مبالغہ کو بیان کرنے کے لئے جیسے فلانٌ مُحْسِنٌ جِدًّا: وہ بہت زیادہ احسان کرنے والا۔

②..... وَأَنَا نِعَمَ أَجْلَاسُ الْقَوَائِي إِذَا اسْتَعَرَّ التَّنَافُرُ وَالنَّشِيدُ

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم کتنے اچھے اشعار کہتے ہیں جب فخر اور اشعار کی آگ بھڑکے۔

حل لغات:

أَجْلَاسُ: مف: الْجِلْسُ: وہ ٹاٹ یا دری وغیرہ جو اونٹ کے کجاوے یا گھوڑے کی زین کے نیچے نکر سے لگا ہوا ہو۔ ٹاٹ یا دری یا بوریا وغیرہ جسے زمین پر بچھانے کے بعد اس پر عمدہ فرش بچھایا جائے۔ یہ عمدہ نفیس قالین وغیرہ کے نیچے بچھایا جاتا ہے اور اسے ضروری سمجھا جاتا ہے یعنی یہ لازم و ملزوم اور ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ تو شعر میں أَجْلَاسُ کا معنی یہ ہے: کہ ”شعر و شاعری“ ہماری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ اسْتَعَرَّ: (استفعال) اسْتَعَرَّتِ النَّارُ: آگ جلنا۔ الْحَرْبُ: مص. لڑائی کا بھڑکانا۔ التَّنَافُرُ: (تفاعل) تَنَافَرَ الْقَوْمُ: باہم جھگڑنا، باہم فخر کرنا، ایک دوسرے پر بڑائی جتانا۔ النَّشِيدُ: آواز۔ ترنم خیز بلند آواز۔

③..... وَأَنَا نَضْرِبُ الْمَلَحَاءَ حَتَّى تَوَلَّى وَالسُّيُوفُ لَنَا شُهُودٌ

ترجمہ:

اور یہ کہ ہم بڑے لشکروں پر شمشیر زنی کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں اور تلواریں ہماری گواہ ہیں۔

حل لغات:

الْمُلْحَاءُ: سفید و سیاہ رنگ والا بڑا لشکر۔ ج: مُلْحَاوَاتٌ.

وقال الْأَعْرَجُ الْمَعْنِيُّ (مشطور الرجز)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عدی بن عمرو بن سوید ہے۔ اور یہ مخضرمی شاعر ہیں۔

①..... أَنَا أَبُو بَرَزَةَ إِذْ جَدُّ الْوَهْلِ خُلِقْتُ غَيْرَ زُمْلٍ وَلَا وَكْلٍ

ترجمہ:

جب خوف بڑھ جائے تو میں ابو برزہ (مقابلے کے لیے پکارتا) ہوں اس حال میں پیدا ہوا ہوں کہ میں نہ بزول ہوں اور نہ ہی دوسروں پر بھروسہ کرنے والا۔

دیکھ یہ حوصلہ میرا میرے بزول دشمن
تجھ کو لشکر میں پکارا تنہا جا کر

حل لغات:

وَكْلٍ: بزول۔ کند ذہن۔ ایسا بے ہمت آدمی جو کسی کام کو خود نہ کرے بلکہ کسی اور کے ذمے لگا دے۔

②..... ذَا قُوَّةٍ وَذَا شَبَابٍ مُّقْتَبِلٍ لَا جَزَعُ الْيَوْمِ عَلَيَّ قُرْبُ الْأَجَلِ

ترجمہ:

طاقتور، چڑھتی ہوئی جوانی والا ہوں (اسی لئے) آج موت کے قریب ہونے پر بے مبری نہیں کرتا۔

حل لغات:

ذَاقُوَّةٍ: فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ (۵۸/۵۱)

③..... الْمَوْتُ أَحْلَى عِنْدَنَا مِنَ الْقَسَلِ نَحْنُ بَنِي ضَبَّةٍ أَصْحَابُ الْجَمَلِ

ترجمہ:

موت ہمارے نزدیک شہد سے زیادہ میٹھی ہے ہم بنو ضبہ جنگ جمل والے ہیں۔

حل لغات:

الْعَسَلُ: نہ (مذکورہ موت دونوں طرح مستعمل ہے) اس کا اطلاق اس خالص شہد پر بھی ہوتا ہے جو کھیاں اپنے پیٹ سے نکالتی ہیں اور اس پر بھی جو کھجور یا گنے سے بنایا جاتا ہے۔ ج: اَعْسَالٌ. "نَحْنُ بَنِي" بیروت کے نسخے میں "نَحْنُ بَنُو" ہے۔

④..... نَحْنُ بَنُو الْمَوْتِ إِذَا الْمَوْتُ نَزَلَ نَنْعَى ابْنَ عَفَّانٍ بِأَطْرَافِ الْأَسَلِ

ترجمہ:

ہم موت والے ہیں جب موت آجائے ہم ابن عفان کی موت کی خبر نیزوں کی نوکوں سے دے رہے ہیں۔

حل لغات:

الْأَسَلُ: مف: أَسَلَةٌ: پتلی اور لمبی شاخوں والا ایک پودا۔ نیزہ اور ہر تیز اور پتلا لوہا مثلاً تلوار اور چھری وغیرہ۔

⑤..... رُدُّوْا عَلَيْنَا شَيْخَنَا ثُمَّ بَجَلْ

ترجمہ:

ہمارے شیخ کو ہم پر لوٹا دو پھر بس

حل لغات:

بَجَلْ: حرف جواب بمعنی نعم، بمعنی حَسَبَ جیسے بَجَلِي بَجَلِي۔

وقال آخر (الطويل)

①..... دَاوِ ابْنَ عَمِّ السُّوءِ بِالنَّأْيِ وَالْغِنَى كَفَى بِالْغِنَى وَالنَّأْيِ عَنْهُ مَدَاوِيَا

ترجمہ:

پچا کے برے بیٹے کا دوری اور بے رخی سے علاج کر اس سے دوری اور بے رخی علاج کے لئے کافی ہے۔

حل لغات:

مَدَاوِي: فا. (مفاعلة) دَاوَى: بیماری کا علاج کرنا۔

②..... جَزَى اللَّهُ عَنِّي مَحْضًا بِلَايِهِ وَإِنْ كَانَ مَوْلَايَ الْقَرِيبَ وَخَالِيَا

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ محسن کو مجھے اذیت دینے کا بدلہ دے اگرچہ وہ میرا قریبی چچا زاد بھائی اور ماموں ہے۔

③..... يَسْلُ الْبُغْيَ وَالنَّأْيَ أَذْوَاءَ صَدْرِهِ وَيُبْسِدِي التَّدَانِي غِلْظَةً وَتَقَالِيَا

ترجمہ:

بے رخی اور دوری اس کے سینے کی بیماریوں کو نکال دے گی جبکہ قربت سختی اور کینے کو ظاہر کرے گی۔

④..... أَعَانَ عَلَى الدَّهْرِ إِذْ حَكَّ بَرُكُهُ كَفَى الدَّهْرُ لَوْ وَكَلَّتْهُ بِي كَافِيَا

ترجمہ:

جب زمانے نے اپنا سینہ رگڑا تو اس نے میرے خلاف زمانے کی مدد کی، اگر تو اسے مجھ پر وکیل بناتا تو زمانہ ہی کافی تھا۔

حل لغات:

حَكَّ: حَكَّ الشَّيْءُ بِالشَّيْءِ عَلَى الشَّيْءِ (ن) حَكَا: رَغَزَا، كَسَا. بَرُكٌ: سِينَةٌ. اَوْتُنُوكَ: كَالَكَلَمَةِ.

وقال رجل من بني كلب (الوافر)

①..... وَحَنَّتْ نَاقِي طَرِبًا وَشَوْقًا إِلَى مَنْ بِالْحَيْنِ تَشْوِيقِي

ترجمہ:

میری اونٹنی شوق وستی میں سخت روئی، اے اونٹنی! تو سخت رونے سے مجھے کس کی یاد دلا رہی ہے۔

حل لغات:

طَرِبًا: مَص. طَرِبَ مِنْهُ أَوْ لَسَ (س) طَرِبًا: ہلکا ہونا۔ خوشی و مسرت سے جھومنا یا غم کی وجہ سے جھومنا۔ شَوْقًا: مَص. شَاقِي الْحُبِّ إِلَيْهِ (ن) شَوْقًا: شَوْقٌ دَلَالًا۔

②..... فَإِنِّي مِثْلُ مَا تَجِدِينَ وَجِدِي وَلَكِنْ أَصْحَبَتْ عَنْهُمْ قُرُونِي

ترجمہ:

جو ہم فراق تجھے ہے وہ مجھے بھی ہے لیکن میری جان نے ان سے پہلو تہی کر کے دوسرے دوست بنائے ہیں۔

کون عمر بھر کس کا ساتھ دیتا ہے وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں
آخر اس عشق کا آزار تو کم ہوتا تھا شام تک سایہ دیوار تو کم ہوتا تھا

فائدہ:

”أَصْحَبْتُ“ بیروت کے نسخے میں ”أَصْبَحْتُ“ ہے۔

③..... رَأَوْا عَرْشِي تَلَمَّ جَانِبَاهُ فَلَمَّا أَنْ تَلَمَّ أَفْرَدُونِي

ترجمہ:

میری قوم نے دیکھا کہ میری عزت کے دونوں کنارے کند ہو چکے ہیں جب وہ ماند پڑ گئی تو مجھے تنہا چھوڑ دیا۔

حل لغات:

عَرْشٌ: ملک، بادشاہت۔ تحت شاہی، تحت سلطنت۔ فی القرآن المجید: ﴿وَأُوتِيتُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾
وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿(۲۳/۲۷)﴾ اصل و بنیاد، باگ دوڑ۔ ثُلَّ عَرْشُهُ: ہوا کھڑنا، بے عزت ہونا۔ سلطنت کمزور ہونا۔

④..... هَيْئًا لِابْنِ عَمِّ السُّوءِ أَنِّي مُجَاوِرَةٌ بَنِي ثَعْلٍ لَبُونِي

ترجمہ:

میرے برے چچا زاد بھائی کو مبارک ہو کہ میری دودھ دینے والی اونٹنی بنو ثعل کی پڑوسن ہے۔

حل لغات:

لَبُونٌ: وہ جس کے تھنوں میں دودھ اتر آیا ہو۔ ج: لُبْنٌ وَلَبَائِنٌ.

وقال رجلٌ من بني أسدٍ (الطويل)

①..... وَمَا أَنَا بِالنَّكْسِ الدَّنِيِّ وَلَا الدِّي إِذَا صَدَّ عَنِّي ذُو الْمَوْتَةِ أَخْرَبُ

ترجمہ:

میں کمزور، گھٹیا نہیں اور نہ ایسا شخص ہوں کہ جب دوست مجھ سے منہ پھیر لیں تو داویلا کروں۔

حل لغات:

النَّكْسُ: ٹوٹے ہوئے سروالاتیر۔ کمان جس میں شاخ کے سرے کو نچلا حصہ بنائیں۔ کمزور کمینہ بے خبر

آدی۔ پستہ قد۔ کرم و سخاوت میں کوتاہی کرنے والا۔ ج : اُنْكَاسٌ۔

② وَلَكِنِّي إِنْ دَامَ دُمْتُ وَإِنْ يَكُنْ لَهُ مَذْهَبٌ غَنِيْتُ فَلِي عَنْهُ مَذْهَبٌ

ترجمہ:

لیکن میں ایسا شخص ہوں کہ جب تک دوست دوستی پر قائم رہے تو میں بھی قائم رہتا ہوں اور اگر وہ مجھے چھوڑ کر اپنی راہ لے تو میں بھی اسے چھوڑ کر اپنی راہ لیتا ہوں۔

عشق عمروں کی مسافت ہے کسے کیا معلوم کب تک ہم سفری ہم قدمی رہتی ہے

③ أَلَا إِنَّ خَيْرَ الْوَدِّ وَدَّ تَطَوُّعًا لَهُ النَّفْسُ لَا وَدَّ آتَى وَهُوَ مُتَعَبٌ

ترجمہ:

سنو! بہترین دوستی تو وہ ہے جس کے لئے دل آمادہ ہونہ وہ دوستی کہ تنگ دلی سے کی جائے۔

وقال أبو حنبل الطائي (البيسط)

شاعر کا نام:

جاریہ بن مرثعہ ثعلبی ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

① لَقَدْ بَلَانِي عَلَى مَا كَانَ مِنْ حَدَثٍ عِنْدَ اخْتِلَافِ زَجَاجِ الْقَوْمِ سَيَّارُ

ترجمہ:

حوادث زمانہ کے باوجود سیار نے مجھے قوم کی نیزہ زنی کے وقت آزمایا۔

حل لغات:

زَجَاجُ: مف: الزُّجُجُ: نیزہ کے نچلے حصہ کا لوہا۔ کہنی کا سرا۔

② حَتَّى وَفَيْتُ بِهِمَا دُهْمًا مُعَلَّقَةً كَالْقَارِ أَرْدَفَهُ مِنْ خَلْفِهِ قَارُ

ترجمہ:

یہاں تک کہ ان کے بدلے میں نے ایسے بندھے ہوئے سیاہ اونٹ ادا کئے جیسے تہہ تہہ تار کول۔

حل لغات:

دُهْمًا: مف: الْأَدْهَمُ: سیاہ فام، کالا۔ گھر کے پرانے نشانات۔ شعر میں سیاہ اونٹ مراد ہیں۔ قَارُ: ایک سیاہ رنگ

کا مادہ جس کو کشتی وغیرہ پر ملتے ہیں۔ بعض کے نزدیک تارکول کا نام ہے۔ ایک تلخ درخت۔ اَرْدَفَ: (افعال) اَرْدَفَهُ الامرُ: اچانک کوئی بات پیش آنا۔ فلانا: کسی کا تابع ہونا، پچھلا سوار بننا۔

③..... قَدْ كَانَ سَيْرٌ فَخَلُّوا عَنْ حُمُولَتِكُمْ اِنِّى لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْ جَارِهِ جَارٌ

ترجمہ:

تحقیق سفر مکمل ہو چکا ہے، اب تم اپنی سواریوں سے اترو بے شک میں ہر شخص کے پڑوسی کے بدلے پڑوسی ہوں۔

وقال يزيد بن حمار السَّكُونِي يَوْمَ ذِي قَارِ (الْبَسِيطِ)

①..... اِنِّى حَمِدْتُ بَنِي شَيْبَانَ اِذَا حَمَدْتُ يُرَّانُ قَوْمِى وَفِيْهِمْ شُبَّتِ النَّارُ

ترجمہ:

میں نے بنو شیبان کی تعریف کی جب میری قوم کی آگ بجھ گئی اور ان کی آگ روشن تھی۔

②..... وَ مِنْ تَكْرُمِهِمْ فِى الْمَخْلِ اَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُ الْجَارُ فِيْهِمْ اَنَّهُ الْجَارُ

ترجمہ:

اور ان کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ قحط سالی میں ان کا پڑوسی خود کو پڑوسی نہیں سمجھتا۔

حل لغات:

الْمَخْلُ: بارش کا ناپید اور زمین کا گھاس سے خشک ہو جانا۔ دوری۔ سختی۔ ج: مُحُولٌ وَ اَمَحَالٌ: شعر میں قحط

مراد ہے۔

③..... حَتَّى يَكُوْنَ عَزِيْزًا مِنْ نَفُوْسِهِمْ اَوْ اَنْ يُبَيِّنَ جَمِيْعًا وَهُوَ مُخْتَارٌ

ترجمہ:

یہاں تک کہ وہ انہیں اپنی جانوں سے زیادہ پیارا ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ سب سے اپنی مرضی سے جدا ہو جائے۔

④..... كَاَنَّهُ صَدَعَ فِى رَاسِ شَاهِقَةٍ مِنْ دُوْنِهِ لِعِتَاقِ الطَّيْرِ اَوْ كَارٌ

ترجمہ:

گویا کہ وہ بلند پہاڑ کی چوٹی پر بکرا ہے اس کے نیچے عمدہ پرندوں کے آشیانے ہیں۔

مطلب:

مہمان انہیں اتنا عزیز اور پیارا اور ان کی پناہ میں وہ اس طرح محفوظ ہوتا ہے جس طرح پہاڑ کی بلند چوٹی پر رہنے والا شکار سے بے خوف اور محفوظ ہوتا ہے؛ کیونکہ طاقتور پرندوں کے گھونسے بھی اس سے نیچے ہیں یعنی اس تک پرندے بھی نہیں پہنچ سکتے چہ جائیکہ شکاری پہنچے۔ اس شعر میں ”صدع“ مشبہ بہ اور بنوشیان کا مہمان مشبہ اور وجہ تشبیہ حفاظت ہے۔

حل لغات:

صَدْعٌ: چھری سے بدن کا آدمی۔ مضبوط جوان۔ شعر میں پہاڑی جوان بکرا مراد ہے۔ شَاهِقَةٌ: بلند بالا۔ عَتَاقٌ: مف: العَتِيق: پرانا۔ آزاد کردہ غلام۔ کریم۔ عمدہ۔ أَوْكَارٌ: مف: الْوَكْرُ: گھونسلا۔

وقال آخرُ (الطویل)

شاعر کا نام:

افس طائی ہے۔ اور البیان دبیین میں ہے کہ یہ اشعار بکیر بن افس کے ہیں اور یہ اموی دور کے شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

یہ شاعر قحط سالی کے زمانے میں مہلب بن ابی صغرة ظالم بن سراق، امیر عراق (متوفی ۸۳ھ) کے پاس گئے اور انہوں نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور حسن اخلاق سے پیش آئے تو شاعر نے ان کی تعریف کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... نَزَلْتُ عَلَى آلِ الْمُهَلَّبِ شَاتِيَا غَرِيْبًا عَنِ الْاَوْطَانِ فِي زَمَنِ مَحَل

ترجمہ:

میں سردیوں کے موسم میں وطن سے دور قحط سالی کے زمانے میں آل مہلب کا مہمان بنا۔

حل لغات:

بیروت کے نسخوں میں ”شَاتِيَا“ ہے، اسی کے مطابق شعر میں لکھا گیا ہے جبکہ ہمارے ہاں رائج نسخے میں ”شَاتِيَا“ ہے اور یہ سہو ہے۔

②..... لَمَّا زَالَ بَنِي إِكْرَامِهِمْ وَاقْتِفَاءَهُمْ وَالْطَّافُفُهُمْ حَتَّى حَسِبْتُهُمْ أَهْلِي

ترجمہ:

بیشہ مجھ پر ان کی کرم نوازیاں اور خصوصی نوازشیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ میں نے انہیں اپنا خاندان سمجھ لیا۔

وقال جابر بن ثعلب الطائي (الطويل)

①..... وَقَامَ إِلَى الْعَاذِلَاتِ يَلْمُنَنِي يَقُلْنَ لَا تَنفَكْ تَرُحَلُ مَرَحَلًا

ترجمہ:

ملامت کرنے والی عورتیں میرے پاس کھڑی ہو کر ملامت کرتے ہوئے مجھے کہنے لگیں: کیا تو ہمیشہ کجاوا کستار ہے گا؟

②..... فَإِنَّ الْفَتَىٰ ذَا الْحَزْمِ رَامَ بِنَفْسِهِ جَوَاشِنَ هَذَا اللَّيْلِ كَيْ يَتَمَوَّلَا

ترجمہ:

میں نے کہا: بے شک عقلمند نو جوان خود کورات کے درمیان میں پھینکتا ہے تاکہ مال دار ہو جائے۔

حل لغات:

جَوَاشِنُ: مف: جوشن: سینہ۔ زرہ۔ شعر میں درمیان کے معنی میں ہے۔

③..... وَمَنْ يُفْتَقِرُ فِي قَوْمِهِ يَحْمَدِ الْغَنَىٰ وَإِنْ كَانَ فِيهِمْ وَاسِطَ الْغَمِّ مُخَوَّلَا

ترجمہ:

اور جو اپنی قوم میں تنگ دست ہو امیری کی تعریف کرتا ہے اگرچہ نجیب الطرفین ہو۔

④..... يُزْرَىٰ بِعَقْلِ الْبَرِّ قِلَّةَ مَالِهِ وَإِنْ كَانَ أَسْرَىٰ مِنْ رَجَالٍ وَأَخْوَلَا

ترجمہ:

اور مال کی کمی انسان کی عقل کو عیب دار بنا دیتی ہے اگرچہ لوگوں میں وہ سب سے اچھا سردار اور سب سے زیادہ حیلہ کرنے والا ہو۔

حل لغات:

يُزْرَى: (الفعال) آزردی علیہ: عیب لگانا، عتاب کرنا۔

⑤..... كَأَنَّ الْفَتَىٰ لَمْ يَغْرَ يَوْمًا إِذَا اكْتَسَىٰ وَلَمْ يَكْ صُغْلُوْكَأ إِذَا مَا تَمَوَّلَا

ترجمہ:

گویا کہ کسی دن نو جوان تنگ نہیں ہوا جب لباس پہن لے اور کبھی محتاج نہیں ہوا جب مال دار ہو جائے۔

حل لغات:

صعلو کا: فقیر محتاج۔ ج: صغایک۔

⑥ وَلَمْ يَكْ فِي بُؤْسٍ إِذَا بَاتَ نَيْلَةً | يُنَاغِي غَزَا لَا فَاتِرَ الطَّرْفِ أَكْخَلَا

ترجمہ:

گویا کہ نو جوان کبھی تنگ دست نہیں رہا جب ہر نی جیسی نرم و نازک سر کی آنکھوں والی محبوبہ سے بات چیت کرتے ہوئے رات گزارے۔

حل لغات:

بؤس: غربت، تنگ دستی۔ يُنَاغِي: (مفَاعَلَة) نَاغِي فَلَانًا: کسی سے مبہم بات کرنا۔ غَزَا لَا: ہر نی کا بچہ۔ ج: غَزْلَةٌ وَغَزْلَانٌ. فَاتِرٌ: طَرَفٌ فَاتِرٌ بخمار آلود نگاہ۔ أَكْخَلٌ: سرگیں مرد۔ الْكَخْلَاءُ: (مَوْنُث) وہ عورت جس کی آنکھیں بہت سیاہ ہوں۔

⑦ إِذَا جَالِبٌ أَغْيَاكَ فَأَعِمِدْ لِجَالِبٍ | فَإِنَّكَ لَاقٍ فِي بِلَادٍ مُعْوَلَا

ترجمہ:

جب کوئی طرف تجھے عاجز کر دے تو دوسری طرف کا ارادہ کر لے بے شک بہت سے مقامات پر تجھے قابل اعتماد لوگ مل جائیں گے۔

وَقَالَ بَعْضُ بَنِي طِيٍّ (السريع)

① إِنَّ أَدْعَ الشَّعْرَ فَلَمْ أَكْذِبْ | إِذْ أَرَمَ الْحَقُّ عَلَى الْبَاطِلِ

ترجمہ:

اگر میں شعر کہتا چھوڑ دوں تو اُس سے اکتا نہیں گیا، جب حق نے باطل کو کاٹ کر رکھ دیا۔

حل لغات:

لَمْ أَكْذِبْ: اکتدی الحافز: کھدائی کرنے والے کا کھودتے کھودتے سخت زمین تک پہنچنا۔ فَلَانٌ: جنگل میں نکل جانا۔ اصرار کے ساتھ مانگنا، بھیک مانگنا۔ بَخْلٌ وَكِبْوَى کرنا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَأَعْطَى قَلِيلًا وَأَكْثَى﴾ (۵۳/۳۳) خوش حالی کے بعد غریب و مفلس ہونا۔ ناکام رہنا، مقصد حاصل نہ کر سکتا۔ أَرَمَ: عَلَى الشَّيْءِ (ض)

اَزْمَا: منہ میں لیکر زور سے کاٹنا۔

②..... قَدْ كُنْتُ أَجْرِيهِ عَلَى وَجْهِهِ وَأَكْثَرُ الصُّدَّ عَنْ الْجَاهِلِ

ترجمہ:

تحقیق میں اشعار ان کے اسلوب کے مطابق کہتا تھا اور اکثر جاہل سے پہلو تہی کرتا تھا۔

وقال آخر (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام جندب بن عمار ہے، یہ اسلامی شاعر ہیں اور جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔

①..... زَعَمَ الْعَوَازِلُ أَنَّ نَاقَةَ جُنْدَبٍ بِجُنُوبِ خُبَّتِ عُرَيْتٍ وَأُجْمِتِ

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے سمجھا کہ جندب کی اونٹنی صحراءِ خبت کے کنارے سوار کے بغیر کھڑی ہو کر تھکاوٹ دور کر رہی ہے۔

حل لغات:

أُجْمِتِ: (الفعال) أَجَمَ الْإِنْسَانُ وَالْفَرَسُ: تھکان اٹارنا، تازہ دم ہونا۔

②..... كَذَبَ الْعَوَازِلُ لَوْ رَأَيْنَ مُنَاخَنَا بِالقَادِسِيَّةِ قُلْنَ لَجَّ وَجُنُبِ

ترجمہ:

ملامت کرنے والیوں نے جھوٹ بولا، اگر وہ قادسیہ میں ہمارا پڑاؤ دیکھتیں تو کہتیں جندب جنگ میں شریک ہوا اور اونٹنی پاگل ہوگئی۔

حل لغات:

لَجَّ: لَجَّ فِي الْأَمْرِ (ض) لَجَّ: کسی کام میں پڑے یا لگے رہنا۔ لَجَّ فِي الْأَمْرِ (س) لَجَّاجًا: کسی کام میں لگے رہنا، ہٹنے کو تیار نہ ہونا۔ (مَنْ ضَرَّ لَلْجُورِ فِي طُغْيَانِهِمْ يَغْمَهُونَ) (۷۵/۲۳) جُنْتُ: جَنُّ (ض) جَنَّا: عقل رائل ہونا، دیوانہ ہو جانا۔

وقال الراعي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام نمیر عبید بن حصین ہے (متوفی ۹۷ھ) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

..... ① كَفَانِي عِرْفَانُ الْكُرَى وَكَفَيْتُهُ كُلُّوْءُ النُّجُومِ وَالنَّعَاسُ مُعَانِقُهُ

ترجمہ:

”عرفان“ مجھے سونے سے کافی ہوا اور میں ستارے گننے کے لئے اسے کافی ہوا اس حال میں کہ نیند اس سے معانقہ کر رہی تھی۔

مطلب:

عرفان ساری رات سویا رہا، میرے حصے کی نیند بھی اس نے کی اور میں ساری رات بیدار رہا۔

..... ① قَبَاتٌ يُرِيهِ عَرْسَهُ وَبَنَاتِهِ وَبَتٌ أَرِيهِ النُّجُومَ أَيْنَ مَخَافِقُهُ

ترجمہ:

تو اس نے رات اس حال میں گزاری کہ اس کی نیند اسے بیوی اور بیٹیاں دکھا رہی تھی اور میں نے رات اس حال میں گزاری کہ اسے دکھا رہا تھا کہ ستارے کہاں غروب ہوتے ہیں۔

حل لغات:

عِرْسٌ: دلہن۔ ج: اَعْرَاسٌ. مَخَافِقٌ: مف: مَخْفِقٌ غروب ہونے کی جگہ۔

وقال آخرُ (الوافر)

..... ① فَلَسْتُ بِنَازِلٍ إِلَّا أَلَمْتُ بِرَخْلِي أَوْ خِيَّالْتُهَا الْكَدُوبُ

ترجمہ:

میں جہاں بھی قیام کرتا ہوں تو میری منزل میں محبوبہ آ جاتی ہے یا اس کا جھوٹا تصور۔

مطلب:

”أَلَمْتُ بِرَخْلِي“ سے مراد یہ ہے کہ بیداری کی حالت میں محبوبہ کا تصور آ جاتا ہے اور ”خِيَّالْتُهَا الْكَدُوبُ“

سے مراد یہ ہے کہ خواب میں محبوبہ آ جاتی ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۲۲۶)

فائدہ:

شاعر نے ”نازل“ کا مفعول حذف کر دیا ہے؛ کیونکہ مطلب واضح ہے اصل عبارت یوں ہے: ”لا أنزل منزلاً“
جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿فَلَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا﴾ (۱۳/۳۲) یہاں ”العذاب“ محذوف
ہے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۲۲۶)

②..... وَقَدْ جَعَلْتُ قُلُوصَ ابْنَيْ سُهَيْلٍ مِنْ الْأَكْوَارِ مَسْرُتَعَهَا قَرِيبُ

ترجمہ:

سہیل کے دونوں بیٹوں کی اونٹنیاں کجاووں سے اپنی چراگاہ کے قریب ہوئیں۔

حل لغات:

قُلُوص: ٹھکے ہوئے جسم کی جوان اونٹنی (نویں سال کی عمر تک قلو ص اس کے بعد ناقہ کہلاتی ہے) شتر مرغ کا
بچہ۔ ج: قِلاصٌ وَقِلايصُ۔ عرب نو عمر لڑکیوں کو بھی کنایہ قلائص اور قُلُوص کہتے تھے۔ الْأَكْوَارُ: مف: الْكُورُ: لوہار کی
بھٹی، مٹی کی انگیٹھی۔ اونٹ کا کجاوہ۔

③..... كَأَنَّ لَهَا بِرَحْلِ الْقَوْمِ بَوًّا وَمَا إِنَّ طِبْهَا إِلَّا اللَّغُوبُ

ترجمہ:

گویا کہ قوم کی قیام گاہ میں بھوسا بھرا اس کا بچہ ہے؛ حالانکہ تھکاوٹ کے علاوہ اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔

حل لغات:

بَوًّا: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کر دیتے ہیں
تا کہ دودھ دہنے میں آسانی ہو۔ طَبُّ: مہارت اور ہوشیاری۔ ماہر۔ مہربان اور دانا۔ الطَّبُّ: جسمانی و ذہنی علاج۔ فری
اور حسن تدبیر۔ جادو۔ عادت۔ اللَّغُوبُ: مصن. لَغَبٌ (ک) لُغُوبًا: بہت تھکنا۔

بَابُ الْمَرَائِي

مرائی: مف: الْمَرُئِيَّةُ: نوحہ خانی۔ مرثیہ: وہ اشعار یا کلمات جن کے ذریعے مردے پر اظہار غم کیا جائے۔ یہ مصدر مبی بھی ہے، رَتَّى الْمَيِّتِ (ض) رَتَّيَا وَمَرُئِيَّةٌ: مردے پر رونا اور اس کے محاسن بیان کرنا۔

قَالَ أَبُو خِرَاشٍ الْهُذَلِيُّ (الطَوِيلُ)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابو خراش خویلد بن مرہ ہے (متوفی ۱۵ھ/۷۳۶ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، یہ حنین کے دن بڑھا پے کی حالت میں اسلام لائے، عرب کے مشہور شہسواروں میں سے ہیں، یہ ایسے سبک رفتار تھے کہ پیدل گھڑسواروں سے سبقت لے جایا کرتے تھے۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر کے بیٹے ”خراش“ اور بھائی ”عروہ“ دونوں صبح کے وقت سفر میں تھے تو بنو زام اور بنو لہلہ نے انہیں کسی جرم کی پاداش میں گرفتار کر لیا پھر انہوں نے ”خراش“ اور ”عروہ“ کو قتل کرنے یا زندہ چھوڑ دینے میں اختلاف کیا، بنو لہلہ نے عروہ کو قتل کر دیا اور بنو زام کے کسی شخص نے ”خراش“ پر اپنی چادر ڈال کر اسے پناہ دی اس لئے انہوں نے اسے زندہ چھوڑ دیا، جب ”خراش“ نے واپس آ کر اپنے باپ کو مذکورہ واقعہ سنایا تو اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

①..... حَمِدْتُ إِلَهِي بَعْدَ عُرْوَةٍ إِذْ نَجَا خِرَاشٌ وَبَعْضُ الشَّرِّ أَهْوَنُ مِنْ بَعْضِ

ترجمہ:

میں نے عروہ کے بعد اللہ کی حمد کی جب خراش نے نجات پائی اور بعض مصیبتیں بعض سے ہلکی ہوتی ہیں۔

حل لغات:

حَمِدْتُ: حَمِدَهُ (س) حَمْدًا: تعریف کرنا۔ فَلَانًا: شکر یہ ادا کرنا۔ عَرَبِيٌّ مَقُولٌ هُوَ: ”مَنْ اشْتَرَى الْحَمْدَ لَمْ يُغْنِ“ جس نے تعریف خرید لی اسے خسارہ نہ رہا۔

حمد کی تعریف:

الْحَمْدُ هُوَ الثَّنَاءُ عَلَى الْجَمِيلِ مِنْ جِهَةِ التَّعْظِيمِ مِنْ نِعْمَةٍ وَغَيْرِهَا: حمد کسی اچھے وصف پر بطور تعظیم

تعریف کرنا خواہ وہ کسی نعمت کے بدلے میں ہو یا بغیر نعمت کے۔ (التعريفات، ص ۶۷، دار المنار)

②..... فَوَاللّٰهِ مَا اَنْسٰى قَتِيْلًا رَزِيْتُهٖ بِجَانِبِ قَوْسِيْ مَا مَشَيْتُ عَلٰى الْاَرْضِ

ترجمہ:

اللہ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں اس مقتول کو نہیں بھول سکتا جس کی وجہ سے مقام قوسیٰ کے پہلو میں مجھے تکلیف پہنچائی گئی۔

حل لغات:

رَزِيْتُ: رَزَاہُ (ف) رَزَا: مصیبت میں ڈالنا۔ رَزَاہُ: اس پر مصیبت آپڑی۔ قَوْسِيْ: جگہ کا نام ہے۔

③..... عَلٰى اَنْهَا تَغْفُو الْكُلُوْمُ وَاِنَّمَا نُوَكِّلُ بِالْاَدْنٰى وَاِنْ جَلَّ مَا يَمْضٰى

ترجمہ:

اس کے باوجود کہ زخم بھر جاتے ہیں اور ہم قریبی مصیبتوں کے سپرد کئے جاتے ہیں گذشتہ مصیبتیں اگرچہ بڑی ہوں۔

مطلب:

دل کا زخم نئی نئی مصیبتوں سے ہر ابھر رہتا ہے لہذا ایک دن اس مصیبت کو بھی بھول جاؤں گا۔

④..... وَلَمْ اَذِرْ مَنْ اَلْقٰى عَلَيْهِ رِذَاۗئُهٗ عَلٰى اَنْهٗ قَدْ سُلَّ عَنْ مَا جِدَّ مَحْضٌ

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں کہ کس نے اس پر اپنی چادر ڈالی (پناہ دی) اس کے باوجود کہ وہ خالص نسب والے بزرگ سے پیدا کیا گیا ہے۔

حل لغات:

سُلَّ: وُلِدَ کے معنی میں ہے۔ مَا جِدَّ: شریف و معزز۔ مَحْضٌ: خالص۔ ج: مَحَاضٌ۔ کہتے ہیں: غَرَبِيٌّ مَحْضٌ: خالص النسب عربی۔

⑤..... وَلَمْ يَكْ مَثْلُوْجَ الْفُوَادِ مُهْبَجًا اَصَاعَ الشَّبَابِ فِي الرِّبٰلَةِ وَالْخَفْضِ

ترجمہ:

اور وہ ٹھنڈے دل والا، پھولا ہوا نہیں تھا کہ اس نے عیش و راحت میں اپنی جوانی ضائع کی ہو۔

حل لغات:

مَثْلُوجٌ: برف ملایا ہوا، برف سے ڈھکا ہوا، مَثْلُوجُ الْفُؤَادِ: کابل، ست۔ مَهْبِجٌ: ست، کندہ بن۔ الرِّبِيلَةُ: موٹا پا۔ خوش حالی و فراخی۔

⑥ وَلَكِنَّهُ قَدْ نَازَعَتْهُ مَجَاوِعٌ عَلَى أَنَّهُ ذُو مِرَّةٍ صَادِقُ النَّهْضِ

ترجمہ:

لیکن نفس کو صبر پر ابھارنے والی خصلتوں نے پسندیدہ چیز لینے میں اس سے جھگڑا کیا؛ حالانکہ وہ طاقتور اور مضبوط ارادے والا تھا۔

مطلب:

جس طرح ممدوح سابقہ شعر میں مذکور قباحتوں سے خالی تھا اسی طرح صبر و تحمل اور ایثار کی خصلت نے اسے دشمن کا نقصان کرنے سے روکا؛ حالانکہ وہ اپنے دفاع پر قادر تھا۔

حل لغات:

النَّهْضُ: مص. نَهَضَ (ف) نَهْضًا: مستعدی کے ساتھ اٹھنا۔

وَقَالَ عَبْدَةُ بْنُ الطَّيِّبِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبدة بن طیب ہے (متوفی ۲۵ھ) یہ مخضرمی شاعر ہیں، زمانہ اسلام پایا اور دولت و ایمان سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

① عَلَيْكَ سَلَامُ اللَّهِ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ وَرَحْمَتُهُ مَا شَاءَ أَنْ يُتْرَحَمَا

ترجمہ:

اے قیس بن عاصم! تجھ پر اللہ کی سلامتی اور اس کی رحمت ہو جب تک وہ رحم کرنا چاہے۔

مطلب:

شاعر ”قیس“ مرحوم کو دعا دے رہا ہے کہ اے مرحوم! تجھ پر اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ ہمیشہ رحمت اور سلامتی ہو۔

②..... تَحِيَّةٌ مِّنْ غَادَرْتَهُ غَرَضُ الرُّدَى إِذَا زَارَ عَنْ شَحِطٍ بِلَادَكَ سَلَمًا

ترجمہ:

سلام ہو اس شخص کا جسے تو نے ہلاکت کا نشانہ بنا کر رکھ دیا جب وہ دور سے تیرے شہروں کو دیکھتا ہے تو سلام کرتا ہے۔

حل لغات:

غَادَرْتُ (مفاعلة) غَادَرَهُ: کسی چیز کو چھوڑ دینا، باقی رہنے دینا۔ شَحِطٌ: مص. شَحِطُ الْمَكَانِ (س) شَحَطًا: دور ہونا۔

③..... فَمَا كَانَ قَيْسٌ هُلُكُهُ هُلُكٌ وَاحِدٌ وَلَكِنَّهُ بُنْيَانٌ قَوْمٍ تَهْدُمَا

ترجمہ:

قیس کی ہلاکت فرد واحد کی ہلاکت نہیں بلکہ وہ قوم کی بنیاد تھا جو گر پڑی۔

حل لغات:

تَهْدُمُ: (تفعل) البناء: عمارت کا دھیرے دھیرے گرنا۔

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُقْبَةَ الْعَدَوِيُّ (الطويل)

شاعر کا نام:

ہشام بن عقبہ ہے (متوفی ۱۲۵ھ)

③..... تَعَزَّيْتُ عَنْ أَوْفَى بَغْيِلَانَ بَعْدَهُ عَزَاءٌ وَجَفْنُ الْعَيْنِ مَلَانٌ مُّتْرَعٌ

ترجمہ:

میں نے اونی کے بعد غیلان سے تسلی حاصل کی اس حال میں کہ آنکھ کی پلک بھری ہوئی چھلک رہی تھی۔

حل لغات:

مُتْرَعٌ: مفع. تَرَعَهُ (ف) تَرَعَا: بھر جانا۔

②..... نَعَى الرُّكْبُ أَوْفَى حِينَ آبَتْ رِكَابُهُمْ لَعَمْرِي لَقَدْ جَاوَوْا بِشَرًّا فَأَوْجَعُوا

ترجمہ:

سواروں نے اونی کی موت کی خبر دی جب ان کی سواریاں واپس ہوئیں میری زندگی کی قسم! وہ بری خبر لائے

اور انہوں نے دردناک کر دیا۔

③..... نَعَوَا بِأَسْبَقِ الْأَفْعَالِ لَا يَخْلِفُونَهُ تَكَادُ الْجِبَالُ الصُّمُّ مِنْهُ تَصْدُغُ

ترجمہ:

انہوں نے ایسے اچھے اخلاق والے کی موت کی خبر دی جس کے وہ جانشین نہیں ہو سکتے قریب ہے کہ اس خبر سے مضبوط پہاڑ بھی پھٹ جائیں۔

حل لغات:

بَاسِقًا: دراز، بلند۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ﴾ (۱۰/۵۰) اچھی شہرت والا۔ الصُّمُّ: مف: الْأَصْمُ: بہرا، اونچا سننے والا۔ خواہش کا بندہ جو کسی کے روکے نہ رکے۔ ٹھوس اور سخت۔ ﴿وَإِنْ فَسَّرَ الذُّوَابُ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمَّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ (۲۲/۸) شعر میں آخری معنی مراد ہے۔ عربی مقولہ ہے: "أَصْمُ عَمَّا سَاءَ هُ سَمِيعٌ": سنا ہے مگر ان باتوں سے بہرا ہے جو اسے بری معلوم ہوں۔

④..... خَوَى الْمَسْجِدَ الْمُعْمُورَ بَعْدَ ابْنِ ذُلْهَمٍ وَأَمْسَى بِأَوْفَى قَوْمِهِ قَدْ تَضَفَّضُوا

ترجمہ:

ابن ذہم کے بعد آباد مسجد ویران ہو گئی اور اوفی کی موت سے اس کی قوم کمزور ہو گئی۔

حل لغات:

خَوَى: الْمَمْكَانُ (س) خِيَا: خالی ہونا۔ خَوَى الْبَيْتُ (ض) خَوَاءً: گھر کا گرنا، منہدم ہونا۔ خالی ہونا۔ الْمَعْمُورُ: مفع. عَمَرَ قَوْمَ الْمَكَانِ (ن) عَمَرًا: لوگوں کا کسی جگہ کور ہائش گاہ بنانا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَالْبَيْتَ الْمَعْمُورَ﴾ (۴/۵۲) تَضَفَّضُوا: عاجزی کرنا، ذلیل ہونا۔ کمزور ہونا۔ بیماری یا غم کی وجہ سے نحیف ہونا۔ مال کا تھوڑا ہونا۔

⑤..... فَلَمْ تُنْسِنِي أَوْفَى الْمُصِيبَاتِ نَعْدَهُ وَلَكِنْ نَكَا الْقَرْحُ بِالْقَرْحِ أَوْجَعُ

ترجمہ:

اوفی کے بعد کی مصیبتیں مجھ سے اوفی کو نہیں بھلا سکتیں لیکن زخم کا زخم سے کریدنا زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

حل لغات:

نَكَا: مص. نَكَا الْقَرْحُ (ف) نَكَا: زخم کو اچھا ہونے سے پہلے چھیل دینا۔

وقال مُتَمِّمُ بْنُ نُوَيْرَةَ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام متمم بن نویرہ ہے (متوفی ۳۰ھ/۶۵۰ء) یہ مخضرمی شاعر ہیں اور انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ یہ شاعر اپنے بھائی مالک کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہتے ہیں۔

①..... وَلَقَدْ لَامَنِىْ عِنْدَ الْقُبُورِ عَلَى الْبُكَاءِ رَفِيقِىْ لِتَذَرَافِ الدَّمُوعُ السَّوَافِكُ

ترجمہ:

تحقیق میرے دوست نے مجھے قبروں کے پاس پے در پے آنسو بہا کر رونے پر ملامت کی۔

حل لغات:

تَذَرَافُ: مص: (تفعیل) ذَرَفَ الدَّمْعُ: آنسو بہانا۔ السَّوَافِكُ: مف: السَّافِكُ: سَفَكَهُ (ض) مَفْكًا: بہانا، گرائنا۔ فی القرآن المجید: ﴿قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ﴾ (۳۰/۲)

②..... فَقَالَ أَتُبْكِي كُلَّ قَبْرِ رَأَيْتَهُ لِقَبْرِ ثَوَى بَيْنَ اللَّوَى فَالِدَّكَادِكِ

ترجمہ:

دوست نے کہا: کیا تو ہر قبر کو دیکھ کر روتا ہے اس قبر کی وجہ سے جو لوی اور دکادک کے درمیان میں ہے۔

نہ پوچھو ہم نشینو تم میرے آنسو کہ دریا ہے
اذا آتا ہے جس دم پھر کوئی رو کے سے رکتا ہے

حل لغات:

ثَوَى: بِالْمَكَانِ وَفِيهِ (ض) ثَوَاءً: ٹھہرنا، قیام کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْ أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ﴾ (۲۸/۴۵) اللوى، الدكادك: جگہوں کے نام ہیں۔

③..... فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ الشَّجَا يَبْعَثُ الشَّجَا فَدَعْنِيْ فَهَذَا كُلُّهُ قَبْرُ مَالِكِ

ترجمہ:

تو میں نے اس سے کہا: بے شک غم، غم کو بھڑکاتا ہے تو مجھے چھوڑ دے یہ تمام مالک (ہی) کی قبریں ہیں۔

حل لغات:

الشجاء: ماس. شجی (س) شجاء: گلے میں ہڈی وغیرہ اٹکنے سے تکلیف میں مبتلا ہونا۔ رنجیدہ و غمگین ہونا۔ کسی کی یاد میں تڑپنا۔

وقال أبو عطاء السندی (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابو عطاء الفلح بن یسار سندھی ہے (متوفی ۱۸۰ھ/۷۹۶ء) اور یہ غمر بن سماک بن حصین کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے والد سندھی عجمی تھے۔ اور یہ بنو امیہ و بنو عباس کے دور کے مخضرمی اسلامی شاعر ہیں۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے بیٹے ہمیرہ کو منصور نے امن دینے کے بعد مقام واسط میں قتل کر دیا تو ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... أَلَا إِنَّ عَيْنًا لَمْ تَجِدْ يَوْمَ وَاسِطٍ عَلَىكَ بِجَارِي دَمْعِهَا لَجُمُودٍ

ترجمہ:

خبردار! جس آنکھ نے واسط کے دن تجھ پر اپنے آنسو بہا کر سخاوت نہیں کی یقیناً اس نے کنجوسی کی۔

حل لغات:

جُمُودٌ: صفت۔ جَمَدٌ (ن) جَمَدًا: جم جانا۔ عَيْنُهُ: آنکھ کے آنسو کا بند ہونا۔

②..... عَشِيَّةَ قَامَ النَّابِحَاتُ وَشَقَّقَتْ جُيُوبَ بَأْيَدِي مَاتِمٍ وَخُدُودَ

ترجمہ:

جس شام نوحہ کرنے والی خواتین کھڑی ہوئیں اور ماتم کرنے والے ہاتھوں سے گریبان چاک کئے گئے اور رخسار پیٹے گئے۔

حل لغات:

شَقَّقَتْ: (تفعیل) شَقَّقَهُ: زیادہ پھاڑنا، زیادہ چیرنا، دراڑیں ڈالنا۔ فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ (۱/۸۴) جُيُوبٌ: مف: جَيْبُ الْقَمِيصِ: گریبان۔ ﴿وَلْيَضْرِبَنَّ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ (۳۱/۲۰) مَاتِمٌ: لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ اور اس لفظ کا اطلاق بیشتر اس مجمع پر ہوتا ہے جو اظہار غم کے لئے

ہو۔ ج: مَا تَيْمُ. خُذُوذُ: مَف: اَلْخَذُ: گال، رخسار۔ ہر چیز کا کنارہ، پہلو، لوگوں کی جماعت۔

③..... فَإِنْ تُمْسِ مَهْجُورَ الْفِنَاءِ فَرُبَّمَا أَقَامَ بِهِ بَعْدَ الْوُفُودِ وَفُودُ

ترجمہ:

اگر تیرا گن خالی ہو گیا ہے تو بسا اوقات اس میں یکے بعد دیگرے وفد آیا کرتے تھے۔

④..... فَإِنَّكَ لَمْ تَبْعِدْ عَلَى مُتَعَهِّدٍ بَلَى كُلُّ مَنْ تَحْتَ التُّرَابِ بَعِيدٌ

ترجمہ:

بے شک تو عہد کرنے والے سے دور نہیں، کیوں نہیں! بلکہ ہر وہ شخص جو مٹی کے نیچے ہے دور ہے۔

مطلب:

جس نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تیرا ذکر خیر اور تیری قبر کی زیارت کرتا رہے گا وہ عہد کو نہیں بھولا یعنی اس پر عمل پیرا ہے لہذا تو اس کے قریب ہی ہے، لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ جو فوت ہو کر دفن ہو گیا وہ دور ہی ہے۔

وقال آخرُ (البيسط)

شاعر کا نام:

سنان بن عبادہ شکری ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

اشعار کا پس منظر:

ایک دن شمس بن عباد اس کے پاس آیا اور اس کا حوض پانی سے بھرا ہوا تھا، شمس نے اپنے ہاتھ سے خود پانی لیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا تو اس موقع پر شاعر نے یہ اشعار کہے۔

①..... لَوْ كَانَ حَوْضُ حِمَارٍ مَاشَرِبْتُ بِهِ إِلَّا بِإِذْنِ حِمَارٍ آخِرِ الْأَبَدِ

ترجمہ:

اگر حوض حمار کا ہوتا تو کبھی بھی اس سے حمار کی اجازت کے بغیر نہ پی سکتا۔

فائدہ:

لفظ حمار کا تکرار اس لئے ہے کہ: اہل عرب اعلام یا جوان کے قائم مقام ہو اور اسماء اجناس میں حصول تعلیم کے لئے

ان کا تکرار کرتے ہیں اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿مِثْلَ مَا أُوتِيَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ (۱۳۴/۶)

حل لغات:

حَوْضٌ: پانی جمع ہونے کی جگہ۔ پانی کا تالاب۔ پانی کی ٹینکی۔ بند جس میں پانی روکا جائے۔ ہاتھ دھونے کا مین۔ زمین یا کھیتی کا محدود حصہ۔

② لَكِنَّهُ حَوْضٌ مِّنْ أَوْدِي بِإِخْوَتِهِ رَبُّ الزَّمَانِ فَأَمْسَى بَيْضَةَ الْبَلَدِ

ترجمہ:

مگر (ہائے افسوس) حوض اس شخص کا ہے جس کے بھائیوں کو حوادثِ زمانہ نے ہلاک کر دیا تو وہ شتر مرغ کے انڈے کی طرح ہو گیا۔

مطلب:

اس شعر میں شاعر نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ میرے مددگار مجھ سے جدا ہو گئے اور اب میں بے یار و مددگار رہ گیا ہوں جیسا کہ شتر مرغ کا انڈہ، کیونکہ شتر مرغ جب کسی جگہ پر انڈہ دیتا ہے تو اسے بھول جاتا ہے اس طرح وہ انڈہ ضائع ہو جاتا ہے، یعنی خود کو شتر مرغ کے انڈے سے تشبیہ دی ہے۔ اور وجہ تشبیہ ضعف و کمزوری ہے۔

حل لغات:

أَوْدَى: (الفعال) اودى: ہلاک ہونا۔ بَيْضَةُ الْبَلَدِ: اس سے مراد شتر مرغ کا انڈا ہے، اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد زمین سے اگنے والی کھٹی ہے۔

③ لَوْ كَانَ يُشْكِي إِلَى الْأَمْوَاتِ مَا لَقِيَ الْأَحْيَاءُ بَعْدَهُمْ مِنْ شِدَّةِ الْكَمَدِ

ترجمہ:

اگر فوت شدہ لوگوں سے اس سخت غم کی شکایت کی جاسکتی جو ان کے بعد زندہ لوگوں کو لاحق ہوتا ہے۔

حل لغات:

الْكَمَدُ: رنگ کا بدلنا اور اس کی صفائی کا جاتا رہنا۔ رنج۔ سخت غم۔

④ ثُمَّ امْتَكَيْتُ لِأَشْكَايَ وَمَا كُنْتُ قَبْرَ بَسْنَجَارٍ أَوْ قَبْرَ عَلِيٍّ قَهْدٍ

ترجمہ:

پھر میں شکایت کرتا تو ضرور میری شکایت کا ازالہ کرتا وہ شخص جس کی قبر مقام سنجا یا مقام قہد میں ہے۔

فائدہ:

سنجا اور قہد: دو جگہوں کے نام ہیں۔

وقال رجل من خثعم (الكامل)

①..... نَهَلَ الزَّمَانُ وَعَلَ غَيْرَ مُصَرَّدٍ مِنْ آلِ عَتَابٍ وَآلِ الْأَسْوَدِ

ترجمہ:

زمانے نے آل عتاب اور آل اسود کا خون پہلی بار پیا اور دوسری بار پیا کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

حل لغات:

مُصَرَّدٌ: مفع (تفعیل) صَرَدَ الشَّيْءُ: کم کرنا۔

②..... مِنْ كُلِّ قِيَاضِ الْيَدَيْنِ إِذَا غَدَتْ نَكْبَاءٌ تُلَوَّى بِالْكَفِيفِ الْمُؤَصَّدِ

ترجمہ:

زمانے نے دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والے لوگوں کا خون پیا، جب بے رخی ہو ابند باڑوں کو تھپڑے مارتی ہوئی چلی۔

مطلب:

زمانے نے ایسے لوگوں کو بھی ہلاک کر دیا جو سخت قحط سالی میں کشادہ دلی سے سخاوت کیا کرتے تھے۔ پہلے زمانے میں جب سخت قحط سالی ہوتی اور لوگ اپنی جانوں سے مایوس ہو جاتے تو باڑے بنا کر ان میں بیٹھ جاتے اور دروازے بند کر دیتے تھے تاکہ مرنے کے بعد بھیڑیے اور دیگر درندے ان کی لاشیں نہ کھا سکیں۔

حل لغات:

قِيَاضٌ: بہت پانی۔ رَجُلٌ قِيَاضٌ: بہت بخشش کرنے والا۔ مِنْ كُلِّ قِيَاضِ الْيَدَيْنِ بدل ہے "مِنْ آلِ عَتَابٍ" سے اس میں عامل (من جارہ) کا اعادہ کیا اور یہ مجرور میں زیادہ ہوتا ہے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ﴿قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتَضَعُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ﴾ (۷۵/۷) اس میں لام

چارہ کا تکرار ہے۔ تلوی: (افعال) بالشیء: کسی چیز کو لے جانا۔ فلان: کسی کی کھیتی خشک ہونا۔ اپنے لئے یا مہمان کے لئے رکھی ہوئی چیز کا کھانا۔ نَكْبَاءُ: بے رخ ہوا جو شمال و مشرق کے درمیان چلے۔ ج: نُكْبَتْ. الْكَيْفُ: پردہ۔ پردہ کرنے والا۔ ڈھال۔ مویشیوں کے لئے درختوں کا باڑا۔ پاخانہ۔ دروازے کے اوپر چھجا۔ ج: كُنْفٌ. الْمَوْصَدُ: بند۔ بَابُ مَوْصَدُ: بند دروازہ۔

③..... قَالِيَوْمَ أَضْحَوْا لِلْمُنُونِ وَسِيقَةُ مِنْ رَائِحِ عَجَلٍ وَآخِرِ مُغْتَدٍ

ترجمہ:

تو آج وہ موت کی طرف ہانکے گئے، کوئی تو شام کو جلدی جا رہا ہے اور کوئی صبح کو۔

حل لغات:

وَسِيقَةُ: اونٹوں وغیرہ کی ڈار جسے دشمن ہانک کر لے جائے۔ حاملہ اونٹنی۔

④..... خَلَّتِ الدِّيَارُ فَسُدَّتْ غَيْرَ مُسَوِّدٍ وَمِنْ الشَّقَاءِ تَفَرَّدِي بِالسُّودِّ

ترجمہ:

شہر خالی ہو گئے میں سردار بنائے بغیر سردار بن گیا اور میرا سرداری کے لئے اکیلا رہ جانا بد بختی ہے

حل لغات:

السُّودُّ: وَالسُّودُّ: سرداری، بڑائی، عظمت۔

وقال محمد بن بشير الخارجي (الكامل)

شاعر کا نام:

محمد بن بشیر ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

①..... يَوْمَ الْفَتَى لَجَعَتْ بِهِ إِخْوَانُهُ يَوْمَ الْبَقِيعِ خَوَادِثُ الْإِسَامِ

ترجمہ:

کتنا اچھا ہے وہ نو جوان جس کی وجہ سے بقیع کے دن اس کے بھائیوں کو حوادث زمانہ نے ہلکین کیا۔

حل لغات:

لَجَعَتْ: لَجَعَةً (ف) لَجَعًا: سخت تکلیف پہنچانا۔

.....② سَهْلُ الْفِنَاءِ إِذَا حَلَّتْ بِبَابِهِ طَلَقَ الْيَدَيْنِ مُؤَدِّبُ الْخُدَّامِ

ترجمہ:

جب تو اس کے ہاں مہمان بنے گا تو اسے کشادہ سخن، کشادہ دست اور خادموں کو ادب سکھانے والا پائے گا۔

حل لغات:

مُؤَدِّبٌ: مفعول وفا۔ (سفعیل) أَذَبَهُ: مہذب بنانا، شائستہ بنانا۔ ادب و اخلاق سکھانا۔ کسی جرم پر سزا دینا۔ خُدَّام: مف: خَادِمٌ: خَدَمَهُ (ض، ن) خِدْمَةً: کسی کی ضرورت پوری کرنا

.....③ وَإِذَا رَأَيْتَ صَدِيقَهُ وَشَقِيقَهُ لَمْ تَذَرِ أَيُّهُمَا ذَوُوا الْأَرْحَامِ

ترجمہ:

اور جب تو اس کے دوست اور حقیقی بھائی کو دیکھے گا تو فرق نہیں کر پائے گا کہ ذی رحم کون ہے۔

وقال أيضا (الطويل)

.....① طَلَبْتُ فَلَمْ أُدْرِكْ بَوَّجْهِي وَلَيْتَنِي قَعَدْتُ فَلَمْ أَبْغِ النَّدَى بَعْدَ سَائِبِ

ترجمہ:

میں نے سائب کے بعد سفر کر کے سخاوت تلاش کی تو نہیں پائی کاش کہ میں بیٹھ جاتا اور سخاوت تلاش نہ کرتا۔

.....③ وَلَوْ لَجَأَ الْعَافِي إِلَى رَحْلِ سَائِبِ ثَوِي غَيْرَ قَالٍ أَوْ غَدَا غَيْرَ خَائِبِ

ترجمہ:

اگر سائل سائب کے گھر پناہ لیتا تو بے خوف و خطر ٹھہر تا یا اس حال میں صبح کو چلا جاتا کہ محروم نہ ہوتا

حل لغات:

لَجَأَ: إِلَى الشَّيْءِ وَالْمَكَانِ (ف) لَجَأُ: پناہ لینا، ذریعہ حفاظت بنانا۔ الی فلان: کسی کا سہارا لینا، کسی سے تقویت حاصل کرنا۔ العافی: قائد۔ پانی کے گھاٹ پر آنے والا۔ مہمان۔ ہر لب کرم۔ خَائِبٌ: فاجہ۔ خَابَ (ض) خَيْبَةً: طلب میں ناکام ہونا۔ امید ٹوٹنا۔ عربی مقولہ ہے: "مَنْ هَابَ خَابَ": جو ڈرا وہ ناکام ہوا۔

.....③ أَقُولُ وَمَا يَذْرَى أَنْاسٌ غَدَوْا بِهِ إِلَى اللَّحْدِ مَاذَا أَدْرَجُوا فِي السَّبَائِبِ

ترجمہ:

میں نے کہا کیا لوگوں کو معلوم ہے کہ قبر کی طرف کسے لے گئے اور کسے کفن پہنایا؟

حل لغات:

أَذْرَجُوا: (افعال) أَذْرَجَ الشَّيْءُ فِي الشَّيْءِ: ایک چیز کو دوسری میں داخل کرنا، کسی چیز میں لپیٹنا۔

④..... وَكُلُّ أَمْرٍ يَوْمًا سَيْرُكَبْ كَارَهَا عَلَى النَّعْشِ أَعْنَاقُ الْعِدَى وَالْأَقَارِبِ

ترجمہ:

اور ہر شخص ایک دن میت کی چار پائی پر سوار ہوگا دشمنوں اور دوستوں کی گردنوں کو ناپسند کرتے ہوئے۔

حل لغات:

النَّعْشُ: مردہ یا بیمار کو اٹھانے کی چار پائی، مردے کا تابوت۔ الْعِدَى: مرزوقی نے اس کا معنی کیا ہے ”الغُربَاءُ“۔
خلیل نے کہا: قومِ عِدَى: تجھ سے دور اور اجنبی لوگ اور اسی معنی میں کہا جاتا ہے: قومِ اَعْدَاءُ۔

وقال دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام درید بن صمہ ہے اور یہ منتر جاہلی شاعر ہے، تقریباً سو (۱۰۰) جنگوں میں شرکت کی اور کبھی شکست نہیں کھائی، غزوہ خنین میں اپنی قوم بنو جشم کے ساتھ مشرکوں کی مدد کے لئے نکلا اور حالت کفر میں قتل ہو کر داخل جہنم ہوا (۵۸/۶۳۰ء)۔

①..... نَصَحْتُ لِعَارِضٍ وَأَصْحَابِ عَارِضٍ وَرَهْطِ بَنِي السُّودَاءِ وَالْقَوْمِ شُهْدَى

ترجمہ:

قوم میری گواہ ہے کہ میں نے ”عارض“ اور ”عارض“ کے ساتھیوں اور بنو سوداء کی جماعت کو نصیحت کی۔

②..... فَقُلْتُ لَهُمْ ظَنُّوا بِالْفَى مَذْجِجٍ سَرَاتُهُمْ لِسَى الْفَارِسِيِّ الْمُسَرَّدِ

ترجمہ:

میں نے ان سے کہا: دو ہزار مسلح بہادروں کا یقین رکھو جن کے سردار فارس کی بنی ہوئی نقش و نگار والی زر ہیں پہنے

ہوئے ہوں گے۔

حل لغات:

ظُنُّوا: یہاں یہ یقین کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے کیونکہ ظن یقین کے معنی میں بھی آتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ (۴۶/۲) مَدَجَّج: مکمل طور پر ہتھیار بند، تمام ہتھیاروں سے لیس، مسلح۔ الْفَارِسِيُّ: فارس کی طرف منسوب۔ الْمُسَرَّدُ: مفع (تفعیل) سَرَّدَهُ: سوراخ کرنا۔ مِدَنًا۔ الذَّرْعُ: زرہ بننا۔

③..... فَلَمَّا عَصَوْنِي كُنْتُ مِنْهُمْ وَقَدْ أَرَى غَوَايَتَهُمْ وَأَنِّي غَيْرُ مُهْتَدٍ

ترجمہ:

جب انہوں نے میری بات نہ مانی تو میں ان کے ساتھ ہو گیا حالانکہ میں ان کی گمراہی دیکھ رہا تھا اور میں بھی راہ راست پر نہیں تھا۔

④..... أَمَرْتُهُمْ أَمْرِي بِمُنْعَرَجِ اللَّوْىِ فَلَمْ يَسْتَبِينُوا الرُّشْدَ إِلَّا ضَحَى الْغَدِ

ترجمہ:

میں نے انہیں مقام لوی کے موڑ پر مشورہ دیا لیکن وہ صحیح بات نہ سمجھ سکے مگر دوسرے دن چاشت کے وقت۔

حل لغات:

يَسْتَبِينُوا: (الفتح) اسْتَبَانَ الشَّيْءُ: واضح ہونا۔ الشَّيْءُ: کسی شے کی وضاحت چاہنا۔

⑤..... وَهَلْ أَنَا إِلَّا مِنْ غَزِيَّةٍ إِنْ غَوَتْ غَوَيْتُ وَإِنْ تَرُشِدُ غَزِيَّةٌ أَرُشِدُ

ترجمہ:

میں بنو غزیہ ہی کا ایک فرد ہوں اگر وہ بھٹک جائیں تو میں بھی بھٹک جاؤں گا اور اگر بنو غزیہ ہدایت پا جائیں تو میں بھی ہدایت پا جاؤں گا۔

⑥..... تَنَادَوْا فَقَالُوا أَرَدَتِ الْخَيْلُ فَارِسًا فَقُلْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ ذَلِكَ كُمُ الرِّدَى

ترجمہ:

انہوں نے پکار کر کہا: شہسواروں نے شہسوار کو ہلاک کر دیا۔ تو میں نے کہا: کیا ہلاک ہونے والا عبد اللہ ہے؟۔

حل لغات:

أَرَدْتُ: (اذا مال) أَرَدِي فلان: گرانا۔ ہلاک کرنا۔ أَلَرْدِي: ہلاک ہونے والا۔

7..... فَجَنُتُ إِلَيْهِ وَالرِّمَاحُ تَنُوشُهُ كَوَقْعِ الصَّيَاصِي فِي النَّسِيجِ الْمَمْدُودِ

ترجمہ:

میں اس کے پاس آیا تو نیزے اسے ایسے لگ رہے تھے جیسے بنے ہوئے کپڑے میں جولاہے کا کاٹا لگتا ہے۔

حل لغات:

تَنُوشُ: نَاشَ الشَّيْءَ (ن) نَوَشًا: پکڑنا، ڈھونڈنا۔ لِيَتَا: فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاطُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ﴾ (۵۲/۳۳) الصَّيَاصِي: مف: الصَّيْصَةُ: کاٹنے کا تگلا۔ تَانَا بَانَا دُغِيرَه صَافِ كَرْنِے كَابِرَش۔ النَّسِيجُ: بُنَا هُوَا۔

8..... وَكُنْتُ كَذَابِ الْبُورِيْعَتِ فَأَقْبَلْتُ إِلَى جَلْدٍ مِنْ مُسْكٍ سَقْبٍ مُقَدَّدٍ

ترجمہ:

اور میں اس اونٹنی کی طرح ہو گیا جس کے بچے کی کھال میں بھوسہ بھر دیا گیا ہو وہ ڈرائی گئی تو اپنے بچے کی کٹی ہوئی کھال کی طرف متوجہ ہوئی۔

مطلب:

جب میں مقتول کے پاس آیا تو میری حالت اس اونٹنی کی طرح ہو گئی جو اپنے بچے سے دور چراگاہ میں چر رہی ہو پھر اسے اپنے بچے کا اندیشہ ہوا اور اس کی طرف بھاگی تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی کھال پایا۔

فائدہ:

مادہ جانور کو چرتے ہوئے اچانک اپنے بچے کا خیال آتا ہے اور وہ اس کی طرف دوڑتی ہے۔

حل لغات:

الْبَسُو: اونٹنی کا بچہ۔ اونٹنی وغیرہ کے مردہ بچے کی کھال جس میں گھاس وغیرہ بھر کر اس کی ماں کے سامنے کر دیتے ہیں تاکہ دودھ دہنے میں آسانی ہو۔ مُسْكٌ: کھال۔ ج: مُسْكٌ. سَقْبٌ: اونٹنی کا نوزائیدہ بچہ۔ لِبَا اور بھر پور جسم والا یا کوئی شے۔ خیمے کا ستون۔ ج: أَسْقَبٌ.

⑨..... فطاعنُ عنده الخيلَ حتى تنفستُ وحتى غلاني خالك اللون أسودى

ترجمہ:

تو میں نے اس کی حفاظت کرتے ہوئے شہسواروں سے نیزہ زنی کی یہاں تک کہ وہ دور ہو گئے اور یہاں تک کہ مجھ پر گہرا سیاہ رنگ چھا گیا۔

حل لغات:

”تنفست“ مرزوقی کے نسخے میں ”تبدوت“ ہے: خالك: بے حد سیاہ۔

⑩..... قتال امرئ أسى أخاه بنفسه ويعلم أن المرأة غير مخلد

ترجمہ:

میں اس شخص کی طرح لڑا جس نے اپنی جان کے ساتھ اپنے بھائی سے خیر خواہی کی ہو یہ جانتے ہوئے کہ انسان ہمیشہ نہیں رہے گا۔

⑪..... فإن يك عبد الله خلى مكانه فما كان وقفا ولا طائش اليد

ترجمہ:

اگر عبد اللہ نے اپنی جگہ خالی کر دی تو وہ جنگ میں پسپا ہونے والا اور کمزور نہیں تھا۔

حل لغات:

طائش: خفیف الحركت، بے ہودہ، کم عقل و نا سمجھ۔ بہکی بہکی باتیں کرنے والا۔ جس کا نشانہ نہ لگتا ہو۔ ج: طائش و طافئة۔ طائش اليد: جس کا ہاتھ کاٹھا ہو، ایک جگہ نہ جمتا ہو۔

⑫..... كمش الأزار خارج نصف ساقه بعيد من الآفات طلاع أنجد

ترجمہ:

تہ بند اوپمی رکھنے والا آدمی پٹلی باہر رکھنے (مستعد رہنے) والا مصیبتوں سے دور عظمت کے مقام پر پہنچنے والا تھا۔

حل لغات:

كَمِشُ الأزار: ازار سمیٹنے والا یعنی پھر تیرا۔ مضبوط ارادے والا۔

13..... قَلِيلُ التَّشَكِّي لِلْمُصِيبَاتِ حَافِظٌ مِّنَ الْيَوْمِ أَعْقَابَ الْأَحَادِيثِ فِي غَدٍ

ترجمہ:

مصائب کی شکایت نہیں کرتا تھا آج ہی کل کے انجام کی حفاظت کرنے والا تھا۔

14..... تَرَاهُ خَمِيصَ الْبَطْنِ وَالزَّادُ حَاضِرٌ عَتِيدٌ وَيَغْدُو فِي الْقَمِيصِ الْمُقَدَّدِ

ترجمہ:

تو اسے خالی پیٹ دیکھے گا؛ حالانکہ کھانا تیار موجود ہوتا اور پھٹی ہوئی قمیص میں صبح کرتا تھا۔

حل لغات:

خَمِيصٌ: خالی پیٹ، دبلے پیٹ والا۔ ج: خِمَاصٌ. عَتِيدٌ: موجود، تیار۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (۱۸/۵۰)

15..... وَإِنْ مُسَّهُ الْأَقْوَاءُ وَالْجَهْدُ زَادَهُ سَمَاحًا وَإِتْلَافًا لِّمَا كَانَ فِي الْيَدِ

ترجمہ:

اگر مصیبت اور تنگ دستی اسے لاحق ہوتی تو یہ اسے سخاوت کرنے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں میں ہوتا اس کے خرچ کرنے کو بڑھا دیتی۔

حل لغات:

الْأَقْوَاءُ: محتاج ہونا۔

16..... ضَبَا مَا ضَبَا حَتَّى عَلَا الشَّيْبُ رَأْسَهُ فَلَمَّا عَلَاهُ قَالَ لِلْبَاطِلِ ابْعُدْ

ترجمہ:

کھیل کود میں مصروف رہا یہاں تک کہ سفیدی اس کے سر پر چھا گئی جب وہ غالب آگئی تو باطل سے کہا دور ہو جا۔

17..... وَطَيْبَ نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَقِلْ لَهُ كَذَبْتُ وَلَمْ أَبْخُلْ بِمَا مَلَكَتْ يَدِي

ترجمہ:

مجھے اس بات نے خوش کیا کہ میں نے اس سے نہیں کہا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے اور میں نے اپنا مال خرچ کرنے میں کنبوسی نہیں کی۔

فائدہ:

”لم اقل له كَذَبْتُ“ اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے اسے کبھی بھی کسی لفظ سے تکلیف نہیں دی جس طرح اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مطلقاً تکلیف نہ دینا مراد ہے۔ فی القرآن المجید: فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَفْ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا. (۲۳/۱۷)

وقال أيضاً (الطویل)

①..... تقول ألا تبكي أخاك وقد أرى مكان البكا لكن بنيث على الصبر

ترجمہ:

میری بیوی کہتی ہے: اپنے بھائی پر کیوں نہیں روتا اور تحقیق میں بھی سمجھتا ہوں کہ رونے کا موقع ہے لیکن میری بنیاد مبر پر رکھی گئی ہے۔

②..... فقلت أعبد الله أبكي أم الذي له الجَدَثُ الأعلى فتيل أبي بكر

ترجمہ:

میں نے کہا: کیا عبد اللہ پر روؤں یا اس پر جس کی قبر عظمت والی ہے جسے آل ابو بکر نے قتل کیا۔

حل لغات:

الْجَدَثُ: قبر۔ ج: أَجْدَاثُ. فی القرآن المجید: وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ. (۵۱/۳۶)

③..... وَعَبْدٌ يَغُوثٌ تَحْجُلُ الطَّيْرُ حَوْلَهُ وَعَزَّ الْمُصَابُ حَتَّى قَبِرَ عَلَى قَبْرِ

ترجمہ:

یا عبد یغوث پر روؤں جس کے ارد گرد پرندے چھلانگ لگا رہے ہیں اور یکے بعد دیگرے قبر کھودنا بڑی مصیبت

ہے۔

حل لغات:

”عَبْدٌ يَغُوثٌ“ شاعر کے بھائی کا نام ہے اور ضرورت شعری کی وجہ سے تنوین آئی ہے۔ تَحْجُلُ:

حَجَل (ض، ن) حَجَلًا: ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر چلنا۔ حَشَوُ: حَشَا التُّرَابِ (ن) حَشَوًا: مٹی ڈالنا۔ ابوعلی احمد مرزوئی اور بیروت کے نسخہ میں "جَشُو" ہے۔

④..... أَبَى الْقَتْلُ إِلَّا آلَ صِمَّةَ إِنَّهُمْ أَبَوْا غَيْرَهُ وَالْقَدْرُ يَجْرِي إِلَى الْقَدْرِ

ترجمہ:

قتل نے آل صمہ کے علاوہ کسی اور کو قتل کرنے سے انکار کیا کیوں کہ انہوں نے قتل کے علاوہ کسی اور صورت میں مرنے سے انکار کیا اور تقدیر تقدیر کی طرف جاری ہے۔

فائدہ:

انہم: اگر ہمزہ مفتوح ہو تو لام تعلیل محذوف ہوگا۔ شعر کا ترجمہ اس کے مطابق کیا گیا ہے۔ اگر ہمزہ مکسور ہو تو جملہ "مستأنفہ" ہوگا۔

⑤..... فَأَمَّا تَرِيُنَا لَا نَزَالَ دِمَاؤُنَا لَدَى وَاتِرٍ يُسْغِي بِهَا آخِرَ الدَّهْرِ

ترجمہ:

اے بیوی: اگر تو دیکھتی ہے کہ ہمیشہ ہمارے خون ایسے انتقام لینے والے کے پاس ہوتے ہیں جو ہمیشہ اس کی کوشش کرتا ہے۔

⑥..... فَإِنَّا لِلْحَمِّ السَّيْفِ غَيْرَ نَكِيرَةٍ وَنُلْجِمُهُ حِينًا وَلَيْسَ بِذِي نَكْرٍ

ترجمہ:

تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بلاشبہ ہم تلوار کی خوراک ہیں اور ہم بھی اسے (دشمنوں کا) گوشت کھاتے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔

حلی لغات:

نُلْجِمُ (افعال) الْحَمَّ الرَّجُلُ: آدمی کا فریب ہونا، گوشت چڑھا ہوا ہونا۔ کسی کے گھر میں بہت گوشت ہونا۔ الْقَوْمُ: گوشت کھانا۔

⑦..... يُغَارُ عَلَيْنَا وَاتَرَيْنَ فَيُشْتَفَى بِنَا إِنْ أَصْبْنَا أَوْ نُغِيرُ عَلَى وَتَرٍ

ترجمہ:

ہم پر حملہ کیا جاتا ہے اس حال میں کہ وہ (حملہ آور) انتقام لینے والے ہوتے ہیں اگر ہم قتل ہو جائیں تو وہ ہم سے شفا

پاتے ہیں یا ہم انتقام لینے کے لئے حملہ کرتے ہیں۔

③..... قَسَمْنَا بِذَاكَ الدَّهْرِ شَطْرَيْنِ بَيْنَا فَمَا يَنْقُضِي إِلَّا وَنَحْنُ عَلَى شَطْرِ

ترجمہ:

ہم نے اس زمانے کو دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے لہذا وہ نہیں گزرتا مگر ہم کسی ایک حصہ پر ہوتے ہیں۔

حل لغات:

شَطْرَيْنِ: یہ تثنیہ ہے شَطْرٌ کا۔ جز، نصف۔ دوری۔ کنارہ، طرف۔ فی القرآن المجید: قَوْلٌ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. (۱۴۴/۲)

وقال تأبط شراً (المديد)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ثابت بن جابر بن سفیان ہے (متوفی ۸۰ ق۔ ۵۴۰ھ) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ "تَأْبَطُ شَرًّا" کی دو وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ یہ بغل میں تلوار چھپائے نکل گیا اس کی ماں سے پوچھا گیا کہ وہ (ثابت) کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: لَا أَذْرِي! تَأْبَطُ شَرًّا وَخَوَجَ: مجھے معلوم نہیں! وہ بغل میں برائی کو دبا کر چلا گیا۔ دوسری یہ ہے کہ یہ ایک دن بغل میں چھری چھپا کر اپنی قوم کی محفل میں چلا گیا اور کسی کو چھری مار دی تو اس وقت "تَأْبَطُ شَرًّا" کہا گیا۔

①..... إِنَّ بِالشَّعْبِ الذِّي دُونَ سَلْعٍ لَقَتِيلًا دُمُهُ مَا يُطْلُ

ترجمہ:

بے شک وہ گھائی جو کوہِ سلع کی اس جانب ہے وہاں ایک ایسا مقتول ہے جس کا خون رائیگاں نہیں جاسکتا۔

حل لغات:

الشَّعْبُ: دو پہاڑوں کے درمیان کی کھلی جگہ۔ ج: شُعَابٌ۔ راستہ۔ زمین کے نیچے پانی کی گذرگاہ۔

②..... خَلَفَ الْعِبَاءَ عَلَى وَوَلَّى أَنَابَ الْعِبَالَهُ مُسْتَقِلَّ

ترجمہ:

اس نے مجھ پر بوجھ ڈال کر پیٹھ پھیر لی، یقیناً میں اس کے بوجھ کو اٹھاؤں گا۔

حل لغات:

خَلَّفَ (تفعیل) فلاناً: پیچھے چھوڑنا۔ جانشین بنانا، وارث چھوڑنا۔ موخر کرنا، پیچھے کرنا۔ الشیء: وراثت چھوڑنا۔ العیاء: بوجہ، گھری۔ بوری۔ ج: اعباء۔

③ وَرَاءَ الشَّارِ مِیْسِ ابْنُ أُخْبِ مَصِیْعَ عُقْدَتُهُ مَا تُحَلُّ

ترجمہ:

اور میرے انتقام کے پیچھے ایسا سخت جنگجو بھانجا ہے جس کی گرو کو کھولا نہیں جاسکتا۔

مطلب:

میں مقتول کا انتقام لوں گا اگر میں قتل ہو گیا تو میرا بدلہ لینے کے لئے پر عزم، ہر وقت انتقام کے لئے مستعد رہنے والا، سخت جنگجو میرا بھانجا ہے۔
"عُقْدَتُهُ مَا تُحَلُّ" اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔

(الف) اس کے ارادہ و عزم اور جس بات کا فیصلہ کر لیتا ہے اسے کوئی توڑ نہیں سکتا۔

(ب) اس کی طاقت و سختی کو کوئی ختم نہیں کر سکتا یعنی پیدائشی طور پر انتہائی مضبوط ہے اور تکالیف پر صبر کرنے میں مستحکم ہے۔ اگلے شعر میں اس کی مزید خوبیاں بیان کر رہا ہے۔

حل لغات:

مَصِیْعَ: کپڑے کا گولا بنا کر کھینے والا۔ ج: مُصِیْعَ۔ رَجُلٌ مَصِیْعٌ: بہادر۔

④ مُطَرِّقٌ یَرْشِخُ سَمًّا کَمَا أَطَرَّقَ أَفْعًی یَسْنِفُ السَّمَّ صِلَ

ترجمہ:

سرجھکا کر ایسے زہراگلتا ہے جیسے زہریلا سانپ سرجھکا کر چھوٹے زرد منہ سے زہراگلتا ہے۔

حل لغات:

مُطَرِّقٌ: (افعال) أَطَرَّقَ: اپنے سر کو سینے کی طرف جھکانا اور خاموش رہنا، بات نہ کرنا۔ یَرْشِخُ: رَشَخَ الْإِنَاءُ (ف) رَشَخَا: برتن کا ٹپکنا، رشنا۔ السَّمُّ: وَالسِّمُّ، وَالسَّمُّ: زہر، زہریلا مادہ۔ ہر بار یک سوراخ جیسے سوئی کا ٹکاؤ کان اور ناک کا سوراخ۔ فی القرآن المجید: ﴿حَتَّىٰ يَلِیْجَ الْجَمَلُ فِی سَمِّ الْخِیَاطِ﴾ (نہ/۴۰) ج: مَسْمُومٌ وَیَسْمَمُ۔ أَفْعًی: بڑا سانپ، خبیث قسم کا سانپ۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر ایک زہریلا ہوتا ہے۔

ج: آفَاع. يَنْفُثُ: نَفَثَ الْبُضَاقُ مِنْ فِيهِ (ن، ض) نَفَثًا: مِنْهُ سَ تَهْوُكُ پھینکنا۔ صِلُّ: ایک موذی سانپ۔ ج: أَصْلَالُ.

..... 5 خَيْرٌ مَا نَابَنَا مُضْمِلٌ جَلُّ حَتَّى دَقَّ فِيهِ الْأَجَلُ

ترجمہ:

ہمیں ایسی عظیم و شدید خبر ملی کہ بڑی خبر بھی اس کے سامنے حقیر ہے۔

حل لغات:

مُضْمِلٌ: فَا. إِصْمَالٌ: سخت ہونا۔ الْمُضْمِلُ: غم سے پھولنے والا۔

..... 6 بَزْرِي الدَّهْرُ وَكَانَ غَشُومًا بِأَبِي جَارُهُ مَا يُذَلُّ

ترجمہ:

ظالم زمانے نے مجھے سختی سے پکڑا ایسے سخت متکبر جوان سے جس کے پڑوسی کو ذلیل نہیں کیا جاسکتا۔

حل لغات:

بَزْرِي: بَزْرٌ قَرِينُهُ (ن) بَزْرًا: غالب آنا۔ چھیننا۔ مِنْ غَزْ بَزْرًا: جو غالب آئے گا چھینی ہوئی چیز لے لے گا۔ غَشُومًا: صفت۔ غَشَمَ الرَّجُلُ (ن) غَشَمًا: بے سوچے کام کرنا۔ ظلم ڈھانا۔

..... 7 شَامِسٌ فِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا مَا ذَكَتِ الشُّفْرَى فَبَرْدٌ وَظِلٌّ

ترجمہ:

وہ سردی میں دھوپ دیتا ہے یہاں تک کہ جب شُفْرٰی ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ٹھنڈا اور سایہ دار ہوتا ہے۔

مطلب:

اس شعر میں ممدوح کی تین صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ تینوں صفات مشبہ اور ممدوح مشبہ بہ اور وجہ تشبیہ منفعت ہے۔ یعنی وہ انتہائی نفع بخش ہے کہ جس طرح سردیوں میں دھوپ سے اور سخت گرمی میں ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈے سائے سے راحت ملتی ہے اسی طرح ممدوح سے بھی راحت ملتی ہے۔

حل لغات:

شَامِسٌ: فَا. دھوپ دینے والا۔ الْقُرَى: ٹھنڈک۔ لَيْلَةُ قُرَّةٍ: ٹھنڈی رات۔ ذَكَتِ: ذَكَتِ النَّبَارُ (ن) ذُكُورًا: آگ جلنا، بھڑکنا، تیز ہونا۔ الشُّفْرَى: سخت گرمی میں طلوع ہونے والا ایک ستارہ۔ فِی الْقُرَى

المجید: ﴿وَإِنَّهُ هُوَ رَبُّ الشَّعْرَى﴾ (۴۹/۵۳)

8..... يَابِسُ الْجَنَبَيْنِ مِنْ غَيْرِ بُؤْسٍ وَنَدِيُّ الْكَفَّيْنِ شَهْمٌ مُدِلٌ

ترجمہ:

وہ مفلسی کے بغیر خالی پیٹ رہنے والا اور دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والا، روشن ضمیر اور خود پر اعتماد کرنے والا ہے۔

حل لغات:

شہم: ذہین، صاحب رائے، شریف و روشن ضمیر، جفاکش۔ مُدِلٌ: اپنے اوپر بھروسہ کرنے والا۔

9..... ظَاعِنٌ بِالْحَزْمِ حَتَّى إِذَا مَا حَلَّ حَلَّ الْحَزْمِ حَيْثُ يَحُلُّ

ترجمہ:

وہ عقل مندی سے سفر کرتا ہے یہاں تک کہ جب پڑاؤ کرتا ہے تو جس جگہ پڑاؤ کرتا ہے وہیں عقل مندی بھی پڑاؤ کر لیتی ہے۔

حل لغات:

ظَاعِنٌ: فا. ظَعَنَ (ف) ظَعْنًا: کوچ کرنا، روانہ ہونا۔

10..... غَيْثٌ مُزْنٌ غَامِرٌ حَيْثُ يُجْدِي وَإِذَا يَسْطُو فَلَئِكَ أَبَلٌ

ترجمہ:

جب وہ عطا کرتا ہے تو ڈھانپنے والے بادل کی بارش ہے اور جب حملہ کرتا ہے تو پختہ ارادے والا شیر ہے۔

حل لغات:

يُجْدِي: (افعال) أَجْدَى فَلَانًا: کسی کو عطیہ دینا۔ يَسْطُو: سَطَا عَلَيْهِ وَبِه (ن) سَطَوَا: حملہ کرنا اور مغلوب کرنا۔ أَبَلٌ: چالاک، بدکار، کنجوس۔ ج: بُلٌّ۔

11..... مُسْبِلٌ فِي الْحَيِّ أَخْوَى رِفْلٌ وَإِذَا يَفْزُؤُ فَيَمُغُّ أَزْلٌ

ترجمہ:

وہ قبیلے میں تہبند لگانے والا، صحت مند موٹا، کشادہ کپڑوں والا اور جب حملہ کرتا ہے تو تیز دوڑنے والا بچہ ہے۔

حل لغات:

مُسْبِلٌ: فا. (افعال) اسْبَلَ السُّتْرَ: پردہ لٹکانا، چھوڑنا۔ أَخَوَى: صفت۔ حَوَى النَّبَاتُ (س) حَوَى: گہرے ہنر کی وجہ سے سیاہ ہو جانا۔ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ: ﴿فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَخَوَى﴾ (۵/۸۷) شعر میں موٹا تازہ ہونے سے کنایہ ہے۔ رِفْلٌ: لمبی دم والا چوپایہ۔ لَبَّ دَامِنٌ وَالَا كِثْرًا: کشادہ کپڑا۔ ڈھیلی کھال والا۔ آسودہ اور پر کیف زندگی۔ بہت گوشت والا۔ مِسْمَعٌ: بجو سے بھیڑیے کا بچہ۔ اَزْلٌ: تیز رفتار۔

⑫ وَلَهُ طَعْمَانٌ أَرْزَى وَشَرَى وَكَلَا الطَّغْمَيْنِ قَدْ ذَاقَ كُلُّ

ترجمہ:

اس کے دو ذائقے ہیں میٹھا اور کڑوا اور: دونوں کو ہر ایک نے چکھا ہے۔

حل لغات:

أَرْزَى: شہد۔ شبنم۔ دیکھی کے کناروں میں چپٹا ہوا کھانا۔ شَرَى: کڑوا۔

⑬ يَرْكَبُ الْهَوْلَ وَحَيْدًا وَلَا يَصْحَبُهُ إِلَّا الْيَمَانِيُّ الْأَفْلُ

ترجمہ:

وہ تنہا مصیبتوں پر سوار ہوتا ہے اور دندنے پڑی ہوئی یمنی تلوار کے علاوہ اس کا کوئی ساتھی نہیں۔

⑭ وَتُسَوِّجُورُوا ثَمَّ أَسْرُوا لِيْلَهُمْ حَتَّى إِذَا انْجَابَ خَلُّوْا

ترجمہ:

اور کتنے ہی نوجوان ہیں جو دو پہر کو سفر کرتے رہے پھر رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ جب صبح ہوئی تو منزل مقصود پر اترے۔

حل لغات:

انْجَابَ: (انفعال) پھٹنا، کٹنا، چرنا۔ الظَّلَامُ: تاریکی کا دور ہو جانا۔

⑮ كُلُّ مَاضٍ قَدْ تَرَدَّى بِمَاضٍ كَسْنَا الْبَرْقَ إِذَا مَا يُسَلُّ

ترجمہ:

ارادے کو پورا کرنے والا ہر وہ نوجوان اتر ا جس نے ایسی تلوار لٹکار رکھی تھی جو گوشت اور ہڈی کو کاٹنے والی ہے جب

وہ سوئی جائے تو اس کی چمک بجلی جیسی ہے۔

①۶..... فَأَذَرَ كُنَا الثَّارَ مِنْهُمْ وَلَمَّا يَنْجُ مِلْحَيْنِ إِلَّا الْأَقْلُ

ترجمہ:

ہم نے ان سے انتقام لے لیا اور دونوں قبیلوں سے تھوڑے ہی زندہ بچے۔

حل لغات:

مِلْحَيْنِ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں ”مل حین“ منقل لکھا ہوا ہے جب کہ بیروت کے نسخے اور شرح مرزوقی کے حاشیے میں متصل لکھا ہوا ہے، اسی کے مطابق شعر میں متصل لکھا گیا ہے۔ ”مِل“ ”مِنْ“ کے معنی میں ہے۔

①۷..... فَاحْتَسُوا أَنْفَاسَ نَوْمٍ فَلَمَّا هَوُّمُوا رُغْتُهُمْ فَاشْمَعَلُوا

ترجمہ:

ان تھوڑے لوگوں نے نیند کے گھونٹ پئے جب انہوں نے اونگھ میں سر ہلائے تو میں نے انہیں ڈرایا تو تیز چلنے لگے۔

حل لغات:

هَوُّمُوا: (تفعیل) هَوْمٌ: اونگھنا، تھوڑا سونا۔ ”هَوُّمُوا“ ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ”ثَمَلُوا“ ہے۔ رُغْتُ: ہمارے ہاں دیوانِ حماسہ کے جو نسخے ہیں ان میں اور ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں یہ واحد حاضر کا صیغہ ہے جب کہ بیروت کے نسخے میں واحد متکلم کا صیغہ ہے اور شعر کا ترجمہ اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔ اِشْمَعَلُوا: اِشْمَعَلُ الرَّجُلُ: بلند و عالی رتبہ ہونا۔ جھومنا، تھرکنا۔

①۸..... فَلَيْسَ فَلْتُ هُذَيْلٌ شَبَاهُ لَبْمَا كَانَ هُذَيْلًا يَفْلُ

ترجمہ:

بخدا! اگر بنو ہذیل نے اس کی دھار کو کند کر دیا تو اس وجہ سے کہ وہ ہذیل کو کند کیا کرتا تھا۔

①۹..... وَبِمَا أَبْرَكَهَا فِي مُنَاخٍ جَفَجَعَ يَنْقَبُ فِيهِ الْأَظْلُ

ترجمہ:

اور اس وجہ سے بھی کہ وہ بنو ہذیل کو ایسی سخت جگہ میں بٹھاتا تھا جس میں پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔

حل لغات:

أَبْرَكَ: البعير: اونٹ بٹھانا۔ جَعَجَعَ: جنگ، سخت اور کھردری جگہ۔ نَشِيْ جگہ۔ يَنْقُبُ: نَقَبَ الخَفُّ المَلْبُوسُ (س) نَقَبًا: پہنے ہوئے موزے کا پیٹا ہوا ہونا۔ أَلَا ظَلُّ: انگلی کی اندرونی سطح۔ ج: ظُلٌّ۔

20..... وَبِمَا صَبَّحَهَا فِي ذَرَاهَا مِنْهُ بَعْدَ الْقَتْلِ نَهَبَ وَشَلُّ

ترجمہ:

اور اس وجہ سے بھی کہ وہ صبح کو ان کے گھروں پر حملہ کرتا تھا، قتل کے بعد مال لوٹا اور اونٹ ہانکتا تھا

حل لغات:

نَهَبَ: لوٹ مار۔ نَشَانَه۔ شَلُّ: الدَّابَّةُ (ن) شَلًا: جانور کو دھتکارنا یا ہانکنا، بھگانا۔

21..... صَلِيَتْ مِنِّي هَذِيْلٌ بِخِرْقٍ لَا يَمَلُ الشَّرُّ حَتَّى يَمَلُّوْا

ترجمہ:

بنو ہذیل مجھ جیسے نو جوان سے آزمائش میں پڑ گئے جو ایسا نخی، بہادر ہے کہ جنگ سے نہیں اکتاتا یہاں تک کہ وہ اکتا جائیں۔

حل لغات:

خِرْقٌ: ہوشیار اور نخی نو جوان۔ ج: أَخْرَاقٌ۔

22..... يُنْهَلُ الصُّغْدَةُ حَتَّى إِذَا مَا نَهَلْتُ كَانَ لَهَا مِنْهُ عَلٌ

ترجمہ:

وہ سیدھے نیزوں کو پہلی بار خون پلاتا تھا جب وہ پہلی بار پی لیتے تھے تو انہیں دشمن کا خون دوسری بار پلاتا تھا۔

حل لغات:

الصُّغْدَةُ: سیدھا نیزہ۔ ج: صِغَادٌ۔

23..... خَلَّتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ حَرَامًا وَبَلَايَ مَا أَلْمُسْتُ تَحِلُّ

ترجمہ:

شراب حلال ہو گئی اور وہ حرام تھی اور بڑی مدت کے بعد حلال ہوئی ہے۔

مطلب:

ماموں کے قتل کے بعد قسم کھائی تھی کہ جب تک انتقام نہیں لوں گا اس وقت تک شراب نہیں پیوں گا تو جو شراب قسم کی وجہ سے حرام ہو گئی تھی اب قسم پوری ہو چکی لہذا شراب حلال ہو گئی۔

..... 24 فَاسْقِنِيهَا يَا سَوَادُ بْنُ عَمْرٍو إِنَّ جِسْمِي بَعْدَ خَالِي لَخَلُّ

ترجمہ:

اے سواد بن عمرو! مجھے شراب پلا؛ کیونکہ ماموں کے بعد میرا جسم کمزور ہو گیا ہے۔
لا پھراک بار وہی بادہ و جام اے ساقی ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی

..... 25 تَضَحُّكَ الضُّبُعُ لِقَتْلِي هَذَا وَلَتَرَى الذَّنْبَ لَهَا يَسْتَهْلُ

ترجمہ:

بنو ہذیل کے مقتولین پر بھوس رہے ہیں اور تو بھیڑیے کو چلا تا ہوا دیکھ رہا ہے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ پرندوں اور درندوں کی عید ہو گئی ہے اور خوشی کے مارے ہنس رہے ہیں اور چلا رہے ہیں۔

حل لغات:

الضُّبُعُ: لکڑ بھگّا۔ بھیڑیے جیسا ایک خونخوار جانور۔ بھو۔ ج: أَضْبَعُ. يَسْتَهْلُ: استَهْلُ الضُّبُعُ: بچے کا ولادت کے وقت رونا اور آواز نکالنا۔

..... 26 وَعِثَاقُ الطَّيْرِ تَغْدُو بِطَانًا تَخْطُاهُمْ فَمَا تَسْقِلُ

ترجمہ:

اور بڑے پرندے صبح کو سیر ہو کر کھاتے ہیں ان پر پاؤں رکھ کر چلتے ہیں اڑ نہیں سکتے۔

مطلب:

دشمن کے لاشوں کی اتنی کثرت ہے کہ بڑے بڑے پرندے صبح خالی پیٹ آتے ہیں اور اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ کثرت خوری کی وجہ سے اڑ نہیں سکتے۔

حل لغات:

”تَغْدُو“ ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ”تَهْفُو“ ہے۔ تَتَخَطَّأُ: چلنا، قدم اٹھانا۔

وقال سُويْدُ المَرَاثِدِ الحَارِثِيُّ (الطويل)

①..... لَعَمْرِي لَقَدْ نَادَى بِأَرْفَعِ صَوْتِهِ نَعِي سُوَيْدُ أَنْ فَارِسَكُمْ هَوَى

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم! سوید کی موت کی خبر لانے والا بلند آواز سے پکارنے لگا کہ بے شک تمہارا شہسوار ہلاک ہو گیا۔

②..... أَجَلُ صَادِقًا وَالْقَائِلُ الْفَاعِلُ الَّذِي إِذَا قَالَ قَوْلًا أَنْبَطَ الْمَاءُ فِي الثَّرَى

ترجمہ:

میں نے کہا: جی ہاں! تو سچا ہے اور تو نے ایسے شخص کی موت کی خبر دی کہ جب وہ کوئی بات کہے تو اس کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے۔

علم کی سنجیدہ گفتاری بڑھاپے کا شعور دنیوی اعزاز کی شوکت جوانی کا غرور

حل لغات:

أَنْبَطَ: الشَّيْءُ (أَفْعَالُ) ظَاهِرُ كَرْنًا۔ اَنْبَطَ الْمَاءُ فِي الثَّرَى: کنایہ ہے انتہاء تک پہنچنے اور مہم سر کرنے سے۔

③..... فَتَى قَبْلَ لَمْ تُعْنَسِ السِّنُّ وَجْهَهُ سَوَى خُلْسَةٍ فِي الرِّاسِ كَالْبُرْقِ فِي الدُّجَى

ترجمہ:

وہ بھری جوانی والا نو جوان تھا عمر نے اس کے چہرے کو تبدیل نہیں کیا تھا سوائے سر میں چھپے ہوئے چند بالوں کے جو ایسے چمک رہے تھے جیسے تاریکی میں بجلی۔

حل لغات:

تُعْنَسُ: اُعْنَسَتِ السِّنُّ وَجْهَ فُلَانٍ: عمر نے فلاں کا چہرہ بدل ڈالا۔ خُلْسَةٌ: چھپی ہوئی چیز۔ موقع، مناسب موقع۔

④..... أَشَارَتْ لَهُ الْحَرْبُ الْعَوَانُ فَجَاءَهَا يُقْعِقُ بِالْأَقْرَابِ أَوَّلَ مَنْ أَتَى

ترجمہ:

سخت جنگ نے اسے اشارہ کیا تو سب سے پہلے تلواروں کو ٹکراتا ہوا آیا۔

حل لغات:

العَوَانُ: وہ جنگ جو بار بار ہو۔ الحربُ العَوَانُ: سخت لڑائی۔ يُقَعِّعُ: قَعَقَعَ الشَّيْءُ: کسی چیز میں حرکت کی بناء پر زوردار آواز ہوتا۔

⑤ وَلَمْ يَجْنِهَا لَكِنْ جَنَّاها وَلِئِہِ فَآسَى وَآدَاهُ فَكَانَ كَمَنْ جَنَى

ترجمہ:

اس نے جنگ شروع نہیں کی لیکن اس کے دوست نے شروع کی اور اس نے اس کی مدد کی تو دوست نے لڑائی کو اس تک پہنچا دیا لہذا یہ جنگ چھیڑنے والے کی طرح ہو گیا۔

وَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي نَصْرِ بْنِ قُعَيْنٍ (الکامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعہ بن سعد بن جَدِیْمَہ بن مالک بن نصر بن مُعَیْن ہے اور یہ جاہلی شاعر ہے۔ عرب میں ان کے علاوہ کسی اور کا نام ”ربیعہ“ نہیں ہے۔ (حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۵۹۷ و نسخہ بیروت ص ۱۴۹)

① أَبْلِغْ قَبَائِلَ جَعْفَرٍ إِنْ جَشَّتْهَا مَا إِنْ أَحَاوِلُ جَعْفَرَ بْنِ كَلَابٍ

ترجمہ:

اگر تو قبائل جعفر کے پاس جائے تو انہیں پیغام پہنچا دے۔ میری مراد جعفر بن کلاب نہیں۔

مطلب:

پیغام آئندہ اشعار میں مذکور ہے۔ قبائل جعفر سے مراد جعفر بن ثعلبہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک تہمی ہیں۔ جعفر بن کلاب بن ربیعہ جن کا تعلق بنو ہوازن سے ہے وہ مراد نہیں۔

② أَنْ الْهَوَاةَ وَالْمَوَاةَ بَيْنَنَا خَلَقَ كَسَحَقِ الْيُمْنَةِ الْمُنْجَابِ

ترجمہ:

کہ ہمارے درمیان صلح اور دوستی اس طرح پرانی ہو چکی ہے جس طرح یہی چادر بوسیدہ ہو کر پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔

حل لغات:

الْهَوَاةُ: نرمی و سہولت۔ سکون۔ رخصت۔ باہمی تعلق و محبت۔ عہد و پیمان، رشتہ و تعلق۔ سَحَقٌ: بوسیدہ کپڑا۔

③..... أَذْرَابُ إِيْسَى لَمْ أَهْبِكَ وَلَمْ أَقُمْ لِسُلَيْعٍ عِنْدَ تَحْضُرِ أَجْلَابِ

ترجمہ:

اے ”ذواب“! میں نے تیرا خون معاف نہیں کیا اور نہ ہی دیت کا مال لے کر اسے بیچنے کیلئے تیار ہوا ہوں جب تاجر آئیں۔

④..... إِنْ يُقْتُلُوكَ فَقَدْ ثَلَلْتُ غُرُوشَهُمْ بِعُتَيْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ شِهَابِ

ترجمہ:

اگر تجھے بنو ربیع نے قتل کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نے عتیبہ بن حارث بن شہاب کو قتل کر کے ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا۔

⑤..... بِأَسْلَمِهِمْ كَلْبًا عَلَى أَعْدَائِهِمْ وَأَعَزَّهُمْ فَقْدًا عَلَى الْأَصْحَابِ

ترجمہ:

ایسے شخص کو قتل کر کے جو ان کے دشمنوں پر سب سے زیادہ سخت تھا ان کی عزت کو خاک میں ملا دیا اور اس کا گم ہونا اس کے دوستوں پر سب سے زیادہ گراں تھا۔

حل لغات:

كَلَبَ: کتے کی دیوانگی۔ شرارت۔ کہتے ہیں: ”دَفَعْتُ عَنْكَ كَلْبَ فُلَانٍ“: میں نے تم سے فلاں کا شر دور کر دیا۔ سردی کی شدت۔

وقال الحرِيثُ بْنُ زَيْدِ الْخَيْلِ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام حریت بن زید خیل ہے اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، یہ شاعر اور ان کے بھائی منکف رسول اکرم شاہ بنی آدم (لہذاہ روحی و جسدی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نعمت اسلام سے سرفراز ہوئے، خالد بن ولید کے ساتھ مرتدوں سے جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر کے واصل جنت ہوئے (۶۸۰ھ/۶۸۰ء)۔

①..... أَلَا بَكَرَ النَّاعِي بِأَوْسِ بْنِ خَالِدٍ أَخِي الشُّتُوَةِ الْغُبَرَاءِ وَالزَّمَنِ الْمَحَلِّ

ترجمہ:

سنو! موت کی خبر پہنچانے والے نے صبح سویرے اس اوس بن خالد کی موت کی خبر پہنچائی جو سخت قحط سالی اور خشک سالی کے زمانے میں سخاوت کرتا تھا۔

②..... فَإِنْ يَقْتُلُوا بِالْغَدْرِ أَوْ سَافِئَانِي تَرَكَتُ أَبَا سُفْيَانَ مُلْتَزِمَ الرَّحْلِ

ترجمہ:

اگر انہوں نے اوس کو دھوکے سے قتل کر دیا تو بے شک میں نے ابوسفیان کو ایسا کر کے چھوڑا کہ وہ زین سے جدا نہیں ہو سکتا۔

مطلب:

مقتول پر نوحہ کرنے کی ضرورت نہیں؛ کیونکہ میں نے قاتل کو اترنے سے پہلے زین پر ہی قتل کر کے انتقام لے لیا ہے۔

③..... فَلَا تَجْزَعِي يَا أُمَّ أَوْسٍ فَإِنَّهُ تُصِيبُ الْمَنَائِيَا كُلَّ حَافٍ وَذِي نَعْلٍ

ترجمہ:

اے اوس کی ماں! تُو بے صبری نہ کر؛ کیونکہ موت ہر ننگے پاؤں والے اور جوتے پہنے ہوئے کو پہنچتی ہے۔

④..... قَتَلْنَا بِقَتْلَانَا مِنَ الْقَوْمِ غُصْبَةً كِرَامًا وَلَمْ نَأْكُلْ بِهِمْ خَشَفَ النَّخْلِ

ترجمہ:

ہم نے اپنے مقتولین کے بدلے قوم کے معزز لوگ قتل کر ڈالے اور ان کے عوض ہم نے بے کار کھجوریں نہیں کھائیں۔

مطلب:

ہم نے انتقام دشمن کے رذیل لوگ قتل نہیں کئے اور نہ ہی دیت لی ہے بلکہ ہم پلہ لوگ قتل کر کے اپنے سینہ کی آگ بجھائی۔

حل لغات:

خَشَفَ: مِنَ التَّمَرِ: خراب کھجوریں جو پکنے سے پہلے سوکھ جاتی ہیں ان میں نہ گٹھلی ہوتی ہے اور نہ گودہ نہ جھلی نہ

مشاس۔ عربی مقولہ ہے: ”أَخْشَفَا وَسُوءُ كَيْلَةٍ“: کھجور بھی ردی اور پیانہ بھی کم۔ یعنی نکمّا اور تھوڑا، دو بری خصلتوں والا، دو طرف سے ظلم کرنے والا۔

⑤..... وَلَوْلَا الْأَمْنَى مَا عِشْتُ فِي النَّاسِ سَاعَةً وَلَكِنْ إِذَا مَا شِئْتُ جَاوَبَنِي مِثْلِي

ترجمہ:

اگر غم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہ سکتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھے جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:

اگر دنیا میں میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہو جاتا لیکن جب بھی میں کسی سے اظہار غم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھ اُسنا تا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

وَقَالَ أَبُو حِبَالٍ الْبَرَاءُ بْنُ رَبِيعٍ الْفَقْعَسِيُّ (الطَّوِيلُ)

ابو ہلال نے کہا: اصل نسخے میں ابو حبال ہی سے لیکن یہ غلطی ہے اور صحیح نام ”ابو حناک“ ہے۔

(حاشیہ شرح مرزوقی ج ۱ ص ۶۰۱ بیروت)

①..... أَبْعَدَ بَنِي أُمَيٍّ الَّذِينَ تَتَابَعُوا أَرْجَى الْحَيَوَةِ أَمْ مِنَ الْمَوْتِ أَجْزَعُ

ترجمہ:

کیا اپنے ان بھائیوں کے بعد جو یکے بعد دیگرے رخصت ہو گئے لذت زندگی کی امید رکھوں یا موت سے گھبراؤں۔

②..... لَمَانِيَّةٌ كَانُوا ذَوَابَّةَ قَوْمِهِمْ بِهِمْ كُنْتُ أُعْطِي مَا أَسَاءُ وَأَمْنَعُ

ترجمہ:

وہ آٹھ اپنی قوم کے سردار تھے ان کی وجہ سے ہی میں جو چاہتا و دیتا اور چاہتا تو نہ دیتا۔

مطلب:

وہ میری شان و شوکت تھے اور میں ان میں سب سے زیادہ معزز تھا مجھے ان کے معاملات میں اختیار حاصل تھا میرا

اپنی مرضی کے مطابق جسے چاہتا دیتا اور جسے چاہتا نہ دیتا مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔

③ أَوْلَنَكَ إِخْوَانُ الصَّفَاءِ رُزِيَّتُهُمْ وَمَا الْكَفُّ إِلَّا إِصْبَعٌ ثُمَّ إِصْبَعٌ

ترجمہ:

وہ عمدہ اور طاقتور بھائی تھے جن کی وجہ سے مجھے مصیبت پہنچائی گئی اور ہتھیلی نہیں مگر ایک انگلی پھر دوسری انگلی ہے۔

مطلب:

انگلیوں کے بغیر ہتھیلی کام کی نہیں، وہ انگلیوں کی طرح تھے ان کے جانے سے میں اس طرح بے یار و مددگار ہو گیا جیسے انگلیوں کے بغیر ہتھیلی۔

④ لَعَمْرُكَ إِنِّي بِالْخَلِيلِ الَّذِي لَهُ عَلَى ذَلَالٍ وَاجِبٌ لِّمُفْجَعٍ

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم مجھے اپنے ایسے دوست کا غم پہنچایا گیا جس کیلئے مجھ پر ناز کرنا واجب تھا۔

حل لغات:

ذَلَالٌ: ناز و نخرہ۔ وقار۔

⑤ وَإِنِّي بِالْمَوْلَى الَّذِي لَيْسَ نَافِعِي وَلَا ضَائِرِي فَقْدَانُهُ لِمُمْتَعٍ

ترجمہ:

اور بے شک میں نفع پہنچایا جا رہا ہوں چچا کے ایسے بیٹے سے جو نہ میرے لئے نفع مند ہے اور نہ اس کی موت میرے لئے نقصان دہ ہے۔

وقال مُطِيعُ بْنُ إِيَّاسٍ فِي يَحْيَى بْنِ زِيَادٍ: (المنسرح)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام مطیع بن ایاس ہے (متوفی ۱۶۶ھ/۷۸۳ء) اور یہ اموی اور عباسی دور کے مخضرمی شاعر ہیں۔

① يَا أَهْلَ بَكْوِ الْقَلْبِ الْقَرْحِ وَلِلدُّمُوعِ السَّوَاكِبِ الشُّفْحِ

ترجمہ:

اے میرے گھر والو! میرے زخمی دل اور بہت بہنے والے آنسو کے لئے رو۔

مطلب:

میرے غم میں شریک ہو جاؤ کیونکہ جب کوئی شریک غم ہوتا ہے تو غم کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

بُكَوْا: (تفعیل) بُكِيَ الْمَيِّتُ وَعَلَيْهِ وَلَهُ: مردے پر رونا۔

②..... رَاخُوا بِبَيْحِي وَلَوْ تَطَاوَعْنِي إِلَّا قَدَارُ لَمْ تَبْتَكَرْ وَلَمْ تَرْح

ترجمہ:

لوگ تجھی کو لے گئے اگر احکام میری بات مانتے تو وہ نہ صبح کو آتے نہ شام کو۔

مطلب:

اگر احکام اور تقدیریں میرے بس میں ہوتیں تو ممدوح کو کبھی بھی موت نہ آتی اور نہ ہی لوگ اسے دفن کر کے آتے۔

③..... يَا خَيْرَ مَنْ يُحْسِنُ الْبُكَاءَ لَهُ الْيَوْمَ وَمَنْ كَانَ أُمْسٍ لِلْمِدْح

ترجمہ:

اے وہ بہترین کہ آج اس پر رونا اچھا ہے اور کل تعریف کے لائق تھا۔

④..... قَدْ ظَفِرَ الْحُزْنَ بِالشُّرُورِ وَقَدْ أُدِيلَ مَكْرُوهُنَا مِنَ الْفَرَح

ترجمہ:

یقیناً غم خوشی پر غالب آ گیا اور ہمارے غم کو خوشی پر فتح دی گئی۔

وقال أيضا (البيسط)

①..... قَلْتُ لِحَنَانَةٍ دُلُوحٌ تَسُحُّ مِنْ وَابِلٍ سَحُوحٌ

ترجمہ:

میں نے گر جنے والے، بہت پانی والے اور بہت بارش برسانے والے بادل سے کہا۔

حل لغات:

دُلُوحٌ: پانی سے بہت بھرا ہوا بادل۔ ج: دُلُحٌ. تَسُحُّ: سَحَّ الْمَاءُ وَنَحْوَهُ (ض) سَحَا: پانی وغیرہ کا اوپر سے

نیچے کی طرف بہنا۔

② أَمْسَى الضَّرِيحُ الَّذِي أَسْمَى ثُمَّ اسْتَهْلَى عَلَى الضَّرِيحِ

ترجمہ:

جس قبر کا میں نام لوں اس کا ارادہ کر پھر اس قبر پر خوب برس۔

علم لغات:

الضَّرِيحُ: قبر۔ قبر کے بیچ کی تنگ جگہ، مزار۔ ج: ضَرَائِحُ.

③ لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ أَنْ تَشْجَى عَلَى فُتَى لَيْسَ بِالشَّجِيحِ

ترجمہ:

یہ انصاف نہیں ہے کہ تو ایسے جوان پر کنجوسی کرے جو کنجوس نہیں تھا۔

وقال أشجع بن عمر والسلمي (الطويل)

نامہ مرکا تعارف:

شاعر کا نام اشجع بن عمرو ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ یہ شاعر یمامہ میں پیدا ہوئے اور بصرہ میں پرورش پائی پھر بغداد میں رہائش اختیار کی اور وہیں فوت ہوئے (۱۹۵ھ/۸۱۱ء)۔

① مَضَى ابْنُ سَعِيدٍ حِينَ لَمْ يَبْقَ مَشْرِقٌ وَلَا مَغْرِبٌ إِلَّا لَهُ فِيهِ مَادِحٌ

ترجمہ:

ابن سعید اس وقت فوت ہوا جب مشرق و مغرب کے کوئے کوئے میں اس کی تعریف کرنے والا موجود تھا۔

② وَمَا كُنْتُ أَذْرِي مَا فَوَاضِلُ كَفِّهِ عَلَى النَّاسِ حَتَّى غَيَّبَهُ الصَّفَائِحُ

ترجمہ:

مجھے معلوم نہیں تھا کہ لوگوں پر اس کی کس قدر ستاوت تھی یہاں تک کہ پتھر کی رساؤں نے اسے چھپا لیا۔

مطلب:

اس کے احسانات، نوازشیں اور مہربانیاں لوگوں پر کس قدر تھیں جب تک وہ زندہ رہا مجھے معلوم نہ ہو سکیں؛ کیونکہ وہ

مختلف مقامات پر احسانات کیا کرتا تھا اور اکثر احسانات تو چھپ کر کیا کرتا تھا مگر جب وہ فوت ہوا تو چاروں طرف کے لوگ اس کے احسانات یاد کر کے رونے لگے پھر مجھے اس کی سخاوت اور احسانات کی حقیقت معلوم ہوئی۔ سچ ہے: نعمت کا احساس زوالِ نعمت کے بعد ہوتا ہے۔

حل لغات:

الصَّفَائِحُ: وِصْفَاتُ. مَف: الصَّفِيحَةُ: لوہے یا دھات وغیرہ کی چادر۔ چوڑی تلوار۔ پتھر وغیرہ کی سل۔

③..... فَأَصْبَحَ فِي لَحْدٍ مِنَ الْأَرْضِ مَيِّتًا وَكَانَتْ بِهِ حَيًّا تَضِيقُ الصُّحَاصِحُ

ترجمہ:

وہ مرکزِ زمین کی لحد میں چلا گیا اور جب زندہ تھا تو بڑے بڑے میدان بھی اس کے لئے تنگ تھے۔

مطلب:

فوت ہونے کے بعد چھوٹی سی قبر میں سما گیا؛ حالانکہ جب وہ زندہ تھا تو کشادہ زمین بھی اس کے سامنے تنگ تھی یا مراد یہ ہے کہ اس کے بڑے بڑے لشکر تھے جن کی وجہ سے بڑے بڑے میدان بھی چھوٹے معلوم ہوتے تھے یا مراد یہ ہے کہ اس کے احسانات و انعامات اس قدر زیادہ تھے کہ اگر تمام زمین پر پھیلا دئے جاتے تو زمین تنگ پڑ جاتی۔

حل لغات:

الصُّحَاصِحُ: مَف: الصُّحُصْحُ: نباتات سے خالی ہموار زمین۔

④..... سَابِكُكَ مَا فَاضَتْ دُمُوعِي فَإِنْ تَغَضُّ فَحَسْبُكَ مِنِّي مَا تُجِنُّ الْجَوَانِحُ

ترجمہ:

جب تک میرے آنسو بہتے رہیں گے میں تجھ پر روتا رہوں گا اگر وہ کم پڑ گئے تو میری طرف سے تیرے لئے وہ غم کافی ہے جسے پسلیوں نے چھپایا ہوا ہے۔

⑤..... فَمَا أَنَا مِنْ رُزْءٍ وَإِنْ جَلُّ جَارِعٌ وَلَا بِسُرُورٍ بَعْدَ مَوْتِكَ فَارِحْ

ترجمہ:

اب میں کسی بھی مصیبت سے نہیں گھبراؤں گا اگرچہ وہ بڑی ہو اور نہ ہی تیری موت کے بعد کسی خوشی پر خوش ہوں گا۔

مطلب:

جب اتنا بڑا صدمہ برداشت کر لیا ہے تو اب کوئی دوسری مصیبت برداشت کرنا مشکل نہیں رہا لیکن خوشیوں پر راحت

کا احساس بھی ختم ہو گیا ہے۔

⑥..... كَانَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى مَوَاكٍ وَلَمْ تَقُمْ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَيْكَ النُّوَاحِ

ترجمہ:

گویا کہ تیرے علاوہ کوئی زندہ مرا ہی نہیں اور نہ تیرے علاوہ کسی پر نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہوئیں۔

⑦..... لَيْنٌ حَسَنَتْ فِيكَ الْمَرَاثِي وَذَكَرُهَا لَقَدْ حَسَنْتُ مِنْ قَبْلُ فِيكَ الْمَدَائِحِ

ترجمہ:

اب اگر تیرا مرثیہ اور اس کا ذکر اچھا لگتا ہے تو یقیناً اس سے پہلے تیری تعریفیں اچھی لگتی تھیں۔

وقال يحيى بن زياد الحارثي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابوالفضل یحییٰ بن زیاد حارثی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور یہ ابوالعباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں (۱۶۰ھ/۷۷۶ء) میں فوت ہوئے۔ (شرح مرزوقی ج ۱ ص ۶۱۰)

①..... نَعَى نَاعِيَا عَمُرُو بَلِيلَ فَاَسْمَعَا فَرَاغَا فَوَاذًا لَا يَزَالُ مُرَوَّعَا

ترجمہ:

دو شخصوں نے رات کے وقت عمرو کی موت کی خبر سنا کر میرے اس دل کو (مزید) خوف زدہ کر دیا جو پہلے سے ہی خوف زدہ رہتا تھا۔

②..... وَمَا دَنَسَ الثُّوبُ الَّذِي زَوَّدُوكَهُ وَإِنْ خَانَهُ رَبُّ الْبَلَى لَقَطَطَا

ترجمہ:

اور جو کفن لوگوں نے تجھے پہنایا میلا نہیں تھا اگرچہ بوسیدگی کی تاثیر نے کفن سے خیانت کی تو وہ پارہ پارہ ہو گیا۔

مطلب:

شیخ الادباء نے کہا اس شعر میں شاعر نے صنعت استخام سے کام لیا ہے کیونکہ وَمَا دَنَسَ الثُّوبُ "میں ثوب سے مراد لوگوں کی تعریفیں اور شعراء کے وہ قصائد ہیں جو انہوں نے ممدوح کی تعریف میں کہے اور "وَإِنْ خَانَهُ" کی ضمیر

منسوب جو ”الشوب“ کی طرف لوٹ رہی ہے، سے مراد ”میت“ کو دیا جانے والا کفن ہے یعنی سب نے اچھی تعریف کی کسی نے کوئی برائی یا عیب بیان نہیں کیا اور مدوح کی عزت و تعظیم کبھی پرانی ہوگی نہ ختم ہوگی اگرچہ اس کا کفن بوسیدہ ہو کر ختم ہو جائے گا۔

③..... دَفَعْنَا بِكَ الْآيَامَ حَتَّىٰ إِذَا آتَتْ تُرِيدُكَ لَمْ نَسْطِيعْ لَهَا عَنْكَ مَدْفَعًا

ترجمہ:

ہم نے تیری مدد سے حوادث زمانہ کو دور کیا لیکن جب انہوں نے تیرا (تیری موت کا) ارادہ کیا تو ہم انہیں روک نہ سکے۔

مفادہ:

”لَمْ نَسْطِيعْ“ ابوعلی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں ”لَمْ تَسْطِيعْ“ ہے۔

④..... مَضَىٰ فَمَضَتْ عَيْنِي بِهِ كُلُّ لَذَّةٍ تَقَرُّ بِهَا عَيْنَايَ فَاِنْقَطَعَ مَعَا

ترجمہ:

وہ چلا گیا تو اس کی وجہ سے میری ہر وہ لذت جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی تھیں چلی گئی یعنی وہ دونوں ایک ساتھ کٹ گئے۔

⑤..... مَضَىٰ صَاحِبِي وَاسْتَقْبَلَ الدَّهْرُ مَضْرَعِي وَلَا بُدَّ أَنْ أَلْقَى حِمَامِي فَأَضْرَعَا

ترجمہ:

میرا دوست چلا گیا اور زمانہ میرے مقتل میں سامنے آیا اور ضروری ہے کہ میں اپنی موت سے کشتی کروں پھر پچھاڑا جاؤں۔

مطلب:

جس شخص کی مدد سے سب مصیبتیں ٹالی جاتیں تھیں وہ بھی موت کو نہ ٹال سکا تو اب ضروری ہے کہ میں بھی اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردوں؛ کیونکہ موت سے بچنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

حل لغات:

مَضْرَعٌ: پچھاڑنے کی جگہ، کشتی کا اکھاڑا۔ دنگل، کشتی گاہ۔ موت، ہلاکت، قتل و خون۔ ج: مَصَارِعُ. عربی مقولہ ہے: ”مَنْ صَارَعَ الْحَقَّ صَرَعَهُ“: جو حق سے کشتی لڑیگا، حق اس کو پچھاڑ دے گا۔

وقال ابنُ المُقَفَّعِ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ ابن مُقَفَّع ہے (متوفی ۱۳۲ھ/۷۵۹ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں، یہ بڑے فصیح و بلیغ اور اچھے کاتب تھے خلیل سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو جواب دیا میں نے ان کی مثل کوئی نہیں دیکھا ان کا علم ان کی عقل سے زیادہ تھا۔

اشعار کا پس منظر:

شاعر نے عمرو بن علا بصری جو مشہور قول کے مطابق قراء سبعہ میں سے ایک تھے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں اور ایک قول یہ ہے یحییٰ بن زیاد اور ایک قول کے مطابق ابو جہاد عبد کریم کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں۔

①..... رُزِينَا اَبَا عَمْرٍو وَلَا حَيَّ مِثْلُهُ | فَلِلَّهِ رَيْبُ الْحَادِثَاتِ بِمَنْ وَقَعَ

ترجمہ:

ہمیں ابو عمرو کی (موت کی) مصیبت پہنچائی گئی اور کوئی زندہ اس کی مثل نہیں اللہ سے ہی حوادثِ زمانہ کی شکایت ہے کہ حوادثِ زمانہ نے کیسے عظیم کو ہلاک کر دیا۔

②..... فَاِنْ تَكُ قَدْ فَارَقْتَنَا وَتَرَ كُنَّا | ذَوِي خَلَةٍ مَا فِي اَنْسَادٍ لَهَا طَمَعُ

ترجمہ:

اگر تو ہمیں داغِ مفارقت دے گیا اور ہمیں ایسی سخت حاجت میں چھوڑ کر چلا گیا کہ جس کے پورے ہونے کی اب کوئی امید نہیں۔

③..... فَقَدْ جَرَّ نَفْعًا فَقَدْ نَالَكَ اَنَا | اَمِنَّا عَلَى كُلِّ الرُّزَايَا مِنَ الْجَزَعِ

ترجمہ:

تو تیرے جدا ہونے نے ہمیں ایک نفع ضرور پہنچایا ہے وہ یہ کہ ہم تمام مصیبتوں پر بے صبری کرنے سے بے خوف ہو گئے۔

مطلب:

تیری وفات ہمارے لئے سب سے بڑا صدمہ ہے تو جب اسے برداشت کر لیا تو اب اس کے سامنے تمام مصیبتیں ہیج ہیں۔

وقال بعض بني أسد (الكامل)

①..... بَكِّي عَلَى قَتْلَى الْعَدَانِ فَإِنَّهُمْ طَالَتْ إِقَامَتُهُمْ بِبَطْنِ بَرَامِ

ترجمہ:

اے خاتون! تو عدان کے مقتولین پر بکثرت رو؛ کیونکہ وہ عرصہ دراز سے کوہ برام کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔

②..... كَانُوا عَلَى الْأَعْدَاءِ نَارَ مُحَرِّقٍ وَلِقَوْمِهِمْ حَرَمًا مِنَ الْأَحْرَامِ

ترجمہ:

وہ مقتولین دشمنوں کے لئے جلانے والی آگ تھے اور اپنی قوم کے لئے حرمت والے مہینوں میں سے ایک ماہ حرمت تھے۔

فائدہ:

مُحَرِّقُ سے مراد عمر بن نہد ہے؛ کیونکہ اس نے بنو دارم کے سو (۱۰۰) افراد کو آگ میں جلادیا تھا یا حارث بن عمرو شام کا بادشاہ مراد ہے کیونکہ یہ پہلا شخص ہے جس نے عرب کو ان کے شہروں میں جلادیا تھا اور حرم سے مراد بہت زیادہ سخاوت کرنے والا شخص ہے۔

③..... لَا تَهْلِكِي جَزَعًا فَإِنِّي وَالِقٌ بِرِمَاحِنَا وَعَوَاقِبِ الْأَيَّامِ

ترجمہ:

رو کر اپنی جان ہلاک نہ کر؛ کیونکہ مجھے اپنے نیزوں اور حوادث زمانہ پر اعتماد ہے۔

مطلب:

تو انتقام کے لئے اتنی نہ تڑپ کہ ہلاک ہو جائے؛ کیونکہ حالات بدلتے ہوئے دیر نہیں لگتی لہذا میں انتقام لے لوں گا۔

④..... عَادَاتُ طَيِّ فِي بَنِي أَسَدٍ لَهُمْ رِئُ الْقَنَا وَخِضَابُ كُلِّ حُصَامِ

ترجمہ:

بنو طی کی عادتیں بنو اسد میں سرایت کر گئی ہیں، ان کی عادت نیزوں کو سیراب کرنا اور ہر تلوار کو رنگنا ہے۔

مطلب:

بنو طی ایک بہت ہی جنگجو قوم ہے وہ ہمیشہ دشمنوں کا قتل کرتے اور ان کے خون سے اپنی تلواریں رنگتے ہیں تو ان کی

حلیف قوم بنواسد کی بھی یہی عادت بن گئی ہے لہذا میں انتقام لوں گا۔ سچ ہے: صحبت سے رنگ نہیں بدلتا لیکن عادت ضرور بدلتی ہے۔

حل لغات:

رِئ: خوش منظر۔ خَضَاب: رنگ۔ رنگ کرنے کی جگہ۔

وقال آخر (الطویل)

①..... نَعِيَ لِي أَبُو الْمِقْدَامِ فَمَوْدٌ مِّنْظَرِي مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَكْتُ عَلَى الْمَسَامِعِ

ترجمہ:

مجھے ابو مقدام کی موت کی خبر دی گئی تو مجھے دکھائی دینے والی زمین سیاہ ہو گئی اور میرے کان بہرے ہو گئے۔

مطلب:

ابو مقدام کی موت کی خبر کے بعد مجھے ہر طرف سیاہی نظر آنے لگی، میرے پاؤں تلے زمین نکل گئی اور یہ خبر اتنی سخت تھی کہ اس سے کانوں کے پردے پھٹ گئے اب میں کچھ نہیں سن سکتا۔

حل لغات:

اسْتَكْتُ: (افتعال) اسْتَكْتُ: بند ہونا۔

②..... وَأَقْبَلَ مَاءَ الْعَيْنِ مِنْ كُلِّ زَفْرَةٍ إِذَا وَرَدَتْ لَمْ تَسْطِغْهَا الْأَضَالِعُ

ترجمہ:

ہر لمبی سانس کے سبب آنسو بہنے لگا جب وہ نکلتا ہے تو پسلیاں اسے برداشت نہیں کر سکتیں۔

مطلب:

شدت غم کی وجہ سے ٹھنڈی سانس (آہ) نکلتی ہے اور اس کا اثر پسلیوں پر پڑتا ہے تو ممدوح کے غم کی وجہ سے ایسی آہ سرد دل پر درد سے نکلتی ہے کہ قوت برداشت جواب دے جاتی ہے اور بے اختیار آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو جاتا ہے۔

حل لغات:

زَفْرَةٌ: لمبی سانس۔ گرم سانس۔

وقال آخر (البسيط)

①..... قد كان قبلك أقوامٌ فجئتُ بهم | خلّى لنا فقدمهم سمعًا وأبصارًا

ترجمہ:

اے متوفی! تجھ سے پہلے مجھے ایک گروہ عظیم کا غم پہنچایا گیا تو ان کی موت نے ہمارے کان اور آنکھیں باقی چھوڑیں۔

حل لغات:

فَقَدَّمَهُم "ابوعلی احمد مرزقی کے نسخہ میں "هَلَكَهُم" ہے۔

②..... أَنْتَ الَّذِي لَمْ تَدَعْ سَمْعًا وَلَا بَصَرًا | إِلَّا شَفَا فَاَمَرَ الْعَيْشُ اِمْرَارًا

ترجمہ:

لیکن تو نے نہ کان چھوڑے نہ آنکھ مگر برائے نام لہذا زندگی تلخ ہو گئی۔

مطلب:

اے متوفی تیری موت ہمارے لئے پہلا حادثہ نہیں بلکہ تجھ سے پہلے دوسرے معزز سردار بھی دارِ غمفارقت دے گئے مگر قوتِ سماعت و بصارت باقی تھی لیکن تیری رحلت کے صدمے نے اس نعمت سے بھی محروم کر دیا۔

حل لغات:

أَمَرَ: الشئ ٤: چیز کو کڑوا کرنا۔ عربی مقولہ ہے: أَلْحَقُ مَرًّا: حق کڑوا ہوتا ہے۔

وقال الشَّمرُ دُلُّ بْنُ شَرِيكِ أَوْ نَهْشَلُ بْنُ حَرِيٍّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: نہشل بن حری ہے، یا شمر دُلُّ بن شریک ہے (۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ بنو ثعلبہ بن ربیع سے ہیں اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ اپنے بھائی وائل کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... بِنَفْسِي خَلِيلَايَ اللَّذَانِ تَبَرُّضَا | دُمُوعِي حَتَّى أَسْرَعَ الْحُزْنَ فِي عَقْلِي

ترجمہ:

میری جان قربان میرے ان دو دوستوں پر جنہوں نے تھوڑے تھوڑے کر کے میرے آنسو لے لئے یہاں تک کہ غم جلد ہی میری عقل میں سرایت کر گیا۔

حل لغات:

تَبَرَّضًا: (تَفْعَلُ) تَبَرَّضَ فَلَانٌ: تھوڑی چیز پر گزر بسر کرنا۔ صَاحِبُهُ أَوْ مَالُهُ: تھوڑا تھوڑا لکیر زدگی بسر کرنا۔

②..... وَلَوْلَا الْأُسْنَى مَا عِشْتُ فِي النَّاسِ سَاعَةً وَلَكِنْ إِذَا مَا عِشْتُ جَاؤَنِي مِثْلِي

ترجمہ:

اگر غم نہ ہوتا تو میں لوگوں میں ایک لمحہ بھی زندہ نہ رہتا لیکن جب میں پوچھتا ہوں تو مجھ جیسا غمگین مجھے جواب دیتا ہے۔

مطلب:

اگر میں دنیا میں اکیلا ہی غمگین ہوتا پھر تو جینا مشکل ہو جاتا لیکن جب میں کسی سے اظہار غم کرتا ہوں تو وہ بھی اپنا دکھ اُسنا تا ہے یعنی کوئی بھی غم سے خالی نہیں۔

بَابُ الْأَدَبِ

قال مسكين الدارمي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعہ بن عامر بن أنیف (بیروت کے نسخے میں نام: ربیعہ بن أنیف) دارمی ہے، مسکین ان کا لقب ہے (متوفی ۸۹ھ/۷۰۸ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

①..... وَفِيَّانِ صِدْقٍ لَسْتُ مُطْلِعَ بَعْضِهِمْ عَلَى سِرِّ بَعْضٍ غَيْرَ أَنِّي جَمَاعُهَا

ترجمہ:

کتنے ہی مخلص جوان ہیں کہ میں ان کے بعض کو بعض کے رازوں پر مطلع نہیں کرتا لیکن میں انہیں جمع کرتا ہوں۔

مطلب:

مخلص دوست آکر جب اپنے راز بتاتے ہیں تو میں انہیں فاش نہیں کرتا۔ ”انی جماعُها“ سے مراد یہ ہے کہ جب میں ایسا راز دان ہوں تو وہ میرے پاس آتے ہیں بلا خوف و خطر مجھے اپنے احوال سے باخبر کرتے ہیں یا مراد یہ ہے کہ ان کا کوئی راز مجھ سے مخفی نہیں۔

کسی سے راز نہ کہنا اگر دنیا میں رہنا ہے یہ دنیا اک نقارہ ہے تمہیں بدنام کر دے گی
بشر راز دلی کہکر ذلیل و خوار ہوتا ہے نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گل بے کار ہوتا ہے

②..... لِكُلِّ امْرِئٍ شَيْءٌ مِنَ الْقَلْبِ فَارِغٌ وَمَوْضِعُ نَجْوَى لَا يُرَامُ إِطْلَاعُهَا

ترجمہ:

ہر شخص کے دل میں ایک خالی جگہ اور جائے سرکوشی ہوتی ہے جس پر اطلاع پانے کا قصد نہیں کیا جاسکتا۔

③..... يَظْلُونَ شَتَّى فِي الْبِلَادِ وَسِرُّهُمْ إِلَى صَخْرَةٍ أَعْيَى الرِّجَالِ انْصِدَاعُهَا

ترجمہ:

وہ (خود اگرچہ) شہروں میں بکھرے ہوئے ہوتے ہیں مگر ان کے راز ایک ایسی چٹان میں محفوظ ہوتے ہیں جس

کو توڑنے سے لوگ عاجز ہیں۔

حل لغات:

إِنْصَدَاعٌ: مص (انفعال) پھٹ جانا۔ الصُّبْحُ: صبح روشن ہو جانا۔

وقال يحيى بن زياد الحارثي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام: ابو الفضل یحییٰ بن زیاد حارثی ہے (متوفی ۱۶۰ھ/۷۷۶ء) اور یہ اسلامی شاعر ہیں اور ابو العباس سفاح کے ماموں کے بیٹے ہیں۔

① وَلَمَّا رَأَيْتُ الشَّيْبَ لَاحَ بَيَاضُهُ بِمَفْرَقِ رَأْسِي قُلْتُ لِلشَّيْبِ مَرُحَبًا

ترجمہ:

اور جب میں نے بڑھاپے کو دیکھا کہ اس کی سفیدی میرے سر کی مانگ میں چکی ہے تو میں نے بڑھاپے کو خوش آمدید کہا۔

کل آئینے نے بڑے دکھ کی بات مجھ سے کہی فراز تو بھی ہے گزرے گئے زمانوں میں

حل لغات:

مَفْرَقٌ: من الرأس: سر میں بالوں کی مانگ، مانگ نکالنے کی جگہ۔

② وَلَوْ خِفْتُ أَنِّي إِنْ كَفَفْتُ نَجِيتِي نَسَكَبَ عَنِّي رُمْتُ أَنْ يَتَنَكَّبَا

ترجمہ:

اور اگر مجھے امید ہوتی کہ اگر میں نے اسے خوش آمدید نہ کہا تو وہ مجھ سے منہ پھیر لے گا تو میں ارادہ کرتا کہ وہ پہلو تکی کر لے۔

فائدہ:

”خِفْتُ“ سے مراد علم یا رجاء ہے اور عرب رجاء اور خوف کو ایک دوسرے کی جگہ پر استعمال کرتے رہتے ہیں چنانچہ قرآن پاک میں ہے: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا﴾ (۲۸/۴۸) ای: لا یسْخَفون۔ بیروت کے نسخے میں خفت کے بجائے خلت ہے۔

③..... وَلَكِنْ إِذَا مَاحَلَ كُرَّةٌ فَسَامَحَتْ بِهِ النَّفْسُ يَوْمًا كَانَ لِلْكُرَّةِ أَذْهَابًا

ترجمہ:

مگر جب کوئی ناگوار شے کسی دن آپڑے پھر طبیعت اسے قبول کر لے تو طبیعت کا اسے قبول کر لینا اس ناگوار شے کو دور کر دیتا ہے۔

فائدہ:

أَذْهَبًا: اس میں الف اشباع کا ہے اصل میں "أَذْهَبَ" صیغہ اسم تفضیل ہے، اس کا حق یہ تھا کہ اشدَّ اذْهَابًا کہا جاتا؛ کیونکہ اس کا فعل ثلاثی نہیں ہے۔ اس کا جواب یوں ہو سکتا ہے کہ "أَذْهَبَ" بحذف زوائد ہے۔ پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کے ناصر غم کے سہنے میں بھی قدرت نے مزہ رکھا ہے

وَقَالَ الْمَرَّارُ بْنُ سَعِيدٍ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام مرار بن سعید فقعی ہے اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔ مسور بن ہند کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... إِذَا هِنَتْ يَوْمًا أَنْ تَسُودَ عَشِيرَةٌ فَبِالْحِلْمِ سُدْ لَا بِالتَّسَرُّعِ وَالشَّتْمِ

ترجمہ:

جب تو کسی دن قبیلے کا سردار بننا چاہے تو صبر و تحمل سے سردار بن نہ کہ جلد بازی اور گالی گلوچ سے۔

②..... وَلِلْحِلْمِ خَيْرٌ فَاَعْلَمَنَّ مَغَبَّةً مَنِ الْجَهْلِ إِلَّا أَنْ تَشْمَسَ مِنْ ظُلْمِ

ترجمہ:

تو جان لے کہ بردباری کا انجام جلد بازی سے بہتر ہوتا ہے مگر یہ کہ ظلمنا تجھے دھوپ میں بٹھا دیا جائے۔

مطلب:

سردار بننے کے بہت سے اسباب ہیں جیسے جلد بازی کو ترک کر دینا، غصے کو پی جانا، نرمی اختیار کرنا، اپنی جان، مال وغیرہ کے معاملے میں صبر و تحمل سے کام لینا وغیرہ تو جس نے طلب ریاست و حصول سیادت میں ان اوصاف کو اپنایا وہی سردار بننے کے لائق ہوتا ہے لہذا تو بھی اگر سردار بننا چاہتا ہے تو حلم و بردباری اختیار کر۔ ہاں! اگر تجھ پر ظلم کو سوار کر دیا

جائے تو ایسی صورت میں جہالت کا مظاہرہ ہی احلم ہے؛ ”فَإِنْ صَدَّمَ الشَّرَّ بِالشَّرِّ أَقْرَبُ وَدَفَعَ الْجَهْلُ بِالْجَهْلِ أَحْلَمُ“۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

حل لغات:

مَغْبَةٌ: انجام، خاتمہ، نتیجہ۔ کہتے ہیں لِهَذَا الْأَمْرِ مَغْبَةٌ طَيِّبَةٌ: اس کام کا انجام اچھا ہے۔ نَشْمَسُ: (فَعَل) دھوپ میں بیٹھنا یا کھڑا ہونا۔

وقال عصام بن عبيد الزماني (البيسط)

شاعر کا نام:

عصام بن عبید زمانی ہے اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ شاعر نے ابو مسمع کو عتاب کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... أَبْلِغْ أَبَا مَسْمَعٍ عَنِّي مُغْلَغَلَةً وَفِي الْعِتَابِ حَيَلَةً بَيْنَ أَقْوَامِ

ترجمہ:

میری طرف سے ابو مسمع کو خط پہنچاؤ اور قوموں کے درمیان عتاب میں زعمگی ہے۔

نوٹ:

اس شعر میں دوسرا مصرعہ جملہ معترضہ ہے اور خط کا مضمون دوسرے شعر سے آخری شعر تک ہے۔

حل لغات:

مُغْلَغَلَةً: ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانے والا پیغام یا خط۔ العتاب: مص. عَتَبَ عَلَيْهِ (ن) عِتَابًا: ملامت کرنا۔ کسی سے اظہار ناراضگی کرنا۔ نہائش کرنا، سرزنش کرنا، کسی سے تعلق یا کسی پر ناز کرتے ہوئے اس لئے اظہار ناگواری کرنا تاکہ وہ اپنے اس فعل کی اصلاح کر لے جو باعث ناگواری ہوا۔ خلیل کا قول ہے: عتاب اظہار ناراضگی اور تنبیہ ہے۔ عربی مقولہ ہے: ”الْعِتَابُ خَيْرٌ مِنْ مَكْتُومِ الْحَقِّدِ“: چھپے ہوئے کینے سے عتاب بہتر ہے۔ ”مَنْ عَتَبَ عَلَى الذَّهْرِ طَالَتْ مَعْتَبَتُهُ“: جو زمانے پر عتاب کرے گا اس کا عتاب طویل ہو جائے گا یعنی زمانہ کبھی تکلیف سے خالی نہیں ہوتا اس لئے اس پر عتاب سے کبھی فراغت نہیں مل سکتی۔

②..... أَذْخَلْتُ قَبْلِي قَوْمًا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِي الْحَقِّ أَنْ يَدْخُلُوا الْأَبْوَابَ قُدَّامِي

ترجمہ:

کہ تو نے مجھ سے پہلے ایسی قوم کو داخل کر دیا جنہیں مجھ سے پہلے دروازوں میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں تھا۔

③..... لَوْعْدُ قَبْرٍ وَقَبْرٌ كُنْتُ أَكْرَمَهُمْ مَيْتًا وَأَبْعَدَهُمْ مِنْ مَنْزِلِ الدَّامِ

ترجمہ:

اگر یکے بعد دیگرے قبریں شمار کی جائیں تو مرنے والوں میں سب سے زیادہ میں معزز ہوں گا اور ان میں مذمت کے مقام سے سب زیادہ دور ہوں گا۔

④..... فَقَدْ جَعَلْتُ إِذَا مَا حَاجَتُنِي نَزَلْتُ بِسَابِ دَارِكَ أَذْلُوهَا بِأَقْوَامِ

ترجمہ:

تحقیق میں نے طے کر لیا ہے کہ جب تیرے دروازے پر کوئی حاجت ہوگی تو اسے دوسرے لوگوں سے طلب کروں گا۔
احساس مرنہ جائے تو انسان کیلئے کافی ہے اک راہ کی ٹھوکر لگی ہوئی

حل لغات:

أَذْلُو: ذَلَّ حَاجَتُهُ (ن) ذَلُّوا: حاجت طلب کرنا۔

وقال شبيب بن البرصاء المري (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام شبیب بن یزید بن جرہ مری ہے (متوفی ۱۰۰ھ) اور یہ اسلامی شاعر ہیں۔ برصاء ان کی والدہ تھیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ (فداہ روحی و جسدی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا اس وقت یہ صحیح سالم تھیں، ان کے والد حارث بن عوف نے کہا: وہ آپ کے شایان شان نہیں؛ کیونکہ اسے برص کا عارضہ ہے، پھر جب یہ گمراہ پس آئے تو دیکھا کہ ان کی بیٹی برص کی بیماری میں مبتلا ہو چکی ہیں۔ شاعر نے عقیل بن علفہ کی ہجو کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... وَإِنِّي لَتَرَاكَ الضَّغِينَةَ قَدْ بَدَا لَرَاهَا مِنَ الْمَوْلَى فَلَا أُسْتَشِيرُهَا

ترجمہ:

بے شک میں اس کہنے کو جس کا اثر میرے چچا زاد بھائی میں ظاہر ہوا چھوڑ دیتا ہوں اسے اچھا لتا نہیں۔

حل لغات:

الضَّغِينَةُ: کینہ۔ ج: ضَغَائِنُ. اسْتَبِيرُ: (استفعال) استسار: جوش دلانا، بھڑکانا، مشتعل کرنا، گردوغبار اڑانا۔ اس کے حروفِ اصلیہ (ث، و، ر) ہیں۔

② مَخَافَةٌ أَنْ تَجْنِي عَلَى وَائِمَا يَهْيِجُ كَيْرَاتِ الْأُمُورِ صَغِيرُهَا

ترجمہ:

اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کینہ مجھ پر ظلم کرے بے شک چھوٹے معاملات بڑے معاملات کو بھڑکا دیتے ہیں۔

③ لَعْمَرِي لَقَدْ أَشْرَفْتُ يَوْمَ غُنْزَةِ عَلَى رَغْبَةٍ لَوْ شَدَّ نَفْسِي مَرِيرُهَا

ترجمہ:

میری زندگی کی قسم! عنیزہ کے دن میرا نفس ایک پسندیدہ چیز کی طرف مائل ہوا کاش کہ مجھے میرے نفس کی رسی (عزتِ نفس) باندھ دیتی۔

حل لغات:

غُنْزَةُ: جگہ کا نام ہے۔ مَرِيرُ: عزتِ نفس اور پختہ اردہ۔ مضبوط بٹی ہوئی رسی۔

④ تَبَيَّنُ أَعْقَابُ الْأُمُورِ إِذَا مَضَتْ وَتُقْبِلُ أَشْبَاهُهَا عَلَيْكَ صُدُورُهَا

ترجمہ:

جب معاملات گزر جاتے ہیں تو ان کے انجام ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے اوائل تجھ پر مشتبہ ہو کر آتے ہیں۔ بات جو کبھی کیجئے بہت سوچ سمجھ کر کیجئے بات تو ہے بات بہت دور نکل جاتی ہے

⑤ إِذَا افْتَحَرْتُ سَعْدُ بْنُ ذُبْيَانَ لَمْ تَجِدْ سِوَى مَا ابْتَنَيْنَا مَا يَعْدُ فُخُورُهَا

ترجمہ:

جب سعد بن ذبیان فخر کریں تو کوئی قابلِ فخر چیز نہیں پائیں گے سوائے اس کے جس کی بنیاد ہم نے رکھی۔

⑥ فَلَا خَيْرَ فِي الْعَيْدَانِ إِلَّا صِلَابُهَا وَلَا نَاهِضَاتِ الطَّيْرِ إِلَّا صُقُورُهَا

ترجمہ:

لکڑیوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر سخت لکڑیوں میں اور اڑنے والے پرندوں میں کوئی بھلائی نہیں مگر شکاری پرندوں میں۔

حل لغات:

صُقُورٌ: مف: الصُّقْر: شُكْرًا۔

7..... الم تَرَانَا نُورُ قَوْمٍ وَإِنَّمَا يُبَيِّنُ فِي الظُّلُمَاءِ لِلنَّاسِ نُورُهَا

ترجمہ:

کیا تو دیکھتا نہیں کہ بے شک ہم قوم کی روشنی ہیں تاریکیوں میں لوگوں کے لئے ان کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

وقال معن بن أوس المزني (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام معن بن اوس مزنی ہے (متوفی ۶۳ھ/۶۸۳ء) اور یہ مخضرمی شاعر ہیں، انہیں صحابی ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے۔

اشعار کا پس منظر:

ان کے ایک دوست کی ہمشیرہ ان کے نکاح میں تھی، انہوں نے اسے طلاق دینے کا ارادہ کیا تو ان کے دوست نے قسم کھائی کہ میں کبھی بھی ان سے کلام نہیں کروں گا، اس موقع پر شاعر نے ان سے عفو و درگزر کی درخواست کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

1..... لَعَمْرُكَ مَا أَذْرِي وَإِنِّي لَا أُجِلُّ عَلَى آيِنَا تَغْدُو الْمَنِيَّةُ أَوَّلُ

ترجمہ:

تیری زندگی کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ ہم میں سے صبح کے وقت کسے پہلے موت آئے گی اور بے شک میں ڈرتا ہوں۔

2..... وَإِنِّي أَخُوكَ الدَّائِمُ الْعَهْدِ لَمْ أَخُنْ إِنْ أَبْزَاكَ خَصْمٌ أَوْ نَبَا بَكَ مَنْزِلُ

ترجمہ:

بے شک میں عہد کی پاسداری کرنے والا تیرا بھائی ہوں اگر دشمن تجھے سخت پکڑے یا کوئی جگہ تیرے موافق نہ آئے تو میں خیانت نہیں کروں گا۔

حل لغات:

نَبَا: نَبَا الشَّيْءُ (ن) نُبُوًا: کسی چیز کا اپنی جگہ فٹ نہ ہونا، موزوں نہ ہونا، نہ ٹھہرنا یا نہ جمنّا۔

③ أَحَارِبُ مَنْ حَارَبْتَ مِنْ ذِي عَدَاوَةٍ وَأَحْبِسُ مَالِي إِنْ غَرِمْتُ فَأَعْقِلُ

ترجمہ:

میں بھی ان دشمنوں سے لڑتا ہوں جن سے تیری لڑائی ہے اور میں اپنا مال محفوظ رکھتا ہوں کہ اگر تو جرم کرے تو میں دیت ادا کروں۔

④ وَإِنْ سُئِنِي يَوْمًا صَفَحْتُ إِلَى عَدُوِّ لِيُعَقِّبَ يَوْمًا مِنْكَ آخِرُ مُقْبَلُ

ترجمہ:

اگر کسی دن تو مجھ سے برائی کرے تو کل تک میں درگزر کرتا ہوں تاکہ کسی دن تجھ سے دوسرا اچھا کام ظہور پذیر ہو۔

⑤ كَأَنَّكَ تَشْفِي مِنْكَ ذَاءَ مَسَاءٍ تَبِيْ وَمُسْخِطِيْ وَمَا فِي رَيْئِيْ مَا تَعَجَّلُ

ترجمہ:

گویا کہ تیری بیماری مجھے تکلیف دینے اور ناراض کرنے سے شفاء پاتی ہے؛ حالانکہ میری تکلیف میں وہ نہیں جس کی تو جلدی کرتا ہے۔

مطلب:

میں نے کسی مجبوری سے آپ کی ہمشیرہ کو طلاق دی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں تمہارا خیر خواہ نہیں اور آپ جو میری دل آزاری کر رہے ہیں اس میں آپ کا کوئی فائدہ نہیں۔

① وَإِنِّي عَلَى أَشْيَاءَ مِنْكَ تُرِيْنِي قَدِيمًا لِّذُو صَفْحٍ عَلَى ذَاكَ مُجِيلُ

ترجمہ:

بے شک میں تیری ان باتوں کے باوجود جو مجھے شک میں ڈالتی ہیں ہمیشہ درگزر کرتا آرہا ہوں اس کے باوجود میں تجھ سے حسن سلوک کرتا آرہا ہوں۔

مجھے تعلیم یہ دی ہے فطرت نے بچپن سے کوئی روئے تو آنسوؤں پونچھ دوں اپنے دامن سے

⑦ سَقَطَ فِي الدُّنْيَا إِذَا مَا قَطَعْتَنِيْ يَمِينُكَ فَاَنْظُرْ أَيُّ كَفٍّ تَبْدُلُ

ترجمہ:

جب تو مجھ سے تعلق توڑے گا تو دنیا میں اپنا ہی دایاں بازو کاٹنے کا پھر دیکھ کہ کسے بدل بناتا ہے۔

مطلب:

سوچ سمجھ کر تعلقات توڑنے چاہئیں؛ کیونکہ شاخیں ٹوٹ کر ہری نہیں رہتیں۔

⑦..... **وَفِي النَّاسِ إِنْ رَأَيْتَ حِبَالَكَ وَاصِلٌ** **وَفِي الْأَرْضِ عَنْ دَارِ الْقَلْبِ مُتَحَوِّلٌ**

ترجمہ:

اگر تیرے تعلقات کمزور ہو گئے تو لوگوں میں تعلقات جوڑنے والے بہت ہیں اور زمین میں کینے کے گھر سے پھرا ہی جاتا ہے۔

حل لغات:

رَأَيْتَ: رَأَى الثَّوْبُ (ن، ض، س) رَثَائَةً: کپڑے کا بوسیدہ اور پرانا ہونا۔

⑨..... **إِذَا أَنْتَ لَمْ تُنْصِفْ أَخَاكَ وَجَدْتَهُ** **عَلَى طَرَفِ الْهَجْرَانِ إِنْ كَانَ يَعْقِلُ**

ترجمہ:

جب تو اپنے بھائی سے انصاف نہ کرے اگر وہ سمجھدار ہو تو اسے جدائی کے کنارے پر پائے گا۔

⑩..... **وَيَرْكَبُ حَدَّ السَّيْفِ مَنْ أَنْ تَضِيْمَهُ** **إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ شَفْرَةِ السَّيْفِ مَرْحَلٌ**

ترجمہ:

اور تیرے ظلم سے بچنے کے لئے تلوار کی دھار پر سوار ہوگا جب تلوار کی دھار سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو۔

حل لغات:

مَرْحَلٌ: بیروت کے نسخے میں مَعْدِلٌ کا لفظ ہے۔

⑪..... **وَكُنْتُ إِذَا مَا صَاحِبَ رَامَ ظَنَّتِي** **وَبَدَّلَ سُوءَ بِأَلَذِي كُنْتُ أَفْعَلُ**

ترجمہ:

اور میں ایسا شخص ہوں کہ جب میرا دوست مجھ سے برائی کا ارادہ کرے اور جو میں حسن سلوک کرتا تھا اسے برائی سے بدل دے۔

② فَلَيْتَ لَكَ ظَهْرَ الْمَخْنِ فَلَسَمَ أَدُمَ عَلَى ذَاكَ إِلَّا رَيْتَ مَا أَتَحُولُ

ترجمہ:

تو میں اس کے لئے ڈھال کی پیٹھ پھیر دیتا ہوں میں سابقہ دوستی پر نہیں رہتا مگر اتنی دیر کہ پھروں۔

حل لغات:

ریت: دیر تاخیر، سستی۔ عربی قول ہے: "رُبَّ عَجَلَةٍ تَهْبُ رَيْثَمَ": کبھی جلد بازی دیر کا باعث ہوتی ہے۔ وقت کی تعداد۔ کبھی اس پر "ما" داخل ہوتا ہے۔

③ إِذَا انْصَرَفْتُ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكْذُ إِلَيْهِ بِوَجْهِهِ آخِرَ الدَّهْرِ تُقْبَلُ

ترجمہ:

جب میرا نفس کسی چیز سے پہلو تہی کرے تو کبھی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

وقال عمرو بن قميئة (المنسرح)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عمرو بن قميئة بن ذريح بن سعد بن مالک ہے (متوفی ۸۵ ق، ۵/۵۴۰ء) اور یہ جاہلی شاعر ہے۔

① يَسْأَلُهُفْ نَفْسِي عَلَى الشَّبَابِ وَلَمْ أَفْقِدْ بِهِ إِذْ فَقَدْتَهُ أَمَّامًا

ترجمہ:

ہائے میری حسرت جوانی پر! جب میں نے اسے کھویا تو کوئی درمیانی چیز نہیں کھوئی۔

حل لغات:

أَمَّامٌ: مقابل۔ نزدیکی۔ معمولی چیز جو آسانی سے حاصل ہو جائے۔ واضح بات۔ درمیانی۔

② إِذَا اسْحَبَ الرِّيْطَ وَالْمُرُوطَ إِلَى أَدْنَى بَجَارِي وَأَنْفَضَ اللَّيْمَ

ترجمہ:

جب میں ریشمی نرم چادر کھینچتا ہوا اور گھنے بالوں کو جھاڑتا ہوا قریبی سے خانے کی طرف جاتا تھا۔

حل لغات:

الرَّيْطُ: مف: الرِّيْطَةُ: ایک پاٹ کی چادر۔ ہر چادر نما کپڑا۔ کفن۔ الْمُرُوطُ: مف: المِرْطُ: اون کاریشم یا شرکی

چادر جو کرتے کی جگہ اوڑھی جاتی ہے، خاص طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ تَجَسَّارٌ: وَتَجَسَّرُ وَتَجَسَّرُ: مف: التَّاجِرُ: تجارت پیشہ۔ کسی کام کا ماہر۔ شراب فروش۔ اللَّيْمَةُ: مف: اللَّيْمَةُ: کانوں سے بڑھی ہوئی بالوں کی زلف۔ اللَّيْمَةُ: چھوٹے گناہ جیسے بوسہ شہوت، نظر شہوت۔ گناہوں سے آلودگی فی القرآن المجید: ﴿وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّيْمَةَ﴾ (۳۲/۵۳)

③..... لَا تَغْبِطِ الْمَرْءَ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَمْسَى فَلَانٌ لَيْسَ بِهِ حَكَمًا

ترجمہ:

کسی ایسے مرد پر رشک نہ کر جس کے بارے میں کہا جائے کہ وہ بڑی عمر کی وجہ سے سردار بن گیا۔

فائدہ:

”امسٰی فلان لیسٰی“ ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ”اضحٰی فلان لعمره“ اور بیروت کے نسخے میں ”اضحٰی“ ہے۔

④..... إِنَّ سَرَّةَ طُولِ عُمُرِهِ فَلَقَدْ أَضْحَى عَلَى الْوَجْهِ طُولُ مَا مَلِمَا

ترجمہ:

اگر لمبی عمر نے اسے خوش کیا تو یقیناً اس کے چہرے پر طویل زندگی نے (موت کے) آثار کو ظاہر کر دیا۔

وقال ایاس بن القائف (الطویل)

①..... تُقِيمُ الرِّجَالُ الْأَغْنِيَاءَ بِأَرْضِهِمْ وَتَرْمِي النُّوْيَ بِالْمُقْتَرِينَ الْمَرَامِيَا

ترجمہ:

امیر لوگ اپنے وطن میں رہتے ہیں اور محتاجوں کو دوری جنگلوں میں پھینک دیتی ہے۔

مطلب:

امیری غربت سے بہتر ہے۔

①..... فَأَكْرَمُ أَخَاكَ الدَّهْرَ مَا دُمْتُ مَعَكَ كَفَى بِالْمَمَاتِ فُرْقَةً وَتَنَائِيَا

ترجمہ:

جب تک ایک ساتھ رہو ہمیشہ اپنے بھائی کی تعظیم کرتے رہو جدائی اور دوری کے لئے موت کافی ہے۔

①..... إِذَا زُرْتُ أَرْضًا بَعْدَ طَوْلِ اجْتِنَابِهَا فَقَدْ تُصَدِّقُنِي وَالْبَلَادُ كَمَا هِيَ

ترجمہ:

جب میں اپنے وطن واپس آتا ہوں تو اپنے دوست کو نہیں پاتا جب کہ شہر ویسے ہی ہوتے ہیں۔

وقال ربیعة بن مقروم (الوافر)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ربیعة بن مقروم ہے اور یہ تھضری شاعر ہے انہوں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں پائے اور دولت ایمان سے مشرف ہو کر دونوں جہاں کی سعادتیں حاصل کیں۔

اشعار کا پس منظر:

انہوں نے اپنی اوٹنی عمر و ہشلی کو بیچی، ہشلی کو صابی بن حارث نے ثمن ادا کرنے سے منع کیا تھا جب شاعر نے ہشلی کے ہاں صابی کو دیکھا تو اس پر تعریض کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔

①..... وَكَمْ مِّنْ حَامِلٍ لِّى ضَبُّ ضِفْنٍ بِعِيدٍ قَلْبُهُ حُلُوَ اللِّسَانِ

ترجمہ:

اور کتنے ہی میرے کینہ ور ہیں جن کا دل (محبت سے) دور ہے اور شیریں زباں ہیں۔

حل لغات:

ضَبُّ: الرَّجُلُ (ض) ضَبًّا: غصہ ہونا، کینہ رکھنا۔ علی مافی نفسہ: دل کی بات چھپانا۔ ضِفْنٌ: سخت چھپی ہوئی دشمنی، زبردست کینہ۔ فی القرآن المجید: ﴿أَنْ لَّنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ﴾ (۳۱/۴۷) جھکاؤ۔ بغل، گود۔ جانب، پہاڑ کا پہلو۔ ج: أَضْغَانٌ. بعید: بیروت کے نسخے میں ”طویل“ ہے۔

②..... وَلَوْ أَنِّى أَشَاءُ نَقَمْتُ مِنْهُ بِشَفِّ مِنْ لِّسَانِ تَيْحَانَ

ترجمہ:

اگر میں چاہوں تو اس سے فتنہ فساد کر کے یا زبان استعمال کر کے انتقام لوں۔

حل لغات:

”مِنْ“ ابوعلى احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں ”او“ ہے۔ ترجمہ اسی کے مطابق کیا ہے۔

③..... وَلَكِنِّي وَصَلْتُ الْجَبَلَ مِنْهُ مُوَاصَلَةً بِجَبَلِ أَبِي بَيَانَ

ترجمہ:

لیکن میں اس سے تعلق قائم رکھتا ہوں ابو بیان کے تعلق کو باقی رکھتے ہوئے۔

④..... وَضُمْرَةٌ إِنْ ضُمْرَةٌ خَيْرٌ جَارٌ عَلِقْتُ لَهُ بِأَسْبَابِ مِثَانِ

ترجمہ:

اور ضمروہ کے تعلقات کو باقی رکھتے ہوئے بے شک ضمروہ بہترین پڑوسی ہے میں نے اس سے مضبوط اسباب کے ساتھ تعلقات قائم کئے ہیں۔

①..... هِجَانُ الْحَيِّ كَالذُّهَبِ الْمُصَفَّى صَيْحَةٌ دَيْمَةٌ يَجِيئُهُ جَبَانُ

ترجمہ:

ضمروہ قوم کا خالص النسب سردار ہے اس خالص سونے کی طرح جسے بارش کی صبح چننے والا چنتا ہے۔

مطلب:

رات کو سونے کی کان پر بارش بر سے تو صبح کو وہ چمکنے لگتا ہے اور سونے کا متلاشی اسے باسانی پالیتا ہے۔

حل لغات:

هَجَانٌ: وہ چیزیں جو اصل کے اعتبار عمدہ اور اعلیٰ ہوں۔ اعلیٰ نسل کے سفید اونٹ۔ دَيْمَةٌ: تیز برسنے والی بارش جس میں بجلی اور گرج نہ ہو۔ ج: دَيْمٌ وَذَيْمٌ۔

وقال سُلَيْمِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ (المتدارك)

①..... إِنْ شِوَاءَ وَنَشِوَاءَ وَغَبَّ الْبَازِلُ الْأُمُونُ

ترجمہ:

بے شک بھنا ہوا گوشت اور نشہ دینے والی شراب اور عمدہ اونٹنی کی پر امن چال۔

فائدہ:

چار اشعار میں "إِنْ" کا اسم ہے اور خبر پانچویں شعر میں ہے۔

حل لغات:

بِسْوَاء: بھنا ہوا گوشت، بھنے ہوئے گوشت کا ٹکڑا۔ روسٹ۔ نَشْوَةٌ: (اسم مرۃ) شراب کی بد مستی یا ابتدائی مستی۔
 ١٠۔ خَبَب: ایک قسم کی چال۔ الْبَازِل: پورے نو سال کی نہایت قوی اونٹنی۔ الْأُمُون: مضبوط خلقت والی۔

②..... يُجَشِّمُهَا الْمَرْءُ فِي الْهَوَى مَسَافَةَ الْغَائِطِ الْبَطِينِ

ترجمہ:

جس اونٹنی کو انسان اپنے مقاصد کے حصول کے لئے پست و کشادہ راستوں کے سفر کی تکلیف دیتا ہے۔

حل لغات:

الْغَائِطُ: کشادہ نشیبی زمین۔ پاخانہ۔ کنایۃ پاخانہ کرنا۔ فی القرآن المجید: ﴿أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ﴾ (۴۳/۴) ج: غَوَظٌ وَغِيَاظٌ.

③..... وَالْبَيْضُ يَرْفُلُنَ كَالْذُمَىٰ فِي الرِّيطِ وَالْمُذْهَبِ الْمُصُونِ

ترجمہ:

اور مورتیوں کی طرح خوبصورت گوری عورتیں ریشمی زربفت لباس میں مشک مشک کر چل رہی ہوں۔

حل لغات:

يَرْفُلُنَ: رَفَلَ (ن) رَفْلًا: دامن گھسیٹے ہوئے تکبر سے چلنا، ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا۔ الذُمَى: مف: الذُمِيَّة: ہاتھی کے دانت وغیرہ کی بنی ہوئی تصویر۔ اس سے حسن میں تشبیہ دی جاتی ہے۔ تراشا ہوا بت۔ گڑیا۔

④..... وَالْكَثْرَ وَالْخَفْضَ آمِنًا وَشِرْعَى الْمِزْهَرِ الْخُنُونِ

ترجمہ:

اور مال کثیر اور امن کی حالت میں عیش و راحت اور دل سوز سارنگی کی آواز۔

حل لغات:

شِرْع: مف: الشَّرْع: مانند، مثل۔ کمان سارنگی کا تانت۔ الْمِزْهَر: آلہ طرب، سارنگی (ایک قسم کا باجہ) مہمانوں کے لئے آگ جلانے والا، مہمان نواز۔ ج: مَزَاهِرُ: الْخُنُون: مہربان، بے حد مشفق۔ وہ عورت جو اپنے چھوٹے بچوں کی پرورش کی خاطر دوسرا نکاح کرے۔ وہ ہوا جس کے چلنے کی آواز اونٹ کی آواز کی سے مشابہ ہو۔ آواز

ٹکا لئے والی کمان۔ شوق کی وجہ سے غمگین۔

⑤..... مِنْ لَذَّةِ الْعَيْشِ وَالْفَتَى لِلدَّهْرِ وَالدهِرُ ذُو فُنُونٍ

ترجمہ:

یہ سب کچھ زندگی کی لذتیں ہیں اور نو جوان زمانے کے لئے ہے اور زمانے کے کئی رنگ ہیں۔

⑥..... وَالْعُسْرُ كَالْيُسْرِ وَالْغِنَى كَالْعُدْمِ وَالْحَيُّ لِلْمَمْنُونِ

ترجمہ:

تنگ دستی خوشحالی کی طرح ہے اور مال داری فقر کی طرح ہے اور زندہ موت کے لئے ہے۔

⑦..... أَهْلُكُنْ طُغْمًا وَبَعْدَهُ غَلْدِي بِهِمْ وَذَا جُدُونِ

ترجمہ:

حوادث زمانہ نے طسم کو ہلاک کیا اس کے بعد بھیڑ بکری، گائے کے بچوں اور جدون والوں کو ہلاک کیا۔

مطلب:

ذا جدون: احاطہ کیا ہوا یعنی جس نے حفاظت کے لئے ہتھیار جمع کئے اور یہ عکس بن یشرح بن حارث بن مسلم بن سبا، بلقیس کا دادا ہے اور یہ پہلا شخص ہے جس نے یمن میں گایا۔

حل لغات:

غَلْدِي: حاملہ جانوروں کے شکم میں جو کچھ ہو یا مخصوص بکریوں کے شکم میں، چھوٹے چوپاؤں پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ بِهِمْ: وَبِهِمْ: مَف: الْبَهْمَةُ: بکری یا بھیڑ کا بچہ (مذکر و مؤنث)۔ الْبَهْمَةُ: چوپایہ (درندے کے علاوہ) ج: بِهِائِمُ. فی القرآن المجید: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ﴾ (۱/۵)

⑧..... وَأَهْلَ جَاشٍ وَمَارِبَ وَخَيْ لُقْمَانَ وَالتَّقُونِ

ترجمہ:

اور جاش اور مارب والوں کو ہلاک کیا اور لقمان اور تقون کے قبیلوں کو۔

مطلب:

موت نے کسی کو نہیں چھوڑا۔

بَابُ النَّسِيبِ

نسیب:

عورت کے حسن و جمال کو ذکر کرنا اور عورت کی محبت کی وجہ سے ”عاشق“ پر جویتی اس کی خبر دینا۔ نسیب کہلاتا ہے۔

غزل:

عورتوں کے ساتھ محبت کے قصوں کو اور ان کی طرف دل میں پیدا ہونے والے میلان کو بیان کرنا۔ غزل کہلاتا ہے۔

وَقَالَ الصِّمَّةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَشِيرِيُّ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام صمہ بن عبد اللہ بن طفیل قشیری ہے (متوفی ۹۵ھ/۷۱۳ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

ابشار کا پس منظر:

شاعر کو اپنے چچا کی بیٹی سے محبت تھی انہوں نے اپنے چچا سے رشتہ طلب کیا تو ان کے چچا نے کہا: ”۱۰۰“ اونٹ دو تو تمہیں رشتہ دوں گا ورنہ نہیں۔ جب یہ چچا کے پاس اونٹ ہانک کر لائے، چچا نے اونٹ گنے تو ”۱۰۰“ اونٹ پورے نہیں تھے اس پر اس نے کہا: میں تو پورے ”۱۰۰“ اونٹ لوں گا، چچا کے اس رویے پر شاعر کے باپ نے اپنے بھائی پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے قسم کھائی کہ میں تو اس سے زیادہ کچھ نہیں دوں گا، جب ضد بازی میں مسئلہ حل نہیں ہوا تو شاعر مایوس ہو کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر پہاڑوں میں چلا گیا اور اپنی باقی زندگی وہیں گزار دی۔

حسرت ان غنچوں پر جو بن کھلے مرجھا گئے

①..... حَنَنْتُ إِلَى رِيَا وَنَفْسُكَ بَاعَدَتْ مَزَارَكَ مِنْ رِيَا وَهَجَبًا كَمَا مَعَا

ترجمہ:

تو ”ریا“ کا مشتاق ہوا مگر تیرے نفس نے ہی تجھے ریا کی زیارت کے مقام سے دور کر دیا؛ حالانکہ تمہارے قہقہے ایک ہی جگہ رہے تھے۔

زعم چاہت کا تھا دونوں کو مگر آخر کار آگئی بچ میں دیوار من و تو والی

فائدہ:

بَاعَدَتْ: بَعَدَتْ کے معنی میں ہے۔ اور بَابِ مَفَاعَلَةٍ، تَلْعِيل کے معنی استعمال ہوتا ہے جیسے کہتے ہیں: ضَاعَلْتُ

وَضَعُفْتُ، اس کی مثال قرآن میں ہے: ﴿فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا﴾ (۱۹/۳۳)

..... ② فَمَا حَسَنَ أَنْ تَأْتِيَ الْأَمْرَ طَائِعًا وَتَجْزَعَ أَنْ دَاعِيَ الصَّبَابَةِ أَسْمَعًا

ترجمہ:

تو یہ اچھی بات نہیں کہ تو بخوشی کوئی کام کرے اور گھبرا جائے اس سے کہ محبت کو بلانے والا اپنی بات سنائے۔

مطلب:

تو بخوشی محبوبہ سے دور ہوا اب اگر آتش عشق تجھے بے تاب کر رہی ہے تو صبر کر۔
اگر کھو گیا اک نشین تو کیا غم مقامات آہ و فغاں اور بھی ہیں

..... ③ قِفَا وَدِّعَا نَجْدًا وَمَنْ حَلَّ بِالْحِمَى وَقُلْ لِنَجِدِ عِنْدَنَا أَنْ يُودِّعَا

ترجمہ:

ٹھہرو! نجد اور مقام حمی میں رہنے والے کو الوداع کہلو اور ہمارے ہاں نجد کو کم ہی الوداع کہا جاتا ہے۔

..... ④ بِنَفْسِي تِلْكَ الْأَرْضُ مَا أَطْيَبَ الرُّبَا وَمَا أَحْسَنَ الْمُصْطَفَ وَالْمُتَرَبَّعَا

ترجمہ:

میری جان قربان! اس زمین پر کتنے اچھے ہیں اس کے ٹیلے اور کتنی پیاری ہے موسم گرما اور موسم بہار گزارنے کی جگہ۔

حل لغات:

الرُّبَا: مف: الرُّبُوءَةُ وَالرُّبُوءَةُ وَالرُّبُوءَةُ: ٹیلہ۔ فی القرآن المجید: ﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ﴾ (۲۶۵/۲) الْمُصْطَفَ: گرمی کا موسم گزارنے کی جگہ۔ الصَّيْفُ: گرمی کا موسم۔
﴿لَا يَلَا فِ قُرَيْشٍ إِلَّا فِيهِمْ رِحْلَةُ الشَّاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (۲۱/۱۰۶) ج: أَصْيَافٌ وَصَيُوفٌ

..... ⑤ فَلَيْسَتْ عَشِيَّاتُ الْحِمَى بِرَوَاجِعِ إِلَيْكَ وَلَكِنْ خَلَّ عَيْنَكَ تَذَمُّعًا

ترجمہ:

مقام حمی کی شا میں تیرے پاس لوٹ کر نہیں آئیں گی لیکن اپنی آنکھوں کو آنسو بہانے دے (تاکہ غم دل ہلکا ہو)
وہ پھول سے لمحے بھاری ہیں یادوں کی نازک شاخوں پر جو پیار میں میں نے سوئے تھے آغاز میں اک دیوانے کو

①..... وَلَمَّا رَأَيْتُ الْبُشْرَ أَعْرَضَ دُونَنَا وَجَعَلْتُ بَنَاتِ الشُّوقِ يَخْنِنُ نَزْعًا

ترجمہ:

اور جب میں نے دیکھا کہ بشر پہاڑ ہمارے سامنے آگیا (آڑ بن گیا) اور شوق کی بیٹیاں (شوق و اشتیاق سے پیدا ہونے والی حالت) بے چین ہو کر رونے لگیں۔

حل لغات:

”وَجَعَلْتُ“ ابو علی احمد مرزوقی اور بیروت کے نسخے میں ”وَحَالَتْ“ ہے۔

⑦..... بَكَتْ غَيْبِي الْيُسْرَى فَلَمَّا زَجَرْتُهَا عَنِ الْجَهْلِ بَعْدَ الْحِلْمِ أَسْبَلْنَا مَعًا

ترجمہ:

میری بائیں آنکھ نادانی کے سبب روئی اور صبر و تحمل کے بعد جب میں نے اسے ڈانٹا تو دونوں آنکھیں ایک ساتھ پہنے لگیں۔

سر پہ آجاتی ہے جب کوئی مصیبت ناگہاں اٹک۔ یہاں دیدہ و انساناں سے ہوتے ہیں رواں

⑧..... تَلَفْتُ نَحْوَ الْحَيِّ حَتَّى وَجَدْتَنِي | وَجَعْتُ مِنَ الْأَصْغَاءِ لَيْثًا وَأَخَذَعًا

ترجمہ:

تو میں نے مڑ مڑ کر اپنی قوم کو دیکھا یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ بار بار مڑنے کی وجہ سے گردن کے کنارے اور گردن کی رگ درد کرنے لگی ہے۔

حل لغات:

لَيْثًا: گردن کا پہلو۔ ج: الْيَاسَاتُ. أَخَذَعٌ: گردن کی ہر دو جانب دو پوشیدہ رگوں میں سے ایک۔ لُحْسِي الْحَدِيثُ: ((أَنَّهُ اخْتَجَمَ عَلَى الْأَخْذَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ)).

⑨..... وَأَذْكُرُ أَيَّامَ الْجَمْنَى ثُمَّ أَتَنَبَّئُ | عَلَى كَبْدِي مِنْ نَحْشِيَةِ أَنْ بَصَدْعًا

ترجمہ:

میں مقام حمی کے دنوں کو یاد کرنے لگا پھر اپنے جگر کی طرف توجہ ہوا ڈرتے ہوئے کہ کہیں وہ کٹڑے کٹڑے نہ ہو جائے۔

مطلب:

میں محبوبہ کے ساتھ گزارے ہوئے پر مسرت لمحات یاد کرنے لگا تو خیال آیا کہ کہیں سابقہ خوشی اور آج کی مایوسی کے

تصور سے کلیجہ پھٹ نہ جائے لہذا اپنی یادیں چھوڑ دو۔
پڑنے ہیں سوزِ محبت سے دل پہ جتنے داغ ستارے اتنے نہ ہوویں گے آسمان کے لئے

وقال آخر (الطویل)

①..... وَبُنْتُ لَيْلَى أَرْسَلْتُ بِشَفَاعَةٍ إِلَى فَهْلًا نَفْسُ لَيْلَى شَفِيعُهَا

ترجمہ:

مجھے خبر دی گئی ہے کہ لیلیٰ نے میرے پاس سفارشی بھیجا ہے لیلیٰ خود سفارشی بن کر کیوں نہیں آئی۔
اپنے بیمار محبت کی عیادت کے لئے توجو آتا تو نہ آتا تیری کچھ شان میں فرق

②..... أَكْرَمُ مِنْ لَيْلَى عَلَى فَتَبَغَى بِهِ الْجَاهُ أَمْ كُنْتُ أَمْرًا لَا أُطِيعُهَا

ترجمہ:

کیا وہ میرے ہاں لیلیٰ سے زیادہ معزز ہے کہ لیلیٰ اس کے ذریعے مقام و مرتبہ چاہتی ہے یا میں ایسا شخص ہوں کہ
لیلیٰ کی بات نہیں مانوں گا۔

مطلب:

میری محبوبہ لیلیٰ نے اپنی کوتاہیوں کی تلافی کے لئے دوسرے شخص کو میرے ہاں سفارشی بنا کر بھیجا ہے اگر لیلیٰ خود چل
کراتی تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔

حل لغات:

الجاه: مرتبہ، حیثیت، پوزیشن۔

وقال ابنُ الدُّمَيْنَةِ (الطویل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عبداللہ بن عبید اللہ بن دینہ ہے (متوفی ۱۳۰ھ / ۷۴۷ء) اور یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

①..... أَمَا يَسْتَفِيقُ الْقَلْبُ إِلَّا أَنْبَرَى لَهُ تَوَهُمُ صَيْفٍ مِنْ سَعَادٍ وَمَرْبَعٍ

ترجمہ:

دل کو آرام صرف اسی وقت ملتا ہے جب ”سعاد“ کے ساتھ موسم گرما اور دسم بہار گزارنے کا تصور آتا ہے۔

مجھے تنہائی میں تنہا نہیں رہنے دیتے چند لمحے جو کبھی ساتھ گزارے تیرے
وہ قرب کے لمحات اگر بھول بھی جائیں برسوں ہمیں تڑپائے گی احساس کی خوشبو

حل لغات:

إِنْبَرَى: (انفعال) لہ: پیش آنا۔ صَيْف: گرمی کا موسم۔ فی القرآن المجید: ﴿لَا يَلَا فِ قُرَيْشٍ إِلَّا فِيهِمْ رِحْلَةُ الشَّاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (۲۱/۱۰۶) ج: أَصْيَافٌ وَصَيُوفٌ. ”سعاد“ شاعر کی محبوبہ کا نام ہے۔

②..... أَخَادِعُ عَنْ أَطْلَالِهَا الْعَيْنُ إِنَّهُ مَتَى تَعْرِفِ الْأَطْلَالَ عَيْنُكَ تَذْمَعُ

ترجمہ:

میں آنکھ کو اس کے کھنڈرات دیکھنے سے روکتا ہوں؛ کیونکہ جب تیری آنکھ کھنڈرات دیکھ لے گی تو آنسو بہائے گی۔
جہاں ویرانہ ہے پہلے کبھی آباد گھریاں تھے کبھی یاں قصر و ایواں تھے چمن تھے اور شجریاں تھے

حل لغات:

أَخَادِعُ: (مفاعلة) خادعة: دھوکہ دینا، دھوکہ دینے کی کوشش کرنا۔ العين: آنکھ کو دھوکہ دینا، آنکھوں دیکھی بات
میں شک ڈالنا۔ فی القرآن المجید: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ (۱۴۲/۴)
أَطْلَالَ: مف: أَلْطَلُّ: کھنڈر، مکانات کے بچے بچے آثار و نشانات۔ پانی کی سطح۔

③..... عَهْذٌ بِهَا وَخْشًا عَلَيْهَا بَرَاقِعٌ وَهَذِي وَخُوشٌ أَصْبَحْتُ لَمْ تُبْرِقْ

ترجمہ:

میں نے وہاں پردہ نشین حسناؤں سے ملاقات کی اور یہ ایسے جنگلی جانور ہیں جو پردہ نہیں کرتے۔

مطلب:

یعنی ان کھنڈرات میں میں نے حسین و جمیل محبوبہ سے ملاقات کی تھی اور اب یہاں صرف جنگلی جانور نظر آرہے
ہیں۔ اس شعر میں شاعر نے محبوبہ کو جنگلی جانوروں سے تشبیہ دی ہے اور وجہ تشبیہ شوخی طبع ہے۔
جہاں اب خاک پر ہیں نقش پائے آہوئے صحراء کبھی محو تماشا دید و الہ نظر یاں تھے

حل لغات:

وَخْشٌ: وَوُخُوشٌ: مف: وَخْشِيٌّ: جنگلی جانور، درندے (مذکر و مؤنث) فی القرآن المجید: ﴿وَإِذَا
الْوُخُوشُ حُشِرَتْ﴾. (۵/۸۱) بَرَاقِعٌ: مف: الْبُرَاقِعُ: نقاب، برقع۔ چوپائے کا منہ بند۔

وقال آخر (الطویل)

.....① قَبَارِبَ إِنْ أَهْلِكَ وَلَمْ تُرَوْ هَامَتِي بِلَيْلِي أُمْتُ لَا قَبْرَ أَعْطَشُ مِنْ قَبْرِي

ترجمہ:

اے میرے رب! اگر میں اس حال میں مر گیا کہ تو نے آپ لیلی سے مجھے سیراب نہ کیا تو میں اس حال میں مروں گا کہ میری قبر سے زیادہ کوئی قبر پیاسی نہیں ہوگی۔

پکارتے ہیں یہ لب خشک ساحلوں کی طرح کب آئے گا کوئی برکھا بادلوں کی طرح

.....② وَإِنْ أَكُ عَنْ لَيْلِي سَلَوْتُ فَإِنَّمَا تَسْلَيْتُ عَنْ يَأْسٍ وَلَمْ أَسْلُ عَنْ صَبْرٍ

ترجمہ:

اگر میں نے لیلی سے بے درخی کی ہے تو مایوسی کی وجہ سے بے درخی کی ہے نہ کہ صبر کرتے ہوئے۔
اب بجز ترکہ وفا کوئی خیال آتا نہیں اب کوئی حیلہ نہیں شاید دل ناداں کے پاس

حل لغات:

سَلَوْتُ: سَلَا الشَّيْءُ وَعَنَهُ (ن) سَلَوْتُ: بھول جانا۔ تسلی پانا۔ بے غم ہونا۔

.....③ وَإِنْ يَكُ عَنْ لَيْلِي غِنًى وَتَجَلَّدَ فَرُبَّ غِنًى نَفْسٍ قَرِيبٍ مِنَ الْفَقْرِ

ترجمہ:

اگر میں نے لیلی سے بے نیازی اور صبر و استقامت اختیار کیا ہے تو کبھی نفس کی بے نیازی محتاجی کے قریب ہوتی ہے۔ (شرح مرزوقی ج: ۲، ص: ۸۵۹ بیروت)

مطلب:

جب میں مایوس ہو گیا تو بے درخی کرنے لگا اور نہ بخوشی مجھ کو نہیں چھوڑا۔

حل لغات:

تَجَلَّدَ: اظہار صبر کرنا، مضبوطی دکھانا۔

وقال آخر (البسيط)

① يَوْمَ ارْتَحَلْتُ بِرَحْلِي قَبْلَ بَرْدَعَتِي وَالْعَقْلُ مُتَبِّلَةٌ وَالْقَلْبُ مَشْغُولٌ

ترجمہ:

جس دن میں نے اپنے اونٹ پر عرق گیر سے پہلے کجاوا کسا اس حال میں کہ شدت غم کی وجہ سے عقل ختم ہونے کے قریب اور دل مشغول تھا۔

حل لغات:

بَرْدَعَةٌ: وَالْبَرْدَعَةُ: جانور کی پیٹھ پر ڈالا جانے والا کپڑا، عرق گیر۔ مُتَبِّلَةٌ: فَا (افتعال) اِتَّلَهُ: بہت زیادہ غمگین ہونا یہاں تک کہ عقل زائل ہونے کے قریب ہو جائے، شدت غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔

② ثُمَّ انْصَرَفْتُ اِلَى نِضْوَى لَا بُعْثَهُ اَثَرُ الْحُدُوجِ الْغَوَادِي وَهُوَ مَعْقُولٌ

ترجمہ:

پھر میں اپنے لاغراونٹ کی طرف پھراتا کہ اسے صبح کے وقت جانے والی سواریوں کے پیچھے چلنے پر ابھاروں؛ حالانکہ وہ بندھا ہوا تھا۔

مطلب:

ان اشعار میں شاعر اپنی مدہوشی کو بیان کر رہا ہے کہ محبوبہ کے ساتھ جانے کے شوق میں معاملات کی ترتیب ہی بھول گیا یعنی پہلے عرق گیر رکھنا تھا لیکن وہ یاد ہی نہیں رہا اور شوق و عجلت میں اونٹ کو کھولنا بھول گیا اور بندھے ہوئے اونٹ کو ہانکنا شروع کر دیا۔

حل لغات:

نِضْوَى: دبلا، تھکا ماندہ جانور۔ الْحُدُوجُ: مف: الْجِدُجُ: بوجھ۔ غورتوں کی سواری کی ہودج۔

وقال جرّان العود (الطویل)

① اَيَّاسًا كَبِدًا كَادَتْ عَشِيَّةَ غُرْبٍ مِّنَ الشُّوقِ اَثَرُ الظَّاعِنِينَ نَصْدُغُ

ترجمہ:

اے لوگو! مقام غرب کی شام کوچ کرنے والوں کے پیچھے شوق سے میرا جگر لکڑے لکڑے ہونے کے قریب ہے۔

حل لغات:

الظَّاعِنِينَ: فَا. ظَعَنَ (ف) ظَعُنًا: روانہ ہونا، چلنا۔

②..... عَشِيَّةَ مَا فَيَمَنُ أَقَامَ بِغَرْبٍ مُّقَامٌ وَلَا فَيَمَنُ مَضَى مُتَسَرِّعٌ

ترجمہ:

اس شام کہ مقام غرب میں جو ٹھہرے ان میں کوئی بھی مستقل طور پر ٹھہرنے والا نہیں اور نہ ہی چلے جانے والوں میں کوئی جلد باز ہے۔

وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُطِيرٍ الْأَسَدِيُّ (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام حسین بن مطیر اسدی ہے (متوفی ۱۶۹ھ/ ۷۸۵ء) اور یہ اموی اور عباسی دور کے مختصری شاعر ہیں۔

①..... لَقَدْ كُنْتُ جَلْدًا قَبْلَ أَنْ تُوقِدَ النَّوَى عَلَى كَبِدِي جَمْرًا بَطِيًّا خُمُودُهَا

ترجمہ:

میں طاقتور نوجوان تھا میرے جگر پر ایسی آگ بھڑکنے سے پہلے جو دیر سے بجھتی ہے۔
اس درد کے موسم نے عجب آگ لگائی جسموں میں دہکتے ہیں گلاب اور طرح کے

حل لغات:

جَمْرًا: وَجَمَارٌ وَجَمَرَاتٌ: انگارہ۔ چھوٹی کنکری۔ سخت اندھیرا۔ ”جَمْرًا“ ابوعلی احمد مرزوقی کے نسخے میں ”نَارًا“ ہے۔

②..... وَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَمُوتَ صَبَابِي إِذَا قَدْ كُنْتُ أَيَّامَهَا وَغُهُودُهَا

ترجمہ:

میں امید کرتا تھا کہ جب محبت کے دن اور زمانہ پرانا ہو جائے گا تو میری سخت محبت ختم ہو جائے گی۔

③..... لَقَدْ جَعَلْتُ فِي حَبَةِ الْقَلْبِ وَالْحَشَا عَهْدَ الْهَوَى تُولِي بِشَوْقٍ يُعِيدُهَا

ترجمہ:

لیکن عشق نے دل اور پیٹ کے درمیان محبت کی پہلی بارش برسائی جس کی ایسے شوق سے مدد کی گئی جو اسے اوتار رہا ہے۔

احوالِ محبت میں کچھ فرق نہیں ایسا سوز و تب و تاب اول سوز و تب و تاب آخر

حل لغات:

الْحَشَا: جو کچھ پسلیوں کے اندر ہے، پیٹ کی اندرونی چیزیں۔ ج: أَخْشَاءُ: جِہاد: مَف: عَهْدَةُ: موسم کی پہلی بارش۔ اس بارش کی جگہ۔

④..... بِسُودٍ نَوَاصِيْهَا وَخُمْرٍ أَكْغُفْهَا وَصُفْرِ تَرَاقِيْهَا وَبَيْضِ خُلُوْذِهَا

ترجمہ:

ایسی عورتوں کے ساتھ جن کے بال سیاہ، ہتھیلیاں سرخ، پستان زرد اور خساد گرے چٹے ہیں۔

⑤..... مُخَصَّرَةٌ الْأَوْسَاطِ زَانَتْ عُقُوذَهَا بِأَخْسَنِ مِمَّا زَيَّنَتْهَا عُقُوذُهَا

ترجمہ:

پتلی کروالیاں جنہوں نے اپنے زیورات کو خوبصورت کیا اس سے زیادہ جو زیورات نے انہیں خوبصورت کیا۔

حل لغات:

مُخَصَّرَةٌ: نَذَار: الْمُخَصَّرُ: باریک کروالا۔

①..... بِمَيِّتِنَا حَتَّى تَرَفَّ قُلُوبُنَا رَفِيفَ الْغَزَامِيِّ يَأْتِ كُلُّ يَجُودِهَا

ترجمہ:

وہ ہمیں امیدیں دلاتی ہیں یہاں تک کہ ہمارے دل غزالی کی طرح بھونکنے لگتے ہیں جس پر رات کو بھونکنے کی علامت ملے گی۔

حل لغات:

تَرَفَّ: رَفَّ (ض) رَفًا: بھڑکنا۔ الْغَزَامِيُّ: لیڈر، ایک خوشہودار پورا جس کے پھول اور شاخیں اعلیٰ خوشہودار ہوتی ہیں۔

وقال أبو صخر الهذلي (الطويل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام ابو صخر عبداللہ بن سلمہ ہذلی ہے (متوفی ۸۰ھ/۷۰۰ء) یہ اموی دور کے اسلامی شاعر ہیں۔

①..... أَمَّا وَالَّذِي أَبْكِي وَأَضْحَكُ وَالَّذِي أَمَاتَ وَأَحْيَا وَالَّذِي أَمَرُهُ الْأَمْرُ

ترجمہ:

سنو! قسم ہے اس کی جو زلاتا اور ہساتا ہے اور جو مارتا اور زندہ کرتا ہے اور حقیقت میں جس کا حکم ہی حکم ہے۔

①..... لَقَدْ تَرَكْتَنِي أَحْسَدُ الْوَحْشِ أَنْ أَرَى الْيَفِينَ مِنْهَا لَا يَرُوعُهُمَا الذَّعْرُ

ترجمہ:

محبوبہ نے میرا یہ حال کر دیا کہ میں جنگلی جانوروں پر رشک کرتا ہوں جب ان میں سے دو محبت کرنے والوں کو دیکھتا ہوں کہ خوف انہیں نہیں ڈراتا۔

حل لغات:

الذَّعْرُ: خوف و گھبراہٹ۔

③..... فَيَا حُبَّهَا زِدْنِي جَوَى كُلِّ لَيْلَةٍ وَيَا سَلْوَةَ الْأَيَّامِ مَوْعِدِكَ الْحَشْرُ

ترجمہ:

اے محبوبہ کی محبت! ہر رات آتش عشق بڑھا اور اے زمانے کی بے رخی! تجھ سے حشر میں ملاقات ہوگی۔

حل لغات:

جَوَى: غم و عشق کے باعث پیدا ہونے والی سوزش و جلن، سینہ کی ایک بیماری، بیماری کا کھینچ جانا۔

④..... عَجِبْتُ لِسَعْيِ الدَّهْرِ بَيْنِي وَبَيْنَهَا فَلَمَّا انْقَضَى مَا بَيْنَنَا سَكَنَ الدَّهْرُ

ترجمہ:

مجھے تعجب ہوا میرے اور محبوبہ کے درمیان زمانے کی کوشش پر جب ہماری جدائی ہو گئی تو زمانہ خاموش ہو گیا۔

⑤ وَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ أَرَاهَا فَجَاءَةً فَأَبْهَتْ لَا عُرْفَ لَدَيَّ وَلَا نُكْرَ

ترجمہ:

اور میرا مطلوب تو صرف یہی ہے کہ اچانک مجھ پر کود یکھوں اور حیران و ششدر ہو جاؤں نہ کوئی اعتراض کروں اور نہ ہی انکار۔

سب دیکھتے ہیں آپ کو کچھ منہ سے بولنے ایسا بھی کیا سکوت کہ تصویر بن گئے
ابھت: ابھت: (س) بھٹا: ہکا بکا رہ جانا، چونک پڑنا، متحیر ہو کر خاموش ہو جانا، دلیل سے مغلوب ہو کر رنگ پھیکا پڑ جانا۔

وقال أيضا (الكامل)

① يَدِ الَّذِي شَفَفَ الْفُؤَادَ بِكُمْ تَفْرِيحُ مَا أَلْقَى مِنَ الْهَمِّ

ترجمہ:

جس نے تمہاری محبت میں میرے دل کو گرفتار کیا ہے اس غم کو دور کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔

② يُقِرُّ عَيْنِي وَهِيَ نَازِحَةٌ مَا لَا يُقِرُّ بَعَيْنِ ذِي الْحِلْمِ

ترجمہ:

میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے اس چیز سے جس سے عقل مند کی آنکھ ٹھنڈی نہیں ہوتی اور یہ تھوڑے تھوڑے آنسو بہا رہی ہے۔

③ إِنِّي أَرَى وَأُظُنُّ أَنَّ مَسَرِّي وَضَعَ النَّهَارَ وَعَالِيَ النُّجْمِ

ترجمہ:

میں دیکھ رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ عنقریب مجھ پر بھی دیکھے گی دن کی روشنی اور بلند ستارے۔

④ وَلَيْلَةٌ مِنْهَا تَعُودُ لَنَا مِنْ غَيْرِ مَا رَفِئَ وَلَا إِفْمِ

ترجمہ:

اور محبوبہ کے ساتھ مجھے ایک ایسی رات کا واپس ملنا جس میں نہ فحش گوئی ہو اور نہ گناہ۔

حل لغات:

رَفِئَ: مص. فحش کلامی۔ فی القرآن المجید: ﴿فَمَنْ قَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا

جِدَالٌ فِي الْحَجِّ ﴿ (۱۹۷/۲) أَلَرَفْتُ: جہاں، عورت کے ساتھ صحبت خواہی۔ ﴿أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةُ الصَّيَامِ الرَّفْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ (۱۸۷/۲)

۵..... أَشْهَى إِلَى نَفْسِي وَلَوْ نَزَحْتُ مِمَّا مَلَكَتْ وَمِنْ بَنِي سَهْمٍ

ترجمہ:

مجھے سب سے زیادہ پسند ہے پھر اگرچہ مجھے ساری جائیداد اور بنو سہم سے نکال دیا جائے۔

حل لغات:

نَزَحْتُ: نَزَحَ (ف، ض) نَزَحًا: دور ہونا۔ گھر دور ہونا۔

۶..... قَدْ كَانَ ضَرْمٌ فِي الْمَمَاتِ لَنَا فَعَجَلْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ بِالضَّرْمِ

ترجمہ:

ہماری جدائی موت کی صورت میں مقدر تھی لیکن مجبورہ تو نے موت سے پہلے جدائی کرنے میں جلدی کی۔

حل لغات:

ضَرْمٌ: مص۔ قطع تعلق۔

۱..... وَلَمَّا بَقِيْتُ لَيِّقِينَ جَوَى بَيْنَ الْجَوَانِحِ مُضَرَّعٌ جَسْمِي

ترجمہ:

جب تک میں زندہ رہوں گا یقیناً میری پسلیوں کے درمیان سوزش عشق باقی رہے گی جو میرے جسم کو کمزور کر دے گی۔

نہ قلم میں طاقت ہے نہ کاغذ کام دیتا ہے اک سانس باقی ہے جو تیرا نام لیتا ہے

حل لغات:

مُضَرَّعٌ: فا۔ (افعال) أَضَرَعَ الرَّجُلُ: ذلیل کرنا۔

۸..... فَتَعَلَّمِي أَنْ قَدْ كَلِفْتُ بِكُمْ ثُمَّ أَفْعَلِي مَا شِئْتَ عَنْ عِلْمِ

ترجمہ:

تو جان لے کہ میں تیرا عاشق زار ہوں پھر علم کے باوجود جو مرضی کر۔

حل لغات:

كَلِفْتُ: كَلِفَ به (س) كَلَفًا: کسی سے بہت زیادہ محبت کرنا۔

وقال ابن أذينة (الكامل)

شاعر کا تعارف:

شاعر کا نام عروہ بن حکیم بن مالک بن حارث لیثی ہے (متوفی ۱۳۰ھ/۷۴۷ء) یہ مدینہ منورہ کے شعراء میں سے اسلامی شاعر ہیں، ان کا شمار فقہاء و محدثین میں ہوتا ہے نیز امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

① إِنَّ النَّسِيَّ زَعَمْتُ فُؤَادَكَ مَلْهُا خُلِقْتُ هَوَاكَ كَمَا خُلِقْتُ هَوَى لَهَا

ترجمہ:

بے شک جس محبوبہ نے خیال کیا کہ تیرا دل اس سے اکتا گیا ہے وہ تیری محبوبہ پیدا کی گئی ہے جس طرح تو اس کا محبوب پیدا کیا گیا ہے۔

② بَيْضَاءُ بَاكَرَهَا النَّعِيمُ فَصَاغَهَا بِلَبَاقَةٍ فَادَّقَهَا وَأَجْلَهَا

ترجمہ:

وہ گوری، جس کے پاس صبح کے وقت نعمتیں آئیں تو انہوں نے بڑی مہارت سے اسے ڈھالا یعنی باریک اور موٹا بنایا۔

مطلب:

جن اعضاء میں باریکی اور پتلا پن اچھا لگتا ہے مثلاً کمر، ناک وغیرہ انہیں پتلا بنایا اور جن اعضاء میں چوڑائی و کشادگی اچھی لگتی ہے مثلاً سینہ، آنکھیں وغیرہ انہیں کشادہ بنایا۔

① خَجَبْتُ نَجِيَّتَهَا فَقُلْتُ لِصَاحِبِي مَا كَانَ أَكْثَرَهَا لَنَا وَأَقْلَهَا

ترجمہ:

محبوبہ نے اپنا سلام بند کر دیا تو میں نے اپنے دوست سے کہا: ہم سے کس قدر اس کا سلام زیادہ تھا اور اب کتنا کم کر دیا۔

① وَإِذَا وَجَدْتُ لَهَا وَسَاوِسَ سَلْوَةٍ شَفَعَ الضَّمِيرُ إِلَى الْفُؤَادِ فَسَلَّهَا

ترجمہ:

جب اس کے بارے میں خفیہ دوسو سے آنے لگے تو دل میں پوشیدہ محبت نے دل سے سفارش کی تو اس نے دوسو کو نکال دیا۔

حل لغات:

وَسَاوِس: مف: الْوَسْوَسَةُ: خیال بد، اس کے لغوی معنی محسوس نہ ہونے والی حرکت یا پوشیدہ آواز کے ہیں جیسے زیور وغیرہ کی ہلکی جھنکار، اصطلاح شریعت میں شیطان کے انسان کو درغلانے، بھکانے اور نیکی سے ہٹا کر بدی پر ابھارنے کا نام ہے یعنی دوسو شیطان کی طرف سے انسان کے دل میں خدا کی طرف سے اسے دی گئی قدرت کے تحت پیدا کردہ شر اور معصیت کا خیال و ارادہ ہے جو شیطان کی مسلسل جدوجہد کے باعث صرف ارادہ ہی نہیں رہتا قصد محکم اور عزیمت جازمہ بن جاتا ہے اس لئے تمام معصیوں اور گناہوں کی جڑ یہی دوسو ہے جس سے سورہ ناس میں پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ الضمیر: راز، پوشیدہ خیال۔ مرجھایا ہوا انگور۔ نخیوں کے نزدیک وہ کلمہ جو متکلم، مخاطب اور غائب پر دلالت کرے جیسے انت، انا وغیرہ۔ ج: ضمائر۔

وقال آخر (الطویل)

①..... أَمَّا الَّذِي حَبَّتْ لَهُ الْعَيْسُ تَرْتَمِي لِمَرْضَاتِهِ شَعْتُ طَوِيلٌ ذَمِيلُهَا

ترجمہ:

سنو! اس ذات کی قسم جس کا ارادہ کرتے ہوئے سفید اونٹ اس کی خوشنودی کے لئے پراگندہ بال تیز رفتاری سے طویل سفر کرتے ہیں۔

حل لغات:

ذَمِيلٌ: مص. ذَمَلُ الْبَعِيرُ (ن) ذَمِيلًا: اونٹ کا تیز و سبک چلنا۔

②..... لَيْسَ نَائِبَاتُ الدَّهْرِ يَوْمًا أَذْلَنَ لِي عَلَى أُمِّ عَمْرٍو دَوْلَةٌ لَا أُقِيلُهَا

ترجمہ:

اگر کسی دن حوادث زمانہ نے مجھے ام عمرو پر قدرت دی تو میں اسے معاف نہیں کروں گا۔

مطلب:

بخدا! اگر مجھے کسی دن ام عمرو پر دسترس حاصل ہوئی تو جس قدر ایام فراق میں تکالیف برداشت کی ہیں، ایام وصال

میں اسی قدر راحت و سرور حاصل کروں گا۔

حل لغات:

أَقِيلُ: أَقَالَه الْبَيْعُ: بَيْعٌ فَخْخٌ كَرْنَا۔ اللّٰهُ عَشْرَتَكَ: گر پڑنے کے بعد خدا کا اٹھا دینا۔ غُلْطَى سے درگزر کرنا۔

وقال آخر (الطويل)

① وَ كُنْتُ إِذَا أُرْسِلْتُ طَرَفَكَ رَائِدًا لِّقَلْبِكَ يَوْمًا اتَّعَبْتُكَ الْمَنَظِرُ

ترجمہ:

جب تو اپنی آنکھ کو دل کی خوراک معلوم کرنے کے لئے بھیجے تو مناظر تجھے تھکا دیں گے۔

مطلب:

آنکھ دل کا دروازہ ہے، تو آنکھ جسے دیکھتی ہے دل اس کی تمنا کرتا ہے تو اگر تومن پسند اشیاء مثلاً حسن و جمال عمدہ مکان و پارک اور گاڑی کے لئے آنکھیں پھرائے تو نظر تو بہت کچھ آئے گا لیکن تو ان کے حصول سے عاجز ہوگا۔ ہر طرف ایک صنم خانہ حیرت ہے فراز تم ابھی تک ہو اسی شخص کے جادو میں پڑے

حل لغات:

رَائِدًا: قَائِدٌ، هَبْر (قافلے کے آگے چارہ پانی کی جگہ بتانے کے لئے چلنے والا) مِجْرَرًا: رَائِدُ الْعَيْنِ: آنکھ کی کنگ۔ ج: زَوَائِدُ.

① رَأَيْتُ الْإِدَى لَا كُلُّهُ أَنْتَ قَادِرٌ عَلَيْهِ وَلَا عَنْ بَعْضِهِ أَنْتَ صَابِرٌ

ترجمہ:

تو تو ایسی چیزیں دیکھے گا کہ ان تمام چیزوں (کے حصول) پر تجھے قدرت نہیں ہوگی اور بعض چیزوں پر تو صبر نہیں کر سکے گا۔

وقال آخر (الوافر)

① أَقُولُ لِصَاحِبِي وَالْعَيْسُ تَهْوَى بِنَايَيْنِ الْمُنِيفَةِ فَالضَّمَارُ

ترجمہ:

میں نے اپنے دوست سے کہا جب سفید اونٹ ہمیں مدیفہ اور ضمار کے درمیان لے جا رہے تھے۔

②..... تَمَتَّعَ مِنْ شَمِيمٍ عَرَّارٍ نَجْدٍ | فَمَا بَعْدَ الْعَشِيَّةِ مِنْ عَرَّارٍ

ترجمہ:

کہ نجد کی عرار بوٹی کی خوشبو سے لطف اندوز ہولو؛ کیونکہ آج شام کے بعد عرار نہیں ملے گی۔

③..... أَلَا يَأْخُذًا نَفَحَاتُ نَجْدٍ | وَرِيَا رَوْضِهِ بَعْدَ الْقِطَارِ

ترجمہ:

سنو! بارش کے بعد نجد کی ہوا کے جھونکے اور باغوں کی ہوا کتنی اچھی ہے۔

حل لغات:

نَفَحَاتُ: مف: نَفْحَةٌ: مہک، خوشبو کا جھونکا، بھڑک، خوشگوار مہک۔ جھونکا، گرم پیٹ۔ فی القرآن المجید: ﴿وَلَيْنَ مُسْتَهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ﴾ (۴۶/۲۱) عطیہ۔ رَوْضٌ: وَرِيَاضٌ: مف: الرُّوضَةُ: باغ۔

①..... وَأَهْلُكَ إِذْ يَحُلُّ الْحَيُّ نَجْدًا | وَأَنْتَ عَلَى زَمَانِكَ غَيْرُ زَادٍ

ترجمہ:

اور کتنا اچھا تھا تیرا اہل جب قوم نے نجد میں پڑاؤ کیا اس حال میں کہ تو زمانے پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

①..... شُهُورٌ يَنْقُضِينَ وَمَا شَعَرْنَا | بِأَنْصَافٍ لُّهُنَّ وَلَا سِرَارٍ

ترجمہ:

مہینے گزر گئے ہمیں ان کے نصف کا پتہ چلا نہ ہی آخر کا۔
مہینے وصل کے گھڑیوں کی صورت اڑ جاتے ہیں مگر گھڑیاں جدائی کی گذرتی ہیں مہینوں میں

وقال آخر (الطویل)

①..... وَمِمَّا شَجَانِي أَنَّهُ يَوْمَ أُغْرِضْتُ | تَوَلَّيْتُ وَمَاءَ الْعَيْنِ فِي الْجَفَنِ حَالِرٌ

ترجمہ:

جن باتوں نے مجھے غمگین کیا ان میں سے یہ بھی ہے کہ جس دن محبوبہ آئی پھر واپس ہوئی اس حال میں کہ آنسو پک

میں چھلکنے کے قریب تھے۔

② فَلَمَّا أَعَادَتْ مِنْ بَعِيدٍ بِنَظْرَةٍ إِلَى الْبَفَاتِ أَسْلَمَتْهُ الْمَحَاجِرُ

ترجمہ:

جب دور سے محبوبہ نے مڑ کر مجھے دیکھا تو آنکھوں نے رکے ہوئے آنسو بہا دیے۔
وقت رخصت عجب منظر تھا تیری دید کا ہمیں تو یاد ہے آج بھی وہ اک لمحہ جدائی کا

حل لغات:

الْمَحَاجِرُ: مف: الْمَحْجِرُ فِي الْعَيْنِ: آنکھ کا خانہ۔

وقال آخر (الطويل)

① وَلَمَّا رَأَيْتُ الْكَاشِحِينَ تَتَّبِعُونَا هَوَانًا وَأَبْدُوا ذُؤُنَنَا لَنَظَرٍ شَرًّا

ترجمہ:

اور جب میں نے دشمنی چھپانے والوں کو دیکھا کہ ہماری محبت کا پیچھا کر رہے ہیں اور ہمارے پیچھے ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حل لغات:

الْكَاشِحِينَ: فا. مف: الْكَاشِحُ: شدید دشمن۔ شَرُّ: نفرت کی نگاہ، نگاہ حقارت۔ غَضَبٌ: غضب آلود نگاہ۔

② جَعَلْتُ وَمَا بِي مِنْ جَفَاءٍ وَلَا قَلَىٰ أَزُورُكُمْ يَوْمًا وَاهْجُرُكُمْ شَهْرًا

ترجمہ:

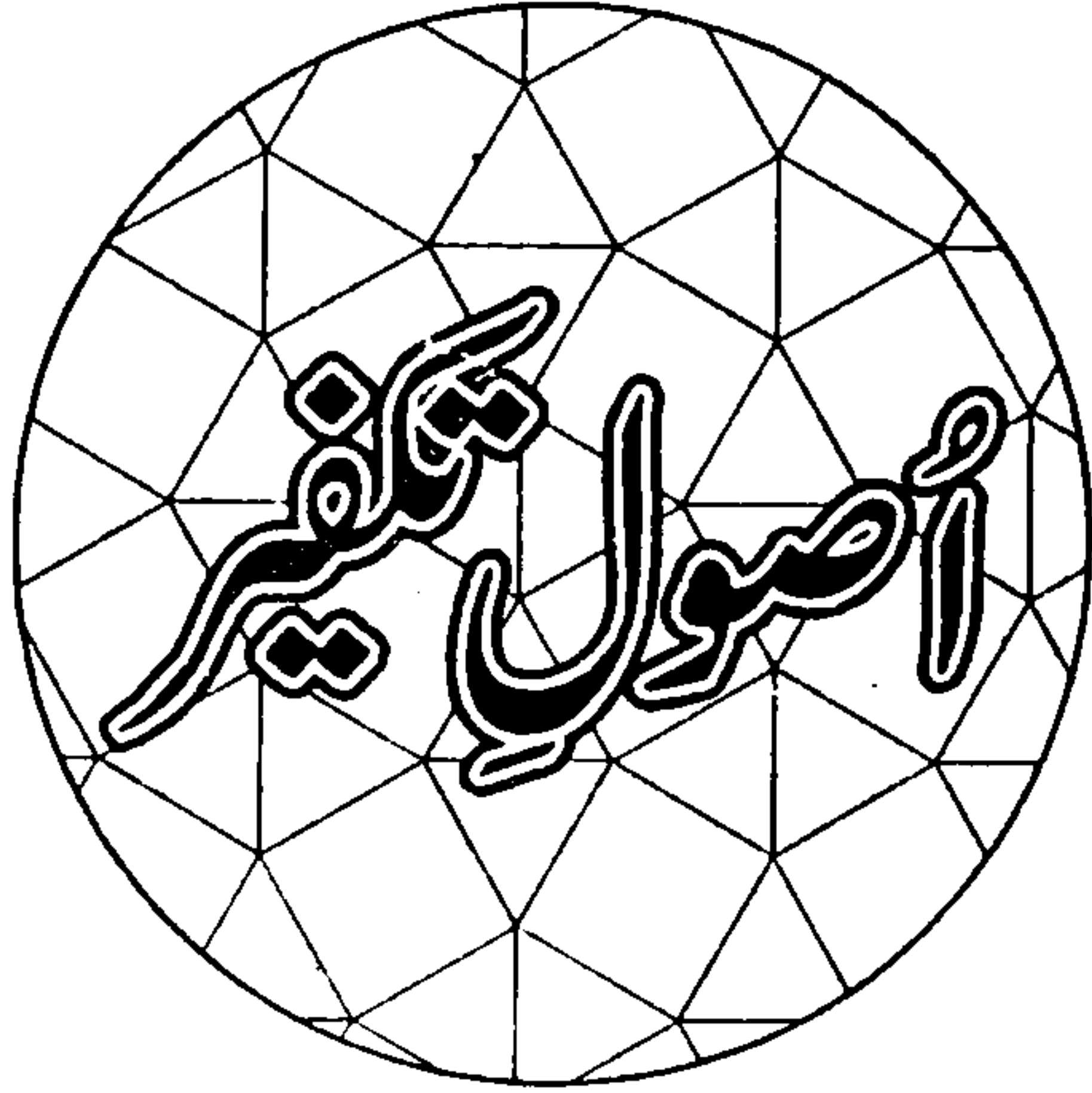
تو میں ایک دن تم سے ملاقات کرتا اور ایک ماہ ملاقات نہ کرتا حالانکہ میں بد اخلاق اور کینے والا نہیں تھا۔

والحمد لله المَنَّان الحَنَّان الفَتَّاح العَلَام الوَهَّاب السَّار الغَفَّار وصلواته على سيدنا وسندنا وماوانا
وملجانا نبينا محمد وأصحابه وآله الطيبين الطاهرين الأبرار الأخيار.

أبو الحسن قادری بن محمد صادق علیہ رحمۃ اللہ الخالق

یوم الخمیس، بعد الظهر الساعة الثالثة والنصف

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ، ۱۷ اپریل ۲۰۰۸م



تکفیر کے شرعی معیار پر ایک معرکہ آراء تحریر

●
تصنیف

پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ الحدیث والفقیر

حضرت مولانا پیر محمد چشتی مدظلہ

●
نظامیہ کتاب گھر لاہور

تَعَالَى الْخَوَافُ إِنَّ جَالِ الْوَضِيعِ وَتَرْكُهُ هَجْرُهُ لِلشَّرِيفِ



مدرسہ دارالاحمد حسن سعیدی

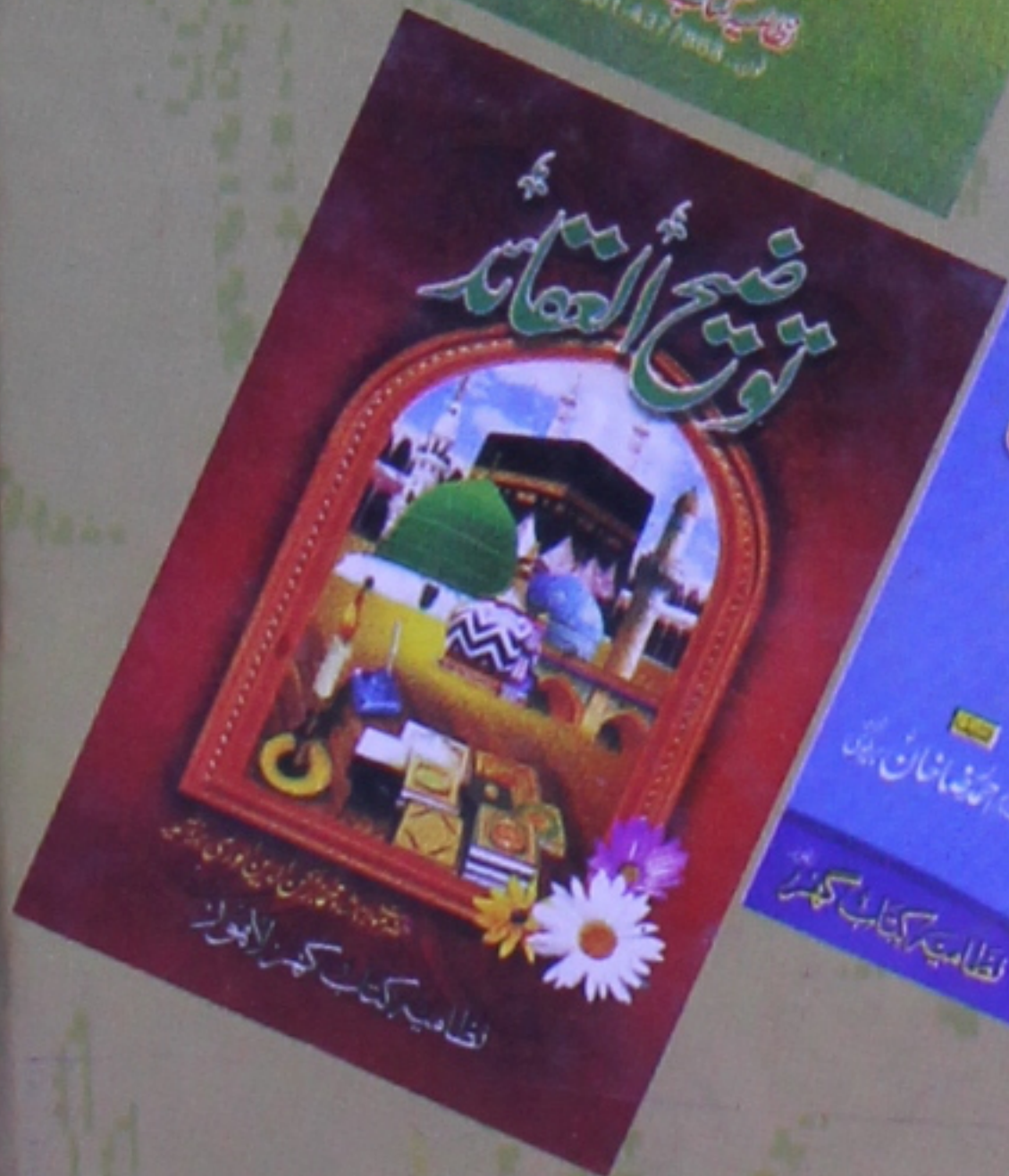
جامعہ رضویہ سیدالعلوم راولپنڈی

نظامیہ
کتاب گھر

زبیدہ سنٹر 40- اردو بازار، لاہور

0301 4377868

ہماری مطبوعات



نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر 40- اردو بازار لاہور



0301-4377868